بسم اللہ الرحمن الرحیم

جآء الحق وذھق الباطل ان الباطل کان ذھوقا

اَلْحَیَّاتُ بِالْاِسْلَامْ

یعنی

اِسلام کي تعلیمات حقّہ اور اس کي علمي، اخلاقي، روحاني و تمدّني
اغراضِ مقدسّہ پر بآیاتِ قُرآني و بَراہین ربّاني ایک مَحاکمہ

طالبِ لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید
ہمچنان در عملِ معدن و کان است کہ بود

از خاکسار

قاضی حمید الدین احمد حمید

(کوٹلوی) سیالکوٹی

۱۵ اگست ۱۳ء ہانگ کانگ

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

الحیات بالاسلام

یعنی

اسلام کی تعلیمات حقہ اور اس کی علمی، اخلاقی، روحانی و تمدنی اغراض مقدسہ پر بآیاتِ قرآنی و براہین ربانی ایک محاکمہ

طالبِ لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید
ہمچناں در عملِ معدن و کان است کہ بود

از خاکسار

قاضی حمید الدین احمد حمید

(کوٹلوی) سیالکوٹی

۱۵ اگست ۱۳ء ہانگ کانگ

Marfat.com

حقوق اشاعت محفوظ

۲۰۰۶ء

297
9767
۹۲۷۷۵

••• کتاب کا نام

اَلحیات بِالاِسلاَم

••• مصنف

قاضی حمید الدین احمد حمیدؔ
(کوٹلوی) سیالکوٹی

••• ناشر

میجر (ر) فضل الرحمٰن قریشی

••• طابع

سیّد محمد عمران رضوی

••• مطبع

اظہر سنز پرنٹرز، ۱۰۸۔لٹن روڈ، لاہور

••• قیمت

۴۵۰ روپے

❖❖❖

یکے از مطبوعات

آئی جی ایف پبلی کیشنز

۱۰۸۔لٹن روڈ، لاہور (پاکستان)

0300-461 3776

Marfat.com

وہ ہین تو ان کے حسن کے جلوے کہان نہین
لیکن ہمارے ذہن مین اب یہ جہان نہین
مدت ہوئی کہ دیدۂ بینا کو ہے سکوت
وہ دل نہین! وہ آنکھ نہین!وہ زبان نہین

Qazi Hamidudin Ahmed Qureshi Farooqi.
Naquash Bandi Seylani Wajdani.

ہر رنگ رخ نگاہے باید دید
با صبر و قرار یار ہے باید دید
این خانۂ خوش کہ پرزنقش است و نگار
با دیدۂ ہوشیار ہے باید دید (اپان)

B. F. A. P. WORKS CAL.

Marfat.com

Marfat.com

اقوال ختمي ماب

العلم علىٰ كل ملسم و مسلمة فريضة — الانسان مية حياتة بالعلم
العلم مية حياتة بالعمل — العمل مية هياتة بالا خاص

A fault mender is better than a fault finder.

سنبھلنے دے مجھے اے ناتواني کیا قیامت ہے
کہ دامنخیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

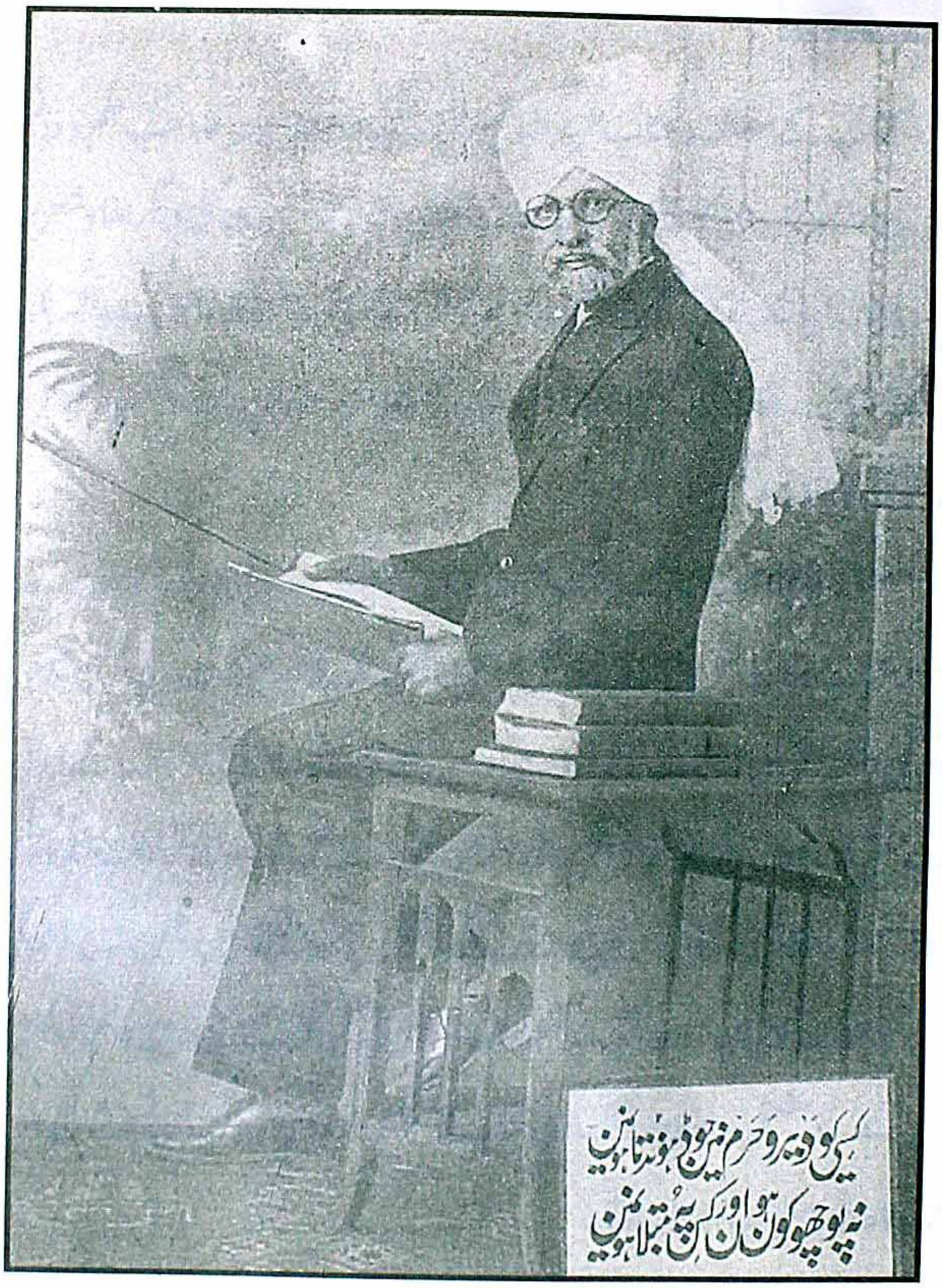

Qazi Hamidudin Ahmed Qureshi Farooqi.
Naquash Bandi Seylani Wajdani.

عالم همه درد است و دوا هے خواهد — وزخوان کرم برگ و نواسے خواهد
کس بے حاجت نمیتواند بودن — دردیش غذا ؤ شة اشتها هے خواهد

(سحابی)

Marfat.com

Marfat.com

پڑھنے والوں کے نام

میجر (ر) فضل الرحمٰن قریشی

کتاب کے مصنف جناب حمید الدین حمیدؔ ایک باصلاحیت صاحبِ علم و دانش ہونے کے باعث اپنے وقت میں ان کا حلقۂ احباب علامہ اقبال علیہ رحمۃ سمیت کئی دیگر علما و شعراء پر محیط تھا۔ ان کی کئی تصانیف اچانک نذرِ آتش ہو گئیں جب کہ ان کے بڑے فرزند (میرے والد) نے ان کے چند قلمی نسخے سنبھال لئے جو کہ تقسیمِ ہند ۱۹۴۷ء کے باعث سوائے اس کے وہ کتب بھی تخریب کاروں کے ناجائز سلوک کا شکار ہو گئیں۔

مصنف کا پوتا ہونے کے باعث فدوی کو کافی کاوشوں سے حمید صاحب (میرے دادا مرحوم) کا یہ قلمی نسخہ دستیاب ہو سکا جس کی **بعینہ** نقل موجودہ شکل میں پیشِ خدمت ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی تا کہ اس کی اصلیت برقرار رہے اور پڑھنے والے نہ صرف مصنف کے ذوق اور قدیم حسنِ تحریر کے معترف ہوں بلکہ خوشنمائی تحریر اور اندازِ بیاں سے بھی شناسا ہو کر لطف اندوز ہوں اور اس کی اہمیت کا اندازہ لگائیں کیوں کہ ایسے نادر تحفے بمشکل ہاتھ لگتے ہیں جس میں زندگی بطرز اسلامی تعلیمات گذارنے کا بیان ہو اور ایک باشعور انسان اس پر عمل کر کے اپنی دین و دنیا دونوں سنوار سکے اور دوسروں کے لئے مشعلِ راہ بن سکے۔ اسی کتاب کا سلیس اردو کمپوزیشن میں نسخہ شائع ہونے والا ہے جو کہ انشاءاللہ جلد دستیاب ہو جائے گا۔

❖❖

Marfat.com

Marfat.com

مندرجات

	بیان	صفحہ
۱۔	تمہید	ابتدا
۲۔	اِسلام کیا ہے؟	۱
۳۔	توحید کی اہمیت	۱۷
۴۔	انبیاء کی شخصیت	۳۳
۵۔	نظامِ عالم اور اسلام	۵۰
۶۔	خصوصیاتِ اسلام	۶۹
۷۔	حُریتِ نفوس اور مساوات	۸۸
۸۔	حُریتِ نفوس اور مساوات کیلئے خدا کی خاص احکام	۱۰۳
۹۔	وسائلِ عرفان اور قرآن	۱۲۱
۱۰۔	یورپ کی ترقی اور ایشیا کا انحطاط	۱۴۵
۱۱۔	فلسفۂ اسلام اور تفلسفِ قدیم	۱۶۶
۱۲۔	فلسفۂ قدیم کی جبر آفرینینان اور اسلام	۱۹۲
۱۳۔	قانون اخلاق اور اسلام	۲۱۸
۱۴۔	اِسلام کا نصب العین	۲۴۱
۱۵۔	احساسِ حقیقت	۲۵۸
۱۶۔	پیامِ ہوش	۲۷۵

Marfat.com

Marfat.com

بعزِ اسمہٖ

جاءَ الحقُ وزھقَ الباطلُ انّ الباطلَ کانَ زھوقًا

الحیاۃ بالاسلام

یعنی

اسلام کی تعلیمات حقہ اور اسکی علمی اخلاقی روحانی و تمدنی اغراضِ مقدسہ پر
باآیاتِ قرآنی و براہین ربانی ایک محاکمہ

از خاکسار قاضی حمید الدین احمد حمید کوٹلوی سیالکوٹی

طالبِ لعل و گہر منت و گرنہ خورشید
ہمچناں در عملِ معدن و کان است کہ بود

۱۵ اگست ۱۳ء "ہانگ کانگ"

Qazi Hameed-ud-din Ahmed

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

مالدتِ این درد بدر مان نفروشیم
کیفیتِ زلفِ تو بایمان نفروشیم

خدا کے پاکیزہ نظامِ عالم کی ترتیب اور قدرت کے مستحسن آئین تخلیق و ارتقا کا حسنِ ترکیب کچھ ایسے بے نظیر انداز و اسلوب پر واقع ہوا ہے کہ اوس مین جسقدر انہماک و استغراق کیا جای اوس خالقِ مطلق خداوند برتر کے پرشکوہ وقار اور بے پایان جلال کی بے نقص و عیب شانین علمی اور عقلی تجلیات کیصورت مین نمایان اور آشکارا ہونے لگتی ہین اور ایک سلیم القلب انسان پر یہ امر بدیہی طور پر منکشف اور مسلم ثابت ہوتا ہی کہ کلکِ قدرت کی کوئی جنبش اور صنع کردگار کا کوئی کرشمہ بے لاگ صفائی - درستی اور علم و حکمت کے بے انتہا اسرار حقایق و معارف سے خالی نہین

یہ جہانِ قدرت کی جمال اور اوس قادرِ مطلق محبوب لایزال کے جلال یکتائی کے شیدا ون نے اپنی چشمِ شوق سے جب اور جدہر دیکہا اونہین وہ ناممکن البیان اور دلستان ادائین نظر آئین جنکی نورانی لہرین ظلمانیات کی خس و خاشاک کو بہاکر لے جاتی ہین اور انسان کے گمانات کی اضطراب انگیز تموج سے نکلکر ایمان و یقین کی اوس پر صداقت اور محکم سطح و تفخ پر جا ٹھہرا ہوتا ہی جہان اوہام اور باطل خیالات کو دسترس نصیب نہین ہوتی اوسی جا و نظر فروز انوار نامتناہی کی شعاعین اور جان پرور تجلیاتِ جمال کی عقل افسا گرمین پہنچکے کائنات سے نکل نکل کر اپنے حقایق پسند دل پر گرتی ہوی معلوم ہوتی ہین اور بے شک جو کچھ وہ دیکھتا ہی اوس دیکھنے کا لطف اوسیکا مشتاق حقیقت قلب ہی جانتا ہے ایران کو

Marfat.com

ایک شائق معارف مگر غیر مشہور شاعر "عشرتی" نے کیا خوب لکہا ہی

در بزم وصال تو بہنگام تماشا — نظارہ ز جنبیدنِ مژگان گلہ دارد
دامانِ نظر تنگ گل حسن تو بسیار — گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد

لاریب دستِ ازل نے اپنی عدیم المثال چابک دستیون سے جس چیز کو بنایا ہی اوس مین اپنی کمال ارادت و محبت اور صنعت و حکمت کا اظہار کیا ہی یہان تک کہ بہنگون اور مچھرون کی ناچیز ہستیان بہی ید قدرت نے ایسے ہی حسن نظام و ترتیب اور دلبستگی سے بنائی ہین کہ اون کے ہر منفرد مظاہرہ کو دیکہکر ایک ایماندار دل پر وجد انگیز کیفیتین طاری ہوجاتی ہین اور بے ساختہ زبان سے "فتبارک اللہ احسن الخالقین" کا ذوق انگیز کلمہ نکل جاتا ہے ۔ "شکر ہے خدائی را کہ تواند شمار کرد"

اوس صانع ازل نے اپنی بے بدل نظام آفرینش سے مخلوقات کی جسقدر اصناف و اقسام پیدا کرکے بحر و بر کو دلربائیون سے اضافے کئے ہین اون کی سراپا دلکشی اور ہر کیفیت وجد انگیز ہے لیکن تمام موجودات مین اوسکے کمالاتِ نامتناہی کا بہترین مظہر اور اشرف نمونا حضرت انسان ہی اور انہین ملحوظاتِ سے تمام اصناف اناث مین فیضانِ قدرت نے اپنی خاص مصلحتون سے اس نازک صنف نازک کو اغراضِ فطرت کی تکمیلات کیلئے جن جن اوصاف و صفات کا مجسمہ بنایا ہی اگر اوسی پاک دلی نیک نفسی اور تجسس و تلاش کی خاص نگاہِ غور سے سمجہا دیکہا جاے تو زنانہ ہستی بہت کچہہ احترام و عزت اور قدر و منزلت کی لائق تسلیم کرنی پڑتی ہے اور بے شبہہ دینِ برحق اسلام نے ایسا ہی کیا ہے

اگرچہ ہماری معاشرت کی موجودہ پرواز اور ہماری عام اخلاقی اور علمی زوال نے جہان مردون کو بدقسمتی سے ابتری اور ذلت کے ایک رنج دہ درجہ تک پہنچایا ہے اوسکا وبال عورتون پر بہی پڑا ناممکن تھا کہ گروہ اناث ہماری اخلاقی معاشرتی علمی عقلی اور عملی تباہیون کی مولناک اثرات سے محفوظ رہ سکتا لیکن انسان خواہ کتنے ہی رنگ بدلے اور زمانہ خواہ کیسے ہی پلٹے کیون نہ کہائے فطرت اور قدرت کی ناممکن التبدیل نظام و آئین مین کوئی تفریق و تغیر پیدا نہین ہوسکتا بلکہ زمانہ کی مختلف تبدیلیون سے انسان کی علمی وسعتون کیساتھہ ساتھہ قدرتِ الہی اپنے قواعد و آئین کو زیادہ نمایان اور واضح کرتی رہتی ہے

پیر ما گفت خطا بر قلم صنع نرفت — آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد

ان کی دماغ مختلف مشاہدات اور آثار و قرائن سے متاثر ہوکر اصولِ موضوعہ کی عوض مسلمات علمیہ اور معارفِ عقلیہ کے مشتاق و جویا ہوجاتے ہین اور انسان کی یہ امتیازی صفت ایک فطری و طبیعت ہی نہ کہ اختیاری اور وضعی ؟ اس مین کچہہ شک نہین کہ ہمیں مذہب کی صحیحہ مفہومات اور اخلاق و علم کے شریف احساسات سے الگ ہوکر اپنا بہت کچہہ کھو دیا اور ان خود فراموشیون سے نہ صرف ہم خود

Marfat.com

بدنام ہوئی بلکہ ہمنے اپنے ساتھہ اپنی مذہب - ملک - دھرم اور اپنی انداز و اسلوب سبکو رسوا کیا اور یہ سب کچھہ ہماری اپنی ہی شامت اعمال ہے کسیکا اس مین کچھہ قصور نہین کما قال اللہ تعالیٰ

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ط و اذا اراد اللہ بقوم سوء فلا مرد لہ وما لہم من دونہ من وال ○ پ ۱۳ ع ۰

ترجمہ حصول برکات و انعامات کی جو حالت کسی قوم کو حاصل ہو وہ قوم جب تک اپنی ذاتی اہلیت قابلیت اور صلاحیت کو نہ بدل دی خداوند اون کی نعمتون اور حالتون مین کسی قسم کی تبدیلی نہین کرتا اور جب خدا کسی قوم پر اوسکے عملون کی پاداش مین کوئی مصیبت ڈالنی چاہے تو وہ کسی کے ٹالے ٹل نہین سکتی اور نہ اللہ کے سوا اونکا کوئی معاون و مددگار ہوتا ہی

عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے قرآن پاک کے اسی مفہوم کو اپنی خاص اندز بیان مین یون ادا کیا ہے

ہر چہ ہست از قامت ناسازو بی اندام ما ۔۔۔ ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست

بہرکیف "از ماست کہ بر ماست" ہم سردست قوم کی لطیف اور واجب الرحم ہستیون کے قابل اصلاح حالات و خیالات کیطرف سی قطع نظر کرکے الحیات بالاسلام کے مجمل عنوان سے اس پہلی جلد مین قوم کی عام حالت اور اسلام کی خاص تعلیم کی نسبت کچھہ عرض کرنا چاہتے ہین اور اسی سلسلۂ بیان کی دوسری جلد مین "حیات المسلمات" پر کچھہ علیحدہ طور پر بہ تفصیل مزید لکھنے کا ارادہ ہے انشا اللہ تعالیٰ

کشاد چشم جہان شد جلوہ گاہی ہست و بود اینجا ۔۔۔ خوشا روزیکہ آید نور پاکش در وجود اینجا

مہ و خورشید را ناز از نیاز جبہ سائی شد ۔۔۔ بذوقش دیدہ ام ہر ذرہ را سر در سجود اینجا

دنیا مین اسوقت کروڑون انسان ہین جو ایک ہی ترکیب و ترتیب اور اندرز شکل و پیکر کیساتھہ اپنی فطری و دلیتون کی عام اعتبارات سی لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کی بیّن شہادت ہین لیکن جب اون کی ہستیون کا اندرونی اور عمیق مطالعہ کرو تو ہر شخص اپنے خیالات مدرکات محسوسات اور طبعی رجحانات کی خصوصیتون کیساتھہ ایک دوسرے سی مختلف اور الگ نظر آئیگا باین ہمہ جب پھر اون کی مشترک النفس فطری اغراض اور خواہشات کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ سب انسان اپنی جذبات و احساس کی علمی - اخلاقی - عملی اور تمدنی ضرورتون کی ملحوظات سی ایک ایسی واحد چیز کی تلاش مین لگے ہوئے ہین جو شاہ و گدا امیر و غریب حسین اور بدصورت غرضیکہ سب کے دلون مین برابر کسانیان کر رہی ہے اور وہ کیا ہی؟ اپنی بہتری بہبودی بڑائی خوشحالی اور امن و آرام کی زندگی کی پرجوش آرزو

کوئی غریب سی غریب اور بُرے سی بُرا انسان بھی اپنی بے عزتی رسوائی اور ذلت ہرگز گوارا نہین کرسکتا بُرائی اور بدنامی سے کوئی شخص منسوب ہونا پسند نہین کرتا یہی اثر اللہ کی اوس خاص ودیعت شریف کا

جو دراصل پاک ہی نہ برائی اور ذلت کیواسطے وہ پیدا ہوئی ہی اور نہ وہ برائی کی ذمہ وار بننا پسند کرتی ہے
گنہگار اپنی جہالتون سی گناہ کرتے ہین خاطی اپنی نادانیون سے صدہا قسم کی خطائین کرگذرتے ہین جرائم
پیشہ مردہ دل افراد طرح طرح سے ہولناک مظالم کرکے ابنائی جنس کی امن وآرام کو تہ وبالا کردیتے ہین
لیکن جب پرسش اعمال کا وقت آتا ہی تو اقبال جرم سے عموماً انکار کرنے لگتے ہین لیکن اللہ کے سچے
اور محکم آئین اعمال وجزا کی دار وگیر سے بچکر کوئی کہین جا نہین سکتا "ہر عمل اجری وہر کردہ جزائی دارد"

قرآن پاک مین جہان اللہ نے مختلف نبیون ۔ رسولون اور اونکی قومون کے حالات بیان فرماتی ہوئی اعمال و
افعال انسانی کی کیفیتین ظاہر کی ہین کفر اور اسلام شرک اور توحید حق کی خصوصیتون کو مختلف طریقون سی بیان
فرمایا ہی وہان اس امر کا خاص لحاظ رکھا ہی کہ انسان کسی قسم کی غلطی یا غلط فہمی مین پڑکر شرک وبطلان کی نجاست
اور گمراہی وضلالت کی آلودگی سے اپنی انسانی خلعت فاخرہ کو ناپاک وگندہ نہ کرلے چنانچہ ایک جگہ حضرت
لقمان علیہ السلام کا واقعہ لیکر جو کلدانیون یہودیون یونانیون اور نصرانیون مین روایتاً بہ تصدیق احسن منثور
چلا آتا تھا یون ہدایت کی گئی ہے

ولقد آتینا لقمٰن الحکمۃ ان اشکر للہ ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ و
من کفر فان اللہ غنی حمید ۝ پ ۲۱ ع ۱۰

اور ہمنے لقمان کو دانائی عنایت فرمائی (اور ارشاد کیا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شکر کرتا ہی تو اپنی ہی
بھلے کیلیئے کرتا ہی اور جسنے ناشکری اور کفر کیا (اوسکا وبال بھی اوسی کرنیوالے پر ہی) اللہ کی ذات بندون
کے شکر سے بے نیاز اور ہر حال مین سزاوار حمد وثنا ہے

اسی ذکر کے سلسلۂ بیان مین شرک کی تباہی بخش کیفیتون زیر نظر کرتے ہوئے خدا پرستون کو صراط مستقیم پر استوار
رہنے کیواسطے خدای برحق کا ارشاد ہوتا ہے

واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک
لظلم عظیم ۝ پ ۲۱ ع ۱۰

(اور ایک وقت وہ بھی تھا) کہ لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ بیٹا کسیکو بھی
اللہ کا شریک نہ ٹہرانا اس مین شک نہین کہ شرک بڑی ہی ظلم کی بات ہی

اس مین کچھ شک نہین کہ قتل وغارت چوری زنا فریب دغا کیادی مکاری ربا اور مردم آزاری یہ سب افعال مظالم
کبیرہ ہین لیکن شرک اپنی مستور مذلتون اور تباہیون سی جس قسم کا ظلم عظیم بلکہ ظلم اعظم ہی اگر انسان اوسکی
جہالت آفرین کیفیتون اور دنائت انگیز حالتون کو بہ تائید ایزدی سمجھ لے تو بے شبہ اوسی کوئی فعل شرک سے
بڑھکر برا اور مذموم نظر نہ آئیگا کیونکہ باقی کے تمام گناہ جنکی تفصیل اسما اوپر لکھی گئی ہی انسان کی شرک ورزیون

Marfat.com

اور مشرکانہ حالتوں ہی سے پیدا ہوکر ان کو خسر الدنیا والاخرۃ کا مصداق بناتے ہیں
ایک فاسق فاجر زانی - چور رہزن مکار ریاکار خودپسند سرکش مغرور کو ہی باعتبار حقیقت
اسی وجہ سے دور از اسلام سمجھا جائیگا کہ اوسنے اپنی نفسانی خواہشات کو معبود بنا لیا ہی حریص اور طامع خودغرض
مطلب پرست بندۂ حرص وہوا افراد ہی اسی لیئے دین برحق کی صداقتوں اور اللہ کی رحمتوں سے مہجور و
محروم رہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی ذات اور خدا کے لطیف بین الفصل کو اپنی لاتعداد کور انہ خواہشوں اور
جاہلانہ تمناؤں سے بی ثبات وحادث چیزوں کی محبت سے پر کر دیا ہی اور راستہ کو ایسا دشوار گذار بنا لیا
ہی کہ انہیں ہر قدم پر ٹھوکر لگتی ہی گرتے ہیں اٹھتے ہیں چلتے ہیں لیکن پھر گر پڑتے ہیں لیکن اپنی غافلانہ طرز ماند
بود اور مشرکانہ زندگی کے وبالوں کو ذرا نہیں سمجھتے بدی پر بدی اور گناہ پر گناہ اوسنے سرزد ہوتا ہی
مگر اون کی روح بیدار نہیں ہوتی اخلاق متبذل خیالات گندی جذبات بری اور افعال واعمال نہایت
غافلانہ ہیں لیکن اونہیں مکافات عمل وکردار کا ذرا احساس نہیں ہوتا ہولناک مظالم اور انہی ہی بنا یتوں
کی حق تلفیاں کرکے بھی خیال کرتے ہیں کہ ہمسے کوئی فعل خلاف اسلام صادر نہیں ہوا مگر یہی وہ حالت جبلی
نسبت خدا کی پاک کتاب قرآن میں یہ ارشاد مقدس سنایا گیا ہے

والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ اولئک ھم الخاسرون ۝

یہ امر چنداں محتاج بیان نہیں کہ صابئین - یہود - نصاریٰ اور مجوس یا دوسری اصنام پرست اور غیر اللہ
ارباباً من دون اللہ کے پیچھے بھاگنے والی قوموں کے ہوتی مسلمانوں نے ظہور کا باعث کیا تھا ؟ یا زبور
توریت اور انجیل کے ہوتے حقیقتاً قرآن پاک کی نزول کی ضرورت کیا تھی ؟ کفار عرب یہودی عیسائی
صابئی - اور مجوس ذات برحق خدا کی آخر قائل تو تھے ہی خدا کی ہستی ایسی نامعلوم نہ تھی کہ خداوند
مطلق کو کوئی جانتا ہی نہ تھا اہل کتاب اقوام کا وجود شاہد ہی کہ اللہ اون قوموں کو ہی معلوم تھا اور ہی حسن
کی غافلانہ اور جاہلانہ زندگی کی حالتوں کو دیکھکر عزت الہی نے اپنی نامتناہی کمالات حقایق علمیہ کو
ظاہر کرنے کیواسطے بحر صداقت میں دوسرا تموج پیدا کیا اور منجی اعظم پیغمبر عرب کا ظہور ہوا
لیکن تھوڑی سی غور وفکر کے بعد یہ راز ایک ذی ہوش اور صاحب فہم شخص پر آشکارا ہوجاتا ہی کہ
اون تمام قوموں نے جو ظہور اسلام کیوقت موجود تھیں اور تا حال ہی ہیں احساس الہی رکھتے ہوئے خدا کی
ذات واحد کیا تھی النبائون مرسلون اور پیغمبروں کو فوق الفطرت انسان سمجھکر شریک الوہیت کر رکھا
تھا یہاں تک کہ مذہبی مقتداؤں عالموں اور مشایخوں کا رتبہ نبیوں کے برابر کر دیا تھا اسکا یہ نتیجہ ہوا
کہ رفتہ رفتہ وہ نرا رہا اوہام اور باطل خیالات کی پابند ہوتے چلے گئے خدا کی ضابطوں قاعدوں اور
اوسکے اٹل قوانین واسباب کو بھولتے بھلاتے ایسے غلط اندیش اور یاد رہوا ہو گئے کہ اپنی فطرت

Marfat.com

شریف کے مقاصدِ عالیہ کو (جو روحانی عملی برکات علمی اور تمدنی ترقیات کیصورت میں انسان کی اشرف خلقت کیلئے خاص کیے گئے ہیں) سمجھنے سے بھی معذور و قاصر تھے" علم و عقل سے الگ یا بے نیاز ہوکر دنیا میں کوئی قوم اپنی ہستی قایم نہیں رکھ سکتی اور اللہ کے قایم کردہ نظام و آئین اور سلسلۂ اسباب و آثار کو توڑ کر کسی ملک کے باشندے کامیابیوں خوشحالیوں اور آسمانی برکتوں کا منہ نہیں دیکھ سکتے اسلیئے ترک و جہالت کو باعث ہلاکت کہا گیا اور اللہ کی ذات واحد کی شناخت اور اوسکے ضوابط و آئین کی عاقلانہ تمہید کو موجب نجات و فلاح صراطِ مستقیم اور اسلام فرمایا گیا

فی الحقیقت سچی بات یہی ہے کہ غیر اللہ کسی آسمانی یا زمینی مخلوق اور چیز کو معبود و مسجود بنانے سے انسان اپنی شرافتوں کو قایم رکھکر زندگی کی سچی کامیابیوں اور علم و عقل کی قابل فخر برکتوں سے کسی فائق درجہ اقتدار پر برگز پہنچ نہیں سکتا اسی لیئے دین برحق اسلام نے توحید مطلق کی عقل افزا اندا بلند کی راہبوں اور احبارون کی مغرورانہ ستائش پسندیوں کا طلسم توڑا انسان کو براہ راست عملی زندگی کی برکتوں سے خود آسمانی برکات حاصل کرنے کا اہل بنایا اور خدا اور انسان کے مابین جسقدر مفروضات مقدس راہبوں اور احبارون یا کاہنوں نے حایل کر رکھے تھے سبکو اٹھا کر ایک طرف پھینکا اور راستہ صاف کر دیا پاپائے روم نے اپنی عقیدتمند قوم کی خود فراموشیوں سے فایدہ اوٹھا کر اپنی تقدیس اور الوہیت کا جو دلفریب بزرخ قایم کر رکھا تھا اوسے بھی مقدس اسلام نے انسان کی فطری حرمتوں اور شرافتوں کا خیال زیر نظر رکھتے ہوئے بڑی حقارت سے دیکھا اور خدائی برتر معبود برحق کا یہ علم آموز اور دانش افزا پیغام سنایا

يا اهل الكتب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون الله فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون ٥

اے اہل کتاب (یہودیو اور نصرانیو) آؤ اوس کلمۂ حق کیطرف رجوع کرو جو ہماری اور تمہاری درمیان یکسان طور پر ماننے کے قابل ہے یعنے خدا کے سوا ہم تم کسیکی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو بھی اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسیکو اپنا مالک و یاور نہ سمجھے اور اگر تم لوگ ایسی سیدھی اور سچی بات سے بھی منہ پھیرو تو (تم جانو) مگر اس بات کے گواہ رہو کہ ہم مسلمان ایک خدائے واحد و برتر کو مانتے ہیں (یعنے ہم کسی قسم کے شرک و جہل کو پسند نہیں کرتے)

اسلام کا خاص نصب العین منشائے الہی کے مطابق چونکہ یہ تھا کہ انسان اپنی فطرت شریف کی اغراض کو پوری

Marfat.com

آزادی فراخدلی اور عالی ہمتی سے تکمیل کے درجہ تک پہنچا سکے اور اپنی شریف و اشرف ہستی کی وہ لیاقتوں اور فضیلتوں
کو پتھروں ستاروں اور تاروں اور مختلف دنیاؤں کی سیر میں جھک جھک کر تباہ و پامال نہ کرے بلکہ مردانہ
وار اللہ کی ذات واحد پر کامل بھروسہ رکھکر اپنی مشکلات زندگی کو علمی عملی اور تمدنی کوششوں سے خود حل کرتا
ہوا اوس منتہائے کمال و شرف پر پہنچے جو عالم ملکوت سے بھی کئی ہاتھ بلند ہے لہذا دین برحق نے اپنی ہمت
افزا تعلیم سے گویا مُردوں کو زندگی بخشی اور دنیا بھر کی قوموں پر شرک و ضلالت نے جو جمود مسلط
کر رکھا تھا اوسے اٹھا کر پارہ پارہ کر دیا ان فنون کے لئے حبس شدہ اعضا کو متحرک کیا اور یورپ کو بھی
اپنی بے لاگ صداقتوں سے وہ سبق دیا جو وہ پوپ کے مقدس طلسم تقدیس میں رہ کر قیامت تک بھی نہ پا سکتا
مگر آج علم برداران اسلام کی پامالیاں اور اوسکے حملہ رباؤں کی خود نمائیاں ایک حساس اور اسلام کی
شرکت آخر منیوں کو سمجھنے والی شخص کیواسطے بے حد حزن و ملال کا موجب ہیں تمام دنیائے اسلام پر جس قسم کی بعید از
عقل خود فراموشی اور ناتوانی طاری ہے اور مسلمان جن عملی پستیوں اخلاقی تباہیوں اور علمی کوتاہیوں میں پڑ کر
نجات و فردوس کے دل خوش کن خواب دیکھ رہے ہیں اور اپنی ذلتوں کو شان رحمت قرار دیکر بر کامیابی
کیلئے آسمان کیطرف منہ کر کے بچوں کیطرح فریاد و شیون کرنا غائیت اسلام سمجھتے ہیں یہ ساری حالتیں بتدریج
دور از اسلام ہونے اور قرآن پاک کی تعلیمات حقہ کو بھلا دینے سے پیدا ہوتی گئیں جنہیں ایک باغیرت
اور خدا پرست مسلمان کبھی گوارا نہیں کر سکتا رونا اور واویلا کرنا مسلمانوں کا کام ہیں

اسلام نے تو اپنی شاندار اور شجاعت آفرین عقیدہ توحید سے تمام کمزوریوں اور ناتوانیوں کو
دور کر کے انسانی دلوں میں ہمت و استقلال کے اوس ڈائنامیٹ کو بھرا تھا جسے اللہ اکبر کے
برقی خلیئے کی آتش آفشانی سے کام میں لیکر انسان اپنی تمام پریشان کن تکالیف و مصائب کو پارہ پارہ
کر دیے توحید پرستوں نے انتہائی مایوسی اور پریشانی کیوقت بھی استقلال و ہمت اور مردانہ جد و جہد
کی تگ و دو جاری رکھکر دیکھنے والوں کو اسلام کی لازوال صداقتوں کی جوہر دکھائی ہیں اور اپنی مشکلات
حیات کو اللہ کی ذات کی کامل بھروسہ پر عاقلانہ کوششوں سے آسانیوں اور کامیابیوں کی صورتوں میں
بدل دیا ہے بیشک غیر اللہ تمام عارضی سہاروں کو چھوڑ کر اللہ کی پاک و برتر ہستی سے پیوستہ ہونیکے
بعد انسان ایسی ہی شجاعتوں ہمتوں اولوالعزمیوں اور برکتوں کا وارث ہو سکتا ہے

لیکن مسلمان آج قضاء و قدر اور قسمت و تقدیر کے سہارے لیکر اپنی غفلتوں کی پرورش اور پستیوں کی
ذمہ داریاں کر رہے ہیں یہ چیز اوسوقت بھی تھیں جبکہ منتہی ہر مسلمان نزدیک بلکہ لاکھوں مخالفوں کی صفیں
چیرتے ہوئے بجلی کیطرح اُون تین مظفر و منصور گذر جاتے تھے یہی توکل و قناعت اوس عہد سعید میں بھی تھی
جبکہ اہل اسلام نے کھجور کے پتوں کی جھونپڑیوں اور سفری خیموں سے نکل نکل کر کسرای و قیصر کے ایوانوں پر

Marfat.com

چھنڈی گئی اور اون مین سر کمال فن اور علم و ہنر کے ماکمان نکتہ رس پیدا ہوکر صدہا اسرار قدرت کی گتھیان
کھولکر حلال توحید کو نمایان کر گئے بیکارون کو کام مین اور بے ٹھکانون کو ٹھکانے سے لگا گئی اللہ اللہ کیا
انقلاب اور کیسی معکوس حالت ہوئی ہی کہ اب قوم علمی ترقیون اور بقای حیات کی کوششون سی بدکتی ہی
زندگی کو کامیاب بنانے کی آرزو مین یا کامیاب و مسرور زندگی کی تمنا مین ایسی چیزین ہین کہ انکا اثر و احساس
السنانون سی گذر کر حیوانات و بہایم اور مور و ملخ تک پایا جاتا ہی شہد کی مکھیان اور دانہ دنکا چننے والی
چیونٹے اور چیونٹیان ایک لگاتار مصروفیت مین مصروف سعی نظر آتی ہین یہان تک کہ بھنگے اور مچھر بلکہ تمام
حشرات الارض زیگنے اور رینگنے والی جاندار زندگی کے اسی قانون ازل مین جکڑی ہوی ہین کہ وہ ہاتھ پیر
ہلاکر ہر ممکن کوشش سی اپنی نوعیت آفرینش اور فطرت کی مطابق اون چیزون کو مہیا کرین اور اون اسباب
کی تلاش مین لگے رہین جو اون کے بقای جسم و جان اور امن روح و روان کیواسطے کافی ہوسکتی ہین لیکن
ہم مسلمان خداوند واحد کی تمام ارضی اور سماوی برکات کو حاصل کرنیکے قابل ہونے پر بھی آج اس فلسفہ عجیب کو
اوڑھنا بچھونا بنای نظام عالم کی کیفیتون کو بھلای مدہوشی مست ہوکر بیٹھی ہین کہ وہ خدا خود بخود سب کام
کریگا افسوس ہمنے اپنی ہستی کے مقاصد اور فطرت کی فرائض کو یاد رکھنے مین کیسی بے نیازیون اور غلط
خیالیون سی کام لیا ہے اور اپنی سختیان جھیلنے پر بھی کام کرنا یا مسلمان بننا کفر سمجھتے ہین

کھوئی گئی ہین دی کے تبا اک جہان کو ہم　　اپنی خبر کو جائین الہی کہان کو ہم

ہم تسلیم کرتے ہین کہ قوم بغیر ارباب بصیرت سی خالی نہین خدا کا شکر ہی کہ اسوقت بھی ہم مین بڑی بڑی باخدا
حق شناس اور صاحبان بصیرت و فہم موجود ہین دنیا نیک بندون سی کبھی خالی نہین ہوتی لیکن یہ امر بھی مسلم ہی
کہ گنتی کے چند افراد کی شخصیتون سی خواہ وہ کتنی ہی اہم اور بزرگ و محترم کیون نہ ہون کوئی قوم قوم نہین بن سکتی
کیسی جماعت یا گروہ مین جس قسم کے عالم و جاہل افراد کا عنصر غالب ہو وہ گروہ اونہین لوگون کی اچھی بری عملی حالتون
کے مطابق بدنام یا نیکنام ہوتا ہی دنیا مین قومون کی انفرادی ہستیون کی انہین حالتون کی کیفیات کی طرف
حق سبحانہ تعالی نے قرآن پاک مین یہ ارشاد برحق سنایا ہے

وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون ۝ والذین کذبوا
بایتنا سنستدرجھم من حیث لا یعلمون ۝ پ ۹ ع ۱۲

اور ہمنے دنیا مین ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہین جو حق بات کی ہدایت اور اوسیکے مطابق معاملات مین
انصاف و عدل بھی کرتے ہین اور جن لوگون نے ہماری ظاہر نشانیون آیتون اور قاعدون
کی پابندیون کو جھٹلایا ہم اونہین آہستہ آہستہ ایسے طریقہ سی کہ اونہین خبر بھی نہ ہوگی جہنم کیطرف
گھسیٹ کر لے جائینگے ۔

Marfat.com

اس مین کچھ شک نہین کہ مسلمان بڑی دلفریب اور غیر محسوس طریقون سی شاہ راہ اسلام سی کھسکتے ہوئے عجایب پرستون کی پرخار وادیون مین پہنچے ہین اور اون کا یہ تدریجی انحطاط و زوال نامعلوم طریقون کیساتھ قریباً پانچوین صدی ہجری سی شروع ہوا ہی اور وہ عرصۂ دراز سے ایسے جمود و خمود مین زندگی گذارتے چلے آرہے ہین جو انکی طبیعت ثانیہ بلکہ ایک سرشتی اور جبلی خاصہ بن چکا ہی

جن لوگون نے اسلامی تاریخ کی ورق گردانی کی ہی انہین یاد ہوگا کہ توحید پرستون کی مصروف عمل و کار اور بابرکت جماعت مین علمی عقلی عملی اور تمدنی ترقیات کیطرف سی بے نیازیان پیدا کرانے کیلئے نیک نفس صلحائی اسلام کے خلاف بعض ناحق شناسون نے اپنی فضیلتین اور فوق الفطرت شانین قائم کرنیکے ابلہانہ بلکہ مشرکانہ خیال سی کیسی کیسی عجیب اور قابل نفرت تدبیرین کی ہین جنکے باطنی اثرات قوم مین عقیدت و ارادت کی نہایت دل آویز صورتون مین اب تک بدستور موجود ہین فرقۂ باطنیہ ملاحدہ قرامطہ کے بیباک اور ناخدا ترس بانی حسن بن صباح نے قوم کو راہ چلتے خواہ مخواہ کی ایک ایسی مذہبی ٹھوکر لگائی کہ مسلمانون کے باصفا دل اپنی مرکز ثقل سی کھسک گئے اوسکے پیدا کردہ جان باز مریدون یا فدائیون کی سربازانہ عقیدتمندیان خلفائی بنی فاطمین کی اسلامی بے اعتدالیان حجاج بن یوسف کی سینہ زوریان ایسی چیزین نہ تھین کہ جن سی مسلمانون کی اعتقادی پرلیاقتون اور عملی سیتون اور اخلاقی نیچرون کا کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہوتا چنانچہ وہ سب کچھ ہوا ہی وجہ ہی کہ افراد قوم کی ایک کثیر تعداد اب تک ایسی موجود ہے جو محض اپنی قائم کردہ ارادت و عقیدت کی بنا پر معتقدین قوم کی پرشور چیخ پکار اور انپے سچے ہمدردون کی المناک آوازین سننے یا اپنی کوتاہیون اور عملی و عقلی پستیون کو معلوم کرنے سی درماندہ اور قاصر ہی

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سی
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سی

تناسخ "جو فلسفہ و دیانت کا بنیادی اصول اور ہندو عربان وطن کے نکتۂ نظر سی روحانیات کا اصولی کرشمہ ہی ہم اسکی نسبت کچھ علیحدہ طور پر لکھنا چاہتے ہین اور روحانیات کی خصوصیتون سی یہ مبحث بڑا معرکۃ الآرا مبحث ہی مگر اسلام نے اوسی جن محرب عقل اثرات کی سبب قابل التفات نہین سمجھا اگر اونہین بہ سکون خاطر اچھی طرح سمجھ لیا جاے تو عقل سلیم اس عقیدہ کو داخل عقاید کرنے سی متنفر ہوتی ہی کیونکہ اسکے ماننے سے نزدیک روحانی الجنس دماغی اور قلبی پرلیاقتان اعتقادی اور اعتقادی بدنظمیان پیدا ہوتی ہین جنکا ذکر حسب ضرورت ضمنی طور پر ہمنے اس کتاب مین بھی کچھ کیا ہی لیکن بڑی حیرت انگیز اور قابل افسوس بات ہی کہ اسلام مین بعض بزرگون نے بھی خاصکر اصفیا نے اسکے اثرات سی دماغ کو محفوظ نہین رکھا حسن بن صباح کی جانباز اور سرفروش فدائی قوا سی عقیدۂ تناسخ کے آفریدہ تھی جو اپنی ہادیٔ عجیب کی ادنی اشارہ پر مرنے

Marfat.com

یا اس پیکر خاکی کو تیاگ دینا ایک معمولی بات سمجھتی تھے خودکشی اگرچہ آج قانوناً اور مسلمانوں کیلیئے ایک اخلاقی اور مذہبی
جرم ہی لیکن پرانی یونانی اور رومی اسی تناسخ ہی کی جان پروریوں سی اپنی عزیز جانین دیوتاؤں کی منہ بھینٹ چڑھاتے ہین دلیر اور
اس فعل کو باعث نجات و خیر خیال کرتے تھی ہندوستان مین ہندو عورتون کا ستی ہونا یعنے جیتے جی خاوندون کی لاشون
کیساتھ جل مرنا اسی عقیدۂ تناسخ کا تہذیب کش اور اخلاق سوز ہیولا تھا جسے گورنمنٹ نی حکماً اور قانوناً
بند کیا ہی لیکن قطع نظر ازین ہم جب اسلامی روحانیات کی موجودہ دفتر کے ترتیب دنی والی بزرگون کی
تعلیمات پر گہری نگاہ ڈالتے ہین تو مسئلۂ وحدت الوجود کی بلورین دیوار اونہون نے بھی گویا اسی اصول
یا حلول ارواح کے پیچیدہ فلسفہ پر رکھی اسلام کی صاف اور سیدھی سادی تعلیم کی بنا پر وہ اس عقیدہ
کی علانیہ اشاعت اور تلقین و تعلیم نہ کر سکتے تھی مگر اونکی کلام و بیان سی اونکا مافی الضمیر چھپ نہ سکا
حکیم سنائی جیسا عالم المیتات شمس الدین تبریزی علیہ الرحمۃ جیسا صوفی مولانا جلال الدین رومی جیسا متبحر
جنکی مثنوی کو اب تک "قرآن پہلوی" کہا جاتا ہی سب نے اثرات تناسخ کی جھلکے محسوس کیئے اور اپنے
کلام مین جلی یا خفی طریقون سی محض انہین خیالات کی باعث ہزارہا دقیقے اور الجھنین روحانیات مین
پیدا کر گئے مگر مسلمان اگر بالاتفاق صرف اللہ کی دی ہوی کتاب پاک کی صاف و صریح ہدایات پر
کاربند رہتا اپنا شعار قومی قایم رکھتے تو اونکا ادبی اور علمی ذخیرہ آج اوہام و مفروضات کا دفتر
بے معنی بنا ہوا ہرگز نظر نہ آتا اور اونکی روحون پر مکتی یا محض نجات حاصل کرنے کا روغن و رنگ
کبھی نہ چڑھتا کیونکہ اسلام کا نصب العین صرف نجات یا مکتی اور نروانا حاصل کرا دینا نہ تھا بلکہ اوسکی
شاندار اغراض نمبتائی الی عین مطابق فطرت یہ تھین کہ انسان کی تمام ظاہری اور باطنی قوتین پوری
آزادی کیساتھ علمی عقلی ادراکی - عملی - اخلاقی - روحانی اور تمدنی گرہ کشائیان کرتی ہوئین نہایت
میانہ روی اور اعتدال سی اوس شگفتگی کو حاصل کرین جو فرشتون کو بھی نصیب نہین ہی جسکو سمجھنے سے
آفرینش آدم کیوقت عاجزانہ طریقہ سی خود فرشتون ہی نے یہ کہکر اپنا عجز ظاہر کیا تھا

قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ۝

یعنے فرشتے بولی (اے خداوند) تو پاک ذات ہی ہمکو تو جتنا تو نی بتایا ہی یعنے ہمکو تو نی آفرینش کی
جس نوعیت اور فطرت کی جس حد پر رکھا ہی اوس سی آگے ہم بڑھ نہین سکتے اور اوسکے سوا ہمین
کچھ معلوم نہین بیشک تو ہی اپنی مصلحتون کو پہچانتی اور جانتی والا ہی

الغرض فرشتون کی اس انکسار و عجز اور لاعلمی کے اعتراف پر انہین بارگاہ ایزدی سی حکم ہوا کہ چونکہ آدم مین ہمنے کائنات
کی موجودات اور ترتیب سی اشکارا و پنہان چیزون کو معلوم کر لینے کی قابلیت کا جوہر رکھدیا ہی اور ہم اوسی کو اپنا
نایب بنانا چاہتی ہین کہ وہ تمسے فائق ہی اور اوسنے دنیا مین بڑی بڑی علمی عقلی ادراکی حسی اور تمدنی خدمات

Marfat.com

کو انجام دینا ہی لہذا ای فرشتو تم اپنی فخریہ معاملات کا خیال چھوڑکر ہماری حکم سی آدم کے سامنے سجدہ کرو کہ
ہماری ارضی اور سماوی برکتون جسمانی اور روحانی سعادتون کی وراثت انہن ہی کو زیبا ہوگی
یہان مسلمانون کی سمجھنی کیلیے دو باتین بڑی اہم اور قابل لحاظ ہین ایک تو یہ کہ اسلام نے اپنی پاکیزہ تعلیمات
سی انہن کو انسان بنانیکا اصول ملحوظ رکھا اور واقعی انہن کی تمام فضیلتین اور بزرگیان بھی اسی مین ہین
کہ وہ انسانیت کی ترافتون کو سمجھکر سچ مچ کا انسان بنیے مگر روحانیات کی پیدا شدہ غلط فہمیون سے
مسلمان بھی دوسری قومون کیطرح مکتف ہوکر فرشتون مین شامل ہوجانیکو اپنی منتہای حیات قرار دیتے
حالانکہ اللہ نے انہن کو مسجود ملائک بنایا ہی نہ کہ فرشتون کو مسجود انہن
دوسرا یہ کہ فلسفہ قدیم کی تباہی عقیدت ہی جس جس قسم کی روحانی مغالطہ انگیزیان اور شرک آفرینیان
ظہور اسلام کیوقت یونانیون رومیون یہودیون اور عیسائیون مین پیدا ہوچکی تھین انہن بڑی بڑی
راہبان و احبار ہی ہرگز سمجھ نہ سکتے تھے کیونکہ وہ اپنی تقدس بے معنی کے طلسمون مین پھنسے پڑے تھے عزیز
اور مسیح کی شان الوہیت قایم رکھنے سی اون کی ہی خوب خوب قدم بوسیان ہوتی تھین لہذا وہ
لوگ اون روحانی مغالطون کو سمجھنے سی قدرتاً معذور ہی رہنے کی مستحق تھے لیکن اونکو اوسی بے غرض
محسن خلق ہادی اور سچے منجی نے سمجھا جسکا مقدس و محترم نام محمدؐ ہی اوس رسول برحق کو جب
بعض احبار یہود نے پوچھا کہ روح کیا ہی تو اسکو ارشاد ہوتا ہی کہ ای محمد قل الروح من امر ربی
یعنے ای سرور عالم رسول محمد ان پوچھنے والون کو کہدو کہ روح ایک میری خدائی برحق کا امر ہے
تاکہ آیندہ روحانیات کی الجھنون کا سدباب رہے اور کم از کم اس کتاب پاک قرآن کے حامل روحانی
مغالطون سے بچکر ہمیشہ صراط مستقیم پر چل سکین لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہوا
اور مسلمانون کی اس قصور فہم کی بڑی وجہ یہی ہوئی کہ وہ کتاب اللہ کی سچی تعلیمات کی فیض معنی سی بے نیاز ہوکر
لوگون کی فرض کردہ ذاتی آرای پر بھروسہ کرکے بھٹک گئے قوم مین بربنای عقیدت غالب حصہ اون
افراد کا پیدا ہوتا گیا جنہون نے روح کی امر ربی ہونی پر یقین نہ کرکے روح کی نسبت زیادہ
معلومات بہم پہنچانیکی بیہودہ کوششین کین اور ہزارہا طرحکی بھیتوریان قایم کردین حالانکہ باعتبار نتایج
روحانیات کی اوس تمام دفتر کو جو مسلمانون مین اب خاص طور پر موجود ہی دیکھیے جاؤ تو اون تمام
مکاشفات کا علمی نتیجہ اسکے سوا اور کچھ نہ ملیگا کہ روح ایک امر ربی ہے اور اوسکی حقیقت کو کوئی
بھی الروح من امر ربی سی زیادہ معلوم نہین کرسکا
بہرکیف واقعی مسلمان بوجوہ چند درچند روحانیات کی فلسفہ قدیم کی پرانی انداز یون سی متاثر
ہوکر بعد مین اسلامی تعلیمات سی عام طور پر بے خبر رہنے کی باعث دین برحق اسلام کی اعتدال آموز

Marfat.com

تعلیم کو نہ سمجھکر قرآن پاک کی اوس قائم کردہ صراط المستقیم پر قائم نہ رہ سکے جسکے لیئے اونہین
دن مین پانچوقت یہ الفاظ پڑھنے اور اوس راہ راست کو یاد رکھنے کی ہدایت ہوی تہی

اھدنا الصراط المستقیم ۝ صراط الذین انعمت علیہم غیر
المغضوب علیہم ولا الضالین ۝

رھبانیت اور ترک و تجرید کے غلط خیالات کا جسقدر استیصال قرآن پاک نے کیا ہی کسی دوسری آسمانی کتاب
مین اوسکی مثال کم نظر آیگی کیونکہ قرآن پاک ایک مکمل شریعت اور مطالبات فطرت کی تکمیلات کے پوری سامان
لیکر انہی سے پہلے کی نازل شدہ آسمانی کتابون کے بہترین نعم البدل کیصورت مین نازل ہوا مگر شان الہی کچھ کیا
نہین جاتا کہ علمی غفلتون اور عقلی کوتاہیون کی سبب وہی پرانی قومون کے غلط معتقدات و مفروضات
رفتہ رفتہ مسلمانون مین بہی مسلمات علمیہ کی جگہ لیتے چلے گئے آخر وہ دن آیے کہ قوم کے لایق افراد
اور محترم گروہ علما و عرفا کی ذی ہوش اشخاص الہیات کی دانا اوستادون فلسفہ و حکمت کی واجب الاحترام پیروفیرون
اور حقایق قرآنیہ کے پاک باطن عالمون کی مقدس مسندین دریوزہ گرون تن آسانون اور خاندانی
فضیلتون کی نادان غزل خوانون کی ہاتھون مین جا پڑین اور توحید پرستون کی محترم جماعت ساری کی ساری
مساوات حقوق کی اوس بابرکت درجہ سے یکسخت زیر و زبر ہوگئی جسے ایک مصلح اعظم اور منجی معظم
رسول عرب و عجم نے یہودیون اور عیسائیون کی مرتاض جوگیون اور راہبون کی ہاتھون سے نکالکر انسان
کے فطری اقتدار شرافت کو ملحوظ رکہتی ہوی بمنشای الہی دوبارہ قایم کیا تہا۔

منصور بن حلاج کا لغزۂ انا الحق اور بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا نغمۂ سبحانی ما اعظم شانی مدارج
روحانی کا خواہ بلند سے بلند مقام سمجہ لیا جاے لیکن اگر قرآن پاک کی تعلیمی خصوصیتون اور آنحضرت (روحی فداہ)
کی دانش آموزیون کو پیش نظر رکہا جاے تو معارف و حقایق کے اونچی سے اونچی درجہ پر پہنچکر بہی ایک مسلمان
یہی کہنے پر مجبور ہوگا کہ "ما عرفناک حق معرفتک" اور یہ وہ صدا ہی جو جلال کبریائی کی نامتناہی اور
لامحدود وسعتون کو دیکہتے ہوئے اوس ہادی برحق رسول محترم کی زبان فیض ترجمان سے باوجود شرف نبوت
و رسالت کے نکلی تہی اب جو لوگ قال اللہ اور قال الرسول کو چہوڑکر منصور اور بایزید کے
ملفوظات ہی کے پڑہنے اور سننے کو غایت دینداری سمجہتے ہون وہ خود ہی فیصلہ کرلین کہ وہ کس حد تک
کے شریعت کے پیرو اور کونسے رسول کی ہدایات کے عامل و حامل ہین خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے اسی اعتقاد
بے اعتدالی اور ماؤشما کی قبائی کیفیتون کو دیکہکر اور ما عرفناک حق معرفتک کی مقابلہ مین انا الحق
کی صدا کو خلاف اسلام سمجہتے ہوئے کیا خوب کہا ہے

در کیش جان فروشان فضل و ہنر نہ زیبد — کاینجا حسب نگنجد و اینجا نسب نباشد

Marfat.com

در محفلیکہ خورشید اندر شمار ذرّہ است خود را بزرگ دیدن شرطِ ادب نباشد

خواجہ حافظ نے یہ شعر کسقدر بلیغ اور اقتدارِ رسالت کو دیکھتے ہوئے جلال توحید اور عظمت کبریائی کو عین مطابق اسلام قابل لحاظ سمجھکر لکھا ہی کہ اوس حیّ القیوم خدائے برتر خالق الارض والسموات معبود واحد کی بزم جلال و جمال مین جہان حقائق و عرفان کا آفتاب یعنے رسول مقبول بہی خود کو ایک ذرّۂ بی مقدار سمجھتا ہی اوس مجلس حقیقت مین اپنی بڑائیون کی لافین مارنا فضیلتون کے راگ الاپنا سراسر نادانی اور خدا اور رسول کی بے حرمتی ہی افسوس ہی کہ دنیائے اسلام مین ایسا باہوش حافظ قرآن بہی پیدا نہوا جو جلال توحید اور آداب رسالت کو اپنے خاص انداز مین بیان کیسا تھہ، تغزّل کے رنگ مین لکھتا

مذکور الصدر گذارشون کی بنا پر بعض کوتہ فہم افراد ملت ممکن ہی ہمین ناشناس تصوّف یا بی خبر از روحانیات قرار دیکر طرح طرح سے دلکا نجار نکالین کیونکہ ایسا قدیم ہی سے ہوتا چلا آتا ہی لیکن ہم ٹھنڈے دل سے اونکی کہی ہوئی تمام باتون کو سنینگے اور اون کے حق مین بہ خلوص خاطر ہی دعا مانگینگے کہ پروردگار عزّ و اسمہ اونہین اپنی دی ہوئی فیصلہ کن کتاب پاک قرآن کے سمجہنے کی توفیق بخشے تاکہ وہ جس رسول اور خدا کا نام لیتے ہین اوسکی زیادہ بی حرمتیان نہ کرین

"قرآن پاک" کیا ہی؟ یہ ایک سوال ہی جو مسلمانون کیواسطے خصوصاً ایسے پُر آشوب وقت مین جبکہ اون پر اون کی خود فراموشیون اور ضعیف الاعتقادیون سے طرح طرح کی مصیبتین نازل ہو رہی ہین) علم و عقل اخلاق و عمل روح و جسم اور معاشرت و تمدّن کی ہر حیثیت سے نہایت ہی قابل غور ہے اور اگر وہ خداوند واحد کی عظمت و جبروت سے ڈر کر مفروضات باطلہ کی دلفریبیون سے نکلکر اس اہم سوال پر غور کرنیکے لیئے تیار ہو گئے اور نیز جتنا کہ وہ اس کلام الہی کو پڑھنا یا سننا ثواب سمجھتے ہین اوسکے معانی و مطالب کو سمجھنے کیلیئے بہی کمر باندھ لین تو عجب نہین کہ اون کی مشکلات ہستی کا یقینی حل اونہین باسانی مل جائے

اس کتاب برحق کو ہمنے جن باطل اور ضعف آفرین عقائد و خیالات پر قانع ہوکر پس پشت ڈال رکہا ہی اور اوسکے مفہم کلام کیطرف سے جیسی غفلتین ہمنے اختیار کر رکہی ہین اگر اونہین مسلمان سمجکر ہم چھوڑنے پر آمادہ ہو جائین تو بے شبہ ہماری تمام بحوستین آج دور ہو سکتی ہین

افسوس ہی کہ جو لوگ کتاب اللہ کی منصب امانت پر مامور تھے وہ بہت کچہ خود اوس امانت کے احترام و اعزاز سے بی خبر اور اپنی فرائض شناسیون کی اہمیت سے معذور و قاصر ہو رہی ہین افلاس و فلاکت اور زندگی کی نت نئی لاتعداد ضرورتون نے اونکا قافیہ تنگ کر رکہا ہی آخر انسان ہی تو ہین تقاضائے بشری اونہین حالات کی طابع رکہکر بعض اوقات ادہر ڈالتا ہی اودہر ہی لڑک جاتی ہین ایسے حق شناسون اور غیور قرآن خوانون کی تعداد یقیناً بہت کم ہی جو ہوا و ہوس اور جلب منفعت

Marfat.com

کے خیالات سے اپنے دلکو بے چوٹ رکھ سکین پس ایسے المناک حالت مین سخت ضرورت ہی کہ مسلمان عمدہ تعلیم کو جہان تک جلد ممکن ہو قوم مین عام کردین اور قوم کا ہر فرد کتاب اللہ کو خود پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے اور مسلمان طلبا کیلیے سکولون اور کالجون مین تعلیم قرآن کا انتظام ایسے اسلوب پر کیا جائے کہ قرآن پاک کی تعلیم مڈل سے شروع ہوکر بی۔ اے کلاس مین ختم کی جائے اور نصاب کی اس ترتیب و ترمیم کیواسطے مسلمانون کی قومی یعنے اپنی یونیورسٹی کا ہونا نہایت ضروری ہی بے شبہ مسلمانون کی نجات عمدہ نصاب تعلیم اور کلام اللہ کی عاقلانہ تمہید پر منحصر ہے ورنہ یورپ کی جانستان تہذیب اور خانہ برانداز الحاد اون کی ہستی کو ہول ناک وبال مین ڈالے بغیر نہ رہیگا اور اللہ کا شکر ہی کہ خدائی قوم مین ایسے ذی احساس مقدس نفوس بھی پیدا کردیے ہین جو اس ضرورت کو پورا کرنے کی مساعی جمیلہ مین منجانب اللہ سرگرم ہین الحمد للہ علیٰ ذالک

فیضی اگر زندگی زندہ دلان میخواہی　　بایدت گرم تر از صبح قیامت نفسے

قوم نے جسقدر دلکو ٹھنڈا کرکے بے نیازیون اور فارغ البالیون مین عمرین گذاری ہین اب اوسکی تلافی اسی صورت مین ہوسکتی کہ قوم کا ہر فرد اپنی اخلاقی علمی مذہبی عملی اور عقلی قوالقین کو سمجھکر سرگرم جدوجہد ہوجاے۔ اللہ کی ذات برحق پر کامل بھروسہ کرکے اپنی مشکلون کا خود مشکلکشا اور احتیاجون کا خود حاجت روا بنے بلا امداد غیری اصلاح اعمال و اخلاق اور نفس پر قبضہ حاصل کر لینے کی مبارک کوشش کو توحید پرستی اور مسلمانی کا خاص نصب العین قرار دے اور روحانیات کی جانفزا الجھنون سے بچکر قران پاک کی سیدھی سچی صاف اور سادہ تعلیم پر کاربند ہوکر اون تمام دینی سعادتون اور دنیوی برکتون کو حاصل کرے جو کبھی خدائی واحد کو ماننے والی محترم اسلاف و افراد کیساتھ رہ چکی ہین اور اسلام اپنی پاکیزہ تعلیمات سے انسی قسم کی الوالعزمیان خود داریان شرافتین اور حق شناسیان سکھاتا ہی مبارک ہی وہ جنسے دین برحق کی سچی فیض بخشون اور اوس محسن خلق منجی عالم رحمۃ الالعلمین رسول کی دانش آموزیون کو سمجھکر اپنا قبلہ اپنے ہاتھ سے سیدھا کرلیا

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است　　رفتن بہ پای مردی ہمسایہ در بہشت

ای عزیزان قوم اور بزرگان ملت قرآن پاک ایک دریائی رحمت و ہدایت اور وہ پاکیزہ دستور العمل ہے جو تمہین تمہاری تمام دینی اور دنیوی برکتون روحانی اور اخلاقی سعادتون عملی اور تمدنی دولتون کے سہل الحصول آئین کیساتھ دیا گیا ہی کیا تم اللہ کے نظام عالم اور اوسکے پیدا کردہ اسباب و آثار کو جو اوسکی آیات بینات ہین سمجھنے سے ایسے ہی درماندہ اور معذور الفہم ہو رہے ہو کہ کتاب ابرحق کی سیدھی سیدھی ہدایتین بھی تمہاری سمجھ مین نہین آسکتین؟ کیا یہ سچ ہی؟ کہ یہ آسمانی نوشتہ

Marfat.com

تمہین محض طوطے کیطرح رٹنے یا عمدہ عمدہ رنگین غلافون مین لپیٹ کر مکانون مین دھر رکھنے کیواسطے دیا گیا ہی
سچ تو یہ ہے کہ تم ہو ہی بڑے آرام طلب اور ہمت و محنت سی جی چرانیوالی لیکن دیکھو خداوند واحد
اون باطل خیالات کی پابند لوگون کو جو کبھی ہماری ہی طرح فطرت کی ودیعتون اور قدرت کی دولتون
کو اپنی غفلتون سی پامال کر رہے تھی ہادیٔ برحق کے ذریعہ کیا فرماتا ہی

اَوَلَمْ یَنْظُرُوا فِی مَلَکُوتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنْ شَیْءٍ

(اے پیغمبر) کیا ان لوگون نی آسمان و زمین کے انتظام اور خدا کی پیدا کی ہوی کسی چیز پر بھی نظر نہین کی
اور (کیا کبھی یہ بھی نہین سوچا) کہ عجب نہین جو ہماری اجل قریب ہو (اور ہم دنیا سی محروم و مجہول ہی چلے جائین)
تو اب اتنا سمجھای دیجیے اور کونسی بات ہی جسپے سنگدل لوگ ہوشمند و ایماندار بن سکینگے

اے عزیزان قوم اور محترم بزرگو نوجوانون ہمین تو رہ رہ کر حیرت ہوتی ہی کہ خدا کی ان کھلی ہدایتون اور کتاب اللہ کی اسقدر
صاف صریح آیتون کے ہوتے تم کونسے مہدی کو لینے مسیح اور کونسے منجی و مُورِّث نما یا ہادی کا انتظار کر رہی ہو؟ کیا
تمہاری دماغ و دل مین اس خیال کے پیدا ہونیکا امکان ہی نہین رہا کہ تم کبھی سوچو کہ تمہاری مشکلین۔ تکلیفین اور
مختلف پریشانیان تمہاری کن غفلتون اور بے نیازیون کا نتیجہ ہین؟ کیا تمہین یہ یقین ہی کہ خدا کی اس
نور ہدایت قرآن پاک کے سوا کوئی اور چیز بھی تمہین ظلمت و ضلالت کی تاریکیون سی نکال سکتی ہی؟ کیا
تمہین دنیا کی گمراہ اور معدوم و پامال شدہ قومون کے عبرت انگیز حالات مطلقاً بھول گئی ہین کیا تمہارا یہ
خیال صحیح ہے کہ تم متمسک بالعمل اور موحد بالخیال ہوکر بھی دنیا مین کامیابی اور خوشحالی کا منہ دیکھ سکتے ہو؟
حاشا و کلّا یہ تو سراسر گمراہی اور جہالت ہی افسوس تم اس کھلی روشنی اور صداقت کو کیونکر بھول گئی کہ اللہ
کے نظام و آئین کے خلاف رہ کر اور اوسکی آیات بینات سی روگردانی کر کے اسلام تو الگ رہا انسان انسانیت
ہی کو کھو بیٹھتا ہے مگر اسلام چونکہ عین فطرت ہی اسلیے دین برحق اسلام اور انسانیت ایک ہی چیز ہی اور
دیکھو وہ خدائی برتر اپنی مقدس اور واجب العمل ہدایت نامہ قرآن مین کیا فرماتا ہی

سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَھُمْ کَانُوْا یَظْلِمُوْنَ مَنْ
یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِیْ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ پ ۹ ۱۱

جن لوگون نی ہماری آیتون کو جھٹلایا (قائم کردہ اسباب و آئین کو نہ مانا) اون کی بھی کیا ہی بری
کہاوت ہی مگر ایسا کرنے سی وہ کچھ اپنا ہی بگاڑتے رہی ہین جو براہ تو وہی لوگ ہین جن کو خدا
ہدایت دی اور جنہین وہ گمراہ کردی وہی لوگ سخت نقصان اور گھاٹے مین ہین

دنیا مین کوئی قوم اپنی ذلتون مصیبتون اور رسوائیون پر اللہ کو ہرگز الزام نہین دی سکتی اگرچہ قرآن پاک نے

Marfat.com

اپنی خاص قسم کی موحدانہ اندازِ بیان کی خصوصیتوں میں نزولِ عذاب و تباہی کو اللہ کیطرف منسوب کیا ہی اور یقینا ایسا ہی ہے
بہی ہدایت اور گمراہی بہی چونکہ قرآن پاک نے منجانب اللہ قرار دی ہی جو باعتبار حقیقت بالکل درست ہی لیکن ایک ظاہر
بین اور سطحی نظر ان الفاظ میں اپنی نقصِ بصیرت کی باعث اس مغالطہ میں جاپڑتی ہی کہ جب اللہ ہی گمراہ بہی کرتا ہی تو پہر
جزا و سزا کیسی یہ معارفِ قرآنیہ بہت کچہ تفصیل چاہتی ہیں لیکن اوس حکیم و علیم خدائی طرز نے کتابِ پاک میں کئی
مقامات پر اس غلط فہمی کا ازالہ فرمادیا ہی اور سنادیا ہی کہ قوموں کیساتہہ اس قسم تمام حالتیں کیوں پیدا ہوجاتی ہیں
جن لوگوں کو فہمِ سلیم اور بصیرت و بینش کا حصّہ ملا ہی وہ سمجہیں اور غور کریں چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

والذین کفروا بایٰت اللہ فاخذھم اللہ بذنوبھم ان اللہ قوی شدید
العقاب ۝ ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمھا علیٰ قوم حتیٰ یغیروا
ما بانفسھم وان اللہ سمیع علیم پ ۱۰ (۳)

جن لوگوں نے خدا کی آیات بینات سے انکار کیا (یعنے اپنی عملی زندگی کو اللہ کے قایم کردہ ضابطوں اور قاعدوں کے خلاف
بنالیا) تو اللہ نے انکو اون کی غلط کوشیوں اور گنہگاریوں کی پاداش میں آخر پکڑ لیا بیشک اللہ زبردست ہی
اور اوسکی گرفتِ عذاب بڑی اٹل اور سخت ہی اور یہ سزا ایسے لوگوں کو اسلیئے ملی کہ جو نعمت خدا نے
کسی قوم کو دی ہو جبتک وہ لوگ آپ ہی (اپنی بداعمالیوں اور غلط کاریوں سے) اپنی اہلیت اور صلاحیت
کو نہ بدل دیں خدا کی یہ عادت نہیں کہ اون لوگوں کی حالتوں اور نعمتوں میں ردّوبدل کرے

آیاتِ بالا میں بات بصراحت معلوم ہورہی ہی کہ ان انسانوں کا راہِ راست سے منکر غلط خیالات میں پڑنا اور اوسکے
قایم کردہ نظامِ حیات کی قاعدوں کو توڑ کر ادہر اودہر بھٹکنا جماعتوں اور نادانیوں میں مبتلا ہونا ہی
خود ایک تباہی اور عذاب ہی جو بندوں کی اپنی ہی اعمال و افعال اور کردار و عقاید کا نتیجہ ہوتا ہی پس ایسے
لوگ جو سنتے ہوں مگر نہ سنیں دیکہتے ہوں مگر نہ دیکہیں سکین اللہ کی ذات کو جانتے ہوں مگر اون کی عملی حالت
اوس خدائی برتر کے ایمان و یقین کے خلاف ہو وہ انسان نہیں بلکہ صورتِ انسانی میں حیوان ہیں بلکہ حیوانوں
سے بہی بدتر قسم کے بہائم جو خدا کے آفتاب سے بہی زیادہ روشن اور واضح قوانین و آیات کو نہیں سمجہتے اور
ایسے برخود غلط افراد اور گمراہ مجہول انسانوں کیلیئے خدا سچ فرماتا ہی

ان شرّ الدوآب عند اللہ الذین کفروا فھم لا یؤمنون ۝
بیشک اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات وہ لوگ ہیں جو اللہ کی قاعدوں کی خلاف کرتے ہیں
(اور نہیں کسی طرح سمجہ آنہیں سکتی جو وہ حق کو حق اور باطل کو باطل سمجہ کر صداقت کو مانیں

ای برادرانِ ملت اب تم اپنی حالتوں کا مطالعہ کرو اور اللہ ہی کو حاضر و ناظر سمجہکر اس بات کو سوچو کہ کفر و شرک کو برا کہنے
اور ماننے کے باوجود تمہی اپنی عملی حالت عام طور پر صدیوں سے کیسی غلط مہمل اور ربانی قانون قرآن پاک کے خلاف بنا رہی

Marfat.com

ہی مگر کیا شرک و کفر اللہ کو صرف زبان سی دو کہنے کا نام ہوسکتا ہی؟ کیا جہالت فقط چند کتابون کو نہ پڑھنے کو کہتے ہین؟ کیا احکام الہی کی تعمیلات کا تمام کام محض تیس روزی رکھنے اور پانچوقت کی رسمی نمازین پڑھ لینے پر ختم ہوجاتے ہین کیا توحید پرستی کے فرائض محض خدا کو لسانی طور پر ایک کہنے سی ادا ہوجاتی ہین خدا کیلئے کچھ تو سوچو اپنی خودستایون اور باطل خیالات کی تاریکیون سی نکلو اور کائنات کو بصیرت کی عمیق نگاہون سی دیکھو کہ اوس خدائی خالق الارض والسموات نی اپنی جلالی قوتون سی کن کن حکمتون اور مصلحتون کیساتھ ایک غیر متبدل نظام و آئین کے سلسلہ مین جکڑ رکھا ہے جس سے پر کاہ کو بھی سرتابی کی مجال نہین اگر کبھی اسکے خلاف ہو تو کائنات ہی درہم برہم ہوکر رہ جائ سبحان اللہ قرآن پاک نے کسقدر حکمت و دانش کی باتین سنائی ہین

لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا ۝

نہایت افسوس ہی کہ ہمنے قرآن پاک کو طاق نسیان پر رکھکر اپنی جہالتون اور باطل خیالیون کے بربادی بخش سامان خود مہیا کر لیئے ورنہ ہماری یہ حالت ہرگز نہ ہوتی اور آج ہماری قوم کا کوئی فرد بھی حل مشکلات کیلئے سراسیمہ و مضطر ہوکر ادھر اودھر غیر اللہ اسفل ہستیون سبدون اور قبرون کی سامنے جھکتا اور گڑگڑاتا سوا کبھی دیکھا نہ جاتا یہ تمام بلائین اور کمزوریان ہم مین دین برحق اسلام کو گم کرنی یا چھوڑ دینی سے پیدا ہوئی ہین

در رہِ جہل کنرو سینۂ ما بتکدہ شد چارہ آنست کنون چارہ زجائی طلبیم

ای عزیزو ای بزرگو اور قوم کے نوجوانو آؤ ہم تم سب ملکر غیر اللہ کے تمام کمزور سہارون کو چھوڑ کر باطل اور مہمل عقایدسی نکلکر خاصتہً اوس خدای برتر کے سامنی جھکین جکا جلال کبریائی اور بحر کرم و رحمت ذرہ ذرہ پر محیط ہی اور زمین و آسمان کی کوئی چیز اوس خالق مطلق کے قوانین و احکام سرتابی کرکے قائم نہین رہ سکتی سمجھو تو اسی قانون الہی اور نظام ربی کے انداز و اسلوب کو عقل و بصیرت سی سمجھ لینا حقیقتاً مسلمان ہونا ہی وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے جسنی اللہ کے قائم کردہ ضابطون اور قاعدون کو سمجھکر حمایت کو معدوم کردیا اور وہی لوگ اللہ کے دوست ہین جسنون نی اس حقیقت کو پایا اوس ازلی اور ابدی صداقت کو سمجھا اور اپنا منہ اللہ کیطرف کرلیا اون پر کسی قسم کا ڈر خطرہ اور خوف نہین رہتا اور وہ زمین کے کسی حصہ پر بھی کبھی خائف و پریشان نہین ہوتے کیونکہ وہ ربانی نظام و آئین کو سمجھکر تسلی پا جاتے ہین اونکی کوئی بات جاہلانہ اور اونکا کوئی فعل ابلہانہ نہین ہوتا یہ بابرکت نفوس اپنی معاش کیلئے خود محنتین کرتے ہین سر کا پسینا پیر پر گراتی ہین اکل حلال حاصل کرکے اپنا اور اپنے حقیقی کا پیٹ پالتی ہین اور کسیکو اپنی کسی ضرورت کیلئے بے جا و ناجائز تکلیف دینا ہرگز گوارا نہین کرتے بلکہ اپنے اندوختہ سے واجب الرحم معذورون یتیمون بیواؤن اور بیکس لنگڑون اپاہجون کی مدد کرتے ہین اور خود کبھی بھی غیرون کی مدد کے محتاج بننا پسند نہین فرماتی یہ حقیقت اونہین معلوم ہوجاتی ہی کہ یہان سی ہر شخص کو

ایک ایک ذرہ کو

Marfat.com

اپنا بوجھ اپنی ہی کمندھون پر لاد کر لب گور تک پہنچنے کی ضرورت ہی قرآن پاک نے اہنین لوگون کیلیے یہ ارشاد فرمایا ہی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۝ الذین آمنوا و
کانوا یتقون ۝ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا و فی الاخرۃ ط لا تبدیل
لکلمٰت اللہ ذالک ہو الفوز العظیم ۝ پ ۱۱ ع ۱۱

یقیناً (اللہ کے نظام و آئین کو سمجھنے والے خاص بندے ایسے ہین کہ اون پر کسی قسم کا خوف نہین ہی اور نہ وہ کبھی آزردہ خاطر اور ملول ہوتے ہین (کیون) کہ یہ وہ لوگ ہین جو اللہ کے ضابطون اور نظام الہی کے قاعدون کو سمجھ کر معبود واحد پر پوری طرح ایمان لاے اور خدا سے ڈرتے رہے اون کیلیے دنیا کی زندگی اور حیات مستقبل مین بھی عافیت کی بشارت ہی اللہ کے کلام و نظام مین ذرہ بھر فرق نہین ہوتا (اور اسی اٹل صداقت یا حقیقت کا سمجھنا اسلام اور اسلام کا پالینا بڑی کامیابی ہے

مغز ناظرین خدا کا پاک کلام جو قرآن مجید کی صورت مین ایک بہت بڑی رسول مجتشم نبی برحق اور مصلح اعظم کی ذات عالی صفات کی ذریعہ ہمکو پہنچایا گیا ہی دین و دنیا کی برکتون آسمانی اور زمینی دولتون علمی اور روحانی سعادتون کا وہ لازوال خزانہ ہی جو کائنات مین اپنا جواب نہین رکھتا لیکن افسوس ہی کہ ہم لوگون نے بوجوہ چند در چند اپنی غفلتون کے اس ربانی خزینہ آبحیات سے بے اعتنائی برتی جسکا خمیازہ ہمین طرح طرح کی علمی محرومیون عقلی اور روحانی ناتوانیون عملی اور تمدنی تباہیون کیصورت مین بھگتنا پڑا لیکن اب ضرورت ہی کہ ہم تمام اختلافات کو چھوڑ کر اپنی دلون کو جوڑین اور اس پاک کتاب کی تعلیمات حقہ کیطرف براہ راست رجوع کرین جو ہمین سمجھنے اور اوسپر عمل پیرا ہوکر زندگی کی تمام کامیابیان حاصل کر لینے کی دی گئی ہی اور اوسکی نسبت خداوند یہ فرماتا ہی

یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم و شفاء لما فی الصدور
و ہدی و رحمۃ للمومنین ۝ پ ۱۱ ع ۱۰

قوم کی المناک سہل انگاریون اور غافلانہ بے پرواہیون سے رہ رہ کر دل مین درد اٹھتا ہی - مخالفین اسلام کی ظالمانہ سینہ زوریون کے حالات دیکھکر روحانی صدمے محسوس ہوتے ہین توحید پرستون کی ذلتین اور پامالیان دل مین ناسور پیدا کر چکی ہین دین برحق اسلام کی رسوائیون سے کلیجہ منہ کو آتا ہی اوس آقائی نامدار میدان دانش و بصیرت کی شہسوار منجی اعظم رسول رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام لیواون کی کس مپرسیان اور تحقیرین دیکھتے ہوے چیخین نکلتی ہین کہ آہ .... یہ کیا ہو رہا ہی؟ اور اسوقت صدہا بیتاب و مضطرب دل ہمہ تن اس درہمی کے اسباب کی تلاش اور برادران ملت کی درستی حال کیطرف متوجہ ہو گئے ہین الحمد للہ علیٰ ذالک مگر جنگ بلقان کا وقوعہ اور قوم کی معصوم بہبودیون اور بہائیون کی جگر پاش داستانین اعدای اسلام کی درد انگیز منصوبے اور اونکی خونین تدبیرین ایسی چیزین نہ تھین کہ خدای واحد کی جلال اور اوسکے نہایت برگزیدہ محسن خلق رسول کی ہدایات پر جان و جی نثار کرنے والا

Marfat.com

خادم خاموش بیٹھ سکتا ایک روز گھگی بندھی ہوئی تھی آنسو جاری تھے اوسی حالت مین نیم خوابی کی کیفیت طاری ہوگئی
اور جو کچھ دیکھا "ناگفتنی ہے" مگر کسیکے حوصلہ افزا دستِ کرم نے ہمت بندھائی قلم اٹھایا اور چند عنوانات
قائم کرکے قرآن پاک کی سچے ارشادات کی تفصیل و تائید مین کچھ لکھنا شروع کر دیا

بعض آیاتِ مقدسہ لکھتی ہوئی خدا کی عظمت و جبروت سے دل ہل گیا بعض پر آنکھین نمناک ہوگئین
اور بعض کی حقیقت و صداقت کو سمجھتی ہوئی مسلمانون کی عام راسخ شدہ خوش اعتقادیون پر متبسم بھی ہوا پھر
کہ خدا کی عجیب شانِ بے نیازی ہے وہی کتاب پاک جس نے کبھی ہزارون جاہلون کو عالم اور لاکھون نادانون کو
عاقل و دانا بنا کر اللہ کی نامتناہی برکات کا وارث کر دیا تھا آج وہی روغن بادام مسلمانون کی دماغون
مین "یبوست" پیدا کرتا ہے اور قوم کے قرآن خوان یا مذہبی افراد بجائے اسکے کہ وہ علماً اخلاقاً عقلاً اور
عملاً محاسنِ شریعت آدابِ اسلام اور اخلاقِ حسنہ کا سچا نمونا ہون بعض جگہ جہلا سے بھی زیادہ بیباک مغرور
خودسر اور خودپسند ثابت ہوتے ہین حق سننے اور صداقت کو ماننے سے اسطرح پر اغماز
کرتے ہین کہ یہ کام گویا اون کیواسطے ہی نہین ظاہر و باطن بالکل مختلف دل اور زبان متضاد اور قال و حال غیر مربوط
رہتا ہے غالباً خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے اپنی عہد مین بھی انہین حالات کو دیکھکر یہ رندانہ شعر لکھا

حافظا می خور و رندی کن و خوش باش ولی دام تزویر مکن چون دگران قرآن را

خاصان خدا صلحا اسلام کے ذی ہوش علما اور قوم کے عاقل مردانِ صفا و وفا طرح قابل احترام ہین خواہ وہ رومی ہون
یا مصری ایرانی ہون یا بخاری اور ہندی ہون یا عراقی۔ لیکن ناحق شناس۔ خودستا اور محض خاندانی فضیلتون
پر ناز کرنیوالی افراد خواہ مدینہ اور مکہ ہی کے رہنے والی کیون نہ ہون علم و عقل کے نزدیک ناقابل التفات ہین اور قوم
کو ضرورت ہے کہ وہ فیض قرآن سے حق و باطل کا امتیاز خود پیدا کری اور ایسے لوگ جو تعلیم اسلام سے نابلد ہونے کی سبب
کلام الہی کی خلاف زید و بکر کی بے سند روایتون اور دور از علم و عقل حکایتون کی پوتھیان بغل مین دبائی دانستہ
یا نادانستہ غریب مسلمانون کی گردنین ناپتے پھرتے ہین اونہین خود راہ راست دکھائین

نہایت افسوس ہے کہ اسوقت بھی صدہا افرادِ قوم شہر بہ شہر اور گاؤن گاؤن پھر کر خدمتِ اسلام کی دل آویز
حیلہ سے نادان اور کوتہ فہم مسلمانون مین خدا کی پاک کلام کی آیتون کو محض اپنی پیٹ کی خاطر گویا بیچتے پھرتے
ہین اور نااہلون پر یہ ثابت کرتے ہین کہ ہمسے بڑھکر دین و اسلام کا خادم کوئی نہین مسلمانون مین جہالت چونکہ ابی
عام ہے اونہین بھی صدہا غلامانِ بے زر اور عقیدت و ارادت پر مرمٹنے والی ہوئے بھولے مسلمان ہمنوائی کیلئے
ہاتھ آجاتے ہین مگر اوس ہادیِ عالم رسول محترم (روحی فداہ) کی عہد رسالت مین یہی حال قریباً علمائے یہود و
نصاریٰ کا ہو رہا تھا جو توریت کی آیتون کو اپنی خود غرضانہ مفروضات کی سانچون مین ڈھال ڈھالکر

Marfat.com

قوم کی جہالتون سی دنیا کا قلیل اور بے ثبات فایدہ حاصل کر تے پھر تی تھے اور دین برحق اسلام کو چھوڑ کر
لوگون کو غلط درغلط عقاید و خیالات سکھاتی تھے قرآن پاک نے احیای حق کی مردانہ حمایت مین اون
برخود غلط بندون کو علانیہ مخالفت کی اور اونہن برملا وہ صداقت اور حقیقت سنای جس مین کبھی تبدیلی نہن ہوسکتی
اور اونہین صاف کہ دیا کہ تم لوگون کا یہ ظالمانہ اندرز تقدس تمہاری ہی لیے کبھی وبال ہوگا کیونکہ تمہاری حالت یہ ہی

اشتروا بایٰت اللہ ثمناً قلیلاً فصدّوا عن سبیلہ انہم ساء ما کانوا یعملون

یہ لوگ دنیا کی لالچ مین اکر خدا کی آیتون کی عوض مین دنیا کا تھوڑا سا فایدہ حاصل کر کی لگے بندون کو خدا کی رستے سی
روکنے (کیا ہی) بری حرکتین ہن جو یہ لوگ کر رہے ہین

اسکے علاوہ اس قسم کی مبتذل اور خلاف قانون الہی غلط فہمیان پیدا کر نیوالی زندگی سی بچے رہنی کیواسطے مسلمانون کو
خاص ہدایت خدای پاک کیطرف سی ان الفاظ مین ہی ہوتی ہے

یا ایہا الذین آمنوا ان کثیراً من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس
بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ والذین یکنزون الذہب والفضۃ
ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم پ ۱۰ ع

ای مسلمانو! اہل کتاب یہود و نصارای کی اکثر علما اور مشایخ لوگون کی مال کو ناحق ناروا طور پر کھاتی
اور رکاوٹ ہین اور اللہ کی سیدہی راستہ سی بندون کو روکتے ہین (ای نبی) جو لوگ (اسطرح پر) سونا اور
چاندی جمع کر تے رہتی اور اوسی (کبھی) اللہ کی راہ مین خرچ نہن کرتے انہین آخرت کی سخت عذاب کی خبر دو

ایک اور جگہ پر وہ خدای جل وعلی مسلمانون کو اپنا نظام دینی اور دنیوی درست رکہنی کیواسطے یون ارشاد فرماتا ہی

الرا - کتٰب انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور باذن ربہم
الی صراط العزیز الحمید ۵

الرا - (ای نبی) یہ کتاب قرآن ایک بڑی ہی اعلے درجہ کی کتاب ہی اسی لیے تمپر اس غرض سی اتارای ہی کہ تم لوگون
کو بحکم پروردگار جہالت و کفر کے اندھیرون سی نکالکر علم و صداقت کی روشنی مین لاؤ یعنے اوس ذات پاک کے
راستہ پر ڈالو جو سب سے زبردست یکتا اور ہر حال مین تعریف و ثنا کی لایق ہی

اسکے بعد پھر اوس وقت کی مغرور مشایخون راہبون احبارون کاہنون اور منافقون کا طرز عمل دکہلتی ہوی خدای
واحد کی ذات با جلال و جبروت کیطرف سی ارشاد ہوتا ہی

فالذین یشترون الحیوٰۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ و
یبغونہا عوجاً اولٰئک فی ضلٰل بعید ۵ پ ۱۳ ع ۱۲

یہ لوگ آخرت کے مقابلہ مین دنیا کی زندگی کو پسند کر تے ہین اور اللہ کی سیدہی راستہ پر چلنے سی لوگون کو روکتی
ہین اور اوس مین (اپنی باطل خیالات سی) کجیان پیدا کرنی چاہتی ہین یہی لوگ ہین جو پرلے درجہ کی گمراہی مین ہین

Marfat.com

کلام خدا کی ان تمام آیاتِ بینات کو دیکھیے اور اُون پر کافی غور کرنے سے یہ بات بالبداہت معلوم ہوتی ہی کہ مسلمانون کی تمام اعتقادی کمزوریان عجایب پرستیان عملی اور عقلی سستیان کتاب اللہ کے چھوڑنے اور ذوق عرفان و معرفت مین بیخود ہوکر زید و بکر کی راؤن پر قناعت کر لینے سے بتدریج پیدا ہوئی ہین اسلام کے وسیع دایرہ توحید مین جب صدہا مختلف حلقے اور دایرے قایم ہوگئے تو اونکی اعتقادی استقلال مین ضعف و اختلاف نمایان ہونے لگا اور مسلمانون کی یک سوئی یک جہتی اور مرکزی قوت پراگندہ و منتشر ہوکر رہ گئی اُون مین بیسیون فرقے اور صدہا تفرقہ بندیان پیدا ہوگئین حالانکہ قرآن پاک نے انہین باتون کی بیخ کنی کرکے خدا کے بندون کو ایک ہی رشتہ اخوت و وحدت مین منسلک کر دیا تھا حافظ نے خوب کہا ہی

جنگ مفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ　　چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

مسلمانون کی تفرقہ آرائیون کا اگر صحیح اندازہ کیا جائے تو اونکا نمبر شمار غالباً مفتاد و دو ملت سے بھی کہین بڑھ جائیگا اور یہ تمام پریشانیان خدا کے پاک ارشاد واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقو کی خلاف ورزی سے نمایان ہوئین ایک غیر قوم کا شخص اگر ما حیاس حق کبھی دایرہ اسلام مین آنا چاہی تو اوسے سخت مشکلون کا سامنا ہوگا کہ مین کس گروہ کے اسلام کو تسلیم کرون مقلد غیر مقلد سے بیزار ہی شیعہ۔ اہل سنت سے متنفر مین اور تھوڑی دنون سے اسلام کی نئی احمدی (قادیانی) جماعت اور نقارخانہ مین آواز طوطی کیطرح اہل قرآن اپنا اپنا سرود و ساز لیئے بیٹھے ہین کیا کیا جائے واقعی عجیب افتاد ہی

شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا

بہرکیف ای برادران ملت قبل ازین کہ ہم اسلام کی دولت بیدار توحید الہی اگر کسی اجنبی قوم کے سامنے پیش کرین اوس سے پہلے ہمین خود مسلمان ہونے کی ضرورت ہی آؤ ہم تم سب ملکر قوم کے تمام مختلف فرقون اور خانوادون سہروردیون اور نقشبندیون جلالیون اور جمالیون چشتیون اور صابریون احمدیون اور نئی قرآنیون کو ہاتھون پر اٹھائین اور سینہ سے لگاکر خدائی واحد کے اوس پر جلال حکم توحید مین ڈالدین جسے ہادی برحق رسول یکتا مصلح عالم حضرت محمد مصطفے روحی فداہ نے بتائید حق تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئ ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللہ کی صورت مین دنیا کے سامنے پیش کیا ہے بیشک سلامت و امن کامیابی اور خوشحالی سعادت اور برکت کا یہی ایک راستہ اور طریقہ ہی کہ ہم اللہ کے سوا کسی زمینی اور آسمانی ہستی کے سامنے نہ جھکین خدا کو خدا رسول کو رسول صلحا کو صلحا عالمون کو عالم اور عاقلون کو عاقل سمجھین مگر خانہ گرد در یوزہ گرون جاہلون اور برخود غلط خود فراموشون کو منہ نہ لگائین ہماری پاس خدا کی دی ہوئی کسوٹی اور اوس ہادی برحق کا قایم کرایا ہوا ایک ایسا معیار حق ہی کہ جس سے کھرا کھوٹا ہم کسی زیادہ تشویش اور

Marfat.com

بغیر دردسری کے فوراً پڑھ سکتے ہین اور وہ صرف کتاب پاک قرآن مجید اور فرقان الحمید ہی کون ہی وہ شخص جو یہ کہہ سکے کہ کلام اللہ انسان کی حال و قال اخلاق و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح کیواسطے ناکافی ہی؟ یا دوسری سیدھی سادی تبلائی ہوئی ربانی ہدایتون سی آدمی بآسانی راہ حق معلوم نہین کرسکتا؟ ہم ایسا کہنے اور سمجھنے والی کو نہایت شوریدہ سر اور نافہم سمجھینگے ہان اس کتاب پاک سی مستفید اور بہرہ اندوز ہونیکیلیے مسلمانون کو تعلیم کی ضرورت ہی بلکہ قرآن پاک ہی کو نصاب تعلیم کی عمدہ ترتیب کیا تھہ ہم اپنی تعلیم کا جزو لاینفک بنالین اور مڈل کی درمیانی جماعتون سے شروع کرکے اوسی مکمل طریقہ سی بامعنی الف ای یا ئی - ای تک ختم کرین تو بہت مفید و مناسب ہوگا اور اس مقصد کی تکمیل کیلیے "مسلم یونیورسٹی" کا ہونا نہایت اہم لابد اور ضروری ہی ورنہ انجام قوم خطرہ سی خالی نہین

صبح خیزی و سلامت طلبی چون حافظ ۔۔۔ ہر چہ کردم ہمہ از دولت قرآن کردم

تعلیم قرآنی کیلیے ہم اس طریقہ تعلیم کے سخت مخالف ہین کہ بچون کو بالکل صغر سنی مین کتاب پاک طوطے کی طرح رٹا دی جاے یہ تو گویا گدھون پر محض شکر و قند کا لاد دینا ہی جس سی وہ خود ہرگز نترین کام نہین ہوسکتے نہایت عجیب اور دردانگیز کیفیت ہی کہ الف ای اور بی - ای من سیکھکر ہم قرآنی اور خاقانی کے قصاید تو زبانداني کیواسطے پڑہین اور اون کے محلل بھی مہنگی قیمتون سی خرید کر پاس رکھین لیکن وہ کتاب پاک جس کے فہم کلام پر ہماری تمام دینی اور دنیوی کامیابیون اخلاقی اور روحانی برکتون علمی اور عملی سعادتون کا مدار ہی وہ ہمین اوسوقت پڑھا دی جائی جبکہ بیت الخلا مین بیٹھنے کا بھی سلیقہ نہ ہو اور پھر یہی سمجھ لیا جائیگا کہ ہان ہماری نور نظرنے کلام اللہ ختم کرلیا ہی - اللہ اللہ کیسی بی نیازی اور غفلت ہی

خاکسار نے ان چند اوراق مین "الحیات بالاسلام" کے نام سی بعنوانات مختلف صرف ایک ہی حقیقت یعنی لا الہ الا اللہ کو بیان کرنے کی ناچیز کوشش کی ہی امید ہی کہ افراد ملت اور بزرگان قوم اسپر توجہ کرنے سی دریغ نہ فرمانینگے اس کتاب کی دوسری جلد کو قوم کی معصوم صفت بچیون بیٹیون اور بہنون کی علمی اور اخلاقی منزلی اور معاشرتی ضرورتون کی لیے موقوف کردیا ہی خداوند برتر عزوجل اسمہ کو منظور ہوا اور وقت مل گیا تو اوسی بی للہکر بزرگان ملک و ملت کی خدمت مین پیش کردیا جائیگا

الہی کسکے پیاری ناخنون نی چٹکیان لی ہین ۔۔۔ کہ دل مین جو نشان زخم باقی ہی ہلالی ہی

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین ٥
انت ولینا فاغفر لنا و ارحمنا و انت خیر الغافرین ٥ و اکتب لنا
فی ھذہ الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ انا ھدنا الیک ط

"وما علینا الا البلاغ" ۔۔۔

احقر حمید الدین احمد حمید

٨ ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر ٥

Marfat.com

Marfat.com

اسلام کیا ہے؟

تا چند روی گزیہ کنان بیت صنم را
راہیے بخرد ساز در دیر و حرم را

اسوقت عقلی اور علمی فراوانیون اور اکی اور حسی کرتون تمدنی اور اقتصادی ترقیون کیساتھہ مادی اور روحانی تصادمات نی جو جو کیفیتین پیدا کردی ہین اون سی نہ یورپ بچ سکا ہی نہ ایشیا نہ مشرق محفوظ ہی اور نہ مغرب خیالات کی ایک پرشور کثرت ہی جو انیسوین صدی عیسوی کی آزادانہ شورشون سی گزرتی ہوی اپنی بیسوین منزل مین آکر ہجری کی چودھوین صدی مین اٹھی سوئی سیلاب کیطرح انسانی دماغون اور دلون پر بحر محیط بنکر تلاطم انگیز ہان کر رہی ہے "غمزہ بازیے عجیبے فتنہ طرزے عجیبے"

یورپ اپنی معاشرتی اور اخلاقی بدنظمیون سی اگر اضطرب امز پریشان ہوا جاتا ہی تو ایشیا اپنی علمی عقلی انحطاط عملی اور تمدنی زوال سی پامال ہو رہا ہے اہل مغرب کثرت علوم سی نامعلوم طور پر شکار غرور ہوکر جہالت اور دنائت کیطرف جھکے جارہے ہین تو اہل مشرق جہالت و افلاس کی علمی اور عقلی و اخلاقی پستیون کے باعث قعر مذلت کیطرف گر رہے ہین اور عروج و زوال پستی و رفعت یا عزت و ذلت کی اس فطری احساس نے آجکل زمین کے ہر حصہ پر انسانی نفوس و طبائع مین ایک قسم کی ایسی اضطراری کیفیتین پیدا کردی ہین جنہین دیکھکر ارباب فہم و بصیرت انجام کار کو ہمہ تن متوجہ ہوکر سوچ رہے ہین

نوع انسان کا ایک حصہ اگر اپنی تمام پامالیون کو مذہب کی بربادیون اور دھرم کی تباہیون سی وابستہ کر رہا ہی تو دوسرا فریق اپنی تمام انحطاط اور معائب قومی کو مذہب کے سر تھوپ رہا ہی اور وہ چاہتا ہی کہ تمام جکڑبندون سی آزاد ہوکر کسی مقدس یا آسمانی نوشتہ کی رہنمائی کے بغیر فلک الافلاک یا عروج و رفعت کی اوس درجہ پر پہنچ جائے جسے اوسکی دماغ نے اپنی فوق الخیال (تھیوریز) سی اپنی طور پر عالم وہم مین تیار کرلیا ہے

دنیا دار الاسباب ہی یہان کامیابی کے وسائل اور ناکامی و محرومی کے اسباب ہین قسمت اور تقدیر مقدر یا نصیب اور بخت کی بحث جداگانہ طور پر قابل تفصیل و بیان ہی لیکن یہ کائنات اپنی اسباب و سامان سمیت اگر ایک بہت بڑی ہستی مطلق خالق اکبر خداوند کی پیدا کردہ ہی تو اوسکے نظام و آئین اور اسباب و آثار کا انکار جہالت قرار پائیگا بہرکیف جو لوگ دھرم یا مذہب کو مشکوک اور مشتبہ نگاہون سی دیکھتے ہین وہ بھی دلائل رکھتے ہین اور جو افراد نوع الحاد و بیدینی سی گھبراکر مذہبی اور الہامی دائرون کے مرکزی نقاط کیطرف سمٹنے اور کھنچے چلے جارہے ہین اون کی پاس بھی اپنی اس قلبی کشش کے جذب و اضطرار اور بی ساختگی یا فریفتگی کے پوری اور قوی آثار و قرائن موجود ہین مگر اب فیصلہ ہو تو کیونکر؟ حق و باطل سمجھ مین آئے تو کیسے؟

Marfat.com

یہان ہمین یہ دیکھنا ہوگا کہ انسان مابین ہمہ اختلافاتِ زبان وبیان رسوم ورواج رنگ ولباس اپنی فطرت
تنزیف کی اعتبار اغراض ہی علمی عقلی عملی سیاسی معاشرتی اخلاقی روحانی اور جسمانی یا تمدنی ضرورتون مین
بہی مختلف ہی یا متحد وہم آہنگ ؟ لیکن یہ سوال جسقدر قدرتی اور اہم ہی اوسیقدر آسانی کیا تھہ کسی زیادہ
تشویش وتامل کے بغیر حل ہوجاتا ہی اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ انسان خواہ گورا ہو خواہ کالا خواہ سفید ہو خواہ سیاہ
شامی ہو یا تاتاری ترکی ہو یا ہندی باعتبار مدنیت اور ضروریاتِ جسمانی وروحانی ایک ہی احتیاج مشترک کا
محتاج ہے کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی بغیر نہ ایک خانہ بدوش مفلس جی سکتا ہی اور نہ ایک ایوان نشین تونگر
سونے جاگنے پیدا ہونے اور مرنے کی حالتون مین امیر وغریب خادم ومخدوم بندہ اور آقا حتی کہ ایک شہنشاہ
وقت اور گدائے رہ نشین دونون برابر نظر آتے ہین

ہر شخص اپنی نشتری ناتوانیون کو فوق الخیال آسمانی اور زمینی آثار ومظاہر سے محسوس کرنے پر مجبور ہے
اور ان کی یہی بے چارگی اوسی روحانی اور ادراکی طور پر اوس بن دیکھی محسوس مگر نامعلوم شے کے سامنے کبھی
بے انتہا عجز ونیاز کیا تھہ سرنگون ہونے پر معذور کرتی ہی جسے ہر ملک وقوم اور ملت ومذہب کے
دایرہ نیاز مین ناز وغرور کا مستحق فخر ووقار کا وارث اور جلال وجمال کا واحد مالک مانا جاتا ہی

ہمہ شب درین امیدم کہ نسیم صبح گاہے
بہ پیام آشنایے بنوازد آشنارا
چو عذار برفروزی ہمہ عالمے بسوزی
تو ازین چہ سود داری کہ نمیکنی مدارا

اسی ٹوٹے اور شکستہ دلون کی آس بندھانیوالی مخالفون اور موافقون کی حامی ومعاون ہستی برتر کے جان
پرور ذوق وخیال نے مختلف زمانون زبانون ملکون اور قومون مین مختلف نامون اور خیالون سے
جلوہ گری کی ہے تارون کی چھاؤن مین اوٹھکر ناقوس دیر کا بجانیوالا برہمن اوسی غیر مرئی ذاتِ
پاک (پرم آتما) کے جلال وجمال کے احساس دل آویز سے متاثر ہوکر اٹھا ہی جسکی عظمت وجبروت اور شوکت و
سطوت نے ھُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا کے
نغمہ ہائے دل ربا کی شانون مین ایک شب بیدار زاہد کو بخلوص ونیاز سر بسجود کر رکھا ہے

کلیساؤن کے گھڑیالی اوسی تمام کائنات کی آسمانی باپ کی ذوقِ پنہانی سے اثر پذیر ہوکر پی پی رہی جرس
کی کشاکشتی مین پڑی ہی جسکے نہ دب سکنے والی احساس نے ایک ملحد کو انتہائی مایوسی اور پریشانی مین بہی
اپنی شانِ جلال وکرم سے پیوستہ نہونے اور طمنیات کی اضطراب انگیز عالم حرمان مین رہنے کی باعث
خودکشی پر آمادہ کردیا ہے فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا

الغرض ایک چیز ہی جسنے ہر عالم وجاہل پابند مذہب اور دہریہ پر اپنے اثرات کو مختلف صورتون
سے ظاہر کرکے عالم مظاہر وآثار مین عجیب شانین پیدا کر رکھی ہین مگر سچ پوچھو تو اوسکا انکار کبھی ہی نہ
ہوسکا

گہے نار برفروزی گہی نور سے نمائی
بخدا ترا چہ گویم کہ نہ اینی ونہ آئی

Marfat.com

فی الجملہ اوس غیبی بن دیکھی اور محیط کائنات ہستی مقدس کیطرف جھکنیکی فطری خواہش اور روحانی کشش انسانون
مین ایسی قوی پائی جاتی ہی کہ کسی ملحد و تیرہ باطن کو بھی ان جذبات سی معناً مفر نہین قرآن پاک اسی کیفیت کے
مفہوم کو ان الفاظ مین ادا کرتا ہے

فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک دین القیم ولکن اکثر الناس

یعنے اوس ذات بی چون وچگون کیطرف جھکنے اور اوسیکا ہوکر رہنی کیلیے ان ان کی فطرت ہی شاہد ہی جسپر کہ وہ
پیدا کیا گیا ہی خدا کی خلاقی اور کبریائی مین کسی قسم کی تبدیلی نہین ہوسکتی اور خالص بلا شرکت غیری اوسی کی طرف
جھکنا اور اوسی کو اپنا معاون ومعبود سمجھنا سچا اور محکم آئین و مذہب ہی لیکن بہتری اس حقیقت سے بی خبر ہین
اسلام نی اپنی اعلیٰ تعلیمات سی انسان کو ایسی بے عناصر و اصنام اور غیر اللہ تمام ہستیون کی ستائیشون اور پرستشون
کی طلسم سی نکلنے شرک سی بچنے اور خالص خدائی واحد کیطرف جھکنیکی مبارک ہدایات فرمائی ہین کہ اوسکی اعلیٰ اور
اشرف انسانی فطرت کا شرف اسی بات مین ہی کہ وہ انسانون ستارون پتھرون درختون دریاؤن
پہاڑون اور قدرتی کرشمون کے سامنے سرنگون ہوکر خود کو ذلیل نہ کرے کیونکہ کائنات بہر ہین خدا کی ذات کے
سوا تمام ارضی اور سماوی چیزین خواہ وہ کسی نوعیت اور خلقت کی ہون مخلوقات کی ذیل مین شامل ہین اور یہ
ظاہر ہے کہ جملہ قسم کی مخلوقات سی انسان اشرف ونجیب اور اعلیٰ قسم کی ہستی ہی لہذا اگر ان ان اعلیٰ ہوکر اسفل
اور اپنی خدمات انجام دینی والی چیزون کو معبود و مسجود بنالیگا یا اونہین اپنے سے افضل و اعلیٰ سمجھنے کے مغالطہ مین
پڑیگا تو یقیناً وہ تمام علمی عقلی سعادتون اخلاق کاملہ کی برکتون اور تمدنی ترقیون کی واجب الحصول دولتون
سے محروم و ناکام رہ کر دنیا مین ذلت کی زندگی گذاریگا بیشک اسلام ایک آسمانی برکت ہی
یہان یہ بات بآسانی سمجھ مین آسکیگی کہ اہل الہیتا کا زوال وانحطاط خصوصاً ہم مسلمانون کی
علمی عقلی ستیان اخلاقی اور عملی کمزوریان باوجود مسلمان یا معتقد اسلام ہونے کے کیون
پیدا ہوگئین ؟ تمام دنیائی اسلام. یا مشرق جمود وجمود کی برف آب مین منجمد ہوکر کیون رہ گیا

یورپ کی علمی - عقلی اور تمدنی ترقیات دیکھکر دنیائی مشرق اگرچہ حیرتون مین پڑی ہی لیکن غور کیا جائی تو یہ حیرت
محض ہماری علمی بے بضاعتی اور بے خبری کا نتیجہ ثابت ہوگی خدا کو ایک یعنے بلا شرکت غیری واحد لاشریک
ماننے والی موحد قوم کو تو کسی قسم کی علمی اور عقلی ترقیات پر حیرت واستعجاب ظاہر کرنے کا کوئی محل ہی نہین ہوسکتا
کیونکہ تمام آسمانی اور زمینی اسفل و اعلیٰ ہستیون کو اپنا خادم سمجھکر اسلام نے خالص توحید کی نوکیتین ملحوظ
رکھتے ہوئے جن اغراض عالیہ علمیہ عقلیہ اور اخلاقیہ کی تکمیل کامل کیواسطے انسان کو اپنا سر قادر مطلق خدا
کے سامنے جھکانے کی ہدایت فرمائی ہی اوسکا مقصد یہی ہی کہ انسان تمام مخلوقات اور موجودات سی کام لیکر
اپنی علمی عقلی ادراکی اخلاقی اور تمدنی ترقیان کرتا ہوا کمالات حقایق و معارف کی اون بلندیون تک پہنچ سکے
جو باعتبار آفرینش اور شرف فطرت اسکی تریف انسانی ہستی کیلیے خاص ہین اور متمدن ہونا انہین بلندیون مین سی ایک بلندی ہے

Marfat.com

یورپ کے رہنے والے جبدن مریخ مشتری اور زحل مین باسانی آنا جانا شروع کرینگے اوسدن اسلام ہی کی اغراض علمیہ انسانیہ کی تکمیل ہوگی اور جسروز تمام نوع انسان اپنی اعتقادی اور مذہبی یا قومی اختلافات کو چھوڑکر اتفاق و ہمدردی شرافت و تہذیب اور اخلاق حسنہ کی ایک مرکز عمل و علم پر جمع ہوگی اوسروز ہی دین برحق اسلام ہی کا تکملہ ہوگا دنیا مین خدا کی ذات غیر فانی اور ازلی و ابدی ہستی ہی تو اسلام بھی کسی حالت مین معدوم و فنا نہین ہوسکتا ہان بربادی اور تباہی خدا کی دین فطرت سے منکر و برگشتہ ہونیوالون کیلئے یقینی اور لازمی ہے مسلمان اپنی مصیبتون پریشانیون اور تکلیفون پر غور کرکے اپنی اعمال و کردار اور اخلاق و خیالات پر ایک نظر ڈالین لیکن اسلام جبکہ بقائے دوام کی قدرتی اور علمی و عقلی سند رکھتا ہی تو کوئی وجہ نہین کہ شمع توحید کے پروانے موحدین یا مسلمان دنیا سے مٹ سکین

مٹ جائیگا جو باطل حق آشکار ہوگا ہم ہی فنا نہ ہونگے گر رویِ یار ہوگا

البتہ اوہام باطلہ - مفروضات اور خود ساختہ عقاید یقیناً زندہ نہین رہ سکینگے زمانہ جون جون علمی ترقیان کریگا خدائی واحد و برتر کا جلال و وحدت زیادہ نمایان اور اوسکی بے انتہا بالغہ حکمتون کے اسرار کھلینگے اور اسلام اپنی سچی شانون کیساتھ زیادہ پایدار و استوار ہوتا جائیگا اور نوع انسان کی تمام علمی و عملی کوششین تمدنی حالتکا بیان اور معلومات مادرہ کی کثرتین تعلیم قرآن کے مطابق علم الادم الاسماء کلہا کی نظر آموزانی محسوس و متشکل تفسیرین ہونگی سرزمانہ مین ہوا خواہان توحید لا الہ الا اللہ کی سچی علم برداریون کیساتھ عرب کی محترم رسول اور دنیا کی منجی اعظم کامل و مکمل انسان محمد روحی فداہ پر تن من دھن سے قربان ہوتی ہوئی دیکھی جائینگے کیونکہ اسلام ہی ازلی اور اسلام ہی ابدی خیتمۂ سعادت ہی جسکی فیض بخشون اور علم آموزیون کے دریائے بے پایان کی پہنائیان نہایت وسیع اور عمیق ہین

فی الجملہ کائنات مین خدا کی بعد انسان سے بڑھکر کوئی مخلوق شرف و اقتدار کی مستحق نہین اور اوسکی فطری غرتون اور شرافتون کو محفوظ رکھکر امن و امرو کیساتھ منظفر و منصور منزل پر پہنچانیوالا کوئی راستہ اسلام کی قایم کردہ صراط مستقیم سے بہتر نہین لہذا انسان ہی کا حق ہی کہ وہ تحت و فوق کے کل کرشمون دنیا کی تمام کھلی اور چھپی دولتون سے کام لیکر اللہ ہی کیلئے اللہ کی پیدا کردہ دوسری چیزون کو مسخر و خادم بنائے اور اوسی ذات برتر معطی و محسن خالق کا خود عملی علمی اور عقلی طور پر بہترین مشکور بنے

اعملوا آل داود شکراً وقلیل من عبادی الشکور ۵

چونکہ انسان اپنی نوعیت - فطرت اور آفرینش کی فوق الملکوت خصوصیتون کی اعتبارات سے شجر و حجر برق و باد آب و آتش جمادات و حیوانات اور نباتات سب سے غلامیان کرانیکا حقدار تھا اسلیئے ضرورت تہی کہ اوسی اپنی اصل اہلیت قابلیت اور ہمت و عزت کی اسرار سے آگاہ کیا جائے یہان تک کہ وہ اللہ کے سوا کسی دوسری انسان کے سامنے بھی جاہلانہ عجز کیساتھ سر جھکاکر خدا کی ودیعتون کو ذلیل اور خود کو کمین

Marfat.com

نہ بنایی لہذا زبور توریت انجیل بلکہ کُل دنیاکی الہامی نوشتون کی بجد وہ مکمّل ہدایت نامہ اور آئین حیات و موت
کا جامع ابدی مفسّر عطا کیا گیا جسکا نام قرآن المجید اور فرقان الحمید ہی خدا کی اس نہایت سلیس صاف
اور سچّے عہد نامہ نے عناصر و اصنام کو جنکے والی ان ن کو اوسکی ازلی شرافتون اور فضیلتون کو یاد دلاے
کیواسیطے خدای واحد و برحق کا یہ ارشاد علی الاعلان سنایا تاکہ ہم اپنی حقوق فطرت کو پہچانین

ولقد کرّمنا بني آدم وحملنٰهم في البرّ والبحر ورزقنٰهم من الطيبٰت
وفضّلنٰهم علىٰ كثيرٍ ممّن خلقنا تفضيلا ٥

اور البتہ ہمنی انسان کو بزرگی اور فضیلت بخشی اور خشکی و تری مین اوسی (مختلف سواریون پر) سوار کیا
اور عمدہ عمدہ پاکیزہ چیزین طیّب نعمتین کھانی پینی کو عطا فرمائین اور مخلوقات مین اوسی بیشمار چیزون
پر برتری و فوقیّت دی

لیکن انسان چونکہ بہت ہی جلد بہو لنے اور مغرور ہو جانیوالا ہی اسلیے اس خیال کو مدّنظر رکھنی ہوئی کہ کہین انسان
اپنی فضیلت و افتخار کے غرور مین پڑکر حیات بعد الموت کی ضروری خیال سی غافل و بی نیاز نہ ہو جائی اور کہین اپنا
تمام کیا دھرا اکارت ہی نہ کر لے خداوند پاک نے عنایات مزید کی طور پر یہ مقدّس حکم ہی سنایا

يوم ندعو كلّ اناسٍ بامامهم فمن اوتي كتٰبه بيمينه فاولئك
يقرءون كتٰبهم ولا يظلمون فتيلا ٥ ومن كان في هذه اعمىٰ
فهو في الاخرة اعمىٰ واضلّ سبيلا ٥

(اور بہت بڑی برتری تو اوسدن نمایان ہوگی) جسدن ہم سب لوگون کو اونکی رہنماؤن اور رسولون اور
ہادیون سمیت (اپنی پاس بلائینگی جسکا نامہ اعمال دائین ہاتھ مین دیا جائیگا وہ خوشی خوشی اوسی پڑھ چلینگے
اور لوگون پر سزا و جزا کی اعتبار سی تلّ برابر ظلم بھی نہ ہوگا اور (جو لوگ اپنی اغراض حیات کو سمجھنے اور
اللہ کی مطالبات کی جانبی کیطرف سی اندھا بنا رہا وہ حیات مستقبل مین بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ اپنی
گمراہیون کی پاداش مین راستہ سی زیادہ بہکا اور بھٹکا ہوا ہوگا

یہان تھوڑی غور سی یہ بات معلوم ہونی لگتی ہی کہ یورپ جب مسلمانون کی علمی عقلی اور اخلاقی اور تمدّنی کوششون کو دیکھکر
اپنی خواب غفلت سی بیدار ہوا تو قاعدہ ہی کہ بھوکے کو قرص خورشید بھی روٹی ہی نظر آتا ہی اوس نے بھی جدّ و جہد شروع
کی راہبون اور پاپاؤن کی طلسم تقدّس سے نکلکر اوسنے بھی اپنی فطری شرافتون کو سمجھ لیا تو علمی اور تمدّنی مساعی کے
اعتبارات عمل کے لحاظ سی ولقد کرّمنا کی ارشاد کا پیرو تو بن گیا مگر اعتقادی اختلاف اور مذہبی تعصّب کے
باعث یوم ندعو كلّ اناسٍ کی حقیقت سی ناواقف رہ کر اپنی اخلاقی اور روحانی فضایل کو گم کر بیٹھا
اور اب تو اوسکا غرور بجا اس حد تک بڑھا ہوا ہی کہ وہ اس صداقت کیطرف نظر بھی ڈالنی نہین چاہتا کہ بقی
یا آخرت بھی کوئی چیز ہی اور یہی روحانی تاریکی اوسی مست غرور بناکر اپنی حزر انگیز تہذیب کیساتھ دنیا بھر کی

Marfat.com

دوسری قومون کو ملخ و مور سمجھنے پر مجبور کر رہی ہی لیکن ان حالات کیساتھ ہم اس افسوسناک کیفیت کو بھی نظر انداز نہین کر سکتے کہ جس قوم کو یہ ہدایات قرآنیہ براہ راست جامع طور پر سنائی گئی تھین اوسنے بھی نہایت عجیب طرفون کی بہت سی اعتقادی غلطیون اور غافلانہ بے نیازیون کا تبکار ہوکر دونون کی صحیح عملی حالت کو بھلا دیا اور اپنی ہستی کو علم و عقل اور اخلاق و عمل کی تمام صفات عالیہ سے علیحدہ کرکے شجر و حجر کے برابر بنا دیا غنیمت ہی کہ یورپ والون نے کم سے کم اسکے مفہوم کو تو سمجھا رہا اسوقت ہم مسلمانون سے دوسری قومین جسقدر متحرز اور الگ رہتی ہین گویا وہ حالت ہماری ہی شامت اعمال سے نظیری کے اس شعر کے مصداق ہے

تو نخوانشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری نخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

اگر کہا جاے تو یورپ پر آئی نام مذہبی احساس سے الگ یا بیگانہ مانا جائیگا وہ لوگ اپنی مذہبیت اور قومیت کو محفوظ رکھنے کیواسطے تن من اور دھن سے کوشان ہین مگر ہم تمام ایشیائی باشندی محض نمود و نام اور نمائش و آرائش کے طور پر عموماً کورانہ عقیدتمندیون کیساتھ مذہب کے حلقہ بگوش اور دھرم کے جان نثار بنے پھرتے ہین ورنہ یورپ پر علانیہ تباہی مسلط ہوتی اور ایشیا اوج کمال پر پہنچا ہوا نظر آتا لیکن حالت اسکے خلاف ہی

بہرحال عروج و زوال کی یہ دونون متضاد حالتین اوس احساس حق کی نفی نہین کر سکتین جس سے اثر پذیر ہوکر انسان اپنی نجات و بہتری کا طالب اور شوکت و عزت یا بہبودی و خوشحالی کا خواہان پایا جاتا ہی انسان کسی حالت مین اوس آشکارا و پنہان بے بہرہ و باہرہ اور ظاہر و باطن ہستی مطلق کے خیال و احساس سے علیحدہ نہین ہوسکتا البتہ اوسکے احساس و خیال یا جذبات و مدرکات کو آدمی نے اپنی اختلاف ممالک تفریق رسوم و رواج اور فہم و ادراک کی کم یا زیادہ اچھے اور بری ہونے کی باعث مختلف عنوانات اور معتقدات سے ظاہر کیا ہے اور یہی بات رفتہ رفتہ بہت سی روحانی غلط فہمیون اور عام اعتقادی لغزشون کی وجہ سے معرض خطر مین آگئی انسان خود خطرات مین گھر گیا جن کے اثرات سے نوع انسان کیواسطے بہت سی علمی اور عقلی خرابیان روحانی اور تمدنی سختیان نامحسوس طریقون کیساتھ پیدا ہوتی گئین فیضان ازل کے وسیع اور لالہ زار چمنستانون سے الغامات قدرت و فطرت کی مقدس کلیان انسان کی دامان تراوت مین باندھی گئی تھین اون مین سے بہت سی غنچہ ہاے ناشگفتہ کیطرح انسان ہی کے جیب قبا مین پڑی پڑی خشک ہوگئین

اس نقصان و ضرر کا اصلی سبب انسان کی وہی خوش خیالیان ترک و زیان اور خود فراموشیان تھین جنہین اوسنے مسلمات علم و عقل کی خلاف محض نادانیون اور روحانی غلط فہمیون کی سبب انسانون حیوانون بتون اور احرام فلکیہ کی ستائشون کے معتقدات سے خود ہی پیدا کر لیا تھا اور حصول برکات و نجات کیلیے جاہلون کیطرح خدا کو چھوڑ کر ادھر اودھر بھٹکتا پھرتا تھا فطرت کی دولتین موجود تھین قدرت کی دولتین سامنے پڑی تھین مذہب اور دھرم کی دلربائیان بھی اثر اندازیان کر رہی تھین یہ سب کچھ تھا لیکن انسان اپنی انسانیت کے شرف سے دور بعد المشرقین پر پڑا تھا مسجود ملائک اور اشرف المخلوقات ہونے پر فطرت کی بیشمار فیاضیان

Marfat.com

عالیہ کو بھلاکر بزم ملکوت کی داخلہ کیلیئے طرح طرح کی خلاف فطرت ریاضتون اور تکلیف دہ مجاہدون کیا تھے اصنام وعناصر
باکیہ انسانون حیوانون اور درختون کی سامنے جبکتے جبکتے مٹا جارہا تھا جیسے ان دماغی دلی پرتیایینون حیاتی اور روحانی
تکلیفون سی نجات دینی کیلیئے دین برحق اسلام نے خدای واحد کی توحید مطلق کا تاندار اور مقدس دروازہ ارشاد ذیل
سناتی مؤی کھولا اور انسانون کو موجودات پرستی کی ترمناک غلامیون اور ذلتون سی باہر نکالا

یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون ٥

ای لوگو (بلا اشراک غیری) اپنی اللہ کی عبادت (فرمان برداری) کرو جس نے تمکو اور جو تم سی پہلے ہی دنیا مین ہوچکی
مین پیدا کیا تاکہ تم (اس عاقلانہ مسلک ومشرب توحید سی) پرہیزگار اور حق شناس بن جاؤ

اس ارشاد کیلے بعد ضروری تہا کہ اوس خدا کی عام فہم صفات کو بہی بیان کیا جائ جو افہام انسانی سی بہت بالا وارفع
اور قریب بہی ہی اور اوسکی اطاعت وفرمان برداری انسان کی دینی دنیوی سعادتون اخلاقی اور تمدنی برکتون
کیلیئے نہایت ضروری ہی پس ارشاد بالا کی بعد یہ مقدس اور عقل افزا الفاظ سنایی گئی

الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج
به من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون پ ١ ع

(وہ خدا وہ ہی) جسنے تمہاری لیئ زمین کا فرش بنایا اور آسمان کا سایبان (اور فضای آسمانی کی بلندیون
سی پانی برساکر اوس سی تمہاری کھانی پینے کی چیزون اناجون پھلون اور ترکاریون کو پیدا کیا پس ای لوگو!
کسی دوسری چیز کو (ذاتی یا صفاتی طور پر) اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور اس باتکو تو تم بہی جانتی بوجہتی ہو
(یعنے یہ کہ اوس ہستی سرتر کی بغیر کوئی پھلون اناجون کو پیدا نہین کرسکتا)

ان احکام کیا تھے اسلام نی انسان کو شرک وضلالت کی تاریکیون سی نکالکر اخلاق حسنہ اور اعمال صالح کی پرزور ہدایتین
فرمایین اور انسان کو خدای واحد کی ازلی اور ابدی قانون حق کی مطابق اوسکے اعمال وکردار کا ذمہ وار ٹہرایا
انصاف وعدل - راستبازی اور دیانت جائز حلم وکرم اور وفا وصفا کی اہم ضرورتون پر حکیمانہ طریقہ سی بحث
کی فسق وفجور - چوری اور بددیانتی بدعہدی اور بدباطنی کی زہریلے اثرات کی بیخ کنی کی اور اس باتکو انسانی
قلوب پر نقش کالنجر کردیا کہ اوس خدای واحد کی رحمتون برکتون اور دولتون سی مستفید ہونیکے لیئے سچی
پاکیزگی صداقت پرہیزگاری اور نیک نفسی کی سخت ضرورت ہی ان تمام باتون کو راسخ اور پختہ کردینی کی بعد
دین برحق اسلام نے انسان کو اوسکی معبود وخالق کی خوشنودی کا یقین دلایا اور خدای برتر کا یہ حکم سنایا

ذالکم وصّکم به لعلکم تذکرون ٥ وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ
ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله ذالکم وصّکم به لعلکم تتقون ٥

(ای لوگو) اللہ نی تمہین ان باتون کی احکام اسلیئے دی ہین کہ تم (اونہی بہٹکی) باخبر رہو اور بیشک یہی (راستہ) سیدہا
راستہ ہی تو اسی پر چلے جاؤ اور دوسری (غلط راستون) پر نہ پڑنا کہ وہ تمکو راہ حق سی (بہٹکاکر) منتشر کردینگے

Marfat.com

غرض یہ سب (واجب العمل باتین وہ ہین) جنکا اللہ نے تمکو حکم دیا ہی تاکہ تم راستباز اور پرہیزگار بن جاؤ
چونکہ رومی اور یونانی نسلین باطل شدہ مسیحی عقیدہ کفارہ کی غلط فہمی مین پڑکر ہی اپنا حال حلین لگاڑ چکی تھین
مقدس مسیح کا مصلوب ہونا اونہون نی اپنے تمام سابقہ اور آیندہ گناہون کی تلافی کیلیے کافی سمجہ لیا اور اس
پندار عجیب نے بڑی بڑی فرشتہ صورت پاپاؤن اور سسٹرون کو فسق و فجور کیطرف سی بے نیاز بنا دیا
اسلام نے ان تمام غلط خیالات کی سختی سی تکذیب کی جو کہ علماً عقلاً اور اخلاقاً سرطرح قابل تکذیب و تردید
تھے بلکہ بندون کی گستاخانہ بداعمالیون اور مغرورانہ سرکشیون پر ہادیٔ برحق محی اسلام رسول امین
روحی فداہ کی ذریعہ صاف طور پر یہ ارشاد الہی پہنچایا

وَاِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَ
اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(اور ای پیغمبر اگر تنا سمجہائی اور راہ حق دکہائی پر بہی یہ لوگ تجہی جہٹلائین اور سیدہی باتون کو نہ مانین)
توان سی کیدو کہ میرے اعمال میری ساتھہ اور تمہاری اعمال تمہاری ساتھہ ہین تم میری اعمال کی ذمہ دار
نہین اور نہ مین تمہاری کردار و اعمال کا ٹھیکہ دار ہون تمہارا کیا تمہین اور میرا کیا مجہے

اللہ کسقدر سچی اور پر صداقت تعلیم ہی جو اوس سچی رہنما اور دنیا کی اولوالعزم منجی نے بمنشای الہی عین
مطابق علم و عقل قرآن پاک کی صورت مین نوع انسان کو دی ہی اوس آقای نامدار اور مولای
با اقتدار کی ذات عالی صفات پر ہم اپنی روحین اور جانین نثار کرنیکو یقیناً سعادت سمجہتی ہین اور سمجہنا
ہی چاہیے کہ اسرار فطرت کی اس نہایت عالی دماغ معطر اور مکمل و محترم انسان نی ناحق کی سیختیون اور
خودستایئون کی خطرناک باتون سی اپنی ذات کو بہی باوجود ہزارہا مدارج فضایل و محاسن رکہنے کے
کہان تک بچایا اور یہ صرف اسلیے کہ مبادا انسان پر سابقہ اور قدیم اقوام کیطرح غلط فہمیون
اور خوش خیالیون کا شکار ہوکر اپنی ذاتی اصلاح اخلاق و اعمال کیطرف سی غافل نہ ہو جائین اور اللہ
کی ہر جگہ حاضر و ناظر علم و بصیر ہستی کو چہوڑکر ادہر اودہر بہٹکتے نہ پہرین چنانچہ ایک جگہ یہ حکم حق ہی سنایا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

جسنے نیک عمل کیا اپنی بہلی کیلیے کیا اور جسنی برائی کی اوسکا وبال اوسی پر پڑیگا اللہ بندون پر ظلم نہین کرتا

ایک مقام پر ہر انسانی دل و دماغ کی درستی اور ذاتی صفا کیشیون کو ملحوظ رکہتی ہوی یون ارشاد ہوتا ہی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

ای مسلمانو! اللہ سی ڈرتی رہو اور بات بہی کہو تو سیدہی سچی ایسا کروگی تو خدا تمہین اعمال صالح کی توفیق
و ہمت بخشتا رہیگا اور تمہاری گناہ بہی بخشی جاسکینگے اور جس نے خدا و رسول کا کہا مانا اوسنی بڑی کامیابی

Marfat.com

آج اگرچہ علمی کوتاہیون جہالتون یا اعمال بد کی سزاؤن کی باعث مسلمانون مین عام طور پر وہ تمام سینہ فرسا غلطیان اور کج خیالیان پیدا ہورہی ہین جن سی قرآن پاک نے پکار پکار کر ہمین روکا اور منع فرمایا ہی لیکن مسلمانون کی ان عملی اور عقلی شکستون سی قرآن و اسلام یا خدای اسلام پر کیا الزام آسکتا ہی؟

آہ ہم مسلمانون نی کتاب اللہ کو پس پشت ڈالکر اپنی دنیی اور دنیوی بتاہیان روحانی اور جسمانی پر نشانیان علمی اور عملی پر بربادیان خریدلین خوش اعتقادیون کی خطرناک اوہام مین پڑکر ہمنی رہ زنون کو رہنما بنالیا اور صدہا خود فراموشون کو خزانہ ہائی غیب کا وارث و مالک سمجھکر اپنی بھبری گتھ لٹوادی خدا کو چھوڑکر ان فانون اور قبرون کی پرستش شروع کردین جسکا لازمی نتیجہ نہی ہونا تھا کہ قوم اپنی نظام مرکزی سی علیحدہ ہوکر برباد و پریشان ہوکر رہ جائی افسوس ہمنی ایک معبود کی جگہ صدہا معبود اور ایک رسول برحق کی عوض ہزارہا ہادی و منجی اور نبی بی قرار دی لی قرآن پاک سی غافل و جاہل ہوکر بعض افراد قوم کی ذاتی آرای کو بمنزلہ الہام و وحی سمجھ لیا اور پھر اوسی کی پیروی کاش ہم آج بھی مفروضات باطلہ کی دل آویزیون سی نکل کر اوس ہادی برحق نبی اسلام علیہ التحیات والسلام کی ارشاد کردہ آسمانی ہدایتون کو سمجھین کہ وہ ہمین کیا کیا ارشادات ربانی ہماری ہی بھلایتون کیواسطی سنا رہا ہی تاکہ ہم غلطیون سی بچین

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم
انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی ط قل ہل یستوی الاعمی والبصیر
افلا تتفکرون ٥

ای پیغمبر لوگون سی کہدو کہ مین تم سی یہ نہین کہتا کہ میری پاس اللہ کی خزانی دبی ہین اور نہ مین غیب جانتا ہون اور نہ مین تم سی یہ کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون مین تو بس اللہ کی بھیجی ہوی وحی پر کاربند رہتا ہون ای نبی لوگون سی کہو کہ کیا اندھا اور آنکھ والا (دونون) برابر ہوسکتی ہین کیا تم اتنا بھی نہین سوچتے؟

معزز ناظرین ابہان ہمیکو پوری آزادی اور صداقت پسندی سی ہر محمد رآن ن غور کرسکتا ہی کہ خدای برتر کا جو محترم اور مقدس انسان ایسی بے غرضی سچائی اور دلی صداقت و شرافت سی لوگون کو کیسی شیخی اور خود ستائی کی بغیر اوس خالق الارض والسموات رب کیطرف بلائی کیا وہ خدا کا سچا رسول ہین؟ آہ ایسا سمجھنا اور کہنا نہایت ہی سخت دھرمی تیرہ باطنی اور جہالت ہوگا بتبتک اوس اللہ کی صادق و برحق داعی الی الحق نے منجانب اللہ جو جو فرمایا وہ حرف حرف انسانی سعادتون برکتون اور اللہ کی رحمتون کا گنجینہ ہی مبارک ہی وہ شخص جسنے اوس محسن عالم رسول کی ہدایات ربانیہ کی سامنے سر تسلیم خم کردیا اور علم اسلام کی رحمانی سایہ سعادت و برکت مین لبیک کہتا ہوا اکر کھڑا ہوگیا سنون پھر ارشاد ہوتا ہی

قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا ن الذی لہ ملک السموات
والارض لا الہ الا ہو یحی ویمیت فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی

Marfat.com

الذّی یؤمن باللّٰہ وکلمٰتہ واتّبعوہ لعلّکم تھتدون ٥

(ای پیغمبر لوگون سی کھو) کہ لوگو مین تم سبکی طرف اوس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہون کہ آسمان وزمین کی تمام سلطنت اوسی کی ہی اوسکے سوا کوئی بھی ستائش وپرستش کی لائق نہین وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہی تو ای لوگو اوس اللہ پر ایمان لاؤ اور اوسکے رسول نبی امّی محمدؐ پر بھی کہ وہ خود بھی اللہ اور اوسکی کتابون پر ایمان رکھتے ہین اور اونہین کی پروی یعنے تقلید کرو تاکہ تم سیدھی راستہ پر آجاؤ

الغرض اسلام نے اپنی ہر ممکن کوشش سی علماً عقلاً اور اگاہ اور حقیقتاً اوّل تو اصنام وعناصر اور المناقون حیوانون کی بزرگیون کے خوفناک طلسم توڑی اور انسان کو اپنی سچے معبود اور خالق مطلق کے سامنے پہنچایا اوسکے بعد تصدیق رسالت کی اہمیت کو اپنی مفصلہ کش ہدایات وبراہین سی پورا کیا اور ان ارشادات ربانیہ کو علم وعقل سی سمجھنے سوچنے کی بعد ہر سمجھدار اور سلیم الفہم انسان پر واجب ہوگیا کہ وہ بطیب خاطر کہے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ اور پھر یہی کہے کہ

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

(۱) اول تو یہ کہ عبادت وطاعت اور فرمان دری وبزرگی کا مستحق دنیا مین کوی نہین مگر وہ اللہ محمدؐ اوس خدای برحق معبود برتر کے ایک مرسل رسول اور نبی ہین

(۲) دوسرا یہ کہ مین بطیب خاطر بشارت دیتا ہون کہ یقیناً وہ خالق مطلق خدای واحد اپنی تمام صفات جلال وجمال کیساتھہ یکتا اکیلا بلا شرکت غیری ذات واحد ہی اور اسکے اقرار توحید کے بعد مین اس امر پر بھی شہادت دیتا ہون کہ محمدؐ خدای واحد کی بندی اور اوسکے رسول ہین

اصولاً یہ توحید اور اقرار رسالت دو خبرین اسلام کی دعوت الی الحق ہین اور پھر ان کو سنبھالنی بچانے اور دریت رکھنے کیلئے اون تمام اخلاقی عملی روحانی اور تمدنی حد وحدید کی ضرورتین واجب العمل احکام کی صورتون کیساتھہ ان کے سامنے آپڑتی ہین اور انہین واجب التعمیل ہدایات مسلمہ کا نام اصطلاح اسلام مین شریعت اور طریقت ہی جنہین چھوڑ دینی سی نہ مسلمان مسلمان رہ سکتا ہی اور نہ قرآن پاک کی تلاوت اور اصلاح نفس کی راہ ہانہ کوششین کچھہ نفع پہنچا سکتی ہین

اسلام نے اپنی کامل معاملہ فہمی اور دور بینی سی اون تمام محاسن وفضایل پر نظر کی جو اشرف المخلوق انسان کیواسطے قدرتاً اور فطرتاً واجب الحصول ہوسکتے ہین اور جب اون کی اسباب ثبات وقیام پر نگاہ ڈالی تو ماسوای کی تمام عارضی سہاری اور غیر اللہ ہستیون کی کمزور آسرے اوسی انسان کیواسطے موجب ذلت وتباہی معلوم ہوی اور یقیناً ایسا ہی ہی کہ انسان موجودات عالم اصنام وعناصر بامیظار قدرت کی سامنے جھک جھک کر وقار فطرت اور اعزاز شرافت ہرگز قایم نہین رکھہ سکتا بلکہ ایسا کرنے سی اوسکی طبیعت مین کی انتہا درجہ کی نقصانیتین علمی اور عقلی کمزوریان عملی اور اخلاقی شیطنتین پیدا ہوتی ہین اسلئے دین برحق اسلام نے انسان کی تمام امراض باطنی وظاہری کا یقینی علاج خدای

Marfat.com

واحد کی توحید مطلق کے اصول وعلم کو قرار دیا تاکہ انسان خدا کی خلافت عظمیٰ کا وارث دنیا میں کسی آسمانی اور زمینی
چیز کو معبود بناکر ذلیل وضعیف نہ بن جاے اسلام نے اس امر کی خصوصیت کو یہاں تک ملحوظ رکھا کہ ان کی بے جا ذاتی
تمنایئں خود غرضانہ خواہشیں اور کورانہ آرزوئیں بھی شرک وکفر ہی کی ذیل میں شامل کردیں اور آدمی کو راسخ الاعتقاد
خدا پرست اور عاقل وفرزانہ خیال انسان بنانے کیواسطے دنیا کی بے ثبات شوکتوں مالوں اسبابوں اور بیٹی
بیٹیوں کی ناموزون وبے حد الفتوں کو بھی خلل انداز توحید خیال کرتے ہوئے اونہیں بھی فتنہ کی لفظ سے
تعبیر کیا اور بیشک انسان اگر بصیرت وبینش کی آنکھ سے دنیا میں دیکھتا بھالتا قدم نہ اٹھائے تو یہ چیزیں اپنی
موثر دلفریبیوں سے انسان کو مہجور حق اور غلط کار بنا دیتی ہیں مگر وہ کسی حالت میں انسان کو یہ اجازت
نہیں دیتا کہ اپنی ثابت ندر البنیاد زندگی کے فرائض عالیہ کو (جو علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی کوششوں کی صورت میں صدہا
ہیں) پھینک پھانک کر بہاڑوں کی غاروں اور جنگلوں میں بیٹھا رہے کیونکہ یہ حالت فطرت انسانی کی رفیع الشان
فضیلتوں اور زندگی کی ممتاز کامیابیوں کی خلاف سراسر جہالت وگمراہی ہے الغرض اسلام کا نصب العین انسان کو
انسان بناکر مسرور وکامیاب اور بابرکت وسعادت زندگی عطا کرنا ہے تاکہ خداوند کا جلال قایم ہو اور اوسکی لازوال
آسمانی برکتوں زمینی دولتوں اور قدرت کی نعمتوں کی اسرار کھلتے رہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموٰت وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ
ظاہرۃ وباطنۃ ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا
کتاب منیر ۝ پ ۲۱ ع ۱۱

اے لوگو کیا تمنے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سبکو خدا نے تمہارے
لئے مطیع فرمان کر رکھا ہے اور تمپر اپنی کھلی اور چھپی سب نعمتیں پوری کی ہیں لوگوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں
ہیں جو خدا ئے واحد کی باری میں جھگڑتے ہیں (مگر) نہ تو انہیں کچھ ذاتی علم ہے اور نہ اللہ کیطرف کی ہدایت اور نہ
ہی اونکے پاس کوئی اللہ کی مکمل کتاب اور روشن ہدایت نامہ ہے جو اونکی رہنمائی کر سکے

ایک جگہ پر حصول معاش ورزق کی جائز اور لازمی کوششوں کیلئے ان الفاظ میں ہدایت ہوتی ہے

ومن اٰیٰتہ ان یرسل الریاح مبشرٰت ولیذیقکم من رحمتہ ولتجری
الفلک بامرہ ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون ۝ پ ۲۱ ع ۸

اوس خالق اکبر کی قدرت کاملہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ وہ ہواؤں کو بارشوں کی خوشخبری
دینے کیواسطے بھیجتا ہے تاکہ ہواؤں کی تحریک سے بارش ہو اور اللہ تم کو اپنی رحمت کی بہار دکھائے اور نیز
یہ کہ اوسکی حکم سے دریاؤں میں کشتیاں چلیں اور (تم تجارتی تجارت کے ذریعہ) اوسکا فضل تلاش کرو (یعنے رزق
اور معاش کو ڈھونڈو) (اور تلاش رزق کی ضرورت اسلئے ہے) کہ تم اطمینان خاطر اللہ کا شکر ادا
کرو (واقعی بھوکے پیٹ سے انسان دلجمعی حاصل نہیں کر سکتا) کیا شاندار ارشاد ہے
ایک سمجھدار اور حق پسند انسان ان آیات الٰہی پر غور کرکے تعلیم قرآن کی شوکت اور اسلام کی برکت وسعادت کو بخوبی

Marfat.com

سمجھ سکتا ہی کہ اسلام انسان کو اوسکی فطری شرف واعزاز کی مطابق دنیا و دین کی دولتون سی مالامال کرنیکی کس قدر
کی سعید و محمود زندگی کا وارث بنانا چاہتا ہی؟ افسوس ہی اون لوگون پر جو خدا ئی واحدی اس ازلی اور
ابدی راستہ سی ناآشنا یا بی خبر ہین اور بی خبری رہنا ہی چاہتی ہین۔ اسلام نی ایک طرف تو توحید الہی کی محکم
عقیدہ و علم سی آسمان و زمین کی تمام ظاہری اور باطنی دولتون پر تصرف حاصل کرنیکی الوالعزمیان عطا
کی ہین اور اوسکی تمام دلی دماغی جسمی اور اکی روحانی اور جسمانی قوتون کو نہایت باقاعدگی کیساتھ فرائض
فطرت ادا کرنے کی لائق بنادیا ہی دوسری طرف اوسنی دنیا کی چند روزہ حیات مستعار کی باعث مآل و انجام
کاری سی ہوشیار رہنی کی اہلیت بھی بخشی ہی تاکہ اشرف المخلوق انسان اپنی شرافتون اور عزتون کو دنیا ہی کی
زندگی مین تباہ و برباد کرکے محروم محاسن نہ ہوجاے۔ کیونکہ یہان کی اعمال و کردار سی جو کچھ بھگتان بھگتنا
ہی اوسی کا اصلی حقیقت تو اوسی عالم سرا و جزا لغیے حیات مستقبل مین کھلنا ہی پس ارشاد ہوتا ہی

المال و البنون زینة الحیوة الدنیا والبقیت الصلحت خیر عند ربک
ثوابا و خیر امللا ٥ پ ١٥ ع ١٨

(ای لوگو) مآل اسباب اور بیٹی بیٹیان یہ سب کچھ دنیا کی چند روزہ زندگی کی زیبائشین ہین (مگر) تمہاری نیک اعمال
تمہاری پروردگار کی نزدیک باعتبار خیر و ثواب بہتر چیزین ہین (جسکا اثر دیرتک باقی رہنی والا پائیدار ہی)

اسلام نی کائنات کو فلسفہ ویدانت کی تعلیم کی مطابق بافسردہ خاطری "مایا کا جال" یا بھرم کا کھیل نہین کہا بلکہ
فرمایا تو یہ کہ ما خلقت ھذا باطلا یہان کی ہر ایک چیز اللہ کی بے انتہا بالغہ حکمتون کیساتھ ایک نوعیت
اور فطرت و حالت مین رکھی گئی ہی تاکہ مسلمانون کی دلون مین اس دار الاسباب و آثار دنیا کا جاہلانہ تنفر اور
غافلانہ خیال ترک و نفرت پیدا نہ ہونی پائی کیونکہ دراصل یہی تو ایک امتحان یا حصول رفعت کا مقام ہی
کہ انسان اسی دنیا مین رہ کر اسی دنیائی اسباب و سامان سی اپنی تمام علمی عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی برکتین
حاصل کرتا ہوا اللہ کی حضور مین ناصر و منصور داخل ہوسکتا ہی لہذا مقدس دین برحق نی دنیا کو پرانی
خیالات کی ہم آہنگی مین "مایا کا جال" نہین فرمایا بلکہ اس عین حقیقت کا اظہار کیا ہی

وما خلقنا السمآء والارض وما بینھما لعبین ٥ لو اردنا ان نتخذ لھوا لاتخذنہ
من لدنا ان کنا فعلین ٥ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق
ولکم الویل مما تصفون ٥ پ ١٧ ع ٢

اور (ای پیغمبر) ہمنی آسمان و زمین کو اور جو کچھ اون مین موجود ہی کھیل کیلیے نہین پیدا کیا اگر ہمکو کھیل بنانا منظور
ہوتا تو (اپنی تجویز سی) ہم کھیل ہی کی طرح کا کوئی کھیل بناتی لیکن ہمکو ایسا کرنا منظور ہی نہ تھا اصل بات
یہ ہی کہ ہم حق کو باطل کی سر پر دی مارتی ہین تو وہ باطل کی سر کو کچل دیتا ہی اور باطل ملیامیٹ ہوجاتا ہی اور
لوگو تمہارا خسوس ہی کہ ایسی (مہمل) باتین بناتے ہو (یعنے دنیا کو بازیچہ اطفال اور فضول سمجھتے ہو)
آیات بالا کو دیکھی اور سمجھی سی اسلام کی صداقت آموزیون کا حال کھلتا ہی کہ وہ انسان کو باطل خیالات و اوہام سی مبرا کرکے

Marfat.com

کن طریقوں سے علم و عقل اور حقیقت و صداقت کا پیرو بنانا چاہتا ہے لیکن عجیب کیفیت ہے کہ آج گمراہ اور باطل پرست لوگوں سے
بڑھکر کسی کو بھی اللہ کی اتنی بڑی کارخانۂ عالم جہان کو انکہین بند کرکے مسلمان ہی نہیں۔ فضول بچّون کا کھیل اور
لغو و بفایدہ کہتے دیکھی جاتی ہین افسوس قوم کی خیالات و عقاید مین کسقدر خلافِ علم و عقل تبدیلیان ہو چکی ہین
اور انہین باطل خیالات اور توہمات کا نتیجہ ہے کہ آج ہر کل بگڑی ہوئی ہے فاعتبروا یا اولوالابصار

زنہار از آن قوم نہ باشی کہ فسر بیند حق را بسجودی و نبیؐ را بدرودے

کائنات مین اسباب و آثار کا ایک سلسلہ زمین سے آسمان تک ایسا مربوط ہے جسپر غور و فکر کرنے سے اوس خدائے واحد کی
عظمت و جبروت کا سکہ دلون پر بیٹھتا ہے اور علم و عقل حکمت و فلسفہ اور دانش و بینش کی ہزارہا اسرار انسان پر
کھلنے لگتے ہین تمام موجودون کی ایجادین صناعون کی حیرت انگیز صنعتین اور مفید خلق علمی اکتشافات اسی سلسلۂ
اسباب و مظاہر پر عاقلانہ غور و فکر کا نتیجہ ہین ریل تار فوٹوگرافی ایکس رے اور ایڈیسن کا فونون گراف سب
خدا کے اس ارشاد حق وما خلقنا السماء والارض وما بینہما لٰعبین پر عقلمندانہ طریقہ سے عمل سے ایسونے
کی برکات ہین لیکن مسلمان ہین کہ انکہین بند کئے محض سجہ گردانیون کو ماحصل اسلام اور غایت دین سمجھ رہے ہین
اسباب و آثار یا مظاہر قدرت کی بحث اپنی خاص کیفیتون سے عنوان اطاعت و عبادت اور شکر و حمد مین
بیان کرنے کی لائق ہے اور بہ تفصیل مزید ان حالات کو کچھ اگے چلکر بیان کیا جائیگا لیکن سردست اتنا کہنا ضروری ہے
کہ بت پرستی اور شرک ورزیون کی علاوہ بھی قرآن پاک نے جہان جہان لوگون کو جاہل و کافر کہا ہے اوسکی مراد
انہین لوگون سے ہے جو اللہ کی قایم کردہ نظام و آئین اور اسباب و آثار سے منہ پھیرکر انکہین بند کئے یا درہوا معلق
رہ کر دنیا مین جینا چاہتے ہین اور انسانون کی یہ حالت زمین کے جس حصّہ پر ہو سراسر خلاف اسلام ہے
ہم جانتے ہین کہ اسباب و مظاہر سے گذر کر اوس مسبب الاسباب ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن اور علۃ العلل
ہستی برتر پر نظر رکھنا اور اوسی پہچاننا کمال عرفان و حقیقت ہے لیکن اس بات کو بیان کئے بغیر ہی رہا نہین جاتا کہ بہت
سے نااہل اسلام لوگون نے کاملین کے بعض خاص باتون کو محض سماعی طور پر بے سمجھے بوجھے عوام کالانعام مین سنا سناکر
مسلمانون کا نظام دین و دنیا بگاڑ کر دھر دیا اور آج وہی حالت توحید پرستون کی بھی ہوگئی جو کبھی اصنام و
عناصر اور موجودات و جمادات کے پوجنے والی اقوام کی تھی کسی بزرگ نے خاص الخاص اسرار حق کے ضرورت
اخفا کو سمجھتے ہوئے یہ شعر کسقدر خوب کہا ہے

اسرار سلاطین را با کس نتوان گفتن سوزے کہ بدل باید با خس نتوان گفتن

سچ تو یہ ہے کہ ہم مسلمانون نے خلاف خدا و رسول ما و شما کی آوازین سن سن کر اسلام کو خیرباد کہ دیا لوگون کی مختلف
اور دل آویز نغمے سنکر سجودی مین اللہ کی آئینی حدود کو اپنی ہاتھون سے ڈھا دیا غیر اللہ ہم نے صدہا معبود
اور مسجود بنا لئے اپنی جاؤلی جا البہانہ تمناؤن کو بت بناکر سینہ و دل کو بیت الاصنام کر دکھایا اپنی غلطیون
اور نادانیون کو سمجھنے کے عوض اصلاح اعمال و اخلاق کی ذاتی مساعی کو چھوڑ کر اللہ کی حاضر و ناظر ہستی برتر سے
خود ہی مہجور ہو گئے گم تو آپ ہوئے مگر اللہ کو گم شدہ سمجھکر ادھر اودھر بھٹکنے لگے افسوس !!!

Marfat.com

ای قوم تو نی ایک نہین بلکہ ہزار ہا علطیان کی ہین لیکن انکہین کھول تو مجذوبانہ سرمستیون اور ابلہانہ بی نیازیون مین
سالون نہین صدیون رہ چکی ہی کیا ابی تک تجہی اپنی خدائی واحد کی احکام کی خلاف ورزیون کا حال معلوم نہین
ہوا ؟ کیا ابی تک تجہی اپنی دلفریب شرک و بطلان کی سزائین نہین ملین ؟ کیا ترا یہ خیال صحیح ہی کہ تو
اللہ کی اٹل نظام و آئین اور سلسلہ اسباب کو توڑنے مین کامیاب ہوگی ؟ کیا توحید پرستی کی مبارک تعلیم کا
مقصد اور مدعا یہی تہا کہ تو ابلہانون قبرون اور مالبس کی کھپچیون کی بنی ہوئی منارنما مزارون کی سامنے
سر جہکای اور گڑگڑای ؟ کیا ایسا کرنے سی تو اللہ کی ناممکن التبدیل نظام کائنات کو بدل دی گی ؟ مگر
دیکہہ کہ وہ پاک معبود واحد جس کے قبضہ اقتدار و آئین سی ایک ذرہ بہی باہر نہین جا سکتا اپنی قوانین کی پایداری
اور پیروی کی نسبت کیا فرماتا ہی فتدبر

وللہ من فی السموات والارض ومن عندہ لا یستکبرون عن عبادتہ ولا
یستحسرون ہ یسبحون اللیل والنہار لا یفترون پ ۱۷ ع ۲

اور جو کچہہ آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی سب اوسی خدا کی مخلوقات ہی اور مخلوقات مین سی کوی چیز
اللہ کی حضور مین اپنی فرائض کی انجام دہی اور قانون کی پیروی سی سرتابی نہین کرتی

یعنی خداوند برتر قادر مطلق مسبب الاسباب فی اپنی محکم نظام و آئین کی ماتحت کر کے جس جس چیز کو جس
خدمت پر لگا رکہا ہی وہ اپنا کام برابر کیے چلی جا رہی ہی اور اوسکے قاعدون سی ذرہ بہر تجاوز و انحراف نہین کرتی اور خدا کی
قایم کردہ فطرت و نوعیت کی مطابق ہر چیز کا اپنی اثرات و آثار دکہانا خدمات انجام دینا یہی تمام موجودات
کی طاعت و عبادت اور فرمان برداری ہی جس سے وہ کبہی نہین تہکتی

یسبحون اللیل والنہار لا یفترون ہ

زمین و آسمان کی ہر چیز آئین الہی کی زیر اثر خدا کی تسبیح و تقدیس مین لگی رہتی ہی اور ذرا کاہلی نہین کرتے
سبحان اللہ کسقدر سچی اور پر از علم و عقل ہدایات ہین کون ہی ایسا جو دریاؤن کی بہاؤن کا رخ بدل دی ؟ کون ہی
ایسا زور آور جو جلتی آگ کی شعلہ کو اوپر کی طرف صعود کرنے کی عوض زمین کی اندر دہنسا سکہا سکے ؟ کیا
کائنات مین کوی بہی ایسا جبار ہوگا جو بجلی کی قوت کشش و جذب کو معدوم کر دی مگر اللہ کی ذات سو اوسکی
یہ عادت ہی نہین کہ وہ اپنی ضابطون اور محکم قاعدون مین کبہی قسم کی بہی تبدیلی کرے

لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا ہ

اس کی آگے نہایت بلاغت کیساتہہ وہ خدای واحد و برتر فرماتا ہی کہ کیا ایسے لوگون کی جو اللہ کی پیدا کردہ اسباب و آثار کو
نہین سمجہتی اور جنہون نی ہماری اٹل آئین و نظام کی ترکیبون اور بنوٹون پر ذرا بہی غور نہین کیا کیا وہ یہ خیال کرتے ہین کہ
کائنات کی انتظام کیلیے کئی خداؤن کی ضرورت ہی ؟ نہین ایسا ہرگز نہین بلکہ ہماری نظام آفرینش اور آئین عالم کی ترکیب ہی
ہمنے اپنی پیدا کردہ اسباب و آثار سی ایسی رکہی ہی کہ کل کام ہماری منشا کی مطابق بڑی عمدگی سی چل رہی ہین اور اونمین کبہی فرق

Marfat.com

نہیں آتا اور نہ کوئی بے ربط تبدیلی واقع ہوتی ہے لیکن لوگوں پر کسقدر حیرت اور تعجب ہے کہ انہوں نے نظام کائنات اور دنیا
کے سلسلۂ اسباب پر عاقلانہ غور کرنے سے ہزارہا علمی اور عقلی غلطیاں کی ہیں اور صدہا تباہیاں پیدا کرلیں کیا ان جاہلوں نے
زمین کے کنکروں پتھروں سے اپنے معبود بنا رکھے ہیں! یا انسانوں راجھوں اہاروں اور کاہنوں کو اپنا معین و
یاور سمجھتے ہیں اور اون کے پیچھے اندھا دھند چلے جاتے ہیں حالانکہ سب مخلوقات پر اللہ ہی کا قبضہ ہے اگر ایک کی جگہ دو خالق
ہوتے تو اولکا آپس میں ہی فساد ہوجاتا مگر اللہ کی سلطنت ان عیوب سے پاک ہے! چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ
لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ ۱۷

(اے پیغمبر) کیا ان لوگوں نے (غیر اللہ) ایسے معبود بنا رکھے ہیں جنہیں یہ خود ہی زمین کی مٹی یا پتھروں سے بناتے ہیں
(لیکن) اگر زمین و آسمان میں خدائے واحد کے سوا اور معبود ہوتے تو کائنات کبھی کی تباہ ہوگئی ہوتی (تو جیسی جیسی) باتیں اور
جو اعتقاد الیان یہ لوگ کرتے ہیں اللہ کی ذات ان توہمات اور خرافات سے پاک و بے عیب ہے

ان آیات الٰہی کی روشنی میں معنوی اور صوری خوبیوں پر غور کرنے سے یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اسلام کیا ہے؟ یا یہ کہ
قرآن پاک اپنی بے نظیر تعلیم حقایق سے انسان کو کس قسم کی عقلی اور علمی اخلاقی اور عملی روحانی اور تمدنی برکات کا وارث
بنانا چاہتا ہے؟ مگر افسوس کہ مسلمان ہی مسلمان نہ رہے آج وہ عموماً ظنیات کے پابند اور مفروضات کے پیرو ہوکر
ایسی مقدس اور دلفریب سستی و کاہلی کے طلسم میں اسیر ہیں کہ وہ اپنی دست و بازو کو ہلانا خلاف دین سمجھتے ہیں
مسلمانوں کی موجودہ انحماد و سکون اور اون کی علمی عقلی پریشانیوں کو دیکھتے ہوئے ایک دانائے اسلام اور حق شناس
انسان کے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے اور آخر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اونہیں اللہ کی دی ہوئی کتاب پاک کے مضمونات حقہ کی
خبر ہی نہیں رہی حالانکہ نظام عالم کی قرآنی تشریحات اور اسباب و آثار کی ربانی تفصیلات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام
ایجادات اور حیرت انگیز علمی عقلی انکشافات توحید پرستوں اور مسلمانوں کا خاص کام تسلیم کرنا پڑتا ہے اور کبھی ایسی علم بردار ان
اسلام دنیا میں رہ چکے ہیں جنہیں آج یاد کرکے قوم کی نکتہ فہم افراد دل تھام تھام کر رو دیتے ہیں۔ آہ

سینہ کوبی میں رہی جب تک کہ دم میں دم رہا ہم رہی اور قوم کے اسلام کا ماتم رہا

بہرکیف عموماً تمام انسانی اقوام کی ادبار و زوال اور خصوصاً مسلمانوں کے جمود و انحطاط اور اون کی دینی دنیوی بد
نظمیوں کا باعث ایک ہی بات ہوئی ہے جسے ہم کچھ آگے چلکر "اسلام پر خارجی اثرات" کی عنوان بیان کی ذیل میں
عرض کرینگے لیکن قطع نظر ازیں کیا باعتبار حقیقت یہی مذکور الصدر آیات و ہدایات کو بیان کرنیوالی پاک کتاب
ہی جسپر آئے دن ہماری عزیزان وطن آریہ اور عیسائی کوتہ نظریوں کے سبب اعتراضات کرتے رہتے ہیں؟ کیا اون
میں کوئی شخص بھی چشم بصیرت و فہم سے اسلام کی ازلی اور ابدی صداقت کو سمجھنے والا نہیں رہا؟ کیا یہ بات کسیکی سمجھ میں
نہیں آسکتی؟ کہ دین برحق اسلام انسان کو رفعت و شوکت کی کن درجوں پر پہنچانا چاہتا ہے؟ اور نیز
یہ کہ اسکی تعلیم اپنے پیچ سے الگ کسقدر سچی سیدھی اور صاف و نمایاں ہے؟

کیا قرآن پاک کی یہی سیدھی سچی باتیں ہیں جو اب تک بھی اوس باجلال و جبروت خدائے واحد کی کروڑوں
انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکیں؟ کیا ہماری یہ غلطی ہے کہ ہم مسلمان قبل الروح ہیں امر ربی کی آسمانی ہدایت کی

Marfat.com

مطابق "تناسخ" کی مغالطہ انگیز عقیدہ سی بحکر روحانیات کی پرستان کن دماغی الجھنون سی محفوظ رہنا چاہتی ہین ؟
کیا اوس مستحق فخر و ناز ہستی مطلق کی ہم نیاز مندون کا یہ گناہ ہی کہ اوس قادر مطلق خالق الارواح خدائی برتر
کو بلا شرکت غیری اپنا معبود و مسجود اور معاون و مددگار سمجھتی ہین ؟ کیا ہمارا یہ قصور ہی کہ ہم روح اور
مادّہ کو انادی اور قدیم نہین ماننا چاہتی تاکہ اوس شرب شکنی بان قادر مطلق خالق الارض والسموات خدا کا
جلال کبریائی اپنی پوری شانون کیساتھہ انسانی قلوب پر مسلط رہی اور وہ غلطیون سی بچے رہین ؟ اور نیز مادّہ
کا قدم سراسر باطل بھی ہی کیا یہ ہماری نادانی ہی کہ ہم مسیح و مریم کو خدا کی شان الوہیت کا شریک اور حصّہ دار
نہین بنانا چاہتی کیونکہ ان ان عقایدسی انہی فطری شرافتون کو بھول جاتا ہی ؟ کیا ہماری یہ سرکشی ہی کہ ہم تمام
انبیا علیہم السلام اور خدا کی برگزیدہ بندون کو ادب و احترام سی یاد کرتے ہین ؟ کیا ہمارا یہ اصول غلط ہوگا کہ
نادانی اور جہالت کی بات یا دنائت و سفاہت آفرین کوئی کلمہ جہان سُنین اوسی وہین چھوڑ دین مگر علم و عقل
اور صداقت و دانش کی آواز جب ہماری کان مین آئی ہم اوسکی قدر کرین اور اللہ سی ہمیشہ درتی رہین ؟

ہم امید کرتی ہین کہ بطور اجمال اسلامی معتقدات صادقہ کو سمجھنی اور قرآن پاک کی بی نظیر دانش آموزیون کو جاننی کیواسطے گویا
تمہید اب تک جو کچھ عرض کیا گیا ہی ناکافی نہ ہوگا لیکن الہی اس اجمال کی بہت سی تفصیل باقی ہی جسے ہم مختلف عنوانات سے
عرض کرنا چاہتی ہین اسلام انہی حقیقی صداقتون کیساتھہ کیا چیز ہی ؟ یہ سوال تعصّب کی خود پسندانہ ہواؤن مین
رہنی سے ہرگز سمجھ مین نہین آتا اسلام علماً اور عقلاً اوسی کی سمجھ مین آتا ہی جسپر خدائی واحد کا خاص فیض نازل
ہو افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ

اسلام اس حیوان ناطق انسان کو علم و عقل اور اخلاق و عمل کی فضایل کاملہ کیساتھہ خدا کی بی انتا عنایتون اور
قدرت و فطرت کی لازوال دولتون سی کامل طور پر بہرہ مند کرنا چاہتا ہی

اسلام خدائی واحد و بی ہمتا کی ایک ازلی نعمت اور اوسکا لازوال گنجینہ ہی جو انسان کو فیضان توحید کی
رفعت بخشون کیساتھہ دنیا مین ابدی طور پر دنیی اور دنیوی روحانی اور تمدنی برکات کا وارث بنانا چاہتا ہی

اسلام انسان کو بوضاحت یہ بتلانا چاہتا ہی کہ خدا اور خدا کی قدرت پر اوسکے حقوق کیا ہین اور نیز اسکی
شریف و اشرف مخلوق ہونے کے اعتبارات سی قدرت اور اوس قادر مطلق کے فرائض و مطالبات اسپر کہان تک
عاید کیے گئے ہین اور اغراض آفرینش کی تکمیلات حقہ کی عاقلانہ اور عملی مساعی کا کیسا بار اسپر رکھا گیا ہی ؟
فی الجملہ دنیا مین سرانسان اپنی فطرت و آفرینش کی اہمیتون سی دین برحق اسلام ہی کا حامل و محتاج ہی
اور یہ بات اوسوقت تک سمجھ مین نہین آسکتی جبتک توحید الہی کی اہمیت اور ضرورت پر عاقلانہ غور نہ کیا
جائی ماضیون حالات کو سنینے اور دیکھنی کی ضرورت ہوگی جو تجدید توحید یا ظہور اسلام کیوقت اقوام عالم مین
موجود تھے لہذا اب ہم توحید کی اہمیت کی عنوان سی قومون کی قبل از اسلام عملی اور علمی عقلی اور اخلاقی
کیفیتون پر ایک نظر ڈالنا چاہتی ہین تاکہ حق و باطل کی امتیاز مین زیادہ سہولتین پیدا ہون

Marfat.com

توحید کی اہمیت

زلفت کہ یک زمانہ بیک تار مو بہ لست
راہِ ہزار چارہ گر از چار سو بہ لست

خدا کی پیدا کردہ پُر شوکت کائنات اور بزمِ ہستی کی آبادو مصروفِ کار کارگاہِ عالم کی آغاز الآغاز کی صحیح تاریخ کا معلوم کرنا دشوار ہی لیکن تاہم مذاہب و ادیان کی مقدس کتابون اور خداوند کی آسمانی نوشتون سی جو کچہ معلوم ہوسکا وہ بہی انسانی قلوب کی تسکین کیواسطے ناکافی ہین ہمین تو اصلاح اعمال و اخلاق کی ضرورت ہی اور اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اون علمی اور عقلی مسلمات کی حاجت ہی جن سی ہمارے احساس و ادراک مین ایک خوشگوار تحریک پیدا ہوسکتی ہو

ما شیخ و زاہد کمتر شناسیم یا جام و بادہ یا قصہ کوتاہ

خدا ایک ہی بی شبہ ایک ہی اور یہ خیال عموماً ایسا معروف و عام ہی کہ اسکے لئے کسی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہین دیتا ہر مین نظار خدا کو دو یا تین اور چار کہنے والا کوئی شخص نہ ملیگا ملحدین اور دہریت خارج از بحث ہین مگر اسطرح مذہب یا دین اور دھرم ہی خصوصاً تم اہل الشیا کیواسطے کوئی نئی اور انوکہی بات نہین قومین قدیم سی کسی نہ کسی قسم کی عقائد اور مذہب ہی کیساتھہ ابھرتی ڈوبتی موجودہ زمانہ تک پہنچی ہین اور آج نہایت عجیب قسم کی دل آویزیون اور علمی یا تمدنی کثرتون کی باعث احساس قومیت مذہب کی جگہ لیتا جاتا ہی یعنے ہر قوم اپنی قومیت ہی کو مذہب بنانے کی سعی مین مصروف دیکہی جاتی ہی اس احساس سی اپنی اپنی جگہ پر اگرچہ قومون کو اپنی اقتصادی اور تمدنی یا علمی اور عملی حالتون پر عبور کرنیکا موقع کچہ ملگیا ہی لیکن اس تقابل اور باہمی مقابلہ کی خیالات نی دوسری طرف کچھ نہ کچھ نقصانات بہی پہنچائی ہین کہ ہر قوم نہایت نامعلوم طریقون سی تعصب منٹ دہرمی اور ایس کی لی جا نفرت و مغائرت کا شکار ہو رہی ہی ہم لوگ اوقات بہت سی اچہی باتون کو بہی محض اسلیئے چھوڑ دیتی ہین کہ وہ ایک دوسری یا غیر قوم کا مسلک و مشرب ہین مگر

غیریت یہان ہی کدھر ہان تو نہ ہو جو بات ہی غیر یہ وہ نقطہ ہی کوئی جسکے سوا کامل نہ ہو
دیکہہ لے دلکو ذرا اچھی طرح اے قیس تو تیری لیلیٰ کا کہین شاید یہی محمل نہ ہو

"لیلیٰ مقصود کا شاید یہی محمل نہ ہو"

بہر کیف تہذیب یورپ کی برکات ہی اگرچہ ہمپر بعض علمی۔ اقتصادی اور تمدنی احسانات کئے ہین لیکن لوگون کی باہمی عناد اور کشمکش کی بلائے مبرم بہی کئی وجوہ سی اسی نئی اور گلابی تہذیب کی عنایت ہی حکومت ہر طرح رعایا کی امن و آرام اور امن و بہبودی کی خواہان ہی عمال اور با اختیار و رسوخ افراد ملک بہی تسکین و سکون کی دل سی جویا ہین مگر تمدنی ترقیات اور ضروریات زمانہ کی کثرتون کے سیلاب نے۔ دلون اور دماغون مین ایسی بیتابیان پیدا کردی ہین کہ ہر شخص بجائی خود حیران ہی اور لوگون کو اپنا اپنا نصب العین سوچنے مین بڑی دقت واقع ہو رہی ہین

ملک کی ہر بڑی اور چھوٹی جماعت قومی یا مذہبی جولانیون سی ایک دوسری پر ٹوٹی پڑتی ہی ممکن ہی کہ دیرآئید و درست آید کی اصول کی مطابق کبہی اس حالت کا نتیجہ سودمند ہوسکے لیکن جو کچہ دیکہا جاتا ہی اوسی دیکہتی ہوئی ہر

Marfat.com

ذہی احساس شخص کی دلکو صدمات محسوس ہوتی ہین کہ کسی مفید امر پر ہفتہ ی دل سی غور و فکر کرنیکے لیئے جس سکون و اطمینان کی ضرورت ہوتی ہی وہ دلون اور دماغون سی مفقود ہوا جارہا ہی

اس پُر آشوب حالت مین مسلمان بی دولت برطانیہ کی زیر سایہ مقتضائی وقت کی مطابق اپنی بقا و سکون کیواسطے کچہ کوشش کر رہی ہین لیکن سچ پوچھو تو اُونکا علاج وہی چیز ہے جسنی کبی اونہین گمنام حالت سی نکالکر حقایق علم و عقل کیساتھہ ممتاز دوران بنایا تھا اور وہ یہ ہی کہ مسلمان اپنی نزارہا خود ساختہ قبلے گراکر ایک قبلۂ حق کیطرف ہو جائین یعنی اوس ہستی برتر خدائی واحد کو عملی طور پر اپنا معبود و مسجود بنائین جو اپنی صفات جلال و جبروت مین ہر جگہ بلا ترکت غیری یکتا و بی مثل ہی اسی کرنے سی اُون کی مرکزی نظام وجود مین وہی قوت پیدا ہوسکتی ہی جو محاسن اخلاق و عمل کی محرک علمی اور عملی مساعی حسنہ کی مؤید اور خدا کی دنی دینوی رحمتون کیلیئے رہ نما مانی جاتی ہی

قوم کی علمی یا عملی نظام ترکیب مین ہر کمی آجکی نہین بلکہ صدیون کی پیدا شدہ ہی اور یہ توحید مطلق کی اہمیتون پر غور کرنے خود ساختہ قیاسی معبودون کو چھوڑنے اور عقلمندون کیطرح جلال الہی سی ڈرنے اور خدا کا پورا پورا ادب و احترام کرنیکے بغیر ہرگز پوری نہین ہوسکتی بالفاظ دیگر یہ کہ مسلمان اپنی اعمال و اخلاق کو سدھارین خیالات و عقاید کی خرابیون اور اپنی حال چلن یا کیرکٹر کو بنائین خدا کا ایک ہونا جسقدر یقینی ہی اوسیقدر ہر سمجھدار کو اوسکی توحید علماً عقلاً عملاً اور اخلاقاً ثابت و مکمل کرنیکی ضرورت ہی

تکیہ بر جایئ بزرگان نتوان زد بگزاف مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی .

عقاید مین متحد خیالات مین ہم آہنگ اور اقوال و افعال ظاہر و باطن مین ایک ہونیکا آئین وہ آئین ہی کہ اسپر کاربند ہونیوالی ہر قوم خدائی نعمتون دولتون اور برکتون سی کسی شک و شبہ کی بغیر مستفید ہوتی ہی قومون کی عروج و زوال کی حالتون کو دیکھتی ہوئی بزم عالم کی اُون برگزیدہ بندون کی تعلیمات پر جنہین مرسل من اللہ پیغمبر نبی یا ہادی اور رہنما مانا جاتا ہی) غور کیا جائے تو یہ بات علماً عقلاً تسلیم کرنی پڑتی ہی کہ اُون پاکیزہ نفس نکتہ رس اور دور بین انسانون نے بتائید الہی جو کچہ کیا وہ یہی ہی کہ انسانون کی پریشان و منتشر شدہ جسنی ادراکی عقلی اور عملی قوتون کو اپنی زبردست امتیاز خیر و شر اور احساس حق و باطل کیساتھہ سمیٹ کر ایک ایسے مضبوط مرکز صداقت و سعادت سی مربوط کردیا جسکا ربط تمام اوصاف اخلاق اور کمالات علوم و فنون کا منبع اور سرچشمہ ہی یعنے خدا کی ذات پاک اسی لیئے دین برحق اسلام کا یہ ارشاد عین حقیقت ہی کہ دنیا مین کسی سلیم الفہم انسان نبی اور مرسل نے خدائی واحد کی سوا کسی آسمانی اور زمینی چیز کی پرستشون کا وعظ نہین سنایا چنانچہ قرآن پاک مین ہر مرسل بالحق کی تعلیم کا ذکر خیر کرتے ہوئے اللہ نے شرک و ضلالت اور کفر و جہالت سی بچنے اور اپنی توحید مطلق کو اخلاقاً عملاً اور علماً ثابت و نمایان کرنے کی ہدایتین فرمائی ہین اور شرک کو عقلی عملی علمی اخلاقی اور تعدی غرضیکہ ہر حیثیت سی گناہ عظیم بلکہ نہایت دنایت آفرین جرم قرار دیا ہی اور یہ فرمایا ہی

Marfat.com

وَمَن يُشرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ
فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ پ ۱۷ ع ۱۱

اور جو شخص کسی چیز کو خدا کا شریک بنائی تو اوسکا حال ایسا ہی (گویا) وہ آسمان سی گر پڑا اب یا تو اوسی (خونخوار) پرندی اچک لیجائینگے یا ہوا کسی دور دراز جگہ پر لجا کر ڈال دیگی

دین برحق (اسلام) کوئی نیا یا انوکھا مذہب نہین یقیناً خدا کی تمام عالی خیال اور نیک نفس اور معتبر حق و باطل الشانون نے اِسی عقیدہ کی تعلیم دی ہی کہ ای لوگو ذاتی یا صفاتی جلالی اور جمالی غرضیکہ کسی طور پر بھی مظہر کائنات کی چیز یا کسی چیز یا کسی بزرگ سی بزرگ انسان کو بھی ذاتِ الٰہی کا شریک نہ بنانا ورنہ تم نامعلوم طریقون سی رفتہ رفتہ علمی اور عقلی زوال اخلاقی اور عملی تباہیون کی تاریکیون مین ایسے پھنس جاؤگی کہ نکلنا محال ہوجائیگا سر پیٹوگی روگی چلاؤگی اور بہیرا شور و غل مچاوگی مگر کوئی تمہاری فریاد نہ سنیگا یہان تک کہ خدا بھی تم سی سخت ناراض و بیزار ہوگا کیونکہ تمنی ترک کرگے گویا اوسکے ساتھ دشمنی کی اور اوسکے آئین و نظام کی پیروی سی بالکل دور جا پڑی اور تم نی اپنی ہی جہالتون سی اپنی حالتون کو نہائیت ذلیل و مبتذل ہی کر لیا بیشک شرک کا گناہ الیسا ہی گناہ ہی مگر اسکے برخلاف اوس خالق مطلق خداوند واحد پر مؤمن آتما نر نکار کو علم و عقل اور اخلاق و عمل کی ہر حیثیت سی ملا شرکت غیر ہر جگہ پر سمیع و بصیر اور علیم و خبیر سمجھتی ہوئی واحدہ لاشریک ماننا اور اوسکا خوف رکھنا انسان کیواسطے برکات و محاسن اور کمالات علم و اخلاق کا وہ شاندار خزانہ ہی کہ جس مین کبھی کمی اور قلت نمایان ہی نہین ہوتی

مگر افسوس کہ لوگ اِس حقیقت و صداقت اور خدا کی قدیم شانِ برحق کو آج بھی پوری طرح سمجھنی سی قاصر و معذور ہو رہی ہین ہم اور کیا کہین خود مسلمان ہی اپنی مشرکانہ طرز حیات سی اللہ کی دولت توحید کو گم کر چکے ہین تا بدیگران کے رسد اُون کی انکھین کھلی معلوم ہوتی ہین مگر مسلمانون کا سا دیکھنا وہ ہو لگی ہین اُون کی قوت سماعت موجود ہی سنتے ہین مگر سمجھ نہین سکتے پہلو مین دل رکھتی ہین مگر وہ اپنا احساس حق و باطل بہت کچھ کھو چکا ہی اگر ایسا نہ ہوتا تو اُون کی عملی اور اخلاقی شستیان دینی اور دنیوی بدنظمیان عقلی اور علمی پستیان کبھی پیدا نہ ہوتین لیکن یہ سب کچھ اُون کی اپنی ہی غلط اندیشیون اور شرک و زیون کا نتیجہ ہی جیسی کہ ثابت خدا کی فیصلہ کن کتاب پاک قرآن مین یہ الفاظ سنائی گئی ہین

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝

بات یہ نہی کہ انکھین ہی اندہی ہوتی ہین بلکہ دل جو سینون مین ہین وہ اندہی ہوجایا کرتی ہین

فی الحقیقت قلوب انسانی کی یہ خودفراموشیان انسان کی بصیرت و بینش کو فنا کر دیتی ہین اور بندی با وجود دیکھنی اور سننے کی کچھ بھی دیکھ سن اور سمجھ نہین سکتی اور یہ حالت نہائیت ضرر انگیز و ہولناک ہوتی ہی خداوند پاک ہر انسان کو اِس اندرونی تاریکی اور روحانی تیرگی سی محفوظ رہنی کی توفیق بخشی لیکن جب اور جس قوم مین خدا کی بندون کی یہ حالت ہوجائی اُون کی غفلتین اُون کی دلون دماغون پر چھا جائین نیک و بد اور سود و زیان کے سمجھنی کی قوت امتیاز

Marfat.com

ہو کر رہ جائی تو سمجھو کہ اوسکی ذلیت قریب آلگین اور اوسکی بربادیان چارونطرف منڈلا رہی ہین کیونکہ وہ اوس مرکز انوار خدائی قادر و مختار کی دانش آفرین احساس توحیدسی دور ہوتی ہوتی بہت ہی دور جا پڑی ہی گر گیان اور سنت اوسکی ہاتھ سی نکل چکی ہین اوسکی حالت واقعی اوس انسان کیطرح ہی جو آسمان سی گر پڑی اب عجب ہین کہ یا تو گرتی ہی گرتی اوسکا کام تمام ہو جائی اوسکی پیدا کردہ اندرونی بلائین اوسی پھاڑ چیر کر پھینکدین اور اگر ان سی بچ رہی تو اوسکی جاہلانہ خواہشون اور مشرکانہ آرزون کی ہوائین اوسی کسی ایسے دور دراز بن مین پھینکدین جہان سی اوسکی کوئی پکار اور کوئی ندا کسیکے کان تک نہ پہنچ سکے اور کوئی بھی اوسکی مدد نہ کری اسلیئے کہ وہ مدد کے قابل ہی نہین رہا اب تو اوسکا اس عالم امتحان اور دارالاعمال سی اٹھ جانا ہی بہتر ہے۔ اللہ اونہین کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہین یعنی اپنی اشرف انسانی کو جہالتون سی پامال نہین کرتے"

مرور ایام اور امتداد زمانہ کے سبب بوجوہ چند در چند علمی اور عقلی اخلاقی اور معاشرتی مسلّمات کو درہم و برہم کر دینی سے بالفاظ دیگر خدای واحد کو بھلا دینی سے قومون کی یہ حالت ہو ہی جاتی ہی واقعی ان نکبہ ہی ہی بھولنے اور غرور کرنیوالا کہ وہ بہت جلد حسیات و مظاہر کے فریب مین آجاتا ہی اور پھر اپنی ہی دماغی اور دلی غلطیون مین مبتلا ہو کر وہ ایسی ہولناک بے اعتدالیان کرنے لگتا ہی جو سراسر موجب ہلاکت و ذلت اور باعث تباہی ہوتی ہین

الغرض آجسے تیرہ سو سال پیشتر جزیرہ نمای عرب پر خصوصاً اور تمام اقوام انام پر عموماً ایسا دور آیا تھا کہ خدا کی مقدس و دلچسپ اور انعامات قدرت کی دولتین جا بجا انسانون کی جہالتون اور شرک و رزیلون کی باعث پامال و تباہ ہو رہی تہین ربانی دولتون کو تو کوئی کیا تباہ کریگا مگر ایسا کرنیوالی خود ہی ہلاک ہوتی ہین - برّاعظم ہندوستان سی بھی گر اور گیان کی ڈیری اٹھ چکی تھے ملک کے باخدا انبدون مہاتماؤن اور رشیؤن کی دانش اموز موحدانہ ہدایتین نذر اوہام ہو چکی تھین روحانی مغالطون اور نجات و نروانا کی آرزون نی اونکو فطرت شریف کی سبب سی فرائض و حقوق کیطرف سی غافل و لاپرواہ کر کے بزرگون کی متون کی کچھ معنے سرنگون کر رکھا تھا اور حصول سعادت کیلیئے طرح طرح کی خلاف علم و عقل طریقے اور انسانیت کش جسمانی ریاضتین رواج پا چکی تھین اور اس کارگاہ ہستی کو محض جاہلون کیطرح انکہین بند کر کے نفرت و حقارت سی دیکھنے کے خیالات عجیب شائع ہو چکے تھی حالانکہ اس دارالاسباب کائنات کی یہ حقارت معناً گویا اوسی خالق کائنات کی تذلیل تہی جسنے اپنی بالغہ حکمتون سی اسی بنایا ہے

ایران مین موبدان پارسی اپنی خالص یزدان پرستی کی عاقلانہ ضابطون سی کھسکتے کھسکتے بالآخر اسی ذلت آفرین عجب و جہالت کا شکار ہو رہی تھی کہ شمس و قمر شجر و حجر برق و باد اور آب و آتش کی سامنے جبہ سائیان کرنا اچھی بات سمجھی تھی حالانکہ یہی بات اون کی تعریف فطرت انسانی کے خلاف تہی کہ اوس خالق اکبر کو دور از وہم و خیال سمجھکر موجودات کی سامنے سجدی کرتے تھی نور و ظلمت کی ستائشون اور یزدان کیا بھہ اہرمن کی جبارتیون کی معتقد ہو کر اپنی اصلاح خیال و اعمال سی قاصر ہو رہی تھی

Marfat.com

اودھر یونانی اور رومی کلدانی اور عبرانی جنہن کسی آسمانی نوشتون اور برگزیدہ بندون کی ذریعہ ضابطہ حیات و موت
کی عاقلانہ اصول تعلیم ہو چکی تھے اور خدای واحد کی جلال الوھیت سی اونہین بخوبی اگاہ کر دیا گیا تھا اپنی مذھبی مقتدا اون
کی غفلتون اور خوش اعتقادیون کی باعث نرالہ طرح کی باطل معتقدات مین پھنکر فطرت نتریف کی علمی عقلی اخلاقی
اور تمدنی سعادتون سی محروم ہو گئی تھے آہ سفید اور گلابی یورپ مسیح و مریم کی الوہی شانون کا قایل ہو کر
اپنی انسانیت کو جہالت کی ظلمتون اور مردم پرستی کی تاریکیون مین پھنسایا ہوا تھا
یہودی اپنی حسابون توریت کی سخی حامی نثار اور حامل تھی لیکن علم و عقل کی خلاف نرالہ نادانیان کر کے
اون قلبی تاریکیون مین مبتلا ہو چکے تھی جنکی نسبت خدای واحد نی لتعمی القلوب التی فی الصدور کا ایسا
فرمایا ہی موسی و ہارون علیہم السلام کی خدا پرستانہ مداہنتین بھلا کر فسق و مجوز ظلمت و ضلالت کی قایل
نعوذ حالت مین مبتلا ہی ذلت تھی یہ لوگ اپنی قوم کی ایک رسول عزیر اور عیسائی مقدس انسان مسیح ابن مریم کو بخص
اپنی خوش فہمیون سی ابن اللہ قرار دیکر اہارون کی طلسم تقدیس اور راہبون کی مقدس دام تزویر مین اسیر تھے،
آہ! جوان و حسین عورتون کو غول در غول کنواری مریم کی تقدیس کی دلفریب خیال مین آزاد کر دینا اور پھر
صحیح الجسم تنومند نوجوانون کا مقدسانہ لبادہ پہنکر خلوت و خلوت مین اون کیا تھہ رہ سکنا اونہین گناہون
سی کہان محفوظ رکھ سکتا تہا یہ حالت اللہ کی پیدا کردہ نظام آفرینش کی خلاف اور فطرت کی برعکس تھی آدمی کیلیے
جایز طور پر نکاح کرنا صاحب اولاد ہونا اور اپنی معاش کو خود بسبیل حق محنت و مشقت تجارت و حرفت سی
بہم پہنچانا آیات الساسید ہدایتہ اور انسان کی فطری یا قدرتی تمنایی کہ اگر نوع انسان اس خیال و اصول کو رایج
شدہ قدیم روحانی تقدسی اور ملکوتی فضایل کی وہم مین چھوڑ بیٹھی تو خود ہی سمجھلو کہ انجام کیا ہوگا مگر حیرت ہے
کہ یورپ اب تک بھی اس علمی اور عقلی مغالطہ مین مبتلا ہو کر ڈھٹایی پر اڑا ہوا ہے
الغرض تجدید توحید باظہور اسلام کیوقت ہند و ایران اور روم و یونان مین ہر جگہ اوہام و بطلان کا دور دورہ
تھا
عرب کی حالت ان سب سی نرالی اور عجیب تھی وہ لوگ کسی باضابطہ حکومت کی ماتحت نہ تھی بالکل آزادانہ اور مختارانہ
زندگی گذارتی تھی قزاقی قتل و غارت زناکاری جوا شراب نوشی اون کی سرشت مین گویا مضمر ہو چکا تھا بکریون
اور اونٹون کیطرح لڑکون اور عورتون کو گھرون مین خادمانہ حیثیتون سی اونکا معیار شرافت و امارت اور منش
تھا اور یہ لوگ قدرتاً کچھ ایسے حصہ زمین پر واقع ہوی تھے جس مین آباد ممالک کے الحاق کی مرکزی صورت
پیدا کردی تھی ایک طرف ایران اور ہندوستان تو دوسری طرف روم و یونان کی بابندی ملحق تھے اور ان
سبکی جو حالت علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً تھی ہماری گذارش کی علاوہ تاریخ اوسکی نمایان شاہد ہی آخر کار
اوس خدای ذوالجلال کی جلالی قوت اور کبریایی عزت کی بحر وحدت و توحید مین ایک تموج پیدا ہوا اور عرب
کی شہر مکہ کی ایک محترم خاندان بنو ہاشم مین فیضان سرمدی کی وہ لہر آیی جو اس سے پینتیس سنین ماضیہ مین
ہند و ایران روم و یونان مین بھی مختلف روایتون کیا تھہ اوٹھہ چکی تھی یعنی نوع انسان کا وہ

Marfat.com

دنیائی درسم برسم شدہ البنیانی مجلس کا صادق منتظم خدا کا واجب الاحترام رسول قدرت وفطرت کا نکتہ رس مبصر قوموں کا
بی نظیر مصلح روحوں کا عاقل اور نہایت بزرگ رہ نما دارالعلوم عالم کا گریٹ ٹیچر منجی اعظم رسول عرب وعجم خالق
اکبر کا محترم انسان شفیع المذنبین نبی اور رحمۃ العالمین ہادی (روحی فداہ) باعتبار پیکر وشکل عرب مگر
ساسانیون ہندیون رومیون اور یونانیون کی سچے تنفیق احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور
ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک

بلغ العلیٰ بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ　　صلوا علیہ وآلہ

اس بزرگ ومحترم منجی کی شرف نبوت سی سرفراز ہوکر اس بابین نظر دنیا کی قوموں کی طرز معاشرت اور اخلاق وعمل کو دیکھا تو اون
کی حالت نہایت ذلیل اور گھناؤنی پائی اس برگزیدہ رسل محمد روحی فداہ نے خدا کی عطا کردہ کامل بصیرت سی معلوم کر
لیا کہ ان کی روحین متبذل خیالات واعمال اور غلط معتقدات مین رہنی سے اپنی مرکز ومستقر سے بہت دور اور مہجور ہوگئی ہین
اور اوس کے حصول تقرب کی جو رائتی بعض مذہبی جان نثارون نے بنا رکھی ہین یہ سب غلط خیالی اور فرضی ہین اسلیئے وہ اپنی
شرف فطرت کی اعزاز اور ان کی اقتدار کی خصوصیتون سی بعد المشرقین پر پڑی ہوئی اللہ کی ودیعتون کو پامال کر
رہی ہین لہذا ان کی تمام علمی عقلی مکروہون اخلاقی اور عملی بیتیون روحانی اور تمدنی نیتیون کا ازلی ابدی اور یقینی علاج
یہی ہے کہ انہین بلا ترکت غیری اوس خالق اکبر معبود واحد خدائی زمین وآسمان کی عظیم الشان طاقتون اور
قوتون سی آگاہ کیا جائے جسکی قادرانہ قوتین تحت وفوق سی لیکر پوری نظام وترتیب کیساتھ ذرہ ذرہ پر
مصروف عمل ہین اس قدرت وفطرت کی راز دان اور نہایت ہی صحیح الخیال متبصر نے دیکھا کہ اشرف المخلوقات
اور نائب خدا انسان محض اپنی جہالتون اور غافلانہ خود فراموشیون سی مہر وماہ باد وخاک شجر وحجر کی سامنے
جھک جھک کر اور نیز بعض جاہ طلب مقدس مگر جاہل سندون کی سامنے جبہ سائیان کر کر کے ذلیل ہو رہا ہی اور ایسا
کرنے سی اوسکی مشرکانہ اور باطلانہ خیالیون نے اوسکے جسم وجان کی تمام قوتون کو سست کی جان اور بیکار بنا رکھا ہی
لیکن اگر اسی احساس حق وباطل وکیساتھ خودشناسی کی لیاقت حاصل ہوجائے تو انسان وہ چیز ہے جسنے زمین و
آسمان کی تمام کھلی اور چھپی دولتون پر تصرفات کرنیکی سند لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم
یہ صورت مین حاصل کی ہوی ہی مگر ان تمام گم شدہ اقتدارات واعزاز کو حاصل کرنیکے واسطے غیر اللہ تمام عارضی
مددگارون اور کمزور وضعیف سہارون سی یکلخت علیحدہ ہوکر اوس ہستی مطلق خداوند حی القیوم کی علم ویقین
سے پیوستہ ہونا چاہی جسکا رشتہ تمام رشتون سی مضبوط اور جسکا تعلق جانی وجسمی اور روحانی وعلمی طور پر نہایت
استوار ویائیدار ہے نہ کہ بتیک بتون کی سامنے جھکنا انسان کی ذلت ہی بیکلون یعنی راھبون کی قدمون پر
سجدہ کرنا انسان کا وہ نہایت آفرین منعل سی جسکا وبال دماغی بیتیون اور عقلی بیتون کیصورت مین اسی
پر پڑ رہا ہے مگر کاش یہ لوگ سمجھ جائین تو انسان کا کھوا ہوا

Marfat.com

سبحان اللہ یہ وہ پاکیزہ اور شریفانہ احساس حق ہی جو انسان کی فطرت کی عین مطابق اور قابل نشوونما ہی لیکن رومن کیتھولک مسیحیون کی عقیدت کیشیون سی مقدس پوپ نے اپنی فوق الفطرت فضلیتون اور الوہی بزرگیون کا جو طلسم روم مین قایم کر رکھا تھا توحید مطلق کا عقیدہ اپنی زبردست صداقتون اور علمی وعقلی حقیقتون کی لحاظ سی اوس دام تزویر کیلیے یہ گویا ایک آسمانی آفت اور چرخ چہارم پر زندہ بٹھی ہوئی مقدس مسیح کی زمینی نایب کیواسطے مرض الموت سی کم نہ تھا لہذا اوسنے اپنی مذہبی دل آونریون اور برکت بخشیون سی قوم کو اسلام کی سچی تعلیم کی خلاف اہبار نا شروع کیا جسکا فاسد مواد برتل اور رچرڈ کی صلیبی معرکہ آرائیون کی صورت مین پھوٹ نکلا اور علم وعقل کی موجودہ فراوانیون کی زمانہ مین یہی "روح القدس" کی یہ مقدس عبا پوش اپنی ملک مین اسلام اور اہل اسلام کی پریشانیون کی منصوبے اپنی نزار دانہ تسبیح پر گن گن کر نوٹ کرتی رہتی ہین اور یہ بات اون کی سمجھ مین اب تک نہین آئی کہ دین برحق اسلام کا اصل مدعا اور مقصد یا لصب العین کیا ہی؟

ایسے ہی ہماری ہند و عزیزان وطن اپنی فلسفۂ روحانیات کیا تھ تناسخ کی دلفریب روح گرداونیون پر ناز کرتی ہوئی تمدن کش مکتی اور نروانا کی دل ربائیون سی توحید مطلق کی شاندار اصول کو انوکھا مذہب سمجھتی رہی حالانکہ یہ بات اسوقت ہی اون کی تمام کمزوریون اور نفرت آفرینون کا علاج ہی اس مین سکت نہین کہ مسلمان ایک عرصہ سی خود ناتوان کمزور اور سست و ضعیف ہو رہی ہین لیکن بہ حالت مسلمانون کی اپنی غفلتون اور شرک ورزیون کا نتیجہ ہی اور اون کی ان جاہلانہ خود فراموشیون سی اسلام پر کوئی حرف برگز نہین آسکتا اور سر سمجھدار اب بھی غور کر کی حق و باطل معلوم کر سکتا ہی

بہرکیف اوس برگزیدہ رسول اور خدا کی سچی دلفگار مرنی پہلے تو اپنی قوم کو بت پرستی اور لغویات کی شرمناک ذلتون سی نکالا اور ایک روز کعبہ مین (جو اسوقت بتون کا سٹور یا گودام بنا ہوا تھا) بہ نفس نفیس پیغمبرانہ بت پرست برادران قوم و وطن کی سامنے بتون کو ایک ایک کر کی طاقون سی نیچی گرایا اور توڑ دیا اور اس آسمانی صداقت کا عملی ثبوت دیا۔

قل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ٥

(ای محمد کہدو) کہ حق آیا اور باطل بھاگا بیشک باطل فنا ہونی اور بھاگنی ہی والا تھا

ستارہ ندرخشید و ماہ محلس شد — دل رمیدہ ما را انیس و مونس شد
نگار من کہ بمکتب نرفت و خط نہ نوشت — بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

صدقت یا رسول اللہ

نگاہ توجہ شد الی بعانتقان پیمود — کہ عالمی جز افتاد و عقل بی حس شد

دنیا کی اس واجب الاحترام خدا پرست اور اولوالعزم حق شناس و ہادی کی عہد رسالت سی پہلے تمام انسانی روحین کیا یونان ساسانیون کلدانیون قبطیون شامیون رومیون عراقیون اور ہندوستانیون کی مختلف حماقتون مین عجیب مسلم کی ہیبت کذائی کیا ہتہ ستارون بتون کی طلسم غلامی یا مذہبی بندون کی مقدس دام تزویر مین اسیر ہو کر ان نی شرافتون کو پامال کر رہی تھین لوجوہ چند درچند روحانیات کی گرویدگی انسانون سی درختون دریاون بتون قدرت کی پرستون سمندرون پہاڑون انسانون کاہنون برہمنون راہبون اور احبار یہود کی پرستش کرا رہی تھی اس دنیائت انگیز غلطی یا دماغی

کی باعث خدا کا نایب (خلیفۃ الارض) انسان اپنا جو کچھ کھو رہا تھا اوس نقصان و ضرر کا اندازہ نہ تو ملکوتی صفات کے
وہ مقدس انسان کر سکتے تہی جو گرجون کلیساؤن خانقاہون ہیکلون اور مندرون کی خلوتون مین بہتی رام و کرشن
اور عزیر و مسیح کی الوہیتون کی قایل ہوکر انی انسانیت کو حیران کہ چکے تھی اور نہ ہی ان مضرتون کو وہ فاسق و فاجر
سینہ زور اور گندہ خیالات کی لوگ سمجھ سکتے تہی جو خدای واحد کی تمام حدون کو توڑ کر مفروضات باطلہ کے پابند اور محض بندہ
حرص و ہوا نی خدا کی مخلوق کیلئی زمین پر گویا آسمانی وبال تہی بالفاظ دیگر یہ کہ توحید پرستی کی اس مقدس اصول کو سمجھنی کیواسطے
نہ تو فرشتون کی ضرورت تہی نہ حیوانون کی بلکہ انسانون کی کیونکہ وہ انسانون ہی کیواسطے خدا نی قایم کیا ہی

مگر آخر خدا کی خاص تائید و عنایت سی توحید مطلق کی ہمت افزا اور علم آموز حقیقتون اور موجودات و اصنام
پرستی کی ضعف آفرین دنایتون اور ضلالتون کو خدا کی اوس مکمل انسان ہادی معظم مولای محتشم خلاصہ کاینات مفخر
موجودات کی ذات عالی صفات نی سمجھا جسکا واجب الادب نام حضرت محمد مصطفے اور احمد مجتبی ہے اور اوسنے اپنی
عہد کی تمام شتایع شدہ اوہام سی آفتاب کیطرح الگ ہی کر دنیا بہر کے سامنے زندہ کلام مین زمین و آسمان کے زندہ خدا
کی یہ لاجواب صداقت پیش کی جسے سنکر سب مبہوت و متحیر ہوگئی

الٓمٓ اللّٰہ لا الٰہ الّا ھو الحیّ القیّوم نزّل علیک الکتٰب بالحقّ مصدّقا لما بین
یدیہ و انزل التوراۃ و الانجیل من قبل ھدی للنّاس و انزل الفرقان انّ الذین
کفروا بایٰت اللّٰہ لھم عذاب شدید ط و اللّٰہ عزیز ذو انتقام ۝ پ ۳ ع ۹

(الم) (ای لوگو) اللہ وہ ذات پاک ہی کہ اوسکی سوا کوئی (مستحق ستایش) نہین وہ خود ہی زندہ جاوید اکیلا کارخانہ عالم کی
سنبالنی والا ہی (ای پیغمبر) اوسی خدا نی تمپر یہ کتاب برحق (قرآن) اتاری جو اون آسمانی کتابون کی تصدیق کرتی ہی جو اوس سے
پہلے نازل ہوچکی ہین (الغرض) اوسی خدا نی قرآن کی پہلی لوگونکی ہدایت کیواسطے توریت اور انجیل کو اتارا اور اوسی نی ایسی
اور چیزون کو بھی نازل یا ظاہر فرمایا جن سی حق و باطل کا فرق بخوبی ظاہر ہوتا ہی (بیشک) وہ خدای واحد زبردست ہی (جلد) اون
اور نادانون کی غلط کاریان اپنی ایل نظلم و آیین کی مطابق اونہین نادانون پر پھینک کر عمل اور رد عمل کی صورتین انتقام لینی والا
اس پر صداقت ارشاد حق کی بعد اوس خدا کی صفات اور اوسکی افعال کا مختصر حال آیات بالا ہی کی ذیل مین یون بیان فرمایا گیا

اِنّ اللّٰہ لا یخفٰی علیہ شیء فی الارض و لا فی السّماء ھو الذی یصوّرکم فی الارحام
کیف یشاء لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم ۝ پ ۳ ع ۹

اللہ البیا دانا بینیا اور علیم و بصیر ہی کہ اوس سی کوئی چیز ہی مخفی نہین کیا آسمان مین اور کیا زمین مین (لوگو) وہی قادر مطلق ہی
جو (ماؤن کی پیٹون مین جسی چاہتا ہی بندون کی یعنے تم نادانون کی صورتین بناتا ہی اوسکی سوا کوئی معبود نہین وہی زبردست
حکمتون اور قدرتون کا وارث و مالک ہے

قرآن پاک کیا ہی؟ اور اوسکے معارف و حقایق اپنی فصاحت و بلاغت اور سلاست و صداقت یا حقیقت کی اعتبارات سے
کیا پایہ رکھتی ہین؟ یہ سوال جداگانہ تفصیلات کا محتاج ہی اور لکھنی والی حق شناس بندون نی اب تک اسپر بہت کچھ لکھا ہی مگر قلب سلیم
اور نگاہ بصیر کیواسطے ہمہ اوسپر حیران عوز کیا جاتی وہ ایک زندہ خدای واحد کی جلال اور اوسکی عظمت و شوکت کا موّاج سمندر ہی

Marfat.com

جو اپنی پیروز اور پاک لہرون سی خدا کی زمین پر سی جاہلتون نادانیون اور انسانون کی دلی دماغی اور روحانی تاریکیون اور شرک و کفر کی ناپاکیون کو صاف کرنا چاہتا ہی اور اوسکی سطر سطر بلکہ حرف حرف مین علم و عقل اور اخلاق و عمل کی مردہ قوتون کو زندہ و بیدار کرنیوالی بجلیان بھری ہین کہ فہم سلیم اوسکی جان پرور صداؤن سی جان و جسم کی تمام طاقتون کو متحرک کر دیتا ہی مگر افسوس ہی کہ آج لاکہون مسلمان ہی اوسکی معنوی برکتون اور حقایق آموز سعادتون سی بی خبر و غافل ہین اور اسوقت مسلمانون پر جسقدر مصیبتین نحوستین اور اخلاقی و علمی یا عقلی اور تمدنی ستیان مسلط ہین وہ سب اُن کی اسہن غفلتون اور شرک و رزیلون کا نتیجہ ہین کہ وہ اللہ کی تعلیم و تسلیم کو بھولکر اوسکی عقل آفرین صفات کاملہ کو بالکل بھلا بیٹھے ہین لیکن ای عزیزان قوم دیکھو اور سنو! موضوع

کہ وہ خدا ہی برتر ہم نادانون اور دنیا بھر کی انسانون کی بھلائی اور بہتری کیواسطے کیا ارشاد فرماتا ہی

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝

وہی خدا باطن اور ظاہر دونون کا یکسان جاننی والا ہی سب سے بڑا اور عظیم الشان (ای لوگو) تم مین جو شخص کوئی بات چپکی سی کہی اور جو پکار کر کہی اوسکی نزدیک دونون برابر ہین اور ایسی طرح تم مین سی جو رات کی وقت اندھیری مین کسی جگہ چھپا بیٹھا ہو اور روز روشن مین چلا جا رہا ہو اوسکیلئے سب ساوی ہین

الغرض اوس ہادی معظم اور رسول محترم (روحی فداہ) نی توحید خدا کی اہمیت کو سمجھکر تائید الہی آسمانی ہدایات عالیہ کا سلسلہ شروع کر کیے اپنی گمراہ شدہ قوم کو راہ راست پر ڈالا اُون کی اخلاق و اعمال کی اصلاح کر کے اُون مین حیرت انگیز تبدیلی کر دی اور اس فیضان اسلام کی عالمانہ تمہید سی اونہین جو کچہ ملا وہ کسی تشریح کا محتاج نہین لیکن جب اونہون نی اپنی آس پاس کی غلط اندیش اقوام مثلاً یہود و نصاریٰ صابئین اور مجوس کو دیکہا تو اونہون نی شرک و جہل کی ظلمتون اور مردم پرستیون کی طلسمات سی نکالنی کیلئے تبلیغ توحید کو اُون کی امراض کا یقینی علاج سمجہا اور خدا کا یہ حکم سنایا

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

ای پیمبر (ان اہل کتاب یہود و مجوس اور نصاریٰ سی کہو) کہ ای اہل کتاب لوگو آؤ ایسی حق بات کیطرف رجوع کرو جو ہم مین اور تم مین یکسان مانی گئی قابل ہی یعنے (اللہ کی توحید) کہ خدا کی سوا ہم تم کیسکی عبادت نہ کرین اور کسی شی کو بہی اوسکا شریک نہ ٹہرائین اور اللہ کی سوا ہم مین سی کوئی کسیکو اپنا سچا محذوم و مالک نہ سمجہے (لیکن) اگر وہ ایسی سیدہی سچی اور صاف بات سی منہ پھیرین تو ای مسلمانون اُون سی کہدو کہ تم لوگ گواہ رہنا کہ ہم ایک خدای واحد کو مانتے اور جسکے ناطرین بیان غور کر سکتے ہین کہ جملہ اہل کتاب کو دعوۃ الی الحق کی یہ آواز کس متانت صداقت اخوت اور سنجیدگی سی سنائی گئی لیکن چونکہ یہ آواز یہودیون اور نصرانیون کی ربیون راہبون اور احبارون کی طلسم تقدس کی خلاف پڑتی تہی مقدس پوپ کا تمام بنا بنایا ایوان روحانیت اسی کوہ تکلن صداقت سی گرا جا رہا تہا بالکل ایسے ہی جیسی کہ آج بہی بعض روحانی مغالطون کی سبب ہم مسلمانون بہی بعض جاہل اور اسلام کی ممتاز نشانون سی بی خبر مرید پرست لوگ قرآن پاک کی سچی آیات کی سچے مضمومات کو سننے سمجہنے کی تاب

Marfat.com

نہیں رہتی اور اکثر آیات کو توڑ مروڑ کر وہ عجیب در عجیب مطالب قرار دیتی ہیں، اسی طرح اوسوقت قرآن پاک کی درخشان صداقت
رہبان واحبار کیواسطے ایک بلائے مبرم سی کم نہ تھی اللہ کی توحید پرستی کی صاف اور کھلی عقیدہ کی سے اون کی تقدس
کی کافوری تمعین کہان جل سکتی تھیں آخر حبیا کہ جاہلون اور نادانون کا طریقہ ہی اونہون نے آنحضرت محسن عالم روحی فداہ
کو کوسنا اور بُرا بھلا کہنا شروع کیا لیکن آپ نے اینٹ کا جواب پتھر سی دینا ہرگز پسند نہ کیا مگر جب اکیلو توحید حق کی
نورانی اصول کی رسے یہودیون اور نصرانیون کی مردم پرستیان ابلہ فریبیان اور غلط کاریان ہر جگہ نظر آتی تھیں تو آپ کی
مکمل ومقدس روح پر سخت صدمات ہوتی تھے کہ دیکھو یہ کور مغز رفور روشن کو شب تاریک سمجھکر لاٹھیان چلا رہی ہیں
اور اس ہدایت وصداقت کو نہیں مانتی جو آفتاب سی بی زیادہ روشن ہی کہ "لا الہ الا اللہ" آخر آپ نے پھر بالقای
وحی یہودیون کی غلط فہمیون اور مسیحی روحانیت کی دلفریبیون پر تنگ آکر خدا کا یہ پر جلال حکم سنایا

وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصاری المسیح ابن اللہ
ذالک قولھم بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل
قاتلھم اللہ انی یؤفکون ٥

اور یہودی کہتی ہیں کہ حضرت عزیر اللہ کی بیٹی ہیں اور نصاری کہتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ اللہ کی بیٹی ہیں (مگر یہ صرف)
اون کی منہ کی اپنی ہی کہنی ہی (یعنی خود ساختہ ہی) یہ لوگ بیگے انہیں کافرون جاہلون کی سی باتین بنا رہی ہیں جو ان ہی سے پہلے ہو
گذری ہیں خدا ان کو غارت کری دیکھو تو کہ شیطان کی بکائی ہوی یہ کدھر کو بہکے چلے جا رہی ہیں! افسوس
یہ بات سب کو معلوم ہی کہ عہد رسالت اور کمال توحید کی ایام میں عیسائیون کا وہ فرقہ تھا جو اپنی حسابون مسیح ومریم کا سچا
حلقہ بگوش روحانیت کا جان باز عاشق یعنے "رومن کیتھولک" یہ لوگ آج بھی پروٹسٹنٹ فرقہ کی نسبت زیادہ اکھڑ متعصب اور مخرفات کی پابند ہیں پروٹسٹنٹ نے تو پتھر کی چیخ پکار سی اتنا کیا کہ مسیح ومریم کی بتون کو کلیسا کی محراب سی الگ کر دیا لیکن رومن کیتھولک پر پروٹسٹنٹ کا یہ فعل نہایت شاق گذرا ہی اور کیتھولک پادری صاحبان صرف اتنی بات پر تو پتھر کو بھی بُرا بھلا کہتے اور مسلمانون کا پروردہ سمجھتے ہیں حالانکہ توحید مطلق کی شاندار اہمیتون کی لحاظ سی یہ دونون مسیحی گروہ ایک ہی تھیلے کی چٹے بٹے ہیں اور اوسوقت جبکہ توحید حق کی آواز فاران کی چوٹیون سی اوٹھکر جزائر کی جزائر اور بحر اوقیانوس کی لہرون سی ٹکراتی ہوی مسیحیہ کی کلیسائون میں پہنچی تو وہان سناٹا چھا گیا بڑی بڑی جگاد ہر پادری ہاتھون میں روپہری صلیبین لئے گرجون سی باہر آ آکر ہوا سی لڑنے لگی پوپ جس ٹھیٹے سی مسیح کی مسند الوھیت پر ملکوتی صورت بنای بیٹھا تھا وہ نہایت عجیب ہی یورپ کے جبار حکمران اوسکے صرف پیرون کو چومنے کیواسطے نذرون روپی خرچ کرکی سفر کی کڑی کڑی صعوبتیں اٹھاکر روم میں پہنچنا اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھتے تھے ناظرین یہان معلوم کر سکتے ہیں کہ ایسی شخصیت کا ان خدا کی ان کھلی صداقتون کو کیونکر سمجھ سکتا تھا جبکہ ایسی مثالین آج بھی موجود ہیں
چنانچہ آیات بالا کی بعد یہ مقدس ارشاد ~~عیسائیون~~ عیسائیون کی علمی عقلی کوتاہیون کی ثابت دنیا بھر کو سنایا گیا

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم

Marfat.com

آہ ان لوگون نی اللہ کو چھوڑ کر اپنی عالمون اور مسیح ابن مریم علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بنا لیا

اس ارشاد حق کی آگے خدا کا ایک فیصلہ کن اور ناطق حکم ہے جسے ہماری مسیحی غرزون نے اپنی تمدنی برکات کی حاصل ہو جانے پر اب تک قابل توجہ نہین سمجھا لیکن حق چھپکر کہان رہ سکتا ہی آخر یورپ مین مسیحی موحدین یعنے یونیٹرین بھی پیدا ہو گئی جو کہ عیسی علیہ السلام کو خدا کا بندہ اور رسول سمجھتی ہین اور اون کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہی مگر ہم پوچھتے ہین کہ وہ ہادی برحق جسپر یورپ کی بعض مقدس اور ملکوتی صفات کی رھبان اپنی مجرد روحانیت کی زعم مین آج سے صدہا ناموزون الزام محض اپنی تیرہ دماغیون سی لگاتی رہتی ہین آجسے تیرہ سو چھیاسی سال پیشتر بھی تو خدا کا یہی ارشاد حق سناتا رہا

وما امروا الا لیعبدوا الھا واحدا لا الہ الا ھو سبحنہ عما یشرکون

حالانکہ ای پیغمبر ہمنے خود عیسی علیہ السلام کو یہی حکم دیا ہوا تھا کہ ایک خدای واحد کی عبادت کرتی رہنا اوسکے سوا اور کوی معبود نہین اور وہ لوگون کی مشرکانہ معتقدات و اعمال سی پاک ہی

آج یورپ یا اہل انگلستان نے اپنی مقدس پاپاؤن کی عالم آشوب اور لڑاتی ہوئی روحانی آوازون سی متاثر ہو کر اسلام کا دانا دوست بننے کی عوض نادان دشمن بنا ہوا ہی اور مسلمانون کو اپنی تمدنی اور اقتصادی مربون سی معدوم و ضعیف کرنی کیلیے گویا اودھار کھائی بیٹھی ہین لیکن مسلمانون کی ٹروپی ہونی کے باعث یورپ نے باوجود اپنی ہزارہا باطل پرستیون کی جس جس قسم کی علمی عقلی اور تمدنی برکتین حاصل کین کیا وہ مقدس پوپ کی یا بوسیون سی پا سکتا تھا؟ کون عقلمند اس حقیقت کو نہ سمجھ سکیگا کہ یورپ نے باوجود عام مسیحی عقاید کا معتقد ہونے کے جو کچھ اقتصادی تمدنی اور علمی طور پر پایا ہی سب اون اسلاف اسلام کی علمی عقلی آرا کی اور تمدنی مساعی کی عینی مشاہدات اور اون کی عقل افزا تصنیفات سی پایا جو قرآن پاک کی تعلیم برحق کی فیض علم کی برکتون سی اتیت ولقد کرمنا بنی آدم وحملنھم فی البر والبحر ورزقنھم من الطیبات کی عملی اور زندہ تفسیر ہین تھی اور اصول توحید پرستی کی حقیقی مفہوم کی مطابق اونکا یہ ایمان تھا کہ زمین و آسمان کی کل دولتین ہماری لئی ہین مگر ہم ان تمام چیزون سا مانون مالون اور مکانون سمیت اللہ کیلئی ہین سبحان اللہ وہ ایام خیر القرون کیا مبارک زمانہ تھا مگر اللہ کا کلام کبھی غلط نہین ہو سکتا اور خدا کی آئین و نظام مین ہرگز تبدیلی نہین ہوتی اسلیئے یورپ کا منفردہ یا مجموعی طور پر اپنی مآل کار سی غافل اور "حیات بعد الموت" کی اہتم سوال سی بی نیاز ہو جانیکا انجام خطرات سی خالی نہین بصیرت کی تیز اور دور بین نگاہین خود اہل یورپ ہی مین اپنی نسلون کی آثار زوال کو محسوس کر چکی ہین اور یہ سب کچھ اسلیئے ہوگا کہ اہل یورپ نے اپنی انصافی شرافتون اور کرامتون کو کسی حد تک سمجھ لینے کیساتھ استحکام فضیلت و شرافت کیواسطے ولقد کرمنا کیساتھ یوم ندعو کل اناس بامامھم کی بی نظیر ہدایت سی چشم پوشیان اختیار کر لین اور اس غفلت و غرور کا سبب ہو کر اپنی روحانی کرامتون سی زندہ آسمان پر جا بیٹھا ہی مگر اسلام اپنی ازلی صداقت اور ابدی حقیقت سی بر انسان کو اونکے افعال و کردار کا ذمہ وار ٹہراتا ہی اور پرستش اعمال سی وہ کسیکو بھی مستثنی استثنی کرتا تاکہ مفاسد اور منہیات کا علماً عملاً اور اعتقاداً تمتہ باب رہی فاو مثقال ذرۃ شرا یرہ و او مثقال ذرۃ خیرا یرہ"

انگلستان کا مشہور مستشرق عالم پروفیسر "سیلس سولز" اپنی ایک سفرنامہ قسطنطنیہ مین محامد اسلام اور رسالت مصطفوی کی نسبت بہت سی دلآویز باتین کرتے ہوی ایک عجیب بات لکھتا ہی جو دراصل حقایق توحید کی ناتہمی اور اسلامی نصب العین کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ ہی اور یہ غلطی یورپ کے اچھے اچھے لکھے پڑھے مسیحی علما اپنی آزاد خیالی پر ناز کرتی ہوی بھی کر ہی جاتی ہین چنانچہ وہ لکھتا ہی کہ "اگر حضرت محمدؐ نے مسیح کی حیثیت کلمۃ اللہ کا مطلب درست سمجھ لیا ہوتا اور یہ جان لیا ہوتا کہ فقط انہین معنون مین وہ ابن اللہ ہی تو غالباً وہ عرب بلکہ کل دنیا مین عیسویت کی سب سے بڑی اور زبردست داعی ہو جاتے"

مگر یہ وہی مثلث حیثیت کی جسے یورپ کے صدہا مقدس فادرز بھی سمجھنی سمجھانی سے سخت عاجز اور قاصر ہین ہم کہتی ہین کہ پروفیسر صاحب اگر اسلام کی نمایان تر از آفتاب توحید مطلق سے تجاہل عارفانہ نہ کرتے تو اوپر کے الفاظ لکھنی کی ضرورت ہی نہ رہتی مگر سچ ہی کہ قومی یا خاندانی معتقدات سی انسان کبھی خواہ مخواہ بھی مغلوب ہی ہوا رہتا ہی ہر کیف پروفیسر صاحب کا ضمیر ہی جانتا ہوگا کہ تثلیث اور توحید مین کیا فرق ہے

Marfat.com

مگر قطع نظر ازین جب مقدس اسلام کی عقل افزا ہدایات پر نگاہ ڈالی جاتی ہی اور توحید مطلق کی زرین اصول کی اہمیتوں کو عاقلانہ طریقہ سی سمجھا جاتا ہی تو قوم کی موجودہ خیالات وعقاید اور جان گسل مفروضات پر سخت افسوس پیدا ہوتا ہی اور یہ امر ایک عاقل اور خالص مسلم کیواسطے کم حیرت خیز نہ ہوگا کہ کتاب اللہ کی جن جن غلط خیالیون سی اپنی عہد نزول مین گمراہ شدہ اقوام کو روکا ہی آج وہ سب عیوب مختلف شانون سی مرور ایام کی سبب مسلمانون مین پیدا ہین اور انہین باتون نے اونکی سنگین ایوان ہمت وایمان کی بنیادین متزلزل کردی ہین - لیکن یہ شکر ہی کہ وہ خود کو حامل قرآن سمجھتی ہین ممکن ہی کہ کسی اسباب وآثار کی کوئی جنبش اونہین اس کتاب پاک کی سمجھنی کیطرف مائل کردی

لا تقنطو الدر بنیش عقدہ لیعود احسن فی النظام والجلا

ناامید نہو موتیون کی لڑی سی ٹوٹکر موتی جب پریشان ومنتشر ہوتی ہین تو وہ پرانی تاگی سی نیے ہین اکر عمدہ انتظام وترتیب کیساتھ اکھٹے کیے جاتی ہین -

اسلام ہی اول ہی اور اسلام ہی آخر ہمین کہی نئی دوری کی ضرورت نہین مگر کیا عجب ہے کہ احساس ذلت وضعف سی قوم کا کوئی نیا اور بابرکت دور شروع ہو نہو اللہو توحید مطلق کا شاندار عقیدہ اور اصول بنفہیہ الہی ہی چیز ہی کہ مسلمان اوسی جب عقلمندانہ طریقہ سی سمجھکر قرآن پاک کے سچی قدردان ہوجائینگے تو ان کی تمام علمی اور عقلی روحانی اور تمدنی نحوستین بہی دور ہوجائینگی

دل مین پوشیدہ غم خیر جہان رکھتے ہین آگ ہم سنگ کی مانند نہان رکھتے ہین

یورپ اگرچہ اب اسلام سی محض اپنی متعصبانہ آن قایم رکہنی کیلیے تجاہل عارفانہ کر رہا ہی مگر اوسکے نکتہ رس اور معاملہ فہم ارباب علم اس امر کو محسوس کرچکے ہین کہ موجودہ بائبل ہمین دنیا مین زندہ رکہنی کیواسطے کافی نہین ہمارا اخلاقی زوال کہی قوم کا علمی عقلی اور تمدنی زوال ثابت ہوکر رہیگا لا تبدیل لکلمت اللہ الدینی کلام ونظام مین کبی تبدیلی نہین ہوتی بیشک خدائی واحد کی عظمت توحید کا ادب واحترام اور اوسکی عاقلانہ پاسداریان کیی بغیر کوئی قوم دنیا مین سرسبز وخوشحال نہین رہسکتی اور یہ عقلی وعلمی تصدیق توحید مطلق کی ازلی صداقت کا ابدی ثبوت ہی جسکی بنا پر اوس علم وعقل کی کامل راز دار آقائی نامدار رسول محترم نے آجسے تیرہ سو کئی سال پیشتر علی الاعلان خدا کا یہ ارشاد حق تمام کاہنون جوتشیون راہبون اور مقدس احبارون کو ڈنکی کی چوٹ سنا دیا سبحان اللہ دین برحق اسلام کی زندہ خدا کا کلام ہی زندہ اور رسول ہی زندہ ہی

یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواہھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون ہو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۱۱ پ

(ای پیغمبر یہودیون اور نصرانیون کی رہبان واحبار) چاہتی ہین کہ خدا کی شمع نور (اسلام) کو وہ منہ سی پھونک مارکر بجھا دین اور اللہ کو منظور ہی کہ وہ ہر طرح اپنی نور کی روشنی کو پورا کرکے رہی خواہ کافرون کو برا ہی کیون نہ لگی (قابل ستایش وعظمت) وہی ذات پاک ہی جس نی اپنی رسول محمد کو ہدایت اور دین حق دیکر بہیجا تاکہ وہ تمام دینون

Marfat.com

یہ طار و غالب ہو خواہ مخواہ مشرکون کو بُرا ہی کیون نہ لگی

دنیا کی مختلف قومین حقائق اسلامیہ کی بی خبرین یا مسلمانون کی عقلی اور عملی پستیون کی وجہ سی مسلمانون کو جو کچھ کہین اوسکا جواب کہی باجز توحید پرست اور حق شناس مسلمان کی پاس ایک ندامت آمیز خاموشی کی سوا غالباً کچھ نہ ہوگا لیکن آیات بالا مین قرآن پاک کے حی القیوم خدائی یکتا کا زندہ کلام ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اسلام کی وہ صداقت ہی کہ جسکے سامنے کہی منطقی اور فلسفہ دان کی زبان نہین کھل سکتی

ساقی بجند رنگ می اندر پیالہ ریخت ۔۔۔ ہنگامہ باز چید و در ہا فرو بہ بست (حافظ)

توحید مطلق کی یہی وہ دلکو پکڑ کر ہلانیوالی سچائی تھی جسنی یورپ مین کہی ایک جرمنی کی مرد فقیر لوتھر کو رومن کیتھولک عیسائیون کی غلط اندیشون کی خلاف اکسایا اور اب کچھ عرصہ سی اقصائی مغرب مین دھڑا دھڑ یونیٹیرین مسیحی پیدا کرا رہی ہی اسلام کا یہی ناطقہ بند کر دینی والا مسلمہ ہی جسنے ہندوستان مین بابا نانک صاحب کو کھڑا کیا اور وہ بت پرستی کی شرمناک دنائت کو محسوس کر کے اپنی ہندو پیروون کی ایک موحد (یونیٹیرین) جماعت خالصہ عزیزان وطن کو پیدا کر گئی توحید حق ہی کی اہمیتون کی کوہ شکن اثرات تھی جنہون نی تھوڑا عرصہ ہوا ایک دوسری حساس شخص پنڈت سوامی دیانند جی کو کاٹھیاواڑ کی علاقہ سی بجولان کر کی ساری ہندوستان مین پھرایا مگر پنڈت صاحب کا حمیز صرف چند ویدانتی اشلوکون کا خازن تھا واقعات عالم اور خدا کی حق و باطل تمیز کرانیوالی دوسری نشانیون پر اُون کی نظر نہ جمی وزنہ وہ دنیا کی اوس سچی منجی اور خیر اندیش ہادی رسول عرب کی ذات عالی صفات پر ایسے سوقیانہ اور جاہلانہ حملے ہرگز نہ کرتی جیسے کہ انہون نے اکثر اپنی تحریر و تقریر مین کئی من بہر کیف توحید الہی کا ہمت آفرین اصول وہ چیز ہی جسکے سامنے بڑی بڑی آرٹیر سٹیکیر اور بریلی والی دم بخود رہتی ہی حافظ نی کیا خوب کہا

زلفست کہ یک زمانہ بہ یک تار مو بہ بست ۔۔۔ رای نرار چارہ گر از چار سو بہ بست

اسلام کا مدار بی شبہ قرآن پاک پر ہی اور قرآن پاک نے ہر ممکن البیان الفاظ اور مفہومات سی ان انون کو توحید مطلق ہی کی عاقلانہ سمجھ اور اوسکی علمی عقلی اور عملی حفاظتون کی آئین سکھائی ہی اس بات پر رہ رہ کر افسوس آتا ہی کہ مسلمانون نے اپنی خوش اعتقادیون اور عقیدتمندیون کی مستانہ ذوق مین آ آ کر اسی اصول صادق کو اپنی نامعلوم اور غیر محسوس شرک و رزیون سی مردم پرستیون کی نذر کر دیا اور جو کمزوریان بالاجمال پرانی عیسائیون رومیون اور یونانیون کی حکومت رومن امپائر کی زوال کا باعث ہوئی تھین وہ ان کی ادبار و زوال کا موجب بنکر ان کی نظام قومیت اور ان کی مرکزی قوت کو علمی اور عقلی کوتاہیون عملی اور تمدنی بی نیازیون کی صورت مین تباہ و برباد کر گئین الگلستان کی مشہور اور صاف نویس مورخ گبن نے ان حالات کو رومن قوم کی زوال سلطنت کی صورت مین بیان کیا ہی اوسکی کتاب دی فال آف رومن امپائر مشہور کتاب ہی

مسلمانون کو دنیا مین علماً عقلاً اخلاقاً ایک عملی اور نہایت عاقلانہ زندگی کی تعلیم دی گئی تھی ترک و تجرید کی پرانے اور پراز افراط تفریط خیالات کو معتدل بنا کر ان کی سامنے رکھا گیا تھا لیکن خدا کی حکمت اور شان کہ انہون نی اپنی تمام امتیازی نشانین نسیاً منسیاً کر کے وہی راہبانہ مشرب و مسلک اختیار کر لیے جس کی نسبت خدا کی

Marfat.com

یا کتاب انہین پکار پکار کر یہ قول فیصل سنا چکی تھی

یا ایّھا الذین آمنوا انّ کثیرًا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدّون عن سبیل اللہ ط والذین یکنزون الذھب والفضّۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشّرھم بعذاب الیم ہ پ ۱۱ ع

مسلمانون! اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی اکثر علما اور مشایخ لوگون کی مال ناحق ناروا کھاتی اور اتی ہین اور بندون کو راہ راست سی روکتی ہین (بتیاک) (یہ لوگ جو محض ذاتی اغراض کیلئی نذرانی لے لیکر) سونا اور چاندی جمع کرتی ہین اور (اگر اسلامی یا قومی ضرورت آپڑی) تو اوس دولت کو راہ خدا مین خرچ نہین کرتی تو (ای پیغمبر) ان لوگون کو خدا کی سخت عذاب کی خبر سنادو

اسمین کچھ شک نہین کہ دین برحق اسلام کی نہایت سچی اور معتدل تعلیم کی بگڑنے اور ذی ہوش عرفای اسلام کی اٹھ جانیکی بعد آج بدقسمتی سی یہی حالت ہم مسلمانون مین عام ہورہی ہی لیکن کیا توحید مطلق کی اہمیتین یہ فارغ نشینان سکھاتی ہین؟ کیا خدا کی تناخت انکو ایسے بڑی عظیم الشان کارخانہ عالم مین جہان ذرہ ذرہ خدا کی قایم کردہ خدمات پر متعدی سی مصروف عمل نظر آتا ہی دوسرون کی دیکھا دیکھی پیر جہنی کی تحریک کرتی ہی آہ قوم کی وہ بزرگ عارف اور نیک نفس صلحاؤ اصفیا کدھر چلے گئی جنہون نی دین برحق کی سچی تعلیم اور توحید الہی کی عاقلانہ فہمید کی مطابق اپنی زندگی کی بوجھ کو کسی قسم کی فضیلتون اور بزرگیون کیساتھ دوسرون پر ڈالنا ہرگز پسند نہ کیا ہاتھون سی اسنین تھابین مٹی کی ٹوکریان تک اٹھائین وقت پڑی پر سخت سی سخت مشقتین گوارا کر لیتے تھی مگر کسیکے سامنے دست سوال کا پھیلانا یا اپنی تقدس و زہد کی ناز و فخر سی کسیکو اپنا نیازمند بنانا ہرگز ہرگز پسند نہ فرماتی کیونکہ توحید مطلق کی اہمیت پر غور کرنیکے بعد ان یقیناً تمام قسم کی خود پسندیون نادانیون ابلہ فریبیون اور اپنی بزرگیون کی مضر رسان خیال خام سی بالکل آزاد و پاک ہوجاتا ہی

مسلمانون مین اگرچہ قرآن پاک کی حقیقت آموزیون اور دانش افزائیون کو سمجھنی والی عاقل راز داران توحید کی تعداد بہت کم ہوگئی ہی اور یہی کمی قوم کے زوال و ادبار اور اوسکی صدہا مصیبتون پریشانیون کا باعث بھی ہوئی ہی لیکن کیا جو بزرگ اور واجب الادب افراد ہدایت خدا کی مقدس نامہ قرآن کو گردن مین حمایل بلکہ سینون مین دھری پھرتی ہین خدای واحد کا یہ دل ہلادینی والا ارشاد بھولا سوای کہ غافلانہ اور بھوالہوسانہ زندگی کا انجام دردناک ہوگا اور اس طرح لوگون کی گاڑھی پسینہ کی کمائی دینی والی معتقد خواہ کیسی ہی نیازمندانہ اور غلامانہ نثارون سی نذر مین دیتی رہین مگر وہ لینی والون کو واسطے کسی حابون کا وبال ثابت ہوکر رہی گی اس دارالامتحان عالم مین اپنی زندگی کی لازمی ضرورتون سی کوئی فرد بشر بھی مستثنی الفتن رہ سکتا اگر ہر حالت مین اپنی مدد آپ کرنیکا اصول صادق اسلام ہی کا سکھایا ہوا اور اپنی بارحیات کو اپنی ہی کندھون پر دری منزل پر پہنچنا فوز الکبیر ہے تو واقعی توحید کی اہمیتون پر غور کرتی ہوی ضروری ہی کہ ہم اپنی خیالات و اعمال کی اصلاح کرین اور اللہ کی ارشاد حق کو سمجھکر خود غرضیون اور جاہ طلبیون کی بتون کو گرائین اور نور دین اور اپنی حابون

Marfat.com

فضیلتون سُرا ہیون کو اللہ کی حلال توحید مین ڈالکر دولت و مال کی عوض اللہ ہی کو اپنا معبود بنا ئین اور اللہ ہی کیلئے جیین
اور اللہ کی اِس کلام حق پر ایمان رکھتی ہوئی ہر وقت اللہ سی ڈرتی رہین اور اکل حلال کا خیال رکھین

یوم یحمیٰ علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم و
ظهورهم هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ٥ پ ١٠ ع ١١

(ای نبی) جدن اونکی (جمع کردہ) چاندی اور سونی کو دوزخ کی اگ مین رکھکر تپایا جائیگا پھر اوس سی اُون لوگون کی
ماتھی اور اونکی کروٹین اور اونکی پیٹھین داغی جائینگی اور اُون سی کہا جائیگا کہ یہی جو تمنی دنیا مین اپنی لئی (حرام حلال)
جمع کیا تھا (سو آج اپنی جمع کی کا مزا چکھو)

سبحان اللہ اسلام نے اپنی زرین اصول توحید کی تعلیم سی انسان کی جس عملی اور اخلاقی برکتون روحانی اور تمدنی سعادتون کی دروازے
کھولے ہین اونکا ذکر خیر نیکی لئی عمر نوح بی نا کافی ہی چنانچہ اِن مذکور الصدر ارشادات عالیہ کی بعد ارشاد ہوتا ہی

اَفمن اَسّسَ بنیانه علیٰ تقویٰ من اللّٰه ورضوان خیرٌ اَمّن اَسّسَ
بُنیانه علیٰ شفا جُرُفٍ هارٍ فانهار به فی نار جهنم واللّٰه لا یهدی
القوم الظالمین ٥ پ ١١ ع ٢

بھلا جو شخص خدا ترسی حق شناسی اور اوسکی خوشنودی پر اپنی عمارت (اعمال وکردار) کی بنیاد رکھی وہ بھتر یا
وہ (نادان) جو (اپنی کمزور ایمان اور بی جا ہوا و ہوس کی) پھسپھسی اور کھوکھلے گاری کی کنارہی پر بنیاد رکھی
پھر وہ (عمارت) اوسی جہنم کی اگ مین (کسی دفعۃً دھڑم سی) لی گری اللہ ظالمون کو ہدایت نہین دیتا

الغرض قرآن پاک حلال توحید کی علم اُسمون اذکار سی بھرا پڑا ہی مگر مسلمان ہی اوسکی اہمیتون اور دانش افزا ہدایتون کو غور و فکر
سی سمجھنی کی مبارک ارادت سی خالی ہو رہی ہین لیکن یہی قرآن پاک ہی جسنی اپنی پاکیزہ اور اخلاق آفرین اصول توحید کی تنفیق
بخشونی اوس تاجدار اقلیم علم و عقل اور سربرآرای کشور اخلاق و عمل کی رحلت کی بعد دنیا مین وہ لوگ چھوڑی جو تمام قسم کی
علمی اور عقلی کمزوریون اخلاقی اور عملی پستیون سی پاک ہوکر موحدانہ غیرتون اور حق پرستانہ حمیتون کی خالص جذبات دلون
مین لئی لیبالی زمین پر پھیلگئی آہ وہ صرف اللہ ہی سی ڈرتی تھی کیونکہ اللہ ہی کی ذات کو سب سی عظیم و اکبر اور قابل نرگی سمجھتی تھی
وہ ہر جگہ اللہ ہی کو اپنی سامنی دیکھتی تھی کیونکہ اُون کی تمام کمزوریان اور اونکی ظنیات خدائی واحد کی علم الیقین کی حقیقتون
سی مبدل ہو چکی تھی اُون کی گردنین کسیکی سامنی نہ جھکتی تھین مگر صرف حق اور صداقت کی روبرو اپنی خودستایون سی الگ
مطلب پرستیون سی جدا ایک ہی خدا کی بندی بنی ہوئی ایک ہی نصب العین کو منظر رکھتی ہر جگہ بھنچی احیای حق کیلئی اُون
پاکیزہ نفوس مسلمانون کی مالون سمیت اپنی جانون کو لڑا دیا تاجر پیشہ ور طبیب صناع مہندس اور فلسفی سب صداقت پسندی
اور حق پرستی کی ایک ہی رنگ یکرنگی مین ڈوبی ہوئی تھے وہ خوشامد اور خودپرستی کی کمینہ خیالات کو کفر و شرک ہی کی برابر سمجھتی تھے صرف
اسلیئے کہ خدای واحد کی ایمان و یقین کی دانش افزا احساس نی اونکی انفرادی اور مجموعی شخصی یا قومی قوتون کو ایک ایسی مرکز سی
پیوستہ کر رکھا تھا جسکا تعلق انسان کو تمام قسم کی علمی عقلی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی پستیون سی اٹھاکر خدا کی نامتناہی
دولتون اور برکتون کا وارث بنا دیتا ہی یعنی اللہ کی توحید مطلق کا سچا یقین اور اوسکا ادب و احترام

Marfat.com

ای عزیزانِ قوم اون اسلاف محترم کی حالات سے اُون کی علمی عملی کوششون اور اخلاقی استواریون تمدنی نمایان کاریون کی کیفیتین معلوم کرکے اپنی موجودہ جمود اور غافلانہ سکون پر سخت ندامت محسوس ہوتی ہی اور ہماری یہ عملی اور عقلی سستیان ہماری جاہلانہ غفلتون اور مشرکانہ مغروریون کا ثبوت ہین نی نسبہ قرآن پاک کی یہ آیات مقدسہ اُونہین عاقل توحید پرستون کی صداقتون کی مصدق ہین

التائبون العبدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون
بالمعروف والناھون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ ط وبشر المؤمنین ٥ ع ۱۱ پ

(ای پیغمبر) یہی لوگ ہین جو ان جملہ صفات کا مجموعہ ہین) توبہ کرنیوالی عبادت گذار خدا کی حمد و ثنا کرنیوالی اللہ کی راہ مین سفر کرنیوالی (راستی پر جمکنے والی) اللہ کی سامنے سجدی کرنیوالی لوگون کو نیک کامون کی صلاحین دینی والی اور شر و فساد کی بُری باتون سی روکنی والی (اور نیز اللہ نی اپنی نظام و آئین کی جو حدین مقرر کردی ہین اُنکی نظرین رکھنی والی ایسے مسلمانون کو اُون کی اعمال نیک اور مساعی حسنہ کی جزای خیر کے مژدی سنادو ۔

شمس العلما مولانا خواجہ الطاف حسین حالی مدظلہ نی اپنی مشہور ملک مسدس مین جو کچھ لکھا ہی وہ محتاج تعریف نہین لیکن یہ دو بند گویا مذکور الصدر آیات کا منظوم ترجمہ ہین اور خوب ہی لکھا ہے

جب امت کو سب مل چکی، حق کی نعمت — ادا کر چکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندون کی محبت — بنی نے کیا خلق سے قصد رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا مین جسکی مثالین ہین تھوڑی

سب اسلام کے حکم بردار بندے — سب اسلامیون کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے — یتیمون کے رانڈون کے غمخوار بندے
رہ کفر و باطل سے بیزار سارے
نشہ مین مے حق کے سرشار سارے

جہالت کی رسمین مٹا دینی والے — کہانت کی بنیاد ڈھا دینی والے
سر احکام دین پر جھکا دینی والے — خدا کیلئے گھر لٹا دینی والے
سر آفت مین سینہ سپر کرنیوالی
فقط ایک اللہ سے ڈرنیوالی

دورانِ عالم کی ۲۶ ۱۳

ای مسلمانون ربانی نہائی محیط و بسیط مین تیرہ سو چھبیس سال کا زمانہ ایک مفتہ کی برابر بھی نہین ابھی کل کی بات ہی کہ حقایق و معارف لم یزلی کی اقلیم قدس کا وہ کملی پوش تاجدار تم مین یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ کی کفر سوز وعظ فرما رہا تھا اور جمال معنی کی آلودہ ذوق لگا ہونکو وہ محترم ہادی اب نبی اوسی شان صداقت کیساتھ ہر وقت لا تموتن وانتم مسلمون کا نغمہ جان پرور سنا تا ہوا نظر آتا ہی دنیا مین اوسکے پیش کردہ خدای واحد کا زندہ کلام ازلی صداقتون کیساتھ اوسکی ابدی زندگی کا نمایان ثبوت ہی مگر افسوس کہ ہم مر رہے ہین جو اوسی عینی مشاہدات کیطرح دیکھین اور اوسکی دی ہوئی دولت بیدار توحید حق کی اہمیتون کو سمجھین انبیاء کی محترم گی شخصیت بہت ارفع اور بلند ہوتی ہی جسکا اجمالی مدعا منجانب اللہ انسانون کی ظاہری اور باطنی قوتون کو ٹھیک راستہ پر

Marfat.com

ابنیاء کی شخصیّت

عمرتان بادا دراز ای ساقیانِ بزمِ جم
گرچہ جامِ مالِ شد پُر مے بدورانِ شما

یہ امر کسی زیادہ وضاحت اور تشریح کا محتاج نہین کہ سنینِ ماضیہ مین خداوند تعالیٰ عزّ و اسمہٗ اپنی اون خاص اور برگزیدہ بندون کو نوعِ انسان کی اخلاقی اور عملی اصلاحون علمی اور عقلی درستون کیلئے وقتاً فوقتاً مبعوث فرماتا رہا قرآن پاک نے اس بدامت کا ذکر کئی مقامات پر فرمایا ہی کہ دنیا کی مختلف زمانون قرنون اور عہدون مین مختلف رہ نمایانِ حق پیدا ہوتی رہی ہین اور اللہ کیطرف سی اتمامِ حجت کیواسطے کوئی قوم یا دنیا کا کوئی آباد حصّہ ان مصلحین عالم کی بابرکت شخصیتون سی محروم نہین رہا

اسلام نے اپنی لاگ اور سچّی تعلیمات توحید کیساتھ اس صداقت کو "لکلّ قومٍ ھادٍ" کا ایما فرماتی ہوئی اپنی اعلانِ کلمۃ الحق لا الٰہ الا اللہ کا خاص استحقاق سمجھا ہی کہ میری تعلیم کوئی نئی تعلیم نہین بلکہ وہی ازلی صداقت ہی جسے "زرتشت" نی ایرانی ہونی کے لحاظ سی ماژندران و ری سے اور ماوراالنہر یا آذربائجان کی علاقون مین داؤد سلیمان اسحاق یعقوب نوح ابراہیم لوط و ہود صالح اور یونس اور پھر موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نی ارضِ مقدس دمشق و حلب شام و فلسطین مین خالص یزدان پرستی اور توحید مطلق کی ہمت آفرین صدائون کیساتھ پھیلایا ہے خواجہ حافظ دیوان مین ایک جگہ خوب شعر کہتی ہین

بباغ تازہ کن آئین دین زرتشتی کہ خون کہ لالہ بر افروخت آتشِ نمرود

بہرکیف اب رہی مصلحین ہندوستان و چین جن کی اسمای گرامی قرآن پاک مین یقیناً نہین پائی جاتی سو اس بابت ہمنی کتاب "کوکب سعادت" مین کہین عرض کیا ہی کہ خداوند تعالیٰ کا منشا قرآن پاک کو تمام دنیا بھر کے مرسلون پیغمبرون ہادیون اور رہ نماؤن کی نامون کی فہرست بنانیکا نہ تھا جن قومون سی قرآن پاک کا تخاطب تہا وہ عرب یہودی۔ صابی اور رومن کیتھولک عیسائی تہی اور ان لوگون کی ہدایت کیواسطے اونہی بزرگون کی اسمای گرامی کو یاد دلانی کی ضرورت تہی جنہین وہ لوگ خود ہی اپنی اپنی صحایف یا آسمانی نوشتون کی وجہ سی پہچانتی اور جانتی تھی اور اونکی تعداد بہی کافی سی زیادہ تھی عربون عبرانیون شامیون اور یونانیون کی اصلاح خیالات و عقائد کیلئے یہ بات چندان ضروری نہین کہ اونہین چین و ہند کی ممالک بعیدہ کی وہ نام سنای جاتی جو لب و لہجہ اور زبان و بیان رسوم و عادات کی رو سی بالکل نامانوس اور اجنبی تھی

لیکن کتاب پاک قرآن نی بایں ہمہ اپنی ہمہ گیر ازلی صداقت کی ربانی ہدایتون سی اس حقیقت کو کہی تامل کی بغیر ظاہر کر دیا کہ تمام اقوام عالم مین منجانب اللہ ہادیون رہ نماؤن اور خدا کی برگزیدہ بندون کا نزول ہوتا رہا ہی اور ساتہ اوسنے یہ بہی سنا دیا کہ میرے عہد نزول سی پیشتر کی تمام الہامی نوشتے بہی واجب التسلیم اور لائق ادب ہین بین اونکا مصدق ہون کہ نہ مکذب البتہ وہ خرافات اور باطل معتقدات جو اون عہد سلف کی نادان

عارف نیراز خواجہ حافظ نی اس شعر مین "ساقیانِ بزمِ جم" کی دل آویز تشبیہ اوس جمشید وقت رسول عرب و عجم کیے حاشیہ نشین صحابہ کرام سے دی ہی اور نہایت مستانہ ادا کی کیا ہے اس مضمون کو ظاہر کیا ہی کہ ای اوس رسول پاک کی مقدس مجلسون مین بیٹھنے والی خوش نصیب ہم اگرچہ اوسوقت پیدا نہ ہوئی اور ہمین میسّر نہ ہوئی توحید کی شراب ناب اگرچہ بہت ہی زمانہ بعید مین ملی مگر تاہم تمہاری درازی عمر کی دعا کرتی ہین یعنی ابد الآباد تک حشمت ہی مین رہو جو کچہ تم سب لوگ اوس خم عرفان قرآن پاک کیساتھ سامان سرور و ایمان چھوڑ گئے ہو ہمنے بہی سمجھ لیا ہے اگرچہ ظہور رسالت ماآب کو اگرچہ خاص زمانہ تمہاری ہی حصہ مین آیا

(مصنف)

کی حفاظتون کی سایہ مین سنہ سامان سرور و ایمان چھوڑ گئے تمہاری اون مبارک کوشش

Marfat.com

کی رکنی اور اُنہا نیوالی لوگون کی اپنی مختلف کوتہ فہمیون اور جہالتون سی پیدہ اگرچہ گندہ مگر ایجادبندہ کی طور پر
قایم کر لیئے ہین مین اُون کی تکذیب کرتا ہون کیونکہ ایسا نہ کرنی مین قومون کی خوفناک علمی عقلی سُستون اخلاقی اور عملی
پستیون کی بلائین مستور و مسلّط رہینگی اور میرے پاس اپنی صداقت کیا تھہ اس ترمیم و اصلاح یا تکذیب کا یہ علمی اور عقلی مسلّمہ
ثبوت مین آفتاب کیطرح روشن و منوّر موجود ہی کہ شرک و ضلالت گمراہی اور جہالت کی تعلیم خدائی اور خدا کی کسی
سلیم الفہم صحیح الدماغ اور انجام بین لوگون کی کبھی نہین دی یہ سب کچھہ مرور ایام اور امتداد زمانہ کی باعث
قومون کی علمی غفلتون اور مذہبی لوگون کی غلط فہمیون علمی اور عقلی کوتاہیون سی پیدا ہوگیا چنانچہ اس حقیقت
کو قرآن پاک نی خدائی واحد و قیوم کی اس ارشاد حق کی صورت مین سنایا ہی

قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحٰن اللہ وما
انا من المشرکین ٥ وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم من اھل القریٰ
افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلہم ولدار
الاخرۃ خیر للذین اتقوا افلا تعقلون ٥ پ ۱۳ ع ۶

(ای پیغمبر ان لوگون سی کہو) کہ میرا طریق تو یہی ہی کہ سبکو خدائی واحد کیطرف بلاتا ہون اور جو لوگ میری پیرو ہین وہ ہم
سب دین کی ایک معقول رستی پر ہین (جسے یہ ان نہین سمجھ سکتا ہی) اور اللہ کی ذات پاک ہی مین شرک کرنیوالون
مین سی نہین ہون (اور ای پیغمبر) تمہی تم سی پہلی بہی بستیون ہی کی رہنی والی ان نہین پیغمبر بنا کر بہیجتے تہی اور ہم
اُون پر وحی نازل کیا کرتی تہی تو کیا یہ لوگ ملک مین کبھی چلے پھرے نہین جو اپنی انکھون سی دیکہتی کہ پہلون
کو جہٹلانی والی پہلی لوگون کا انجام کیا ہوا (اسمین کچھہ شک نہین کہ جو لوگ اللہ سی ڈرنیوالی اور حق پسند
ہین اونکی لئی عاقبت کا گہر دنیا کی چند روزہ مقام سی کہین بہتر ہی (ای لوگو) کیا تم اتنی بات بہی نہین سمجھتے ؟

نزول انبیا کی اسی حقیقت اور توحید حق کی صداقت کی نسبت ان اذکار کی اگے اوس رسول محترم ہادی محشم کی
اوس آسمانی ہدایت اور ربانی سچائی کو بحکم الہی سامعین تک یون پہنچایا

ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ اٰیۃ من ربہ انما انت منذر
ولکل قوم ھاد ٥ پ ۱۳ ع ۔

اور جو لوگ خدا اور رسول کی منکر ہین اعتراضاً یہ کہتی ہین کہ اس شخص (محمد) پر اسکی پروردگار کیطرف سی
کوئی نشان دلانیوالی نشانی کیون نہ اتری (مگر) ای پیغمبر تم تو صرف لوگون کو عذاب الہی سی
ڈرانیوالی ہو اور بس تم کچھہ انوکھی پیغمبر نہین ہر ایک قوم کا ایک نہ ایک رہنما ہدایت کرنیوالا ہوگذرا ہی

ہر ایک سمجھدار ان آیات بالا سی انبیاء علیہم السلام کی شخصیتون اور اونکی حال و قال کی خصوصیتون کو بخوبی سمجھ سکتا ہی اور نیز یہ
بہی کہ دین برحق اسلام اپنی تعلیمات صادقہ سی دنیا کی سراسر حصہ مین بعثت انبیاء کا قایل اور معترف ہی بنابرین دنیا کی
وہ تمام برگزیدہ نفوس اور ہادیان اقوام جو ارض مقدس شام و دمشق کی علاوہ ایشیائی وسطی اور شمالی یعنی

Marfat.com

چین اور سندوستان مین ظہور پذیر ہوتی رہی ہر طرح ہم سب کیلئے واجب الادب اور لائق احترام ہین اب رہی یہ بات کہ وید الہامی ہین کیونکہ اوسکی تعلیم مین بہت سی جگہ رطب و یابس روایات اور دور از علم و عقل حکایات کا اشتراک پایا جاتا ہی یہ بات بہت سی جگہ قابل غور ہی اسلیئے کہ توریت اور انجیل بہی باوجود اپنی حقیقی صداقتون کی نزدرسال کے عرصہ مین بہت سی بادہ ہوا خیالات اور عجیب و عجیب معتقدات کا مجموعہ بن گئین تو کیا بیسیون نزدرسال کی زمانہ دراز مین اگر وید بہی ہر قسمون جوتشیون اور پنڈتون کی ہاتھون اپنی مفید خلق تعلیم کا حصہ کھو چکی ہون تو کیا عجب ہے مگر اسلام بانیان مذاہب اور ہادیان اقوام کی بنادیی اور اصولی صداقتون کی باعث اپنی پرو کو اس شریفانہ خیال و اصول کی ہدایت کرتا ہی کہ مسلمان کسی بزرگ قوم اور کسی قوم کی مذہبی کتاب کی خواہ مخواہ توہین حرمتی نہ کرین اور اس گناہ لسانی کی روک تھام کیواسطے اسلام نے اپنی شرافت آموزیون سی ہمین یہ مبارک الفاظ سکہائی ہین،

آمنتُ باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرّہ،
من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت

یعنے ہمین ایمان لایا خدای واحد پر اور اوسکی فرشتون پر اور اوسکی نازل کردہ تمام آسمانی کتابون پر اور اوسکے تمام مرسلون پر قیامت کے دن پر اور اللہ کی قایم کردہ اندازہ خیر و شر پر کہ وہ اللہ ہی کا قایم کردہ ہی اور حیات بعد الموت پر دین برحق اسلام کی اس تلقین کردہ اصول ایمان و یقین مین ہی کوئی استثنا ہمین پایا جاتا ہی اوسکی تعلیم مین جس قسم کی عالمگیر صداقت پائی جاتی ہی اسطرح وہ اپنی ہر عقیدہ کی تبلیغ مین ایک نہایت لاجواب ہمہ گیری رکہتا ہی الغرض دنیا کی تمام پاک نفس اشخاص ہادیون رہنماؤن اور مرسلون کو اسلام نے اپنی فطری فراخدلی اور فائق بالغ النظری سی نہایت احترام و ادب کی نگاہ سی دیکہا ہی مزید براں لا نفرّق بین احدٍ منہم فرما کر اپنی عالمگیر صداقت کو زیادہ استوار کیا ہی کیونکہ مرسلین و انبیاء کی محترم شخصیتین ما و شما کیلئے کسی طرح بہی قابل الزام و نفرت نہین ہین

اب جو لوگ اوس ہادی محتشم سید المرسلین رحمتہ العلمین رسول عرب و عجم کی ذات عالی صفات پر محض اپنی نادانیون اور تنگ چشمیون سی خلاف تہذیب و عقل آئے دن رقیق حملے کرتے رہتے ہین اونہین اپنی جہالتون اور ناسپاسیون سی واقعی شرم کرنی چاہیے کہ وہ کس ناقابل تلافی غلطی مین پڑے ہین ہماری تمام عزیزان نوع جو اہل کتاب ہونیکی مدعی ہین اسلام اور بانی اسلام روحی فداہ کی پاکیزہ ہدایات پر غور کرین اور ہماری عزیزان قوم بہی جو اپنی کنعور زیون سی محض حامل قرآن یا مسلمان ہونیکی بنا پر اپنی سوا سبکو گمراہ اور دوسری اقوام کی مقتدایان دین کو حقیر و ذلیل سمجہنے کی عادت مین گرفتار ہین اپنی پاک مشرب اسلام کی اخلاق آموزیون پر نظر ڈالین کہ انہون نے اپنی شعار دینی اور دینوی کو کہان تک بگاڑ لیا ہے مختلف انبیاء اور مرسلین کی متعدد قومین اگر غلطیون اور غلط خیالیون مین مبتلا ہین تو اون کی ان جہالتون مین اون پاک نفس ہادیان مذاہب و ملل کا کیا گناہ ہی؟ ہماری حالت آج خود کی حد قابل اصلاح ہو رہی ہی اگر ایسا نہ ہوتا تو بی شبہ ہم خود کو خیر الامم ہی کہنے کی مستحق تہی بلکہ کہنے کی ضرورت ہی نہ رہتی ہماری اخلاق و اعمال اور افعال و کردار بی کہے اس امر کی تصدیق کرتے قال سی حال کا رتبہ تیقیناً بالا ہی

Marfat.com

اس مین شک نہین کہ جب کسی قوم کا کوئی فرد اسلام یا اوس ہادیٔ اسلام کی ذات ستودہ صفات پر ناملائم اور مجہولانہ حملے کریگا تو ایک مسلمان کی غیرت ہرگز یہ تقاضا نہین کرسکتی کہ وہ خاموش بیٹہا سنتا رہی لوگو یہ یاد رکہو کہ ہم سب مسلم شامت اعمال سے خواہ کیسے ہی انتہا درجہ کے افلاس کی نیچے دبی ہوئی کیون نہ ہون اور فلاکت و مفلسی نے ہمین چاروں طرف سے گھیرا ہی کیون نہ رکہا ہو لیکن پھر بہی ہم اپنی اس گئی گذری حالت پر بہی تن من اور دہن اوس سرور کائنات رسول اور مفخر موجودات رہنما کی ذات بابرکات پر ہر وقت نثار کرنیکو تیار ہین اسلیئے کہ اوسکے فضایل و محاسن اور شرف و اقتدار کا پائیدار اثر ہماری جانون روحون اور دلون دماغون پر نہایت ہی گہرائی کیساتھ پڑچکا ہی لہذا اے دنیا کی دولت مندو! اور اپنی گڑی ہوئی خزانون کو دیکہہ دیکہہ کر خوش ہونیوالو! تم ہمین ایسا مفلس و قلاش اور بے ساز و سامان بہی نہ سمجہ لینا تمہاری خزانی ہمین بہکا نہ سکینگے اور تمہاری خوش پوشیان ہمین ہرگز فریب دینے مین کامیاب نہ ہونگی کیونکہ ہمین اوس منجی اعظم رسول عرب و عجم کی با اقتدار و مکمل شخصیت سے تعلیم توحید کی صورت مین وہ دولت پائیدار ملی ہی کہ وہ ہمین اپنی فیض بخشیون سے آج بہی چشم زدن مین مالا مال کرسکتی ہی صرف لا الہ الا اللہ کی صحیح مفہوم و مطالب کو سمجہنے کی دیر ہے

غلام ہمت آن رند عافیت سوزم — کہ در گدا صفتی کیمیا گری داند

ہمارا اوس خدای حی القیوم پر ایمان ہی جو امیرون کو غریب اور غریبون کو امیر بناتا ہی اگرچہ اوس خالق اکبر کے قایم کردہ نظام و آئین کی سمجہ ہماری دلون دماغون سے کچہہ نکلی ہوئی ہی مگر ہم اوسکی قادرانہ اور مختارانہ صفات کو نہین بہولے کہ وہ تاجدارون کو مفلس اور مفلسون کو تاجدار کرتا ہی ہم جیسے کہ اپنی دولتمندانہ حالتون پر بحکم قرآن ناز و فخر کرنے کی مستحق نہین بلکہ شکر کرنیکے سزاوار ہین ایسے ہی اپنی فلاکتون اور پریشانیون پر اللہ کی ذات سے مایوس ہونیوالے بہی نہین کیونکہ ہمین اوس خدائے واحد کا یہ ہمت آفرین ارشاد کچہہ کچہہ ابہی تک برابر یاد ہے اور یہ سب اوسی بزرگ ہادیٔ معظم روحی فداہ کی دی ہوئی کتاب "قرآن پاک" کا ایمان افزا فیض ہی جو کبہی بند نہ ہوگا

ومن اراد الاخرة وسعی لہا سعیہا وہو مومن فاولئک کان سعیہم مشکورا کلا نمد ہؤلاء وہؤلاء من عطاء ربک و ما کان عطاء ربک محظورا ٥ انظر کیف فضلنا بعضہم علی بعض وللاخرة اکبر درجت واکبر تفضیلا ٥ ع ١٥ ٢

اور جو شخص انجام کی بہتری کا طالب ہو اور اوسکی لئی جیسی کہ چاہیے عملاً عقلاً اور عملاً عاقلانہ جد و جہد اور کوشش بہی کرے اور اللہ کی نظام پر ایمان بہی رکہتا ہو تو ایسی ہی لوگ ہین جنکی کوششین کامیاب اور خدا کو مقبول ہونگی اے پیغمبر حال اور مستقبل دونون کی بہبودیون کے طالبون کو ہم تمہارے پروردگار (یعنی اپنی بخشش سے امداد دیتے ہین اور تمہارے پروردگار کی بخششین عام ہین کسی پر بند نہین (اے پیغمبر) دیکہو تو سہی کہ ہمنے دنیا مین بعض کو بعض پر کیسی برتری دے رکہی ہی مگر انجام کار کی کامیابیون کے درجے کہین بڑہکر ہین اور اون کی فضیلتین بہت افضل ہین

قرآن پاک کی تعلیمات صادقہ کو دیکہتی ہوئی ہمین قوم کی علمی عقلی اور عملی پریشانیون پر بڑی حیرت ہوتی ہی واقعی ہم مسلمانون کی

Marfat.com

کتاب الہدیٰ کی معنومات کو عام طور پر سمجھنی مین جہان اور صدہا قسم کی دماغی غلطیان کی ہین وہان ایک یہ بات بہی ہی کہ قرآن پاک مین
آخرت کا لفظ جہان بہی آیا ہی وہان سبہی اوس سی قیامت ہی مراد لی ہی قیامت برحق ہی اوسکی باری مین کچہ کلام ہنین لیکن اسی مفہوم
کی جو مسلمانون نی لفظ آخرت سی عموماً قرار دی لیا یہ خیال ہی پیدا کرادیا کہ ایک مسلمان خدا پرست صالح اور ایماندار انسان کی تمام
راحتین خوشحالیان اور کامیابیان صرف فردائی محشر ہی کی میدان مین ظہور پذیر ہونگی گویا مسلمان دنیا مین صرف ذلت و عسرت
اور ہلاکت و نحوست ہی کیلئے پیدا ہوی ہین اور اونکی واسطے ہر جگہ یہان تنگی ہی تنگی ہی استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ من سیئات اعمالنا افسوس ہی کہ مسلمان اس خصوصیت اور دین برحق کی سعادت افزائی کو کیونکر بہولگئی کہ انبیاء
علیہم السلام کی مقدس شخصیتین ان نون کا حال و مستقبل دونون دربارہ نزیکی واسطے ظاہر ہوتی ہین چنانچہ آن حضرت
صلعم کی پرشکوہ رسالت کی بعد ایسا ہی ہوا کہ مسلمان کلام پاک کی سچی معنومات کو سمجھی اور اون پر کاربند ہونی کی برکت سے
دین و دنیا برکتون اور عقل و علم اخلاق و عمل کی سعادتون کی وارث ہوئی اور اونہین وہ اقبال و عروج شوکت و حشمت
حاصل ہوی کہ دنیا بہر کی قومین دیکہتی کی دیکہتی ہی رہ گئین

لیکن جدن سی بعض خوش اعتقادیون اور عجایب پرستیون کی باعث کتاب اللہ کی عقل افزا مطالب نذر اوہام ہوگئی
اوسی دن سی مسلمانون کا زوال علم و عقل اور اونکی اعمال و اخلاق کی تباہیان شروع ہوگئین اور وہ اپنی تکالیف و تذلیل کی
ہر حالت پر بغیر کسی غور و تدبر کی محض اسلیئے خاموش ہوکر بیٹہتے چلی گئی کہ یہان ہر طرح کی راحتین اور مسرتین محض کافرون
کا حصہ ہین ہماری لئی سب کچہ فردائی محشر ہی کی ظہور پر منحصر رکہا گیا ہی مگر سمجہا جائی تو آخرت اور انجام کار یا مستقبل انسان
کی اچہی بری علمی اور عملی حالات ہی کا ایک لازمی اثر - نتیجہ اور انجام ہوتا ہی قومون کی واقعات اور حالات ہی تہی
جنہین دیکہہ کر خدا کی وہ نزرگ و محترم بندی (جو اپنی اتم اور مغز شخصیتون کیساتھہ وقتاً فوقتاً دنیا مین آتی رہی) اپنی عہد کی
لوگون کی پیش آیندہ تباہیون اور بربادیون کا یقینی اعلان فرمایا کرتی تہی پس ثابت ہوا کہ حالات ہی کی اصلاح مستقبل
کی بہتریون انجام کاری درستیون اور پیش آیندہ تکلیفون سی بچنی کا سامان ہی انسان کو واقعی اپنی غافلانہ کردار و
اعمال کی اصلاح اور حالات و خیالات کی درستی سی دو راحتین نصیب ہوتی ہین ایک راحت تو اسی دنیا مین اوسی
حاصل ہوجاتی ہی کہ اوسکی زندگی امن و عافیت سی گذرتی ہی اور اوسکا ضمیر و قلب جہالت کی بیہودہ اضطراب
انگیزیون سی نجات پاکر ہمیشہ مطمئن اور مسرور رہنی والا ایمان و اطمینان پائیگا ہی اور علی ہذا دوسری راحت اوسکی
لئی وہ ہوتی ہی جو اوسی اپنی اعمال حسنہ کی جزا کی طور پر حیات بعد الموت یا آخرت زندگی کی انجام کار مستقبل اور
قیامت مین یقیناً ملنی والی ہوتی ہی ہو اللہ ذو الفضل العظیم کا یہی مفہوم ہے

ایسے ہی اگر کوی انسان بداعمالیون براہیون غلط اندیشیون اور خلاف علم و عقل لغویات مین مبتلا ہوتا ہی
تو اللہ کی اٹل اور مستقل آئین کی مطابق اپنی سیہ کاریون اور جہالتون کی پاداش مین دنیا ہی کی سزا پاتا ہی ایک تو
اس دنیا کی ذلتین اور تباہیان اوسپر مسلط ہوجاتی ہین دوسری سزا وہ ہی جو اوسی اپنی افعال و اعمال کے
ناگزیر نتایج پر مرنی کی بعد یا قیامت مین بہی اٹہانی ہوگی ہو اللہ عزیز ذو انتقام - بی دربار ہوا

آہ مسلمانون کو یہ اسلامی حقیقت اور قرآنی صداقت کیون یاد نہین آتی کہ ایک باہوش عاقل مسلمان

Marfat.com

اور ایماندار ان کی جنتی مستحق اسی عالم مظاہر مین شروع ہو جاتی ہین بیشک خدائی نظام و آئین کو سمجھنے والی عاقلون اور اوسکی قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنیوالی سعید الفطرت بندون اور اللہ کی دی ہوئی تمام قوتون سے عقلمندون کی طرح علمی عملی اخلاقی اور تمدنی فرائض حیات ادا کرنیوالی ان نون کیواسطے ایک جنت نہین بلکہ دو ہین چنانچہ سورہ "الرحمان" مین جہان خداوند واحد نے اپنی جلال کبریائی کی بے انتہا وسعتون اور قدرت کی نرالی نشانیون کو نہایت دل ربا پیرایہ بیان مین ذکر فرماکر بیان فرمایا ہی وہان ایماندارون اور صحیح الاحساس بندون کی بشارت کیلئے بالفاظ صاف یہ بھی سنا دیا ہے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

اور جو شخص اپنی اعمال کی بازپرس کے خیال سے اللہ کی سامنے مجرمانہ حیثیت کیساتھ کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اوسکی دو جنتین ملینگی پس اے لوگو تم اپنی خدائی پروردگی کون کون نعمت کا انکار کروگے

عارف شیراز خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ قرآن پاک کی اسی مفہوم کو اپنی سلیم الفہمی سے سمجھکر مستانہ انداز مین بیان کیا ہے ان الفاظ مین ادا کیا ہے

چون بہشت نقد من امروز حاصل میشود　　وعدۂ فردای واعظ را چرا باور کنم

الغرض انبیا کی شخصیتین عموماً حال و مستقبل آغاز و انجام سبکی خوشحالیون اور کامرانیون کی سامان سعید ساتھ لیکر دنیا مین صدور فرماتی ہین اور نوع انسان اونکی ہدایتون سے فیضیاب ہوکر علم و عقل کی سعادتین اخلاق و عمل کی نعمتین اور دین و دنیا کی برکتین حاصل کرتی ہی اسلیئے ہادیان مذاہب اور وہ تمام مصلحین عالم جو دنیا کی سر آباد مقام پر تشریف لائی ہماری لئی ہر طرح واجب الاحترام ہین اور دین برحق اسلام کی ہدایت بھی یہی ہے، لیکن اوس ہادی محترم رسول برحق روحی فداہ کی نہایت مہتم بالشان شخصیت جن جن فضایل کاملہ کا مکمل مظہر تھی افسوس کہ مسلمانون نے اپنی عقلی پستیون اور عملی سستیون سے خود اون محاسن و کمالات کی خصوصیتون کو گویا بالکل بھلا دیا اور اپنی تمام عاقلانہ عملی اور علمی رفعتون اخلاقی اور تمدنی کوششون کو تھپک کر خوشحالیون اور مسرتون کیلئے محض فردای قیامت کی مشتاق و منتظر بنکر بیٹھ گئے اللہ اللہ اس ہمدرد قوم کو راستہ پر چلتے چلتے کیا ہوگیا اور اوسکی موجودہ حالت کیقدر خلاف اسلام خلاف فطرت خلاف علم و عقل اور اون نیچرل ہی

عکس روی تو کہ در آئینہ جام افتاد　　زاہد از پرتو مے در طمع خام افتاد

لیکن یہ انہین خلاف ورزیون غافلانہ خوش اعتقادیون اور طمع خام کی سرمستیون کا نتیجہ ہی کہ مسلمان آج دنیا کی جس مقام پر ہین امن و عافیت کی زندگی انہین نصیب نہین تمام دنیای اسلام پر ایک سخت مدہوشی اور عقل و فہم کا انجماد مسلط ہی بتبک اللہ سچ فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۝
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا

Marfat.com

عن سبیلہ قل تمتعوا فان مصیرکم الی النار ۝ پ ۱۳ ع ۱۷

اون لوگون کا حال بھی قابل دید ہی جنہون نے اللہ کی نعمتین پائین اور اون کی عوض مین اعماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً) اللہ کا شکر کرنیکی بجائے ناشکریان کین اور قوم کی قوم کو اپنی حماقتون سی ہلاکت کی احاطہ مین جا اتارا کہ وہ سب کے سب جہنم مین جائینگے جو بہت برا ٹھکانا ہی (اصل یہ ہی) کہ ان لوگون نے اللہ کے مدمقابل دوسری معبود و معاون کھڑی کر رکھی ہین تاکہ وہ اپنی دلفریبون سی انہین اللہ کی راستہ سی بھٹکا دین (ای سنمر) ان لوگون سی کہو کہ چیز تم اپنی نادانیون کا چند روزہ لطف بھی اٹھالو پھر تو تمکو پرتایبون گرانہون کی جہنون اور اندرونی و بیرونی سوزشون ہی کیطرف جانا ہی

سبحان اللہ انبیا کی مقدس شخصیتون مین وہ اتمی لقب منجی اپنی خاص شخصیت سے حقائق فطرت اور اسرار علم و عقل کی گرہ کشایون کی اعتبارات سی منجانب اللہ کس بلند ترین درجون پر تھا اصلاح اعمال و اخلاق اور درستی خیالات کیلیے ارشاد حق اوسنے دنیا کی سامنے کیسی رفیع الشان صداقتین پیش کی ہن اور اللہ کی نظام و آئین کو کس طریقہ سی محض ہماری بہتری اور حال و مستقبل کی بہبودی کیواسطے ظاہر فرمایا ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

من کفر فعلیہ کفرہ ومن عمل صالحا فلانفسہم یمہدون ۝

جس کسی نے اللہ کی ضابطون کو جھٹلا کر جہالت کی اوس جہالت کا وبال اوسی کی جان پر ہی اور جس نے سمجھ سوچکر (عاقلانہ طور پر) نیک کرداری اختیار کی تو اسکا بدلہ بھی اوسکی ذات اور اوسی کی نفس ناطقہ کو ملیگا اور وہ اپنی لیئے حال و مستقبل کی خوشحالیون کا سامان کر رہا ہی

ہمین یاد ہی کہ ہماری عزز وطن مہاشہ دھرمپال نے (جواب بوجوہ چند "زان سوراندہ و زین سو درماندہ" کی طور پر غازی محمود" نے پھر اوسی مصلح عالم رسول عرب کے آستان بوس نیاز ہوئی ہین) کبھی اپنی حمیر پر دانستہ یا نادانستہ ظلم کر کے قرآن پاک کی نہایت عظیم الشان "سورہ الرحمن" کا جواب لکھا تھا جسے دیکھکر ہماری خوش خیال آریہ عزیزون نے خوب خوب لعنتین بھیجین کہ دھرمپال جی نے گویا ہمارے کی تاری توڑ کر دھر دی ہین لیکن اوس منجی اعظم رسول عالم کی حلقہ بگوشان نیاز اور علم برداران توحید کی دلون پر جو صدمات اوس بکواس سی گذری اوسنہن وہی دل محسوس کر سکتا ہی جسی در حق کی دولت اور فہم سلیم کا کچھ حصہ ملا ہو خیر وہ ہوا ہی آئی اور گذر گئی دنیا عجب مقام ہی دھرمپال صاحب بھی اب میان محمود بنی زندگی گذار رہی ہین لیکن اون کی طفلانہ یا ابلہانہ حماقتین اونہین غالباً مرتے دم تک ایک قسم کی دماغ آشوب اور روح فرسا اضطراب مین رکھینگی کہ انہون نے دنیا کی چند روزہ بی ثباتی اور غلط آسائشون کیواسطے اللہ کی پاک کلام کی سخت بی حرمتی اور ناقدردانی کی ہی

سر مدعم عشق بوالہوس را ندہند — سوز دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بہ کنار — این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

میان محمود یا دھرمپال" یا اور اسی قسم کی پاپڑ سونٹنی اور بیلنے والی دوسری جملہ ہین ہی کس شمار و حساب مین "منہ کا اوپر تھوکا ہوا منہ پر ہی گرتا ہی مگر نہ وہ لوگ رہینگے نہ اون کی بیہودہ سرائی لیکن اللہ کا مقدس و محترم کلام اپنی ازلی صداقتون کیساتھ

Marfat.com

دنیا مین ہمیشہ "روح پرور" شانون سی حکمتا اور سلیم الفہم حق شناسون کی دل آرائیان کرتا رہی گا "صدقت یا رسول اللہ"

غلام نرگس مست تو تاجداران اند خراب بادہ لعل تو ہوشیاران اند

قرآن پاک کی سر ایک آیت گنجینہ اسرار اور بجای خود گویا ایک ایک کتاب ہی اللہ کی کلام پاک کی فہم وادراک اور اظہار وبیان کیلیے اوسی خدای واحد وبرتر کی خاص فضل وفیض کی ضرورت ہی مگر ہم "نظام عالم اور اسلام" کی عنوان مین بفضلہ سورہ الرحمن کی پرشکوہ تشریحات کا صرف ابتدائی حصہ اہل بصیرت کی پیش کرنا چاہتی ہین جس سی یہ بات بی یہ معلوم ہوسکیگا کہ اوس رسول برحق محسن خلق ہادی کی محترم شخصیت علم وعقل اخلاق وتمدن اور سائینس وفلسفہ کی عقدہ کشائیون کی ملحوظ طابی کن کا ملانہ فضایل اور بالغانہ شمایل کا مکمل نمونا تہی لیکن جو لوگ اوس مبصر فطرت کی ذات ستودہ صفات سی اتنک اپنی شقاوت اور کوتہ فہمی کی باعث بدگمانیون کی امراض مضمنہ مین متبلای اوہام ہین اونکی سمجہنی کیواسطے اونہن کی جہالت وشقاوت اس امر کا ثبوت ہی کہ وہ محترم شخصیت جو فاران کی چوٹیون پر ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی کا سعادت آموز وعظ سناتی ہوی اور اصنام وعناصر پرستی کی توہمات کو پاش پاش کرتی ہوی آفتاب کیطرح نمودار ہوی ہر طرح قابل عزت واحترام ہی کیونکہ جس کامل صداقت توحید مطلق کو اوس مکمل وافضل اور اللہ کی بزرگ انسان ینے ایسی بداہتون کیساتہ نمایان طور پر سمجہا کہ نہ وہ مادہ کی قدامت کی فریب مین آیا اور نہ وہ روح کی ازلیت کی مغالطہ انگیز بلکہ ترک آموز الجہا ومین الجہا اور اوسکی اس صاف وصریح حقیقت نمای کو جو لا الہ الا اللہ کی صورت مین اتنک موجود ہی اور موجود ہی رہی گی باوجود ہزارہا فلسفہ دانیون کی تاہنوز لاکہون کروڑون ایل ایل ڈی یورپ کی مار طبعیات ہینیز رنگلر اور ای - ایچ ڈی وغیرہ بالکل سمجہنی سی معذور ہین کیا ان ی دماغون کی یہ حیرت انگیز کوتاہی اوس کی واجب التسلیم فضیلتون کا ثبوت نہین ؟ "آی دوستو اللہ سی کہہ تو ڈرو

بولائی تو اگر بندہ خویشم خوانی کار سر خواجگی کون ومکان برخیزم

اشہد ان لا الہ الا اللہ واحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ.

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

صدقت یا رسول اللہ

بکمال عقل وشعور خود بکنار اہل سخن درآ تو ز نافہ کم نہ دمیدہ در دل کشا بہ ختن درآ

الحاصل اب ہم اس احساس خاص سی الگ ہوکر عنوان مضمون کیطرف آتی ہین کہ اوس متہم بالشان مصلح کی محترم شخصیت کے ظہور سی پہلے دنیا مین جسقدر برگزیدہ نفوس ہادیان مذاہب اور رہنمایان نبی نوع مبعوث ہوی تہی خدا کی اس نہایت شریف النفس اور برحق رسول کی اونہون سبکو واجب الاحترام سمجہا اور نوع انسان مین اونہون سبکے پیش کردہ صحایف اور الہامی نوشتون کو احیای حق کی سلسلۂ توحید مین منسلک کرکی قرآن پاک کو اونہون سبکا مصدق قرار دیا اور خود کو تمام انبیاء علیہم السلام کی گرامی شخصیتون کا مودبانہ اعتراف کرتے ہوی اونکا ہم آہنگ فرمایا بلکہ ارشاد آسمانی سی کسی خود پسندانہ خیال کی بغیر اس امر کا اعلان لوگون کو بالفاظ ذیل سنایا

Marfat.com

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ
وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ پ ۱۳ ع ۶

(اے لوگو! یہ قرآن) کوئی من گھڑت بات نہیں بلکہ اپنی صداقتوں کی اعتبار سے اپنی سے پہلی کی نازل شدہ تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہی جو اہل کتاب کے ہاتھوں میں ہیں اور اس میں خدا کو سمجھ سکنے والی ایمانداروں کیلئے ہر چیز کا مفصل بیان اور ہدایت و رحمت ہی

اس اظہارِ حق کے بعد دنیا کی تمام انسانی روحوں کا وہ تعلیق رہ نما احیائے توحید کے متعلق ارشادِ حق یوں فرماتا ہے

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ
مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ پ ۱۷ ۲

کیا لوگوں نے خدا کی سوا دوسری دوسری معبود و سجود بنا رکھی ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو) کہ اپنی اس باطل پرستی کی کوئی دلیل تو پیش کرو؟ جو حق پرست میری ساتھ ہیں اون کی کتاب تو یہی (قرآن) ہی اور جو مجھ سے پہلی ہو چکی ہیں اون کی کتابوں میں بھی یہی تعلیم توحید کا ذکر ہی (تم اون میں سے دوسری معبودوں کی سند دکھاؤ) (مگر) بات یہ ہی کہ اکثر لوگ (ایسی بھلاوے میں پڑی ہیں) کہ حق بات کو جانتے ہی نہیں اور جب حق کا ذکر آتا ہی تو منہ پھیر لیتے ہیں

اس ارشادِ عالی کے بعد بتائید الٰہی وہ محترم اور بزرگ رہ نما اپنی ہم منصب بزرگانِ سلف کا ذکرِ خیر کسی خود ستائی اور غرور کی بغیر محض لوگوں کی علمی عقلی اخلاقی تمدنی اور عملی گمراہیاں دور کرنیکی واسطے خدائی واحد و برحق کا یہ حکم سناتا ہے جو اب تک باوجود اپنی ازلی صداقتوں اور نمایاں حراقتوں کی کروڑوں بندوں کی سمجھ میں نہیں آیا

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا
فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ

(اور اے پیغمبر) ہمنے تم سے پہلی کوئی رسول نبی اور رہ نما اس تعلیم توحید کی خلاف نہیں بھیجا ہم یہی وحی اوسپر نازل کرتے رہی کہ ہماری سوا اور کوئی معبود نہیں پس اپنی متعین سمیت ہماری ہی فرمان برداریاں کرو اور بعض نادان لوگ (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ خدائے رحمان اولاد رکھتا ہی (مگر) اوسکی ذات اس اتہام سے پاک ہی ہاں خداوند برتر اپنی مغفرت اور اوسی جاننے سمجھنے والی بندی ضرور رکھتا ہی (جنکی گواہی یہ ہی کہ)

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝

(وہ بندی ایسے فرمان بردار ہوتے ہیں) کہ خدائے ذوالجلال کی آگے بڑھکر بات نہیں کرتے (یعنے اللہ نے جو نظام و آئین عالم قائم کر دیا ہی اوسکی آئینی حدود سے نہیں بڑھتے خلافِ علم و عقل اونکا کوئی فعل نہیں ہوتا وہ تو بس اللہ ہی کے احکام و نظام پر کاربند رہتے ہیں (اور وہ ایسا اس لیئے کرتے ہیں) کہ وہ خدا

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى
وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝

اونکا اگلا پچھلا (سب حال جانتا ہی) اور وہ کسی کی سفارش تک نہیں کرتے (مگر ہاں اللہ جس سے راضی ہو) (سو اور)

Marfat.com

(اوسی کسیکی سفارش کی ضرورت ہی نہین) اور وہ حق شناس بندی تو ہر وقت اللہ کی جلال سی ڈرتی رہتی ہین

چونکہ یہودیون اور عیسائیون مین روحانی مغالطون کی باعث مسیح و عزیر کی الوہیتون اور پرستشون کی خیال غلط سے راہبون اور احبارون نی اپنی تقدس نمائیون کی ساتھ مردم پرستیان پھیلا رکہی تھین اور وہ لوگ چونکہ خود نفانی فریسیون مین بھی مبتلا تھے لوگون کو بھی طرح طرح کی شرک آموز دھوکی دیتی اور اونکا مال مفت اڑاتی کھاتی تھے جسکا حال اللہ نی ان کثیرا من الاحبار والرھبان کی ایسی صادق مین بیان فرما دیا اسلیئے یہ تمام سابقہ آیات تائید صداقت اللہ نے اپنی سچے بندون کی حالت اور اون کے طرز عمل کی کیفیتون کی تفصیلی بیانات مین ارشاد فرمائی ہین کہ مسلمان ان ابلہ فریبیون سی بچے رہین اور خدا شناس و حق پرست انسانون کی کیفیت کا سلسلہ اس ارشاد عالی پر ختم ہوا

ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذالک نجزیہ جھنم کذالک نجزی الظالمین ٥ پ ١٧ ع ٢

اور (بالفرض) اگر اون بندون مین سی ہی کوی بندہ غرور مین اگر یہ دعوای کری کہ خدا کی سوا مین بھی ستائش و پرستش کی لائق ہون تو ایسا بندہ مردود بارگاہ ہی ہم اوسی جہنم کی سزا دینگے (کیونکہ شرک کرنا اور کرانا دونون ظلم اظلم ہین) اور ایسے سرکشون کو ہم ایسی ہی سزای جہنم دیا کرتے ہین

ہم یہ بات پہلی ہی عرض کر چکے ہین کہ قرآن پاک تمام مقدس نوشتون کا بی لاگ مصدق ہی اور اسلام نے تمام ادیان ملل کو ادب و عزت کی نظر سی دیکہا ہی لیکن چونکہ اوسکی مخاطب اقوام اعراب یہودی اور عیسائی تھین اسلیئے قرآن پاک نے بطور تفصیل یا عبرت جہان ذکر کیا اونہین انبیاء علیہم السلام کا نام لیا جن کی ناموں سی وہ قومین مانوس تھین اور ایسا ہی مناسب بھی تھا اسلیئے بزرگان ہند و چین کے اسمای گرامی قرآن پاک مین چنداں ضروری نہ تھی ورنہ قرآن پاک اپنی تمام تعلیمات توحید کی لحاظ سی ہر ان کی واسطے لائق ادب اور واجب التسلیم و تعمیل ہے صداقت ہر طرح مان لینی کی قابل ہوتی ہی آیات سابقہ کی بعد خدای برتر جناب موسیٰ اور ہارون کا نام لیکر حقیقت کا اظہار بالفاظ ذیل فرماتا ہی

ولقد اٰتینا موسیٰ وھرون الفرقان وضیاءً وذکرا للمتقین الذین یخشون ربھم بالغیب وھم من الساعۃ مشفقون پ ١٧ ع ٣

اور ہمنی موسیٰ اور ہارون کو جھوٹ اور سچ مین فرق کرنیوالی کتاب توریت دی اور لوگون کو راہ راست دکھانیکی لیئے ایک روشنی اور سمجھانیکی لیئے ایک نصیحت نامہ ہی (مگر) اون نیک بندون کیلیئے جو کسی حجت کی بغیر بی دیکہی اپنی خالق و معبود سی ڈرتی ہین اور اونہین پرسش اعمال کی گھڑی کا بھی خوف ہی

اب چونکہ قرآن پاک اوسی قدیم صداقت اور ازلی حقیقت کا مصدق ہی جو تمام آسمانی کتابون مین رکہی گئی تھی اسلیئے خداوند برتر و واحد اوسکی صداقتون اور حقیقت نمائیون کی بابت یون ارشاد فرماتا ہی

Marfat.com

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ط اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

اور ای لوگو یہ قرآن پاک بھی ایک بابرکت نصیحت ہی کہ ہم ہی نے اِسی بھی نازل کیا ہی تو کیا تم
لوگ اسکی صداقتون سی انکار کرتے ہو؟ (حالانکہ وہی باتین ہین جو توریت و انجیل مین تھین)

ان حالات کی بعد پروردگار عالم اوس محسن و شفیق اور بزرگ ہادی کی ذریعہ قرآن پاک کی صورت مین اوس رستی
مرسل اور نبی کا ذکر خیر سناتا ہی جسکا نام نامی ابراہیم بن آذر ہی اور جو اپنی بت پرست قوم مین پیدا ہوکر
صنم پرستی کی خلاف اٹھی تھے اور انہون نی کچہ دنون بت پرستی چھوڑنے کی بعد اپنی نامکمل رسالت کی زمانہ مین
ماہ و مہر اور مختلف اجرام فلکیہ کی پرستش نبی کی تھین مگر جب اصل حقیقت اون پر بتائید الہی کھل گئی تو
آپ نی تمام آسمانی اور زمینی ہستیون کیطرف سی دل ہٹاکر اپنا منہ خالص خدا ہی کیطرف کر لیا تھا اور
قرآن پاک کا یہ ذکر و بیان بھی بمجرد اون کیواسطے نہایت قابل غور و فکر ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ
لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝

اور اس سی پہلی ہمنی ابراہیم کو بھی فہم سلیم کی دولت عطا کی تھی اور ہم اوسکی صلاحیت پسندی سی خوب آگاہ تھی (چنانچہ) جب
اوسنی اپنی باپ اور اہل قوم سی کہا کہ یہ مورتین اور تصویرین اور بت وغیرہ جنکی پرستشون پر تم سب جمے بیٹھی ہو یہ کیا بلا
(یعنی بہتر یہ ہی کہ تم اس جہالت کو چھوڑ کر خالص خدا پرست بنون!)

خدا کی اس مرسل اول کا کہنا اگرچہ عین عقل و علم کی مطابق اور انہی فطرت کی صحیح اور حقیقی جذبات کی موافق تھا کہ ان ن
اللہ ہی کی عبادت کری اور اوسیکو اپنا معاون و مددگار سمجھی اور اپنی تمام احتیاجین اوسی کی بارگاہ حق سی مانگی
جسنی ان ن کو کائنات کی تمام کھلی اور چھپی چیزین مسخر کرنی اور اوسنی کام لینی کی خاص عزت اور قوت
بخشی ہی لیکن ابراہیم علیہ السلام کی اس ارشاد حق پر قوم وہی مجہولانہ اور ابلہانہ جواب دیتی ہی جو اکثر لکیر کی فقیر
گھامنڈ اور بی تمیز لوگ کسی غور و فکر کی بغیر آج بھی دیتی ہوی پائی جاتی ہین قولہ تعالیٰ

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝

وہ سب لوگ بولی ہم نی تو اپنی بڑون بوڑھون کو انہین کی پرستش کرتی دیکہا ہی

یہ جواب اہل بصیرت اہل فہم اور عاقل و فرزانہ بندگان خدا کیلیی جس قسم کا درد انگیز یا مضحکہ خیز ہو سکتا ہی محتاج
بیان نہین لیکن کسقدر حیرت اور افسوس ہی کہ اس کھلی گمراہی ذہنیت جہالت اور اپنی شرف فطرت کی ذلت کو
آج بھی کروڑون بندی صرف اس لیی چھوڑنا نہین چاہتی کہ انہون نی اپنی بڑون اور رشتہ دارون کو ایسا ہی کرتی
دیکہا ہی ایسے لوگ اپنی غلطی کو سمجھنی کی بجائی اپنی بڑون کی نادانیون کو اپنی حماقتون کا ثبوت خیال کرتی ہین اور اس
حقیقت کو بالکل نہین سمجھتی کہ ہر ان ن اپنی حماقتون جہالتون اور افعال و کردار بلکہ خیال کی تمام حالتون کا خود ہی جوابدہ

Marfat.com

عملی حالت کی اسی پر صداقت خصوصیت سے خداوند واحد نے تمام الہامی نوشتون کی تصدیق کر سوائی آسمانی ہدایت نامہ "قرآن" مین یون بیان فرمایا ہی کون سمجھدار کہہ سکتا ہی کہ اس حقیقت مین کبھی کوئی تبدیلی ہی ہو سکتی ہی؟

یا ایھا الناس اتقوا ربکم واخشوا یوما لا یجزی والد عن ولدہ ولا مولود ھو جاز عن والدہ شیئا ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور ہ پ ۲۱ ع ۱۳

لوگو اپنی خدای برحق کا خوف رکھو اور اپنی انجام کار کی اوس دن سی ڈرو کہ (جس مین) نہ کوئی باپ اپنی بیٹی کی کام آوے اور نہ کوئی بیٹا باپ کی کام آسکے (خداوند اپنی محکم نظام و آئین کی مطابق اس سچی قانون کا پابند ہی کہ وہ اعمال کی بازپرس کریگی) تو لوگو دنیا کی زندگی کی دھوکہ مین نہ پڑی رہنا اور نہ خدا کی باری مین فریبی شیطان کا دھوکا کھانا

فی الجملہ یہ وہ حقیقت ہی جس مین کبھی بڑی سی بڑی ان ن کی عالی ہمتی کچھہ تبدیلی اور رد و بدل نہین کر سکتی اور اسی وجہ سی ہر ان ن کو اپنی اعمال و کردار اور خیالات کی سختی سی خود نگرانی کرنے کی اشد ضرورت ہی جسکے واسطے پہلی چیز یہی ہی کہ ان ن مہمل عقاید اور غلط معتقدات سی نکلکر علم و عقل کی روشنی مین آیی اور تمام موجودات مین صرف اللہ ہی کو لائق ستایش مانی کیونکہ کائنات کی تمام چیزین اوسی خالق برتر کی فرمانبردارون مین مصروف ہین ہم ان ن سو کر اگر پتھرون درختون ستارون جانورون اور بندون کی سی نیچہ سائیان کرین تو اس مین بڑھکر نادانی اور جہالت کیا ہوگی؟ یہی احساس حق جس مقدس ان نون مین بدرجہ اتم ہوتا تھا وہ انبیای عظام کی مشرکانہ کمزوریون اور جاہلانہ غلطیون کو للکار للکار کر سنانی کو اپنے منجانب اللہ مقدور ہوتی تھے اور اون کی شخصیتین نہایت گرامی ہین

انہین مین سی نواح فلسطین و شام کا ایک وہ بزرگ ان ن ابراہیم اپنی قوم کی نادانیون اور اصنام پرستیون کو دیکھکر اوسی الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا کی وعظ سنا رہا ہی اور اوس سے پوچھتا ہی کہ الیقوم (ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون) یہ مٹی کی مورتین اور پتھرون کی مجسمے جن کی پرستش پر تو جمی بیٹھی ہی کیا بلا ہین تو اوسکی قوم کی لوگ کسی عقلی اور علمی دلیل کی بغیر یہی بھیڑسا جواب دیتی ہین وجدنا اٰبآءنا لھا عابدین" ہمنے اپنی بڑون بوڑھون اور بزرگون کو انہین بتون کی پرستش کرتے دیکھا ہی" مگر اس جواب کو سنکر خدا کا وہ سلیم الفہم ان ن اور اپنی عہد کا محترم رہنما قوم کی کسی دولتمند اور بااثر آدمی کی شخصیت سی دبنے کی بغیر اونہین برملا یہ سچی بات کہتا ہی لقد کنتم انتم و اٰباؤکم فی ضلل مبین ہ بیشک تم سب اور تمہاری آباؤ اجداد کھلی گمراہی مین پڑی رہی اس اثر اندازی اور زور دار بات کو سنکر قوم کی لوگ اوس بزرگ نوع اور اپنی محسن کو بوجہ جہالت پوچھتی ہین کہ ای ابراہیم (اجئتنا بالحق ام انت من اللعبین) کیا تو ہماری ہانسی یہ سچی بات لیکر آیا ہی یا دل لگی کرتا ہی تو اون کے اس سوال پر وہ بزرگ فیضان سرمدی کی عالم قدس کا ایک لطیف جھونکا اپنی قلب و ضمیر پر محسوس کر کی اللہ کی جلال کبریائی سی ڈر کر یون فرماتا ہی

بل ربکم رب السموات والارض الذی فطرھن وانا علی ذالکم من الشھدین ہ

(ای عزیزو) دل لگی کی بات نہین بتون کو معبود سمجھو بلکہ آسمان و زمین کا خالق پروردگار تمہارا ہی پروردگار ہی اور مین اوسکی عظمت کبریائی اور شان توحید پر ایک گواہ ہون۔

Marfat.com

الغرض یہ ذکر قرآن پاک مین بہ تفصیل موجود ہی ہر طالب صداقت تہوڑی سی تکلیف گوارا کرکے اللہ کی کتاب ہی بہت کچہ ہایکتا ہی
اِن چند سطور کی لکہنے سی ہمارا مدّعا یہ ہی کہ اوس آقای نامدار سیّد ابرار رسولِ مقبول پیشوای انام علیہ التحیات والسلام محمدؐ نے
رہ نمایان دین اور ہادیانِ اقوام کی توہین کو بہت بُرا فرمایا ہی اور اوسنی تمام برگزیدہ نفوس النسانون کی محترم شخصیتّون کو گرامی
سمجہا ہی کیونکہ اُون مقدّس بزرگان نوع کی ہدایتین شرک و بطلان کی دنائیت آفرینون سی پاک تہین تمام الہامی کتابین اوسی
صداقت کو لیکر آئی تہین جسکو کبہی سے اِن نہ عاقل غیور حق پسند بابہت شریف مہذب اور محاسن اعمال و اخلاق کا نمونا
بن سکتا ہی مگر افسوس کہ مرورِ ایام اور اقوام کی مذہبی لوگون کی خانہ ساز عقیدت آموزیون اور خود پسندیون سی حق کی جگہ باطل
اور مسلّمات علمیّہ کی عوض غلط معتقدات اور عجب آموز خیالات سمجہتے چلی گئی

اب خواہ زبور ہو خواہ وید خواہ توریت ہو خواہ انجیل قرآن پاک یہ نہین فرماتا کہ مقدّس الہامی کتابین جو
اقوام عالم کی ہاتھون مین ہین سری سی باطل ہین اسلئے بلکہ اوسکا تمام جھگڑا ہادیٔ اسلام روحی فداہ کی تمام جگہ کا وہان
اور دین برحق کی ساری پکارین اسی ایک نکتۂ علم و عقل سی ہین کہ آہ لوگون نی بوجوہ مختلف باطل کو حق اور توہمات کو
مسلّمات مین ملاکر خدائی واحد کو تو کوئی نقصان نہین پہنچایا (اور اوسی نقصان پہنچا ہی کون سکتا ہی) بلکہ اپنی ہی علمی
عقلی اخلاقی عملی۔ روحانی اقتصادی تمدّنی اور سیاسی زوال و انحطاط کی اسباب جمع کر لیئے کیونکہ مظاہر عالم کی
جن چیزون یا آسمانی اور زمینی مخلوقات کی حالتون پر غور کرکے اور اُون سی کام لیکر اشرف المخلوقات انسان نی
اپنی فطری اقتدار و شرف علمی عملی عقلی اخلاقی اور تمدّنی کو نشون کیا ہے نمایان کرنا تھا بعض مغالطون کی بنا عت
یہ خود اُون چیزون کی کام آگیا مگر اِن کیلئے یہ وہ ننگ مناک ذلّت ہی جو توحید مطلق کی درخشندہ اور نہایت
محکم اصول کو عملاً عقلاً علمی اور مانی کے بغیر آدمی سی الگ نہین ہو سکتی

پس اسی لیئے دین برحق اسلام نی ہر قوم کے سامنے یہی شاہ راہِ قدیم پیش کی کہ لا الٰہ الا اللہ دنیا
مین کوئی چیز پرستش و عبادت کی لائق نہین مگر اوسی خالق اکبر کی ذات واحد جس نے اِس کل کائنات کو پیدا کیا ہے
یہی اسلام کا وہ مسلّمہ جس کو تسلیم کرنے سی وہ اب تک نزار ہا لکہی ٹہری لوگون کی کوتہ بین نگاہون مین ملحد
ادھرم اور کشتنی و سوختنی قرار پا رہی ہین نہایت افسوس ہی اُون بھلے مانسون کی سمجہ پر جو تاہنوز اوس
منجی اعظم رسول محترم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر طرح طرح کی جاہلانہ اور احمقانہ
حملے کرکے اپنی فہم و مانگون کا ثبوت دیتے رہتے ہین اے عزیزان ملک عزیز تو کرو کہ وہ بزرگ رہ نما کلدانیون
مصریون سندیون ایرانیون شامیون عبرانیون اور رومیون کی سامنے جو اوسوقت انسانون درختون
پہاڑون ستارون اور قدرت الہی کی مختلف مظاہرون کی سامنے جہک جہک کر اپنی اِن نی تراشیدہ تباہ و برباد
کر رہے تہی ارشاد حق الفاظ ذیل مین فرما گیا رہا ہی؟

یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق ط اِنما المسیح
عیسی ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ القٰہا الی مریم و روح منہ فامنوا باللہ

Marfat.com

ورسولہ ولا تقولوا ثلاثۃ ط انتہوا خیرا لکم انما اللہ الٰہ واحد سبحٰنہ
ان یکون لہ ولد لہ ما فی السموات وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا ہ

ای اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے دینون مین حد اعتدال سے تجاوز کرکے (افراط تفریط) نہ کرو اور خدای واحد کی نسبت منہ سے سچی بات کے سوا کچھ نہ کہو حق تو یہی ہے کہ عیسیٰ ابن مریم (مسیح) اللہ کے رسول ہین اور خدا کا حکم جو اوسنے مریم کیطرف بھیجا تھا کہ بی شور حاملہ ہو جاؤ) بس وہ ہو گئین اور وہ ایک روح تھی جو خاص خدا کیطرف سے دنیا مین آئی تو اللہ اور اوسکے رسولون پر ایمان لاؤ اور خدا کی واحد ذات کو تین نہ کہو اس عقیدہ سے باز آؤ کہ تمہاری لئے بہتری ہے بس اللہ ہی اکیلا معبود ہے وہ پاک ذات اس سے بری ہے کہ اوسکی اولاد ہو اوسکا ہی جو کچھ آسمانون مین ہے اور جو کچھ زمین مین ہے اور اللہ ہی سبکا کارساز بس ہے۔

ان آیات مین اگرچہ اہل کتاب کا اشارہ عیسائیون اور یہودیون کیطرف ہے لیکن ایک حقیقت فہم انسان اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ اگر آمد و رفت کے ہی وسائل جو آج ہین اوسوقت بھی موجود ہوتے اور ساکنان عرب و شام اہل ہند کی حالون اور اون کے بزرگان سلف کے ناموں سے ایسے ہی مانوس ہوتے جیسا کہ وہ ابنیائے ارض مقدس کے اسمای گرامی سے آگاہ و واقف تھے تو یقیناً یہان قدیم بزرگان ہند کا نام نامی بھی بیان کیا جاتا لیکن قرآن پاک کی جامع اور محیط تعلیم اب بھی تمام دنیا کی نوع انسانی سے خطاب کر رہی ہے کیونکہ شرک و ضلالت اور اصنام و عناصر کی پرستشون کے آجسے تیرہ صدیان پیشتر جو حالت عرب و شام اور فلسطین اور نواح بیت المقدس کی کر رکھی تھی وہی کیفیتین عراق و عجم اور ہند و چین مین بھی نمایان تھین بلکہ کسی قدر کمی اور تھوڑی سی سیر بھیر کیساتھ تا حال ہین یہودی اور عیسائی اگر اپنی اپنی رہنماؤن کو خدا کی شان الوہیت کا حصہ دار بنای اپنے انبیانیتون کو گم کر چکے تھے تو ہندوستان مین بھی خدا کی بندون نے بندون کے بعض روحانی مغالطون کی باعث خدا کا اوتار بالفاظ دیگر خود رام ہی سمجھ رکھا تھا یہ مغالطہ اگرچہ قومون کی انتہائی عقیدت مندیون سے پیدا ہو گیا لیکن یہ ایک غلطی اور دلفریب گمراہی تھی جیسے کامل البصیرت اور ربانی تائید خاص کے بغیر نہ تو کوئی مہاتما پرش سمجھ سکتا تھا اور نہ "پاپای روم" انسان کی سینے روحانی ارادتون کیا تھے سرنگون ہونے سے اپنی وہ ممتاز دولت عقل کھوتا ہے جسکے ساتھ اسکی تمام علمی عملی سیاسی تمدنی اور عاقلانہ اخلاقی کوششون کی دوربان بندھی پڑی ہین حریت اور آزادی نفوس کی برکتین جن پر آج تمام جاپانی اور چینی روسی اور شامی اور ہندوستانی بھی ناز و فخر کر رہے ہین انکا تو مردم پرستی کی خیال ہی سے صفایا ہو جاتا ہے توحید

لہذا خدا کی اوس بزرگ و مقدس انسان اور دنیا کی صحیح محسن و مصلح نے تعلیم کیا تھی اس طلسم کو اٹھایا اور انبیاء جنین قومین غلوی محبت و عقیدت کی باعث فوق الفطرت ہستیان یا خدا کا اوتار و مرادف سمجھتی تھین اونہین فطرت کی اونچی سطح پر لایا اور اعتقادی کمزوریون سے گری ہوے

Marfat.com

بندون کو خدائی خلافت کا مژدہ سناکر اُوپر اٹھانی کی وہ پرزور اور شاندار کوشش کین کہ مقدّس پوپ" روم
مین حیلاتی ہی رہ گئی راہبون اور احبارون کا دم گھُٹ گھُٹ گیا اپنی قدم بوسیان کرانیوالی رام روپی مہاتماؤن
کی سالنس پھول پھول کر رہ گئی مفت کی بھوجن اور ملیدی کھانیوالی اپنی مرتاضانہ لنگوٹیون اور ابلہ فریب سیلیون
کو اتار اتار پھینکنی لگیں غرضیکہ اپنی جھوٹی خودپسندیون اور فضلیتون کی دسوکی مین رہنی والون کی پیروں تلی سی زمین نکل گئی اور
اِس قسم کی چیخنے لوگ تھی سبنے اوس ہادیٔ پاک محسنِ عالم روحی فداہٗ کو ناحق بُرا بھلا کہنا شروع کیا مگر جہان
حق ہو وہان باطل کی گنجائش کہان اور جہان علم و عقل اور دانش و بینش اپنی پوری حق نمائیون جلوہ گری کر رہی ہون
وہان اوہام و جہالت کی حمائیتین کیونکر ہوسکتی ہین آخر اوس مصوّر فطرت و قدرت نی یہ الفاظِ حق نہی سنا
ہی دیئے اور اشرف المخلوق انسان اپنی ذلتون اور مجبوریون کی وہم انگیز قید سے آزاد ہوگیا

لن یستنکف المسیح ان یکون عبدًا للہ ولا الملئکۃ المقربون و
من یستنکف عن عبادتہ ویستکبر فسیحشرھم الیہ جمیعًا ۝

مسیح کو خدا کا بندہ کہلانی مین کسی قسم کی عار نہین اور نہ فرشتون کو خدا کی مخلوق ہونی سی انکار ہی جو اللہ کی
مقرب ہین اور جو خدا کا بندہ ہونی سے عار رکھی اور بڑائی دکھائی تو (خیر) عنقریب خدا سبکو اپنی پاس کھنچ بلائیگا

یہی وہ پر صداقت حریت اور مساوات جسکے بابرکت دروازون کو بعض لوگون نی اپنی خودغرضیون کی سبب ان نون
کی نادانیون اور جاہلانہ عقیدت کیشون سی فائدہ اٹھاکر بند کر رکھا تہا اور اوسی عالم راز و اسرار کی وزنی
اور دلفریب قفل لگاکر کنجیان اپنی جیبون مین ڈال رکھی تھین دین برحق اسلام نی اون سب طلسمی
قفلون کو اپنی شرک شکن اور کفر سوز نعرہ "لا الہ الا اللہ" سی کھولکر پھینکدیا یورپ آج حریت
اور مساوات کی جن برکتون سی فیضیاب ہو رہا ہی وہ اوسی مقدّس پوپ" اور پادری صاحبان کی دی ہوئی نہین
بلکہ اسلام اور صرف اسلام کی عطا کردہ ہی

صوفی ار بادہ باندازہ خورد نوشش باد ورنہ اندیشۂ این کار فراموشش باد
کیست آن شاہ سوار خوش و خورم کہ دوکون بستہ بندِ قبا و علم و دوشش باد
(حافظ)

صدقت یا رسول اللہ

ای عزیزانِ وطن اور برادرانِ قوم اور ای بھارت ماتا کی سپوت بیٹو! یہ سچ ہی کہ قرآن پاک مین مہتما
اور بندرابن کا نام لکہا ہوا نہین اوس مین دوارکا اجودھیا اور پراگ کا ذکر نہین آیا یہ صحیح ہے کہ اِس
مقدّس اور علم ہی علم ہدائت نامہ مین اگنی وایو چندرما اور سورج کی ستائیشون کی منتر سنن مین لیکن
تم سمجھدار اور خدا ہی کے بندی ہوکر خدای واحد کی اوس ازلی اور ابدی صداقت سی کیون مُنہ پھراتی ہو
جو تمہاری تمام اسلاف نی تمکو دی مگر تمنی کھودی کیا یہ جہوٹ ہی کہ کبی تم ہی اپنی توحیدِ حق ہی کو درستی سی سمجھنی
کی بعد دنیا مین متمدّن کہلائی تھی تمنے یا تمہاری بزرگون نی اگر کبی اُڑن کھٹولی" بنائی تھی تو وہ زمانہ اتنا

Marfat.com

وہی ہونا چاہیی جبکہ تم سچی حق پرست موحد اور مسلمان ہی تھی لیکن جسدن سی تمنی خدائی واحد کو چھوڑکر اصنام و عناصر اور موجودات وغیرہ کی پرستیشن شروع کردین اور ایک معبود کی جگہ کروڑہا مسجود قرار دیی لیی تمہارا انحطاط و زوال بی شروع ہوگیا اور خدا کا ارشاد ازل پورا ہوا

ذالک بان اللہ لم یک مغیرا نعمۃ انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم وان اللہ سمیع علیم ۵ پ ۱۰ ع ۳

اور یہ سزا اون لوگون کو اس لیی ملی کہ جو نعمت خدا نی کسی قوم کو دی ہو تو جب تک وہ لوگ آپ ہی اپنی (غلط خیالات و عقایدسی) اپنی قابلیت اور صلاحیت کو نہ بدلین خدا کی یہ عادت ہی نہین کہ اوسمین ردّ و بدل کرے بیشک خداوند ظالم نہین اوسکی رحمتون کی دروازی ہر عاقل ان ن اور سمجھدار حق پرست قوم کیلیی ہر وقت کھلی ہین دنیا مین اللہ کی ذات کی سوا کوئی چیز بھی فخر و وقار بڑائی اور بزرگی کی وارث نہین تحت و فوق مین تمام چیزین وہی پھیلی پڑی ہین جن سی تمنے کبھی کام لیا اور لیتی ہی رہنا چاہیی تھا مگر جب عقلین اوندھی ہوگئین دماغون اور دلون پر روحانیات کی الجھنون سی بہت سی غلط معتقدات مسلط ہوگئی مذہبی اوستادون پنڈتون اور برہمنون نی رفتہ رفتہ تمہاری علمی کمزوریون اور جہالتون سی فایدی اٹھاکر تمہین صرف اپنی ہی دروازون پر جھکنا سکھایا تو تم پر روحانیت کی ایک دلفریب میٹھی نیند طاری ہونی لگی یہان تک کہ تم بالکل مدہوش اور خود فراموش ہوگئی کاینات کی تمام چیزین تمہاری کام مین آنیکے واسطے تھین لیکن ایسا سر گھوما مکتی اور نروانا یا نجات کا تمہین اب چکر دیا گیا کہ اولٹی تم نباتات جمادات اور فلزات کی پرستیان عالکر خود اون چیزون کی کام آنی لگے اور علی ندا ہی حال اس تھوڑی سی عرصہ مین مسلمانون کیساتھ بھی گذرا ہی

تم عام طور پر موجودہ کلمہ گو کافرون کو دیکھکر مقدس اسلام کا اندازہ نہ کرو کیونکہ وہ خود دین برحق اسلام کو چھوڑی ہوئی ہین ورنہ اونکا یہ حال جو نہایت پر ملال ہی ہرگز نہ ہوتا مگر دیکھو **اسلام** اللہ کی قایم کردہ نظام عالم اور قوانین آفرینش و فطرت کی عاقلانہ مہمید اور اون کی ہوشمندانہ پیروی کا نام ہی اسلام ان ن کو اللہ کی ضابطون اور اٹل قاعدون سی باخبر بناتا ہی تمام شب بیداریون عبادتون نمازون اور اسلام کی سکھائی ہوئی نیازمندیون کا مدعا یہی ہی کہ ہمارا دلون اور دماغون مین اللہ کی آئین و نظام کی سمجھ اور اوسپر کاربند رہنی کی عاقلانہ مہمید قایم رہی اور ہم صراط مستقیم راہ راست سی نہ بھٹکین

خدا کی مقدس کتاب قرآن ۔ قرآن کی لانیوالی محتشم رسول اور اوس نہایت متبحر ان ن رہنما کی پیدا کرنیوالی خدا ہی حی القیوم نی تعلیم توحید کی بدایات کیساتھ مسلمانون کو جو دوسری عظیم ان ن دولت دی ہی وہ یہی اللہ کی قایم کی ہوی نظام عالم کی شاندار تشریحات ہین جو کھول کھول کر مختلف طراقیون سی قرآن

Marfat.com

مین بیان کی گئی ہین مگر افسوس کہ ہم مسلمانون نے بوجوہ چند در چند کچہ صدیون سے خدا کی کھلی آیات بینات کو جھٹلانے
اور اپنی دلکو نجات و فردوس کی دلخوش کن خیال سے خود بخود ہی طفل تسلیان دینے کی جو غفلت اور بے نیازی اختیار
کر لی اوسکا وبال خدائی برحق کی سچی قوانین کی مطابق ہم پر آخر آج علمی عقلی عملی اخلاقی سیاسی تجارتی
تمدنی اور اقتصادی مصیبتون کی صورت مین بڑا سوا ہی
مسلمان جب تک فیض علم کیساتھ فہم سلیم سے اللہ کے محکم ضابطون اور قاعدون کو سمجھتے رہے تو اللہ کی رحمتین
اور عنایتین بھی ان کی شامل حال رہین لیکن جسدن سے شامت اعمال کی باعث انہون نے یہ مفروضات باطلہ کی
مقدس آمیزشون سے خدا کی پاک نعمت توحید کو کھو دیا اور ایک رسول برحق روحی فداہ کی عوض ہزارہا ہادیون
کی آوازین سن کر دین برحق اسلام کو توہمات کا "کھل جگن" بنا دیا اوسی دن بلکہ اوسی گھڑی سے ان کی مشکلات
حیات کی حسابی اور روحانی گتھیان سلجھانے کے ناقابل ہوگئین کون کہتا ہے کہ خدا پرستون کیلئے دنیا مین مصیبتین ہی مقدر ہین؟
حق تو یہ ہے کہ جو اللہ کی قایم کردہ حدود کو توڑ کر اوسکے سچی امن و ضوابط سے غافل ہوکر زندگی گذارنے لگتی
ہین وہ خود ہی ٹوٹ ٹاٹ کر رہ جاتی ہین کیا دنیا مین کوئی دوسرا خدا یا معبود بھی ہے جسے پھسلا کر کوئی تیلی
خداوند برتر کی انتظام کو زیر و زبر کر سکتا ہے؟ نہین! نہین! وہ تو ایک ہی ہے جسکے ضابطے کبھی نہین بدلتے
اور تمام محترم شخصیتون کی برگزیدہ بندون یعنی انبیاء علیہم السلام نے اوسی واحد و یکتا قادر مطلق معبود کی ضابطون
پر عقلمندون کیطرح انکین کھولکر کاربند رہنے کی دانش آموز ہدایتین فرمائی ہین وہ دن نہایت مبارک
ہوگا جسروز یہ سچی بات ہماری عقلون مین آجائیگی اور ہمارا انجام سچ مچ بخیر ہوگا

لیسبح لله ما في السموات وما في الارض وهو بكل شيء عليم

(لاریب و شک) کائنات کی تمام ارضی اور سماوی چیزین اللہ جلال کی تسبیح و تقدیس مین مصروف ہین اور وہی پاک ذات
تمام موجودات عالم کی حالتون اور کیفیتون کا جاننے والا رب علیم و بصیر ہے

ای عزیزان نوع ہم تم جو صدیون کی بچھڑی ہوئی ناحق کی بحث و تکرار مین اپنی عزتون اور اللہ کی ودیعتون کو عرصہ دراز سے پامال کر
رہے ہین "تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم" کی ربانی برکتون کو سمجھکر ایک مرکز علم و کوشش پر جمع ہون اور آؤ کہ
الا نعبد الا الله کی عقل آموز نغمہ توحید حق کو اپنی نیازمندیون کا عنوان عقیدت و نیاز قرار دیکر دنیا کی موجودات
کو اپنی خدمتگذاریون مین لگائین اور تحت و فوق فضا و خلا کی کسی چیز اور قدرت کی کسی کرشمہ کو ولا نشرک به
شیئا کی عقل آموز آسمانی حکم کا ادب کرتے ہوے خدا کی ذات و صفات کا حصہ دار نہ بنائین یہ وہ پاک مسلک اور
بابرکت راستہ ہے کہ جسپر چلنے سے علوم و فنون کی برکتین ان پر بھیٹ پڑتی ہین اللہ کی رحمتین عملی اور اخلاقی
تمدنی اور علمی کامیابیون کی صورتون مین ان کے ساتھ ساتھ لگی پھرتی ہین اور یہ بات عین علم ہے علم اور عقل ہے عقل ہے
اس مین کچھ شک نہین کہ تمام بزرگان اسلاف اور خدا کی برگزیدہ بندون نے اپنی اپنی زمانون اور اپنی اپنی زبانون مین

Marfat.com

اِیی انسانیت آموز صداقت اور عقل افزا حقیقت کی بی لاگ ہدائتین کی ہین لیکن اِس عقلی اور علمی اصولِ توحید کو آپ لوگ
اگر ماننا نہین چاہتی تو خیر بحث و تکرار اور ناحق کی تو تکار کو جانی دو ہمارا تمہارا کوئی جھگڑا نہین آخر ہم تم ہین تو اِنسان
ہی ملکر کام کرو اور اوس ہادیٔ برحق رسولِ محتشم کی ذات عالی صفات کو ناموزون الفاظ سی یاد کرنا چھوڑ دو کیا تم
اِتنی سی بات بھی نہین کر سکتے ؟ اور نیز گواہ رہو کہ ہم اوس قادرِ مطلق خالقِ کائنات کو واحد و یکتا مانتی اور اوسکی
ذات پاک کیا ہتھ کسی زمینی اور آسمانی چیز کو شریک برتری نہین کرتے "بانّا مسلمون" کہ ہم مسلمان ہین

در ہمہ دیرِ مغان نیست چو من شیدائی خرقہ جائی گرو بادہ و دفتر جائے

نظامِ عالم اور اسلام

پیر ما گفت خطا بر قلمِ صنع نرفت
آفرین بر نظرِ پاک خطا پوشش باد

اوس قادرِ مطلق معبودِ لایزال کی جمالِ جہان آرا کی دلربائیان مظاہرِ قدرت کی مختلف شانون اور اوسکے خلال یکتائی
کی دل آویزیون کیساتھ ایک لاجواب نظام عالم اور انتظام و موزونیت کی بولتی ہوئی تصویرین ہین جنکی آوازین اونہین
لوگون کی کان سُن سکتے ہین جو کلیم طور جیسا دماغ و دل رکھتی ہین اور دینِ برحق اسلام کی حقائق و معارف کی نسبہ احساس و
ادراک کی اِس کیفیت و حالت کی بغیر یقیناً سمجھ مین نہین آتے مبارک ہی وہ دل جو محسوسات عالیہ سی بہرہ یاب ہوا اور
نہایت خوش نصیب ہے وہ اِنسان جو معارف قرآن کو سمجھکر نظامِ عالم کی عقل افزا کیفیتون اور اسلام کی علم آموز
خصوصیتون کو جان لینے کی لائق ہوگیا ذالکَ فضل اللہ یعطی من یشاء بغیر حساب

بر درِ میخانہ رفتن کار یکرنگان بود خود فروشان را بکوئی میفروشان راہ نیست
بندۂ پیرِ رسولانم کہ لطفش دائم است ورنہ لطفِ شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

اوس خداوندِ واحد خالقِ اکبر کا کوئی فعل انتظامی خوبیون اور بی نظیر قادرانہ حکمتون (حافظ) سی خالی نہین ملتا قدرت
کی کوئی چیز دیکھو نور و نار اور اسباب و آثار کے کسی کرشمہ یا مظاہرہ پر نظر ڈالو تو انکمین سی ایک اوجھل مگر دلکو پکڑ لینے والی
محیط کائنات قوت اپنی محبوبانہ انداز یون سی لیسَ کمثلہ شیئ کی شانین دکھاتی ہوئی جہان جان مین آکر
حیرت فروشیان کرنے لگتی ہی اور اوسکی ظاہری یا باطنی کوئی ادا نظام و موزونیت سی خالی اور ایک قسم کی عشق انگیزیون
سی مبرّہ معلوم نہین ہوتی اور اللہ کے جلال و آثار کو دیکھکر یہ حالت اُنہین دلون کی ہوتی ہی جو ایمان دار ہین

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم کرشمہ دامنِ دل میکشد کہ جا اینجاست

پہنای زمین کو جہان منظور نظر بناؤ پہاڑون کی سر فلک چوٹیون پر جب نگاہ ڈالو سمندر کی بیقرار ہوسو کراتی
والی لاتعداد موجون کو جسوقت دیکھو فضائی نامتناہی کیطرف جب انکھین اٹھاؤ تو اسباب و آثار کیساتھ نظام
پایدار کا ایک نہایت ہی مستقل اور مربوط سلسلہ نظر آتا ہی کہ نگاہ اوسکی وسعتون مین تھک کر بیٹھ جاتی ہی اور عقل و

Marfat.com

ہوش کا طایر صدرہ نشین پھولون کو دیکھکر خوش ہونیوالی مشتاق بلبل کیطرح ادھر اُودھر چہکار لگاکر کرشماتِ قدرت کی لالہ زار وادیون مین گم ہوجاتا ہے

دامانِ نظر تنگ گلِ حسن تو بسیار گلچین بہارِ تو ز دامان گلہ دارد

مگر باین ہمہ حریت فزائی اوس حیّ الذّیِ لایموت" معبود کی اٹل انتظامات عالم اور اوسکی پیدا کردہ سلسلۂ اسباب کی مربوط و مطلا زنجیر کے حلقہ ہائے نادرہ کی ہمہ گیری ایک ہوشیار اور حساس دلکو اپنی تعلقات سی الگ نہین ہونے دیتی اور حمیز کی تمام ادراکی اور حسّی قوتین ایک مرکز قدیم کیطرف سمٹتی ہوئی اوسکی جلالِ جان پروریسی پیوستہ ہوجاتی ہین اور زبان جذبات قلب کی مستانہ وشں ترجمان بنکر یون کہنے لگتی ہے

در بزم وصالِ تو بہنگام تماشا نظارہ ز جنبیدنِ مژگان گلہ دارد

بیشک مظاہر عالم کی وہی چیزین اور اون چیزون کی وہی حالتین جو ہر وقت ہماری پیش و پیش پیدا ہوتی اور مٹتی رہتی ہین باطناً ہماری مدرکات کو چھیڑ کر جہانِ جان مین کھلبلی ڈالتی رہتی ہین اور اوس عالم معنی کی ہل چل ایک بیدار دل کیلیئے مزید ہا اسرار علم و عقل کے انکشافات کا ذریعہ بن جاتی ہی اور رفتہ رفتہ پھر اوس شخص کی یہ حالت ہوتی ہی کہ گلہای تر کی نازک پنکھڑیان پتھرون کی بیڈول کنکریان ریگِ بیابان کی ان گنت ذرّی گھاس کی خشک شدہ پتیان نہایت غور سی نظر آنیوالی ننھی ننھی جاندارون کی متحرک ہستیان اور حسنِ صورت کی تمام معنی خیز دلربائیان اوس کو خدائی ذوالجلال کی جمال عالم افروز نورانی تجلیون معلوم ہونے لگتی ہین ہماری مشہور قوم و ملک جج مولانا اکبر صاحب کا یہ شعر کتنا عمدہ ہے

جہانِ صورت کا ذرّہ ذرّہ جمال معنی کا آئینہ ہی مگر اُنہین کو جو دیکھتی ہین جو جانتے ہین نگاہ کرنا

خدا کی پاک کتاب قرآن مجید مین اسی لیئے انسانی قلوب کو محسوسات عالیہ تک پہنچنے کیواسطے جا بجا مظاہر قدرت پر نظر عبرت و فکر ڈالنے کی پرزور تلقین ہدایات ہوئی ہین اِنّ فی ذالک لاٰیٰت لقومٍ یتفکرّون کی خصوصی اور التزامی ارشاد پر غور کرنے سی اوسکی حقیقت آموز اور حق نما صداقتون مین چار چاند نظر آنے لگتے ہین مگر افسوس ہے کہ آج مسلمان ہی خدا کی مقدس کتاب قرآن کو محض ثواب کی پڑھ لینے کی کتاب اور عجب آموزیون کا دفتر بیباک خدا کی بیشمار علمی عقلی روحانی اور تمدنی انعامات سی محروم ہوکر صرف جنت الفردوس کی آس لگائے بیٹھے ہین

اسرار باطنی کی مشتاقون کی بعض بوالعجبیان اور فارغ نشینیان دیکھکر سخت حیرت ہوتی ہی کہ یہ لوگ مظاہر و آثار سی چشم پوشیان کرکے اور اللہ کی قائم کردہ نظام و آئین کی اٹل ضابطون کو صرف اپنی خیالون ہی کی بنا پر قابل شکست سمجھکر نہین معلوم کونسے خدا یا خدا کی باطنی اسرار و غوامض کو دیکھنے رہی ہین حالانکہ یہ عالم مظاہر خود اپنی اسرار ہا انداز یون سی لکھوکھا اسرار علوم کا کھلا دفتر اور کروڑہا حکمت نمایون کی ایک واضح اور جلی کتاب ہے خدا کی پیدا کردہ ہر چیز رازہای سربستہ کی کھلی تفسیر اور ہر چھوٹی سی چھوٹی ہستی اوس ہستی مطلق کے جمال ازل کی بی بدل تصویر ہی مگر سچ ہی

ہر کس نہ شناسندۂ راز است وگرنہ این ہا ہمہ راز است کہ مشہود عوام است

Marfat.com

ایک انسان خدا کی نوازشہائی پنہان سی جب اس عالم احساس و ادراک تک پہنچتا ہی تو اوسی وہ خداوند برتر کریم و جبار خالق جسکے نظام و آئین مین کبھی تبدیلی نہین ہوتی جسکے سراپا علم و عقل ضابطون مین کسی قسم کا تغیر واقع نہین ہوگا نہایت نمایان اور آشکارا طور پر اوسکی ازلی اور ابدی صداقتون کیساتھ ہر وقت انکمون کی سامنے نظر آتا ہی اور وہ شخص اوسکے جلال سی قدم قدم پر متاثر و خائف ہوکر اپنا جی تھام تھام لیتا ہی وہ تمام انسانی ہجوم پر پُر شوق مبصرانہ نظرین ڈالکر حقایق علمیہ اور معارف عقلیہ کی تہ تک پہنچنی کی کوشش کرتا ہی اور اللہ اوسنی اپنی فضل و کرم سی تعینات مجازی حایل شدہ پردون سی گذر کر حقیقت کی اوس جان پرور صداقت تک پہنچا دیتا ہی جس کی سامنے قیاسی اور ظنی معرکہ آرائیان خجل و نادم ہوکر سمٹ جاتی ہین

وہ شخص خدا ہی کی فضل سی خدا کی مخلوق پر مشتاقانہ لگاہین ڈالتا ہی ناموزون خیالات کی مضرتین اور رسوم و رواج کی علمی ناتوانیان اوسپر معلوم ہوجاتی ہین اور وہ اون کی بندون سی آزاد ہوکر اپنی رفیع الخیالیون اور حقایق بینیون سی محبت و اتحاد کی اوس مرکزی سطح مرتفع پر پہنچتا ہی جہان گوری اور کالی شامی اور ہندی کا امتیاز نہین اور جہان بیہودہ جنگجوؤن کی آوازین اور لوگون کی خیالات من ومائی کی مہمل شورشین قابل تسخر معلوم ہوتی ہین آہ ایک ایسا پاکیزہ نفس اور زندہ دل انسان فطرت و قدرت کی سرار ہا دل آویزیون کی وہ لطیف جہکے محسوس کرتا ہی جن کا تعلق نفس ناطقہ کی تمام قوتون سی گذرتا ہوا سیدھا روح و روان پر جاکر پڑتا ہی اور وہ لوگون کی مغرورانہ یا جاہلانہ کیفیتین دیکھ دیکھ کر کڑھنے لگتا ہی کیونکہ عالم مظاہر کی تمام جلوہ پرانیان کیسکے خیال جان افروز سی اوسکے باطنی عالم مین وہ خوشگوار تبدیلی کردیتی ہین جس سی وہ خداوند واحد کی قایم کردہ قانون حیات اور اوسکے نظام و آئین کی بدل کیفیتون سی واقف ہوجاتا ہی اور یہ کچھ گویا ایک بجلی ہوتی ہی جو اوس لطیف الاحساس اور صاحب بصیرت انسان کی سامنے کوند کر اوسکی آنکھین کھول جاتی ہی

فیضِ خدا کہ بر دلِ آگاہ میرسد — ای دل بہوش باش کہ ناگاہ میرسد
آنجا کہ زاہدان بہزار اصعبین رسند — مستِ رہ بیاز بیک آہ میرسد

خدا کا یہ خاص فیض آگاہی معارف و اسرار اور شعور و ہوش کی صورت مین دل اور دماغ کو اسقدر عالی خیال اور جوان ہمت بنا دیتا ہی کہ وہ شخص جو ایسے دماغ اور دل کا وارث ہو اللہ کی نظام و آئین کی تشریحات بیان کرتے ہوئی کبھی تھکن محسوس نہین کرتا اور اوسی تمام کائنات مین خاک سی افلاک تک خدائی واحد و بے ہمتا کا ایک ہی قانون اور سلسلہ اسباب کا ایک ہی مسبب الاسباب معبود محیط مظاہر و آثار نظر آتا ہی اوسی تاتاری اور زنگی ایک ہی سلاسل انتظام مین حکمرانی ہوئی معلوم ہوتی ہین ہندی اور ایرانی چینی اور فرانسیسی اوسی حسن لازوال کی حق نمایئون مین ایک ہی آفتاب توحید کی اون گنت ذرات نظر آتے ہین جب یہ تمام حالتین اوسکی حساس اور سلیم الفہم قلب کو اپنی اثر اندازیون سی صدہا مرتبہ اندر ہی اندر تڑپا چکتی ہین تو وہ اللہ کی قایم کردہ نظام عالم کا راز دان اور اسرار قدرت کا عالم اور رموز فطرت کا مفسر بنتا ہی یہان تک کہ اوسکی زبان قانون ناطق اور اوسکی آواز قوانین ربانیہ کی ترجمان اور مفسر ہوجاتی ہی لوگ اوسی افضل سمجھنی لگتے ہین

Marfat.com

مگر اُوسی فضیلتون کی ضرورت نہین ہوتی لوگ اُوسکی قدم بوسیون کو دوڑتی مین لیکن وہ اپنی قدم بوسیان کرانی مین ان ن
کی شریف و اشرف فطرت کیسخت بی حرمتی سمجھتا ہی اور ایسی مغرورانہ اور دنایت آفرین حرکات سی بیزار رہتا ہی وہ بزرگ
اور واجب الاحترام ان ن خدا کی دی ہوی خاص فطرت اور حقیقت شناسی سی ہر حرکت کرنیوالی چیز کی حرکت اور تصادم اسباب سے
پیدا ہونیوالی مختلف صداؤن کو الدکی قایم کردہ نظام و آئین کی ہمہ گیریون سی خدای ذوالجلال کی ثنا خوانیان اور تسبیحین سمجھتا ہی
اور اگر عزر کیا جای تو اسوقت بہی خدا کی ازلی اور ابدی قوانین عالم اور علت و معلول کی عظیم الشان سلسلہ اسباب کے ماتحت
لوکوموٹیو یا سٹیم انجنون کی پیچ پیچ مختلف کام کرنیوالی دخانی کلون کی کھٹا کھٹ ہوا کی سرسراہٹ رعد کی گرج
آثارون کا شور آگ کی بی صدا آتش بیانیان اور دہوئین کی پرسکوت پرتیانیان سب اوس خدای ذوالجلال کی نظام و آئین کی
منتظم شانین اور اوسکے کمالات کبریائی کی مدح سرائیان معلوم ہوتی ہن اور خدای واحد کا علم و یقین النیکوان تمام مظاہر و
آثار کی جلوہ پرائیون مین خدا ہی کی آسمانی تائید و تعلیم سی پُر جلال اور عقل آموز الفاظ سننے کیلئی بیتاب کرتا ہی

یسبح للّٰہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض وھو لکل شیئ علیم

کاینات کی تمام ارضی اور سماوی چیزین (اپنی حال و قال کی زبانون سی) خدای ذوالجلال کی تسبیحون مین مصروف
ہین اور وہی پاک ذات (اپنی نظام و آثار کی کیفیتون) اور کل چیزون کی حالون کا جاننی والا ہی

انسانی مدرکات اور خیالات نظام عالم کی علمی اور عقلی کیفیات اور رموز فطرت و قدرت کی حالات کی اعلیٰ ترین خصوصیتون
پر نظر کرتی ہوی جب کامل غور و فکر کیا تھا جب ہم نرم مٹی کی اجتماعی حالتون پر خیال کرتے ہن تو مبصرین فطرت اور
گہرا رازدارانِ آئین عالم کی واجب الاحترام جماعت مین دیدہ حق بین کی نظر اوس مکمل ان ن خدا کی دانائیت ہی بزرگ
اور محسن خلق ہادی سلسلہ اسباب و آثار کی دقیق النظر ماہر رسول برحق روحی فداہ کی ذات عالی صفات پر پڑتی ہے
جو تمام محاسن انسانیہ کا مکمل مظہر اور اسرار علم و عقل کا پورا مبصر و رازدار تھا صدقت یا رسول اللہ

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند — نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند
ہزار نکتہ باریک تر ز مو این جاست — نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

غلام ہمت آن رندِ عافیت سوزم — کہ در گدا صفتی کیمیاگری داند

دین برحق اسلام کا ظہور قوانین الہی کی جامع و مفصل کتاب قران کا نزول اور خدای ذوالجلال کی اوس محتشم قانون دان
پیغمبر عرب کی محترم ذات کی بعثت دنیا مین اپنی ٹھیک وقت پر منجانب اللہ ایسی لئی ہوی کہ وہ نوع انسان کی
پریشان شدہ دماغی اور دلی حسی اور ادراکی قوتون کو جو عناصر و اضمام اور موجودات کی فضیلتون کی فریب مین
پھنسکر اللہ کی قایم کردہ نظام عالم اور اوسکے پابندی ہوی تعلقات اسباب و آثار کو سمجھنی کے ناقابل ہورہی تھین توحید حق
کی پرجلال و شکوہ آواز سی آپکے مرکز علم و ہوش پر جمع کردی اور خدای برتر کی آئین و ضوابط لوگون کو کھول کھولکر
سنای تاکہ وہ اپنی گم شدہ فطری برتریون کو بیکر خود ساختہ جہالتون کی وبال ضلالت سی نکلکر دنیا مین تمام علمی اور
عقلی عملی اور اخلاقی روحانی اور تمدنی برکات عالیہ کی وارث بن سکین

بہ کمال دلربائی بہ جلال جان نوازی — دل ما ربود شاہی کہ ز ماہ برتر آمد

Marfat.com

چنانچہ سب سے پہلی اوس واجب الاحترام منجیٔ عالم نے بتائید الہی خدا کی عطا کردہ کامل بصیرت سی اللہ کی قائم کردہ نظام کائنات کو سمجھا اوس کے آئین فطرت اور اسرار قدرت کی ٹوہ لگائی تو خدای واحد کا جلال و وقار اوسی مادہ کی کثافتون سی پاک اور روح کی انفرادی از لیتون سی الگ نظر آیا اور اوسنے اوس قادر مطلق کی پاک ذات کو ہر ممکن البیان تشریح و دلیل سی عزیر و مسیح کی الوہی تراکیتون اور اصنام و عناصر کی حصہ دریون سی نہایت بیّن اور بی نظیر طریقہ سی علیحدہ کر کے دکھلایا اور بارشاد حق فرمایا

هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥

وہ اللہ ایسا پاک ذات ہی کہ اوسکی سوا کوئی عبادت و ستائش کی لائق نہین پوشیدہ اور ظاہر کا جاننی والا وہی بڑا مہربان اور رحم والا ہی وہ اللہ ایسا پاک ذات ہی کہ اوسکی سوا کوئی معبود نہین تمام کائنات کا بادشاہ ہی پاک ہی تمام عیوب سی بری ہی امن دینی والا ہی (اسکا محافظ) اور نگہبان ہی زبردست ہی بڑی دباؤ والا ہی بڑی عظمت و شوکت رکھتا ہی (لوگ جیسی جیسی شرک کرتی ہین اللہ کی ذات اون سی پاک ہی

وہی اللہ ہی ہر چیز کا خالق (ہر چیز کا) موجد مخلوقات کی طرح طرح پر صورتین بنانی والا اوسکی اچھی اچھی صفتین ہین اور اوسکے اچھے ہی اچھے نام ہین تمام مخلوقات جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہی اسب ہی) اوسکی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس کرتی ہین اور وہ (نہایت زبردست اور حکمت والا ہے

اوس مولای نامدار محمد نے کفار عرب کی بر خود غلط گروہون کواکب پرستون یہودیون عیسائیون اور آتش پرستان پارس کی عقلی ناتوانون کی عبرت انگیز حالتون کو دیکھکر (جو کہ اپنی نفس ناطقہ کی حریتون اور فطری شرافتون کو بتون ستارون انسانون یعنے راہبون احبارون اور آگ کے شعلون کی نذر کر کے خدای لطام و آئین کو بھولی سوئی ادھر اودھر لٹک رہے تہی) اپنی لغزہ توحید کی ہمنواون کو احتیاط مزید کیلئے خدای واحد کا یہ ارشاد سنایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ج اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥ پ ۲۸ ع ۶

مسلمانون! اللہ کی غضب سی ڈرتی رہو اور (تم مین کا ہر شخص) اس بات پر نظر کرتا رہی کہ اوسنے اپنی حیات بعد الموت اور انجام کار کیلئے کیا آگے بہیجا ہے (لوگو) اللہ سی ڈرتی رہو (کیونکہ) تم جو کچھ (کھلے اور چھپے) کرتے ہو اللہ کو اوس کی سب خبر ہے

اس ارشاد حق کی بعد جب یہود و نصاری اور جاہل اعراب کی ناحق شناسیان دیکھین جنکے باعث وہ اپنی حقوق فطرت کو بھول بھال کر دناتیون اور مردم پرستی کی حماقتون کی باعث ذلت و ضلالت کی گڑہون مین گری ہوی تھے توحید پرستون کو اون سفاہتون سی بچنے کیواسطے خدای محسن و کریم کا یہ حکم پہنچا!

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥

اور (اے مسلمانون) اون لوگون یعنی بتون اور انسانون کو پوجنی والون کیطرح جنہون نے اللہ کو بھلا دیا

Marfat.com

(اور اوسی بھلادینی سی وہ اللہ کی نظام و آئین اور اسباب و آثار کی تعلقات کو بھی بھولگئی) اور اس بھول مین اون کی ایسی مت ماری گئی کہ وہ اپنی حقوق انسانیت اور نفوس کی آزادیون کو کھو بیٹھی یہی لوگ تو سخت نافرمان ہین

سبحان اللہ یہ ہدایات برحق کسقدر عقل افزا اور علم آموز ہین کہ یہودی اور عیسائی جو غیر اللہ اپنی بزرگان قوم کی جاہلانہ ستایشون اور راہبون احبارون کی پرستشون کی فریب مین پھنسکر اپنی انپی شرف و اقتدار کو بھلا بیٹھی ہین نفوس و ارواح کی فطری آزادیون کو کھو بیٹھی ہین یہ سزا ان کو ایسی ناحق شناسی اور خود فراموشی کی ملی ہے کہ یہ خدا کی شان پر جلال توحید کو بھول گئی اور اوسکے بھول جانے سی یہ اللہ کی قایم کردہ نظام و آئین اور اسباب و آثار عالم کی قدرتی تعلقات کو بھی بھلا بیٹھی مگر انہین غلط معتقدات اور باطل و ذلیل خیالات کی باعث اللہ نے ان کی غلط خیالیان انہین پر دی مارین اور ان کی ایسی مت ماری گئی کہ اپنا سود و ضرر کچھ سمجھ نہین سکتے یہان تک کہ اب یہ اتنی موٹی بات کی سمجھنے سے بھی معذور و قاصر ہین کہ ان ان ان کی سننے جھکنے اور بندہ بندون کی پرستش کرنے سی اپنی عقلی اور علمی برکتون اخلاقی اور تمدنی شوکتون روحانی اور دماغی آزادیون کو ہرگز حاصل نہین کرسکتا اور یہ اشرف المخلوقات ان ن کا وہ نقصان عظیم ہی جسکی تلافی توحید مطلق کی عاقلانہ عقلی اور عملی فہمید کے بغیر تمام عمر مین بھی نہین ہوسکتی ایسے لوگ ہمیشہ مبتلای مصایب و ذلت رہتی ہین جنکا آخری ٹھکانا جہنم ہوتا ہے اور اہل جنت و جہنم کبھی برابر نہین ہوتی مگر عقلمند اور مستحق امن و آرام ہی اہل جنت ہین اور وہی کامیاب و منصور شمار کئی جاسکتے ہین چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

لا یستوی اصحٰب النّار و اصحٰب الجنّة ط اصحٰب الجنّة ھم الفآئزون

اس عقل آموز ہدایت کی بعد وہ خالق کائنات معبود گیا مسلمانون کی علمی عقلی عملی اخلاقی اور روحانی بیداریون کیلیئے رسول محترم روحی فداہ کی ذریعہ قرآن پاک کی دل ہلادینی والی کلام کی معنوی اثر انگیزون اور جلال توحید سی خائف و ترسان کرنیوالی حقیقتون کو ملحوظ فرماتی ہوئی بالفاظ ذیل بیدار کرنا چاہتا ہے

لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیة اللہ
و تلک الامثال نضربھا للنّاس لعلّھم یتفکّرون ۵ ۲۸ - ع ۵

(ای پیغمبر) اگر ہم اس قرآن کو (جس مین جلال توحید کی دل ہلادینی والی حقایق اور کفر و جہالت کی لرزہ براندام کردینی والی حالتین کھول کھولکر بیان کی گئی ہین) کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور اوس مین ان ن کی طرح احساس و شعور ہوتا) تو تم اوسی دیکھ لیتے کہ خدا (یعنے ہماری) ڈر کی ماری وہ جھک گیا ہوتا اور پھٹ پڑا ہوتا اور ہم ایسی مثالین لوگون کیواسطے اسلیئے بیان کرتے ہین کہ وہ کچھ سوچین سمجھین (اور غیر اللہ بتون ان سانون ستارون وغیرہ کی پرستشون کی جاہلانہ وہم سی نکلین)

بیشک قرآن پاک اپنی صداقت بیانیون اور حقیقت نمایئون سی ایسے ہی دل ہلادینی والی اثرات کا مخزن و منبع ہی کہ ایک حق پسند ایماندار اور اللہ کی جلال کبریائی سی ڈرنیوالا ان ن اپنی کوہ وقار ہمت و جسامت کی ہوتی ہی کانپنے لگتا ہی اور وہ سمجھ لیتا ہی کہ خدا کی سوا کسیکی ہستی بھروسہ اور ستایش و بزرگی کی قابل نہین لہذا صرف اللہ ہی کی ذات حیّ القیوم ہر حالت مین قابل شکر گذاری اور لایق ستایش و فضیلت ہی مگر اوسکی ذات واحد کی وقار وحدت

نوٹ یہ بات یاد رکھنی کے لایق ہی کہ آن حضرت روحی فداہ کی ایام ظہور مین موجودہ عیسایئی نہ تھی جنہون نے عاقل و فرزانہ خیال اسلاف اسلام کی علمی عقلی اور تمدنی کوششون کی نتایج سے فایدہ اٹھاکر آج ہماری نظرون کے سامنے برق و باد اور آب و آتش کی حیرت انگیز مخفی قوتون کو مسخر کرکے سخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض کی عملی تفسیر بیان کی ہی بلکہ اندنون وہی پرانے خوش اعتقاد عجایب پرست مسیح و مریم کی نادان دوست رومن کیتھولک عیسایئی تھی جنہون نے فرانس مین ایک مذہبی مجلس قایم کرکے اپنی قوم کی کئی عالی خیال فلاسفرون عالمون اور موجدون کو زندہ آگ مین جلاکر مروا دیا تھا کہ یہ لوگ محض مسلمانون کی دیکھا دیکھی اپنی شریعت عیسوی کی خلاف ایسی ایسی چیزین بنانا اور سوچنا چاہتی ہین کہ خدا کا ذکر انجیل مین نہین ہی چنانچہ حکیم گلیلیو دوربین کا موجد اپنی مذہب کی متقدمین علما کی ہاتھون زندہ آگ مین جلوا دیا گیا کہ اوسنے دوربین بناکر کفر والحاد کیا ہی اگرچہ اعتقادا آج بھی وہی تثلیث اصول عیسایئون مین داخل ہی مگر اون پرانے عیسایئون اور آج کی تثلیث پسندون مین زمین و آسمان کا فرق ہی گویا جو حالت عہد رسالت کیوقت علما عقلا اور عملا عیسایئون کی تھی آج بدقسمتی سی وہی مسلمانون کی ہے

"فاعتبروا یا اولی الابصار"

Marfat.com

کو دلفریب اعتقادی مغالطون اور اپنی حاجت براریون کی سہل انکاریون کی باعث بھول جانے خدا کی نظام و آئین کو بھلانے
اور مفروضات باطلہ مین گرفتار اوہام سونپے سی انی دماغون اور دلون پر جو استلام نما کفر مسلط و مستولی ہو
جاتا ہی وہ راتدن کی سجہ گردانیون اور انکہین بند کر کر کے محض یاہو کا وظیفہ پڑھنے سنی سے ہرگز دور ہین
ہوتا بلکہ خدا کی ناطق اور فیصلہ کن ارشادات قرآنیہ کو بغور پڑھنے سننے اور عقلمندون کیطرح اونہن
سمجھنے سی دور ہوتا ہی مسلمانون نی توحید مطلق کی اہم خصوصیتون کو بھلانی اور اوس ہادی برحق کی گرامی
شخصیت کو علماً عقلاً اور اخلاقاً بھول جانے سے اللہ کے نظام و آئین کی پیروی مین جس قسم کی غلطیان
کی ہن اور خدا کی آیات بینات کو اپنی کوتہ فہمیون یا جہالتون سی جن فارغ نشینون اور بی نیازیون کا
موئید سمجہہ لیا اون سی وہ خود ہی بگڑ کر رہ گئی افسوس! صد افسوس! خدا سچ فرماتا ہی
"فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور"
یعنے باطل پرستیون اور جہالت پسندیون سی انکہین اندھی ہنن سو تین بلکہ دل جو سینون مین ہن وہ اندہی
ہو جاتی ہن آج توحید پرست منظم حرکات کیا تھہ دخانی کلون کو کام کرتا سوا دیکتی ہن تو حیران رہ
جاتی ہن برقی قوت کو کہین جذب و اتصال کی طبعی کیفیتون سی متحرک پاتی ہن تو حیرت زدہ اور
مبہوط ہوتے ہن ایک عاقل اور سمجہدار ان کی حیرتون کا اوسوقت کیا ٹھکانا جب کوئی مولانا
صاحب بہی یہ فرماتے سنی جائین کہ "بجلی دوزخ کی اگ ہی" خوب لیکن صرف مسلمانون کیلیے
الغرض مسلمان یہان تک بے خبر اور اپنی کتاب پاک کی علم آموزیون سی بے بہرہ ہو رہی ہن کہ اپنے
ہی جیسے ایک امریکن شخص "ایڈیسن" کا فونون گراف کہین سن پاتی ہن تو سر دھننے لگتے ہن مگر
کچہہ بہی سمجہہ نہن سکتے صرف اسلیے کہ اونہون نی خدا کی عظیم الشان کتاب قرآن کو محض بچون کا کہیل بنا دیا
اور سمجہہ لیا کہ اسکی آیتین صرف پڑھکر اپنی خاندان کی فوت شدہ بڑون بوڑہون کو بخشنے سوا اسکے ہین
لیکن مسلمانون نے صرف اسی پر اکتفا نہن کی بلکہ خدا کی مہتم بالشان کارگاہ عالم کائنات کو جس
مین ذرہ ذرہ نہایت مستقل انتظام و نظام کیا تھہ اپنی اپنی جگہ خدا کی فرمان بردار یون مین کام کر رہا ہی
محض بازیچہ اطفال قرار دیلیا حالانکہ یہ صاف ارشاد حق انکو سنایا گیا کہ خدا فرماتا ہی
"ما خلقنا السماء والارض وما بینہما لعبین" یعنے ہی لوگو ہمنی آسمانون کو اور زمین کو
اور نیز جو کچہہ اون کی اندر موجود ہی کہلونا یا کہیل نہن بنایا بلکہ اس تو حیان کرنا ہی حماقت ہی۔ جی جلتا ہی کلیجہ
مُنہ کو آتا ہی آنسو جاری ہو ہو کر تھمتے اور تھم تھم کر جاری ہوتی ہن کہ قرآن پاک جیسی مخزن علم و
حکمت کتاب کے رکھنے والی قوم کا یہ حال عجیب سنی کر ڈالا خدا اون بھلی مانسون کو سمجھی جو اب تک
خدا کی منور و درخشان توحید کی سیدہی راستے مین اپنی فضیلتون اور بڑائیون کی صرر انگیز خیالات کے

Marfat.com

باعث آڈی بڑی ہین افسوس ہی کہ مسلمان آج اوس ادیب عالم رسول روحی فداہ کی عزت یہ سمجھتے ہین کہ اوسکا مقدس نام جب کسی بزم میلاد مین سنایا جائے تو صلّ علیٰ کہتے ہوئے انگوٹھی انکھون سی لگالی جائین اور اوسکی دی ہوئی ربانی ہدایات صادقہ کی توقیر یہی ہی کہ اوسی اپنی آٹھ سالہ بچون کو رٹوا کر ہم اپنی تمام قومی اسلامی علمی۔ عقلی اخلاقی تمدنی اور عملی فرائض حیات سی سبکدوش ہوجائین

در آن سوا کہ جز کفر اندر طلب نباشد گر خرمنے بسوزد چندین عجب نباشد

— مگر —

درکیش جانفروشان فضل و ہنر نہ زیبد کاین جا حسب نگنجد وین جا نسب نباشد
در محفلیکہ خورشید انور شمار ذرہ است خود را بزرگ دیدن شرط ادب نباشد

شیخ مصلح الدین سعدی کی کتاب گلستان بہت مشہور اور مقبول کتاب ہی جس مین اوسنے قرآن پاک کی نسبت آٹھوین باب مین ایک جگہ یہ الفاظ نہایت خوب لکھے ہین

"مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوب است نہ ترتیل سورت" ملکہ عالمی متعبد پیادہ رفتہ است
وعالم متہاون سوار خفتہ "

مگر ہاین ہمہ گلستان ہوشمند علمائے اسلام کی عالی پایہ تصانیف مثلاً احیاء العلوم غزالی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب حجۃ البالغہ کی سی مینے کچھ بھی وقیع نہین رہتی اور ایسے ہی تمام دنیا کی علما اور حکماء کی کتابون کو ہم جب قرآن پاک کے سامنے رکھکر دیکھتے ہین تو سب گرد نظر آنے لگتی ہین بعض جاہل عوام کالانعام مین یہ بات غالباً راسخ اور مشہور ہی کہ ہماری انگلستانی یا یورپی افراد نوع کو کچھ افلاطون کی کتابے اور اق ہاتھ آئی ہوی ہین اسلیئے وہ عجیب عجیب چیزون کی ایجادین کرتے اور دنیا کو محو حیرت بناتے رہتے ہین لیکن ہمین اس حیرت نے کبھی نہ بھولنا کہ جس قوم کی پاس اللہ ہی کی کتاب سالم ہو اور وہ اپنی فرائض فطرت کی شناس مین ایسی کودن اور بادرہوا ہوجائی نہایت دردانگیز داستان ہی افسوس کہ مسلمان آج نظام عالم کو سمجھنے اور سلسلۂ اسباب و آثار کی ہمہ گیریون کو جاننے مین عیسائی قومون کی برابری بھی نہین رکھتے حالانکہ یہ موجودہ جمود جو تمام دنیائے اسلام پر اسوقت چھایا ہوا ہی یہ انہین لوگون کا حق تھا جو لا الٰہ الا اللہ کی مفہوم و علم سی اتنے بے خبر سہی اور مانی حالیہ مین الیوم مرحوم اتری سہل انگاریون نی تھی مشکلات حیات کی لاتعداد الجھنون مین پھنسادیا اور تھی زمینی مشکلکشاؤن نی اپنی عجائب الصوت نغمے سنا سناکر آسمانی معین و مددگار معبود برحق کی آئین و نظام کی پروی سے ہٹاکر مبتلائے آلام و مصائب کردیا لیکن تھی اب تک اپنی اس نقصان عظیم کا احساس تک پیدا نہین ہوا مگر ای عزیزان ملت یہ کتاب پاک قرآن ہمین ان علمی اور عقلی شکستون کیلئے سند دی گئی تھی جو آج ہم مین امراض مہلکہ کیطرح پائی جاتی ہین اگر یہ سچ ہی کہ دین برحق اسلام کا مدار قرآن پاک ہی پر ہی تو سخت ضرورت ہی کہ ہم خدا کی اس مقدس آسمانی نوشتہ کو نظر غور و فکر سی دیکھنے سننے پڑھنے اور سمجھنے کیواسطے تیار ہون اور اس میل ہم سکتا

یعنی اپنی فضل و ہنر اور کمالات کی دعاوی زیبا نہین مسلمان سنوا تو احیائے حق کیلئے جان فروش سنتا ہی سین جو جان فروش ہو اوسی لاف و گزاف کہان زیبا ہوسکتی ہین آداب عبودیت تو وہ ہین کہ جنہین محسوس کرتے ہوی بزم عالم مین اوس آفتاب علم و عقل رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خود کو ہلال کہا ہی ذرہ کہ تشبیہ دی ہی جو جان کہ آج کوئی خیرا اور ہتو یا جمعراتی مشکلکشا اپنی فضیلتون کا راگ سنائی اوسی حامل وحی انبیا چاہی وہ آداب اسلام اور تعلیم رسول سے بالکل بی خبر ہے

مصنف

Marfat.com

بھلا ہی کیونکہ قرآن پاک خدای حیّ القیوم کا زندہ کلام اور وہ مکمّل و جامع قانونِ حیات ہی جس مین زندگی کو
ہر پہلو سی کامیاب اور سرور بنانی کیواسطے اللہ نی اپنی نظام و آئین عالم کو نہایت ہی خوبی اور تفصیل و صراحت سیے
بیان فرمایا ہی اور خدا کی اونہین بیان فرمودہ انتظامی اور آئینی تشریحات حیات کی سمجھنی مین ہماری تمام دینی دنیوی
اخلاقی معاشرتی علمی عقلی اور اکی حیّی روحانی اور تمدنی ترقیات کی آثار و اسرار رکھتی پڑی ہین، کانون سی پنبۂ غفلت
کی ٹھیی ہوئی ڈاٹین نکال گوش ہوش کر اور سن کہ وہ پاک معبود اپنی رسول برحق کی ذریعہ اپنی انتظامات و آئین کی متعلق کیا فرماتا ہے

هو الذي جعل الشمس ضياءً والقمر نورًا وقدّره منازل لتعلموا عدد السنين
والحساب ط ما خلق الله ذالك الا بالحق ط يفصّل الايات لقوم يعلمون ٥

(لوگو) وہی قادر مطلق ہی جسنے آفتاب کو (نظام عالم کیلیے اپنی قدرت سی) چمکتا ہوا درخشان نیّر بنایا اور چاند کو (اپنی انتظامات
کریامی سی) منوّر کیا اور اوسکے گھٹنے بڑھنے کی منزلین ٹھہرائین تاکہ تم لوگ سالون کا شمار و حساب کر سکو
یہ سب کچھ اللہ نے (اپنی مستقل نظام و آئین کیساتھ) بڑی سچی قاعدون پر بنایا ہی جو لوگ کچھ سمجھ رکھتی ہین خداوند
اونکیلیے اپنی قدرتون حکمتون اور اپنی ضابطون کی دلایل کھول کر بیان فرماتا ہی

اس ارشاد حق کیے بعد تفصیل صداقت کی طور پر انسانی دماغون اور دلون کی باقاعدگی کیلیے یون ارشاد ہوتا ہی

انّ في اختلاف اليل والنهار وما خلق الله في السموات والارض لايات
لقوم يتقون ٥ پ ١١ ع ٥

بیشمار ون کیواسطے یقیناً رات اور دن کی ردّوبدل مین اور جو کچھ خدا نی آسمان و زمین مین پیدا کر رکھا ہی
خدا کی نظام کامل اور اوسکی بالغہ حکمتون کی منظّم نشان و آثار موجود ہین

ای عزیزان ملک و ملّت ان ایات بیّنات پر غور کرو کہ وہ خداوند برتر تمھین اپنی با نظام و آئین کارخانۂ عالم کی عیان
چیزین دکھا کر تمھین کس قسم کی باقاعدہ زندگی کی صراط مستقیم پر ڈالنا چاہتا ہی دنیا کو تم اگرچہ محض بازیچۂ اطفال
ہی سمجھا منتہائی دین و مذہب خیال کرتی ہو مگر خدا ہی کی دین برحق کو سمجھنی اور اوسکی سچے انتظامات عالم کو
جاننی کیواسطے اللہ ہی کیلیے ما خلق الله ذالك الا بالحق کی حقائق آموزیون پر کچھ فکر کرو
اور پھر يفصّل الايات لقوم يعلمون کی بیدار کن دل و دماغ ایمای عقل افزا کو سمجھو تو تمھین بآسانی یہ
بات معلوم ہو جائیگی کہ تمھین یہان کس قسم کی نظم و نسق کیساتھ رہنی سہنے کی نیز تعلیم دی جا رہی ہے
کیا تم خدای واحد کی ان صاف و صریح ارشادات کو مطلق سمجھ نہین سکتے ؟ کیا تم اتنی بڑی منظّم کارگاہ
ہستی کو دیکھکر جس مین ہر چیز خدا کی کاملہ قدرتون سی ایک ترتیب و نظام کیساتھ رکھی ہوئی اوسکی مقرر کردہ
ضابطون اور قاعدون کی پیروی مین مصروف فرمان برداری ملتی ہی کچھ بھی جان نہین سکتے ؟ لیکن
خداوند کی اگر یہ نظر آموزی ذریعہ انسان چیزین اخلاق و عمل اور حکمت و علم کی برکت اور سیدھے راستون
پر ڈال نہین سکتین اور تمھارے دماغ و دل اللہ کی ان منوّر و نمایان آیات بیّنات کو دیکھنی سے محلّل نہین
ہو سکتے تو تم خلوت خانون مین گھسے ہوئے کیا کر رہی ہو اور جب تم ان ظاہر نشانات، علم و عقل کو دیکھکر

Marfat.com

بی اپنی علمی عقلی اخلاقی عملی دماغی اور دلی قوتون مین باقاعدگی اور اصول وانتظام کی کیفیتین پیدا نہین کرسکتی
تو کیا تم کوی دوسرا خالق تسلیم کررہے ہی جسکی پیدا کردہ کائنات اس کائنات سے بہتر اور منظم و مرتب تانی
جاسکیگی؟ کیا تمہاری یہ غفلتین ایک قسم کا دلفریب ترک ہنین ہین آہ الیتوم مرحوم تیری یہ مظالم صدیون تک
تیری ہی جان پر پڑرہی مگر تجھی اپنی خوش نما خفا کاریون کا علم ہی نہین ہوتی تاہا اللہ کتنا ظالم ہنین!

الا ان للہ من فی السموات ومن فی الارض "ای عزیزو یاد رکھو کہ جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ
زمین مین ہی تمام چیزین اللہ ہی کی محکوم اطاعت ہین یعنے اوسکی قایم کی ہوی قاعدون اور ضابطون کی ماتحت ہین اور
اگر کوئی شی اللہ کی نظام عالم سے الگ ہونا چاہی تو ہوہی نہین سکتی بالمحال یہ بات ناممکن ہی خدا کی آئین وانتظام سی روگردان
ہونی مین ہر چیز کی ملائکت ہی لا تبدیل لکلمات اللہ" خدا کی فرمودہ مین کبھی فرق نہین آتا اور اوسکے
قاعدون مین ہرگز ردوبدل ہنین ہوتا اگر کوی ناسمجہ اللہ کی انتظامات کو جسٹلای یا توڑ کر دنیا مین جینا چاہی تو
اوسسے کہدو ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون" اللہ کی قاعدون کو جسنے توڑا
وہ خود ہی ٹوٹا اپنی خیالات غلط کی سرونبکر اللہ پر جھوٹ اور بہتان باندہنے والی کبھی فلاح نہین پاتی

اوسی قادر مطلق نی یہ انتظام قایم کررکہا ہی کہ سمندرون کا پانی آفتاب کی حرارت سی بخارات بنکر اوپر
کو صعود کری اور بادلون کی صورت مین ایک خاص بلندی پر پہنچکر اسباب واثار فلکیہ کی تصادمات سی پھر
زمین ہی کیطرف مقطر ہوکر برسے یا گری اور اگر اوسی کبھی برتن مین بھر کر آگ پر رکھو تو زمینی آگ کی غیر
معمولی حرارت اوسی ست جلد بھاپ کی لطیف صورت مین بدلکر غایب کردی اور اگر اوس بھاپ
کو نظام وترتیب کیساتہ تم سنبالکر کام مین لگالو تو وہ ساکن چیزون کو متحرک بنادی اور اگر کسی تنگ
سوراخ مین سی اوسی گذارو تو وہ اللہ ہی کی قایم کی ہوی نظام کی مطابق آواز کری "فتبارک اللہ احسن الخالقین"
یہ بھی اللہ ہی کا قانون ونظام ہی کہ آبی بخارات کی ذرات جب بادلون کیصورت مین بکثرت وافر اطمع
ہون اور وہ سرعت سی ادہر اودہر ایک دوسری سی ٹکرائی ہوی دوڑین تو اون کی رگڑ (فرکشن) سی ایک
لطیف ہی قسم کی چمک اور حرارت پیدا ہوکر جھلکے بادلون مین گرج اور گونج پیدا ہو لیکن وہ گرج اور
گونج در اصل بادلون کیطرف سی خدائی ذوالجلال کی تسبیح وتقدیس ہے جسنے اون کو اپنی نظام وآئین کی
ماتحت کرکے اپنی فرمان بردارون مین لگایا ہی اور وہ اس اطاعت سی سرتابی کی مجال ہی نہین رکھتے
محال ہی کہ بادلون کی ذرات اپنی مناسب اور متضاد قوتون کیساتہ ٹکرائین تو اون مین آواز پیدا نہ ہو خدا
نے اپنی نظام عالم اور آئینی تعلقات اسباب واثار کی بہت اہنین کیفیتون کو یون بیان فرمایا ہی
ویسبح الرعد بحمدہ والملئکۃ من خیفتہ ویرسل الصواعق فیصیب
بہا من یشاء وہم یجادلون فی اللہ وہو شدید المحال ۝ پ ۱۳
اور (ای لوگو) بادلون کی گرج اوسی خدای واحد کی حمد وثنا کیساتہ اوسکی پاکیزگی بیان کرتی ہی اور تمام

Marfat.com

فرشتے اوسیکی ڈریسی حمد و ثنا مین لگی رہتی ہین (ای لوگو) وہی قادر مطلق مسبب الاسباب معبود آسمان کی
بجلیان (زمین کیطرف) بھیجتا اور زمینی مخلوقات مین سی جسپر چاہتا ہی اپنی نظام و آئین کی پائیداریون
سی اون کو گرا دیتا ہی مگر منکرین توحید ایسے مہبول ہین کہ خواہ مخواہ اللہ کی نظام و اسباب کے
باری مین جہگڑتے ہین حالانکہ اوسکے ضابطے ایسے مضبوط ہین کہ جنکا توڑنا سخت مشکل بلکہ محال ہے

پس ای لوگو مشکلات و مصائب کیوقت اوسکے ایمان و یقین کیساتھ اوسکے پیدا کردہ اسباب و آثار کا پتہ لگانا اور
اوسکے قایم کردہ نظام و آئین کی مطابق حل مشکلات کیلیے علماً اور عقلاً مساعدت کرنیوالی اسباب کا مہیا کرنا
اوس خدای واحد سی مدد و معاونت چاہنا اور عاقلانہ کوششین کرنا دین برحق کی ماننے والی عاقلون کا
شعار ہی چونکہ تمام اسباب عالم کا وہی مسبب الاسباب خالق ہی لہذا اوسکے ضابطون اور قاعدون کو سمجھکر
رفع تکالیف کیلیے عاقلانہ طور پر عملی تدابیر اختیار کرنا اور اسباب مفقودہ کیطرف رجوع کرنا اللہ
ہی کیطرف جانا اور گویا اوسیکو پکارنا ہے اور ای عزیزو اوسیکا پکارنا سچا پکارنا ہی حق شناس
مبصر اوسیکو انہین عقلمندانہ طریقون سی پکارتی ہین اور اوسی کی پرستش مین یعنے اوسکے نظام و آئین
کے ضابطون سی باز نہین بہٹکتے بنتیک لہٗ دعوۃ الحق اوسیکو پکارنا سچا پکارنا ہی مگر
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ
كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ پ ۱۳ ع ۷

اور جو لوگ (اللہ کی نظام و آئین کو بہلاکر اسباب سے قطع نظر کرکے جاہلون کیطرح) دوسری معبودون پیغمبرون مہاتمائون راہبون
احبارون بتون اور ان نون کو مدد و اعانت کیلیے پکارتی ہین ۔ اون کیواسطے قبول التجا اور کامیابی کی چیز
ہی تو نہین البتہ ایسی ہی بیکار قسم کی قبولیت جیسے ایک شخص اپنی دونون ہاتھ پانی کیطرف پھیلائی کہ پانی آپ سے آپ
اڑکر اوسکے منہ مین آجائی حالانکہ وہ کسی طرح بھی اللہ کی نظام و اسباب کے خلاف اڑکر اوسکے منہ تک آئیگا انہین جاہلون
نادانون اور (شرک کرنیوالون کی التجائین اور دعائین تو یونہی اندھیری مین ٹھوکین کھاتی ہین
بنتیک اللہ کی نظام و آئین کا پابند ہونا اوسکے مہیا کردہ اسباب و آثار سی کام لینا دفع تکالیف کیواسطے ہر طرح عقلی اور علمی
طور پر اوس ذات برحق کا یقین کامل رکہتی ہوئی کوشش کرنا اور ظہور نتائج کیلیے اوسی پر بھروسہ اور توکل رکہنا عین
فطرت اور اسلام ہی لہٗ دعوۃ الحق اوسی اللہ ہی کیلیے ہین سب پکارین اور اوسیکو پکارنا سچا پکارنا ہے
جو لوگ دین برحق اسلام کی اس آسمانی تعلیم صادق کی مطابق اپنی ہر قوت کو اللہ کی حی القیوم اور حاضر و ناظر ذات واحد پر پورا
ایمان و یقین رکہکر دفع مصایب اور تکالیف کیلیے اللہ کی قانونی پابندیون کیساتھ نیک اسباب حقہ کی تلاش کرتے ہین اور اپنی
غلطیون نادانیون کو معلوم کرکے حماقتون جہالتون اور غلطکوشیون سی تائب و محترز رہتی ہین وہ مسلمان ہین اور
اللہ اونہین مشکلات سی بچاتا ہی اور جب کبی ناگہانی طور پر کوئی آفت انہین گھیر لیتی ہی تو اوسوقت وہ اپنی علم و یقین کی پوری
قوت سی دنیا کی عارضی مسرتون اور آمدنی و فرصتی تکلیفون کی بی ثباتی کو سمجہتی ہوئی بخلوص دل پکارتے ہین کہ

Marfat.com

إنا للہ وانا الیہ راجعون ۔ ہم تو اللہ ہی کی ہیں اور ہمیں لوٹکر اوسی کی طرف جانا ہی اس عقل افزا اور ہمت آفرین
ارشاد حق کو یاد کرنی سی اوس خدا پرست انسان کی سبب سی دماغی پریشانیان اور قلبی بی چینیان اور تکالیف حیات یا
مشکلات کی موقعون پر پیدا ہوکر آدمی کی قوت سکون و خیال کو منتشر کرڈالتی ہیں) دور ہوجاتی ہیں اور وہ شخص پھر اس
قابل ہوجاتا ہی کہ اوس پیدا شدہ مصیبت اور تکلیف کی اسباب ظہور کی جستجو کری اور عاقلانہ طریقہ سی ٹوہ لگائی کہ یہ مشکل اور
مصیبت اللہ کی قایم کردہ نظام و آئین اور سلسلۂ اسباب کی مطابق میری کسی غلطی کی سبب سی پیدا ہوئی ہی کیونکہ اللہ ظالم نہیں
علی ہذا جب انسان اپنی پیش آمدہ مشکلات پر ہوشمندانہ غور کرتا ہی تو اوسی صاف طور پر معلوم ہوجاتا ہی کہ یہ مشکل اور مصیبت
دراصل میری ہی غلطی کی اثر انداز اور بیدار کرنیوالی صورت ہی جو خدا کی محکم آئین و نظام اور اسباب و آثار کی ماتحتون
میں مشکلات کی موجودہ شکل اختیار کرکی میرے ہی پاس واپس آئی ہی کیونکہ اللہ کی پائیدار نظام عالم کی ضابطون میں غلطیون
کی اعتدالیون اور خلاف علم و عقل حرکتون کی ذرہ بھر گنجایش نہیں لہذا یہ مشکل اور مصیبت بھی ایک اوستادانہ حیثیت سی
رحمت کا فرشتہ بنکر آئی ہی تاکہ میں آیندہ زندگی کو اللہ کی قوانین حیات کا پابند بناؤں اور امن سی جیون
قانون الہی کی یہی وہ حقیقت ہی جسے اللہ کی پاک کتاب ان الفاظ میں سناتی اور بیان فرماتی ہی

إن اللہ لا یظلم الناس شیئا ولکن الناس انفسہم یظلمون ۝

اللہ تو لوگون پر ذرہ بھر ظلم ہی نہیں کرتا لیکن لوگ ہی اپنی حماقتون اور قوانین ربانیہ کی نادانیون سی
اللہ کی قایم کردہ نظام و آئین کی خلاف ورزیان کرکی اپنی اوپر آپ ہی ظلم کرتے رہتی ہیں

خدائی واحد کی قوانین کی عاقلانہ پابندی اور اوسکی قایم کردہ ضابطون کو علماً عقلاً عملاً اور اخلاقاً مربوط اور استوار رہنی
کیواسطے ایک مقام پر قرآن پاک بایں الفاظ ہدایت فرماتا ہی

والذین یصلون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویخشون ربہم ویخافون سوء الحساب

اور وہ لوگ کہ خدائی جن تعلقات آئین عالم اور ضوابط اسباب کو جوڑی رکہنی کا حکم دیا ہی اونکو قایم رکہتی اور
اللہ سی ڈرتی ہیں اور قیامت یا انجام و مستقبل کی سخت حساب گیریون کا ڈر رکہتی ہیں (یہی سمجہدار و عاقل ہیں)

ان آیات بالا میں "ما امر اللہ بہ" کا ایما خاص طور پر تفصیل طلب ہی جسکا مدعا یہ ہی کہ اللہ نی ان نی فطرت میں اپنی
شگفتگی اور تکمیلی اغراض حقہ کیلئی جن جن علمی عقلی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی کونشون کی قوتون کو مستتر کیا ہی یہی
اللہ کا ایک ازلی اور ابدی امر ہی کہ ان نی اون کے تعلقات کو اخلاق و عمل اور علم و عقل سی برکات حیات کیلئی
نظام عالم کی ہمہ گیریون کو سمجہتا ہوا قایم و مربوط رکہنی کی مساعی جمیلہ سی غافل و لاپرواہ نہ ہو اور اللہ سی ڈرتا رہی یعنی اوس
مسبب الاسباب علۃ العلل ہستی برتر کی قانونی استواریون اور آئینی پائداریون سی اپنی لغزشون اور چوکون کا خیال
رکہتی ورنہ مارا جائیگا خیر نہیں اور قرآن پاک نے انہیں تعلقات حیات اور آئین الہی کی مفصل تشریحات مختلف
پیرایون میں جابجا بیان فرمائی ہیں چنانچہ آیات مذکور الصدر کا سیاق ہی یہاں بیان کرنیکی قابل ہی

للذین استجابوا لربہم الحسنی ط والذین لم یستجیبوا لہ لو ان لہم ما
فی الارض جمیعا ومثلہ معہ لافتدوا بہ اولئک لہم سوء الحساب ط ۱۳ پ

Marfat.com

وماواہم جھنم وبئس المھاد

اور جن لوگون نے اللہ کا کہا مانا (اوسکے ضابطون کی پیروی کی) اُون کی حق مین بہتری ہی بہتری ہی اور جنھون نے
کہا نہ مانا خلاف ورزیان کین تو اونکا حال انجام کار یہ ہوگا کہ جو کچھ روی زمین پر ہی اگر وہ ساری کا سارا اُون
کی احیا مین ہو اور اوسکے ساتھ وتنا ہی اور تو یہ لوگ اپنی مخلصی کیلیے اوسی خوشی سے دی ڈالنے کو تیار ہو جائین
یہی لوگ ہین جن سی بڑی سختیون کیساتھ محاسبہ اعمال لیا جائیگا اور انکا آخری ٹھکانا بہت ہی بُرا ٹھکانا دوزخ ہی

اس اجمال کی تفصیل یہ ہی کہ جن لوگون نی لا الہ الا اللہ کہکر اقرار توحید سی اللہ کی تمام قانونی فرمان بردارین کو
قبول کر لیا اور اپنی انسانی فطرت تریف کی تمام اتم اخلاقی علمی۔ عقلی۔ عملی روحانی اور تمدنی ذمہ واریان سر پر
اٹھالین اور پھر خدا کی قایم کردہ آئین عالم کی مطابق اُون کی عاقلانہ تکمیلات مین جد و جہد کرتے رہی اُون کے
واسطے یہان اور وہان سب اچھا ہی اچھا اور خیر ہی خیر ہے لیکن جن کی حالت اسکے خلاف ہوی یعنے انھون نے
زبان سی تو اللہ کی توحید پرستی کا اقرار اور اوسکی عظمتون کو برقرار رکھنی کا اعتراف کر لیا مگر عقلاً علماً
اور عملاً اوس اقرار کی تصدیق نہ کی جاہل و بی پیرہ رہی اور محض اپنی لسانی اقرارون کی خوش خیالیون کے
دلفریب جھولی پر انکین بندگی جھولتے رہی قال و حال مین تفاوت رکھا اللہ کو زبانون سی ایک کہکر
عملاً انھون نی صدہا معبود و مسجود بنائی اور اپنی فطرت ہی کی خلاف چلے قوانین ربانیہ کی نزدیک خلاف
ورزیان کر ڈالین مگر سمجھتی رہی کہ ہم راہ راست پر ہین ایسون کا انجام بُرا دردناک ہی اُون سی بڑی شدت
اور سختی کیساتھ مواخذہ ہوگا اور اونکا آخری ٹھکانا جو بہت ہی بدتر ٹھکانا ہی جہنم ہوگا کہ اوس مین پڑے
اپنا کیا بھگتتے رہین اور نہ اُون کی دعائین سنی جائین نہ التجائین کیونکہ وہ اللہ کی قائم کی ہوی ہمہ گیر نظام عالم
کی خلاف چلی ہین اور مشکل یہ ہی کہ اپنی غلطیون کو بھی ہین نہین سمجھتے مگر اللہ کا قانون نہین بدلتا مکافات
اعمال کی تاگیر نہ گرفت سی بچنا محال ہی رحم اونہین پر ہوتا ہی جو اپنی حال پر خود رحم کرتے اور اللہ کی ضابطون
کی سوچ سمجھ کر پابندیان کرتے ہین فاعتبروا یا اولی الابصار

قرآن مجید فرقان حمید نے چونکہ اللہ کی ضابطون اور قاعدون کو نزدیک طریقون سی بیان فرمایا ہی اور انسانی
دلون دماغون کی سہولت کیلیے لکھوکھا مثالین سنائی ہین لیکن اعدائی فطرت اور جاہل و نادان اوسوقت
سی آج تک اوسکی صداقتون سی منہ پھیری ہوی اوسی اساطیر الاولین خیال کرتے ہین اور اوسکی عقل آفرین
آوازون پر اندرونی تاریکیون کی سبب کان بہی دھرنا نہین چاہتی اسلیے خداوند اپنی زندہ کلام سی اون
لوگون کی نسبت بالفعل ذیل ارشاد فرماتا ہی

افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ھو اعمی انما یتذکر اولوا الالباب

(ای پیغمبر محمد) بھلا جو شخص علماً عقلاً اس تانکو سمجھتا ہی کہ (قرآن) جو تمہاری پروردگار کیطرف سی تم پر اترا ہی برحق ہی
کیا ایسا شخص اوس شخص کیطرح بی نصیب رہ سکتا ہی جو اندھا ہی اور اوسی صریح و صاف بات بہی سوجھ نہین پڑتی

Marfat.com

اصل یہ ہی کہ قرآن پاک سے تو وہی لوگ دانش و ہدایت پا سکتے ہین جو بی حد باعزور سی الگ نہایت سنجیدہ
اور سمجھدار ہین (اور یہ کتاب سمجھدارون اور حق شناسون ہی کیلیئے ہی ہی)
سبحان اللہ اس کتاب برحق نی کسقدر سچی اور کھلی کھلی باتین بیان فرمائی ہین نظام عالم اور قوانین الہیہ کو مختلف طریقون
اور مثالون سی کہان سہل العہم بنایا ہی لیکن زیادہ حیرت ہمین مسلمانون پر ہی آتی ہی کہ یہ قوم مرحوم اس کتاب اللہ کو
نہ صرف بلکہ سینون اور دلون مین رکھتی ہوی ہی کورو کرنے ہوی ہین ہزار ہا عجایب پرستیون کی دلدادہ اور بے
شمار لغوبات کی معتقد ہو رہی ہین اپنی نادانیون سی اللہ کی نظام و آئین کو توڑ کر خوشحال زندگی جاتی ہین اور صرف
اس خیال سی خوش ہین کہ ہم مسلمان ہین اقرار توحید کرتے ہین اللہ اللہ عقلین کسقدر بیکار ہو گئین

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحرگہ میگفت — بر در میکدہ بادف و نی ترسائی
گر مسلمانی ہمین است کہ حافظ دارد — آہ اگر از پس امروز بود فردائی

ای برادران قوم اگر واقعی کل ہی فردائی مختر ہو جای تو تمہاری باس اللہ کی اٹل اور سخت گیر پرسشون کیلیئے کیا جواب ہے
"ہمین دو رکعت و آن ہم بصد پریشانی" کسقدر نادان ہین وہ لوگ جو اپنی غلطیون اور گناہون کی باداش عمل کیوقت
متفکون مصیبتون اور طرح طرح کی تکلیفون مین پھنکر گہبرا اٹھتی اور اٹہ اٹہ کر ادھر اودھر بھاگنی لگتے ہین
اور حل مشکلات کیلئے اللہ کو بتلائی ہوئی نہایت سچی ضابطہ علم و عقل کو چھوڑ کر پس و پیش جبہ سائیان کرتے پھرتے
ہین مگر یہ سب کمزوریان علم و عقل اور یقین و ایمان ہی کی کمزوریون کا نتیجہ ہین آہ کسقدر سینہ فرسا منظر ہی
کہ لا الہ الا اللہ کہنی والی اور نہایت ہی محتشم رسول محمد کی حلقہ بگوش ارادت قرون درختون
اور ان نون کی سی مینے حاجا کر نہایت مجہولانہ بلکہ مشرکانہ نیازمندیون کیساتہ جہکتی اور سجدی کرتی ہین اور
اون کی حقیقی شنوائیان خاک نہین ہوتین وہ جاہل کی جاہل ہی رہتی ہین بلکہ زیادہ مرفوع القلم بنتی ہین
لیکن اوس خدائی برتر نی توانی کاملہ قدرتون اور بالغہ حکمتون سی نظام کائنات ہی ایسے سنجیدہ
ضابطون اور قاعدون پر قایم کیا ہی کہ سر درد کیساتہ دوا موجود ہی ہر راحت کیساتہ رنج اور ہر رنج
کیساتہ خوشی کا سونا اس امر کی صاف شہادت ہی کہ ہم اعتدال پر رہین پس وہی لوگ سچی ایماندار اور عاقل ہین
جو دنیا کی بڑی سی بڑی خوشی کیوقت آپی سی باہر نہین ہوتی اللہ سی ڈرتے اور اوسکے ضابطون کی پابند رہتی ہین
اور اگر کوئی ناگہانی حادثہ بیچ آجائی اور رنج و غم نمودار ہون تو ایمان و یقین اور ہمت و استقلال کو
ہاتھ سی نہین دیتی اللہ کی ذات پر بہروسہ رکھکر انکی غلطیون کو سمجہتی ہین گناہون سی توبہ کرتے ہین اور جی
نہین چھوڑتے وہ تایب جہل و معاصی ہو کر اپنی اللہ سی تعلق کو زیادہ پایدار کرتے ہین کیونکہ وہ سمجہتے ہین
کہ ہر تکلیف انسان کی شامت اعمال ہی کا نتیجہ ہوتی ہی لہذا وہ اپنی عملی اصلاح فوراً کر لیتے ہین اور کہتی ہین

حافظا چون غم و شادی جہان درگذر است — بہتر انست کہ ما خاطر خود خوش داریم

ای قوم کی بزرگو! ای نوجوانون دلکا یہ سکون یہ استقلال اور عزم کی یہ اولوالعزمانہ خود شناسی اور حق بینی خدا

Marfat.com

کی سچی فرمان بردار ہیں اوسکے نظام وآئین کی پابندیوں اور اوس منجی اعظم ہادی برحق کی عاقلانہ مطالعتوں
کی بغیر ہرگز حاصل نہیں ہوتی جسکی ذات ستودہ صفات، قوانین الہی کی مفسر اسرار فطرت کی مبصر اور اسباب و
آثار عالم کی تعلقات کو پوری طور پر سمجھنے والی محاسن انسانیہ کا مکمل مظہر تھی شرک وجہالت میں وہ رہ نمای خلق
ہمیشہ بیزار رہا توحید پرستیوں کی برکات اوسنے گن گن کر بتائیں بلکہ لوگوں کو انا فانا دکھادیں اور اللہ کے
نظام وآئین کا پورا مطیع بنکر ارشاد حق اکثر یہ احکام سنایئے

قل یا یھا الناس ان کنتم فی شک من دینی فلا اعبد الذین تعبدون من
دون اللہ ولکن اعبد اللہ الذی یتوفکم وامرت ان اکون من
المؤمنین وان اقم وجھک للدین حنیفا ولا تکونن من المشرکین ۝

ای پیغمبر لوگوں سے کہو کہ لوگو اگر تمھیں میری دین کی باری میں کیسی طرح کا شک ہو تو میں تم پ ۱۱ سے ع ۱۶ صاف کہی دیتا
ہوں کہ خدا کے سوا جن معبودوں یعنے بتوں کا شوں راھبوں اور احبارون کی تم پرستش کرتے ہو
میں تو اون کی پرستش کرتا نہیں میں تو اللہ ہی کی فرمان برداری کرتا ہوں جو (اپنی نظام مستقل سے) تمھیں
مارتا اور اپنی پاس بلاتا ہے اور مجھی اوسکی سرکار سے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں توحید پرستی کیساتھ ایمان والوں کی گروہ میں
رہوں اور نیز اللہ نے مجھسے یہ بھی فرمایا ہے کہ اسی دین حق کیطرف اپنا منہ کئے سیدھا چلا جا اور شرک وجہل
کرنیوالوں کی زمرے میں شامل نہ ہونا

الغرض اسلام اور اوس بانی اسلام کی تعلیمات صادقہ پر علم وعقل کی آزادیوں سے جہاں تک غور کیا جاتا ہے وہ سراپا خیر وبرکت اور
نہایت سچی معلوم ہوتی ہیں قرآن پاک میں خدای واحد نے توحید مطلق کی اہمیتوں اور شرک وجہالت کی کیفیتوں کی بیان
فرمانے نظام عالم کی آئین واسرار اور اسباب وآثار کی تعلقات پر تفصیل حالتیں ظاہر کرنے میں جو عنایات مبذول
خلق فرمائی ہیں اون کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملتی یہ البتہ سخت افسوس ناک امر ہے کہ آج مسلمانی ان
تمام اسلامی خصوصیتوں اور تعلیم قرآنی کی شاندار کیفیتوں کو بھولی ادھر اودھر خراب وپریشان ہو رہی ہیں مگر
اس میں اسلام قرآن بانی اسلام اور خدای اسلام کا کیا قصور ہے؟

طالب لعل وگہر ہیست وگرنہ خورشید ہمچنان در عمل معدن وکالست کہ بود

الیقوم افسوس کہ تیری عقلیں اندھی ہوگئیں اور تجھی قدم قدم پر ارباباً من دون اللہ کی دل آویز شرک آموزیوں نے
گھیر گھار کر ناتوانیوں خوش اعتقادیوں اور عجائب پرستیوں کی اوسی تاریک غار میں پھینک دیا جہاں اصنام و
عناصر کی پوجنے والی قومیں صدیوں سے پڑی بٹک اور تڑپ رہی ہیں اور تیری مرکز توحید کی اجتماعی قوتیں
نامحسوس طریقوں سے پریشان وپراگندہ ہوکر رہ گئیں اللہ کی قایم کردہ نظام کائنات کی ضابطوں کی تناقضت
اور سمجھ جسے اوس ہادی برحق احمد مجتبی محمد مصطفے علیہ التحیات والسلام نے تائید الہی سے تمکن کوشش سے تیری
دماغ ودل میں بٹھایا تھا اور تو دنیا میں سرسبز وبامراد ہوئی تھی اوسی تو نے بہت ہی جلد اپنی مستانہ روشی
اور غلط کیشی سے نکال باہر پھینکا آج تو دیکھتی ہے مگر دیکھ نہیں سکتی سنتی ہے لیکن سمجھ نہیں سکتی غرضیکہ
اسی طرح کی خوش خیالیوں میں رہ کر تو نے اپنی تمام عقلی علمی تمدنی عملی اور دینی مشکلات زندگی پیدا کر لیں

Marfat.com

اللہ کی پاک کتاب برحق کی بی قدر یان کرکے تجھی دنیا مین خود ہی ذلیل ہونا پڑا اور خوب پیٹ بھر کر سوئی ای نر گو!
ای نوجوانون آؤ ہم تم لا الہ الا اللہ کی ہمت آفرین اصول توحید کو پھر سمجھین اپنی باطل مفروضات اور غلط معتقدات
کی الجھنون سی اللہ اکبر کا پُر جوش نعرہ لگا کر نکلین اور اوس محترم پیر مغان کا دامن پکڑین جسکا فیض علم و عقل
ربانی احسانات عظیم کیساتھ صہبائی صاف و کہن قرآن پاک کی صورت مین ابدی طور پر جاری ہی اور جاری ہی رہیگا

صوفی بیا کہ خرقۂ سالوس بر کشیم وین دلق زرق را خط بطلان بر کشیم

افسوس حالات بہت ہین اور وقت تہوڑا کام بہت سی مین مگر فرصت کم تا ہم اوس رحیم و رحمن اور محسن و کریم معبود کی
اذکار حمید ایسے دل نواز اور جان پرور مین کہ نہ زبان تھکتی ہی اور نہ قلم رکتا ہی اب ہم بیان باختصار سورۂ
الرحمن کی صرف چند ابتدائی آیات کی نکوکت معانی اور تفصیل قانونی کو عرض کرتے ہین میر انائیت ہی عزیز
اور یکتا و بی مثیل پروردگار اپنی ساری رسول برحق کی ذریعہ اسباب و آثار اور نظام و آئین عالم کی حالتین ثبوت کہتا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ الرحمن ۝ علم القرآن خلق الانسان
علمہ البیان ۝ الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر یسجدان ۝

کل کائنات کی رحمن معبود نی جہان مخلوقات پر کروڑہا احسانات کی ہین وہان اوسنی اپنی بندی محمد پر یہ احسان ہی کیا
کہ اوسی قرآن جیسی پر نور کتاب سکہائی (لوگو) اوسی خالق رحمان نی ان ن کو پیدا کیا پھر اوسکو قوت نطق
بہی عطا کی اور بولنا سکہایا وہ خدائی رحمان ایسا حکیم و منتظم ہی کہ اوسکی کاملہ قدرتون کی آئینی فرمان بردار یونے
چاند اور سورج ایک حساب کیساتہ لگاتار گردش مین مصروف ہین کل اجرام فلکیہ ستاری درخت اور تمام
نباتات بوٹیان وغیرہ اوس خدای رحمن کی سامنے سر بسجود ہین

اس عظیم الشان اور نہایت ہی مربوط البیان سورۂ الرحمن مین "الرحمن" خدا کا اسم صفاتی نظام عالم کی خصوصیتون اور آثار و
اسباب عالم کی تفصیلی کیفیتون کی اعتبارات سی خود معلم قرآن خدائی رحمان نے خاص طور پر قابل لحاظ رکہا ہی تمام سورۃ
گویا صفات رحمانیہ کی نہایت دلکش تشریح ہے جسکا لطف معانی اور شکوہ بیانی کچہ وہی لوگ جان سکتی ہین جنہین
فیضان سرمدی سی احساس حق اور فہم سلیم کی گران مایہ دولت عطا ہوئی ہی اس جگہ یہ بات بڑی قابل لحاظ ہی کہ
خداوند برتر نے علم القرآن کی بعد خلق الانسان کا خاص کارنامہ بیان کرکے اشرف المخلوق ان ن
کی اعزازی خصوصیت علمہ البیان کی پر شکوہ الفاظ مین بیان فرمائی ہی فتبارک اللہ احسن المتکلمین
افلاطون اور ارسطو جنہین یورپ خاص طور پر اپنا گرو گھنٹال مانتا ہی ان ن کی تعریف "حیوان ناطق" کی الفاظ مین
کرتے ہین نفس ناطقہ ان ن کی تمام حسی ادراکی علمی عقلی اور خیالی قوتون کا مرکز مانا جاتا ہی قوت نطق و بیان انسان
کی ظاہری صفات مین سی اعلی ترین صفات ہین ایڈیسن نے فونون گراف بنا کر ان نی آواز کا نقال تو بنالیا
مگر علمہ البیان کی ادراکی اور عقلی روانی اوس مین کہان سی لاتا یہ کام تو اوس صانع حقیقی اور خالق
بے ہمتا و رحمن ہی کیساتہ مخصوص ہی ہزارہا افلاطون و ارسطو اور ایڈیسن پیدا ہون اور وہ بالفرض ان ن جیسا
ان ن ہی بنا کھڑا کرین لیکن "علمہ البیان" کی تاب و طاقت اون مین ہرگز پیدا نہین کر سکتے لہذا
اوس خالق اکبر خدائی رحمن کا شکر احسان و نعمت کرانیکی لئی فرمایا گیا "الرحمن" لوگو وہ ایسا خالق بی مثال

Marfat.com

اور معبودِ رحیم و رحمٰن ہی کہ جسنے کروڑہا اقسام کی مخلوقات مین سی ہر بنائی رحمت صرف انسان ہی کو قوت نطق و بیان اور طاقت ادراک و فہم عطا فرمائی ہی اور اوسکے واسطے ایک ایسی منظم و مرتب کائنات رکھی ہی جس مین تحت و فوق کی کل چیزین احرام فلکیہ نظر آنیوالی اور نہ نظر آنیوالی بڑی چھوٹی تمام ستاری چرند پرند حیوانات اور نباتات سب کی سب ایک دلپذیر موزونیت اور نظام و آئین کیساتھہ اپنی اپنی خدمات معینہ سی اللہ کی فرمان برداریون مین سر بسجود ہین یعنے خدای رحمٰنی ہر چیز کو جس جس نوعیت اور فطری خصوصیت کیساتھہ پیدا کیا ہی وہ اللہ کی ضوابط و آئین کی زیر اثر معروف اطاعت ہی اور اوسکی قاعدون کی حدود معینہ سی سر مو تجاوز نہین کرسکتی اور یہ سب کچھہ اوسنے اوسی اشرف المخلوق ہستی انسانی کی علمی عقلی عملی ادراکی اخلاقی روحانی اور تمدنی اغراض فطرت کی سہولتون کیلیے پیدا کیا جسکی عزت افزائی اوسنے خود علمہ البیان کی اعزاز سی فرمائی ہی نہایت ہی جہالت ہوگی اگر تم انسان ہوکر اوس خدای رحمان کی ذات و صفات کا انکار کرو یا اوسکے نظام و آئین کو نہ مانون خلاف ورزیان یا باطل پرستیان کرو اور اوسی چھوڑکر اوسکی مخلوق چیزون کی سامنے گردنین جھکاؤ کیا تم اوس خدای حکیم و رحمان اس بدیہی حکمت اور عنایت اور عظیم الشان قدرت کو نہی دیکھہ سکتے؟ کہ

والسماء رفعہا و وضع المیزان الا تطغوا فی المیزان ○

لوگو اوسی خدای رحمان نے آسمان کو اونچا کیا ہی اور ترازو کی تول رکھا ہی تاکہ تم حد سی آگے نہ بڑہو

آسمان کو خواہ منتہای نظر یا فضای نامتناہی تصور کیا جائے لیکن قرآن پاک نے بیان وہ بات بیان کی ہی جو اب تک دنیا بھر کے کاسمون بنڈتون جوتشیون مہورت بینون یورپ کے فلسفیون حکیمون اور سائینس دانون کی سمجھہ مین نہ تو آئی ہی نہ آسکتی ہی اور نہ آئیگی یعنے "وضع المیزان" مفہوم یہ کہ آسمانون اور تمام اوپر نظر آنیوالی احرام فلکیہ ماہ و مہر مریخ زحل مشتری عطارد وغیرہ ستارون کا تناسب توازن جسے انگریزی مین Balance کہتے ہین اوس خدای رحمان نے قایم کیا اور ایسا کیا کہ وہ راتدن اللہ کی قوانین کی ماتحت گردش مین رہتی ہین مگر آپس مین کبھی نہین ٹکراتے ای لوگو کیا اوس خدای حکیم و رحمان کی کوئی چھوٹی سی حکمت اور ایسی ویسی مہربانی ہی؟

ستارون کی وہ چالین جن پر دنیای منجمون جوتشیون اور ماہرین فن کا مدار ہی اگرچہ وہ بالکل یقینی ہی نہین ہوسکتین ممکن ہی کہ وہ رفتارین اون کی فرض کردہ خیالات کے خلاف کچھہ متضاد اور مختلف ہون مگر قرآن پاک نے اوس ظنی مشکوک اور کبھی قابل ترمیم ہونیوالی بات کو قابل التفات ہی نہین سمجھا اور فرمایا تو یہ کہ "وضع المیزان" کہ ای لوگو اوس اوس خدای رحمان کا یہ کتنا بڑا احسان عظیم ہی کہ ان مہتم بالشان عظیم الجثہ احرام سماوی کا باہمی تناسب وزن یعنے Balance قایم کیا ہی کہ راتدن بڑی پھرتے ہین مگر آپس مین نہین ٹکراتے اگر خدانخواستہ اون کے تناسب توازن مین ذرہ بھر بھی غلطی ہوتی تو زمین پر رہنیوالی انسانی مخلوق کا کیا حشر ہوتا

آج ہی اگر کوئی نیر یا ستارہ اپنی مرکزی کشش اور مخصوص گردش سے ہٹ جائے یا ٹوٹکر نیچے آرہے تو ہماری تمام جرمنی ڈاکٹر انگلستانی میتھیٹ فرنسیسی فلسفہ دان ماہرین طبقات الارض منجم خدائی زمین پر اکڑ اکڑ کر چلنے ڈیوک۔ ارل

Marfat.com

اور اپنی خود پسندیونکی غرور باطل مین ایشیائی اقوام کو رعونت و نخوت سی دیکھنی والی مستان خمار حکومت بڑی بڑی فرمان
روایان ممالک سب کیا کرین آہ اوسوقت سب کھڑی کے کھڑی ہی رہ جائین اور ایا یورپ کیا اشارہ کرو تو یورپ بھی
اگر جمع ہون تو اوس خدائی ذوالجلال کی شوکت وصولت کی سامنے مورچہ ملنے کی وقعت بھی نہین رکھتی مگر وہ رب العالمین
چونکہ رحمٰن ہی اسلیئے اوسنے اپنی صفات کریمانہ کا خود خیال ہی اور اوسنے نظام عالم کی ترکیب اور کل چیزون کا باہمی ارتباط
خاصکر احرام فلکیہ کا تناسب توازن Balance ایسے اصول پایدار پر رکھا ہی کہ جس مین جب تک وہ خود ہی
کسی مخصوص مصلحت سی کچھ پلٹنا نہ چاہی کوئی تبدیلی محال ہی قرآن پاک کا یہ ارشاد "والسماء رفعہا ووضع المیزان"
نہایت ہی تدبر و غور کی قابل ہی دنیا کی تمام رومی اور شامی گریجویٹ بی۔ ایی ایم۔ ایی ایل ایل ڈی ڈاکٹر بیرسٹر
قانون دان ستارہ شناس پروفیسران سائنس سینئر رنیگلرز اور پی۔ ایچ ڈی وغیرہما وضع المیزان
کی صداقت شوکت مفہوم حق نمائی اور عظمت بیانی کو مل مل کر سوچین خوب سوچین اور تمام عمر سوچین تو
اوسنین قایل ہونا پڑیگا کہ اسلام ہی کا بتایا ہوا خدائی واحد و رحمان خدائی برحق ہی اور اوسی خدا کی مقدس کتاب
قرآن پاک جو تمام کتب سماوی کی بعد اپنی فائق تعلیمات کیساتھ نازل ہوئی اپنی علمی عقلی آزاد بیانیون صداقتون
اور اخلاقی و تمدنی حقیقت نمایون کی یقینی اعتبارات سی تمام دنیا کیواسطے واجب التسلیم کتاب پاک ہی

مگر اس ارشاد حق کی بعد خدائی واحد و رحمٰن عنایات مزید کی طور پر نہایت اثر انداز اور دلپذیر ارشاد یون فرماتا ہے
"الا تطغوا فی المیزان" یعنے ای لوگو تمہین ہی باستحقاق فطرت علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً کی دلایت علوم و
فنون اور محاسن اخلاق و عمل کیلئی جس تناسب توازن Balance پر رکھا گیا ہی اون قانونی حدود فطرت کا
خیال رکھو اغراض فطرت کی پوری پوری تکمیل کرو مگر حد اعتدال سی آگے نہ بڑہو اپنی مرکزی نظام ضمیر و قلب کی سچی قوت
کشش و اتصال سی نہ ہٹو کیونکہ وہ تمہین نظام الہی کی پایداریون کی عدل و انصاف راستی اور صداقت ہی کیطرف کھینچتی ہی
سبحان اللہ کسقدر پر صداقت ارشاد اور بلیغ و فصیح کلام ہی لوگو خدائی رحمٰن کی بابرکت و شوکت کلام پاک پر
طلب صادق لیکر غور کرو تو تمہین معلوم ہوجائیگا کہ قرآن پاک کیا ہی دیکھو اسلیئے بتقدیر ارشاد ہوتا ہی

واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان

ای لوگو حد اعتدال کو قایم رکھتی ہوئی یہ ہی ضروری ہی کہ انصاف کیساتھ ہر چیز کا اندازہ قایم رکھو اور کبھی کم نہ تولو
ارض شام اور عرب مین یقیناً لین دین اور سود اسلف دینا لینا یہودیون کی ہاتھ مین تھا یہی لوگ آج بھی یورپ مین
مالی حیثیتون سی بڑی ہوئی ہین سود ہی خوب سیٹ بہر کر لیتی ہین اور کم بخت بندۂ زر ہی ہو رہی ہین ہندوستان مین ہمارے
ہندو عزیزان وطن تراز و تکڑی کی دھنی اور لین دین کی خاص ماہر ہین مگر کیا اقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان
کی ارشاد سی وہ سعادت و برکت حاصل ہین کر سکتے جس مین اکثر لوگ کم تولنا کم دینا اور تناسب وزن کو توڑنا اپنا
کمال علم و فن خیال کرتے ہین بہرحال خدائی رحمٰن کی سعید الفطرت اور مجید ارشادون کیواسطے خواہ وہ کسی قوم کی فردسون قرآن

Marfat.com

پاک کا ارشاد ہزار ہا کتابوں علمی اور عقلی سعادتوں کا سرچشمہ ہی لیکن ان آیات بالا کی بعد خدائی رحمن اپنی نظام عالم کی عدیم المثال شوکتوں کو محض ان لوگوں کی دلی اور دماغی بیدلیوں کیلئے بالفاظ ذیل ہدایت فرماتا ہی

والارض وضعها للانام فيها فاكهة والنخل ذات الاكمام والحب ذو العصف والريحان ٥ فباي آلاء ربكما تكذبان ٥ ٢٧

لوگو! اوسی خدائی رحمن نی لوگوں کی آرام و سفاد کیلئے زمین بنادی ہی کہ اوس میں صدہا اقسام کی میوہ دار درخت ہیں اور کھجور کی درخت ہیں جن کی گابھوں پر قدرتی غلاف چڑہی ہیں اور زمین پر طرح طرح کی اناج ہیں جو بھوسی کی خول میں محفوظ ہوتی ہیں اور خوشبودار پھول ہیں تو ای لوگو تم اپنی خدای رحمن کی ذات و صفات سی منکر ہوکر اوسکی کس کس چیز کا انکار کروگی

قاعدہ ہی کہ انسان زمین پر کھڑا ہوکر جب نگاہ کرتا ہی تو اوسکی نظر بالبندی پر پڑتی ہی یا پستی پر یعنے یا تو آسمان نظر آتا ہی یا زمین اسلیئے خدای رحمن نے بالکل انسانی فطرت کی مطابق پہلی تو آسمانی نجوم و کواکب اور آسمان کی بلندیوں کا ذکر فرمایا اور اونکی نظر آنوالی حالتوں میں سی "وضع المیزان" کے ایمای خاص سی وہ حقیقت بیان فرمائی جس کے سننے سے تمام انسانی افہام سرفگندہ اور عقلیں فطرتاً سرنگوں ہوتی ہیں مگر ان آیات میں کرۂ ارض کی وہ کیفیتیں جو العدی نظام کی بدل کی سبیں شہادتیں اور اوسکی ذات پاک کی صفات کبریائی کا کامل ثبوت ہیں اور جاہل سی جاہل میں اونسی کسی زیادہ تفکر و تدبر کے بغیر سمجھکر دانش و بصیرت کی مقدس روشنی دل و دماغ میں پیدا کرسکتا ہی بیان فرمائی ہیں مدعا یہ کہ ای لوگو اگر تم والسماء رفعها و وضع المیزان" کی گہرائیوں کی نظام پر شکوہ کو نہ سمجھ سکو تو اسی نہایت سہل و آسان بات پر خیال کرو کہ والارض وضعها للانام فيها فاكهة والنخل ذات الاكمام ٥ والحب ذو العصف والريحان ٥ یعنے اوس خدای رحمن نی اپنی بی انتہا رحمتوں اور حکمتوں سی تمہاری لئی قسم قسم کی پھل پھول خوشبوئیں اور اناج پیدا کئی ہیں جنمیں تم ہر جگہ دیکھتی اور کھاتی پیتی ہو نہایت افسوس ہوگا اگر تم اوس خدای کریم و رحمن کی ان انتظامات سے اغماز کرکی اعتدالیان اور اوسکی ناشکریان اختیار کرلو اور اوسی چھوڑکر بتوں بندوں اور قدرت کی مظاہر و آثار کی سامنے سجدی کرو اور اپنی ان فی شرافتوں کو پامال کردو قدرت کی جن چیزوں دیوتاؤں راجھوں اوتاروں مہاتماؤں اور اوتاروں کو تم غلطی سی شریک الوہیت اور خدا کا حصہ دار فضیلت بنای بیٹھے ہو وہ تو کسی اناج کا ایک دانہ پھول کی ایک پنکھڑی اور کسی درخت کا ایک پتہ بھی بنا نہیں سکتے

الحاصل قرآن پاک کی ہر ہر لفظ پر ہوشمندانہ غور کرو تو تمہاری سامنے علم و حکمت عقل اور فلسفہ کی ہزارہا قلزم ذخار لہریں لینگی لیکن تعصب اور ہٹ دھرمی اور ضد ہی مگر ان تمام کیفیات قرآنیہ کو پڑھکر یا سنکر کوئی رفیع الخیال بہ نگاہ دوربینیت اگر یہ خیال کریگا کہ اونہ یہ تو سب کچھ خود بخود نیچرل طور پر آپ ہی آپ ہورہا ہی تو مسلمان اور ہوشمند خدا پرست اسکی امر کی ہزاروں جوابات دیچکے ہیں لیکن بالاختصار ہم مسلمان یہ کہینگے کہ ہم خدائی واحد و یکتا کی مانتی والی اوسی علت العلل مسبب الاسباب قادر مطلق ہستی پر تر کو مانتی ہیں جو ہمیشہ زندہ و پائیندہ حی القیوم مادہ اور روح کا خالق اور قدرت و فطرت کا آفریندہ ہی اور کائنات کی کل چیزیں قدرت کی تمام جلوہ نمائیوں کا نتیجہ بلکہ خود قدرت اور نیچر اپنی تمام و ائین آئین سمیت اوسیکے معنے لصد عجز و ادب سرفگندہ ہیں سبحان اللہ تعالی عما یشرکون ٥

Marfat.com

فی الجملہ قرآن پاک علم وعقل اخلاق وعمل اور فلسفہ وحکمت کی تمام اہم خصوصیتوں کی لحاظ سے ایسی مہتم بالشان اور واجب الاحترام کتاب ہے کہ اوسکی ایک ایک آیت پر علم وعقل کی پوری آزادیوں سے نظام عالم اور اسباب وآثار کی تعلقات پر ہزارون مبسوط کتابیں لکھی جاسکتی ہیں اور کہی مسلمانون مین ایسے علما وفضلا کی بابرکت جماعت موجود تہی جنکی عالمانہ تصنیف آج یورپ کے تمام علمدوست ارباب عقل مستفید ہورہی ہیں لیکن افسوس کہ مسلمان صرف نقل اور وضو ہی کی بحثون مین پھنسے پڑے رہ گئے اور یہ رندانہ مثل اونپر شاہد حال ہوگئی کہ "اوڑ گئی سونی کی چڑیا رہ گیا پر ہاتھ مین"

قرآن پاک نے نبی نسبہ علما عقلا لوگون سے اللہ ہی کی قدیم ویکتا ذات پاک کو منوایا ہی اور اوسکی صداقت وقدامت عظمت وجبروت اور اوسکی قایم کردہ نظام وآئین ثبات توحید کیلئے وہ تمام براہین ودلائل واضح طور پر بیان فرمائے ہین جن سے انسانی قلوب اور دماغ آسودہ ومطمئن ہوکر صلاح وفلاح تہذیب وتمدن کا مبارک راستہ دیکھ لیتے ہین دنیا کی تمام قومین اپنی اپنی جگہ خدا کی مانتی اور تہذیب واخلاق کی پابندیون کا دعوای کرتی ہین ہم اونہین جھوٹا نہین کہنا چاہتے عقل سلیم ان امور کا فیصلہ خود ہی کردیتی ہی الدنی کم وبیش ادراک وفہم سبکو دیا ہی تاہم یہ ذکر خاص طور پر بحث طلب ہے لہذا اب ہم مضمون ذیل مین یہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ مابین المذاہب امتیازی طور پر دین برحق اسلام کیا کیا نمایان خصوصیتین رکھتا ہی

طراز پیرہن زر کشتم مبین چون شمع کہ سوزہاست نہانی درون پیرہنم

خصوصیات اسلام

سالہا پیروی مذہب رندان کردم
تا بفتوای خرد حرص نرندان کردم

دنیا کی تمام قومین یا کم از کم وہ لوگ جنکی پاس آسمانی صحائف اور مقدس نوشتے موجود ہین سب کے سب ناجی اور برسر حق ہونیکا یقین رکھتی ہین اور جس مذہبی احساس وخیال کی آدمی کو دیکھو وہ اپنی اصول وعقاید پر جمے ہوا الیسا راسخ ملتا ہی کہ باقی تمام دنیا اوسی باطل پر ست نظر آتی ہی یہ کلیہ نظر ایسا حاوی ہی کہ ہم مسلمان ہی اس سے مستثنے نہین ہوسکتے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس نے حق وباطل کی امتیاز اور انسانی فہم وادراک مین لاتحصی رکاوٹین پیدا کررکھی ہین

لیلی محمل نشین ہی اپنی ناقہ پر سوار اور نظر آتی ہین ہر جانب کی مجنون مجھے

جان نثاران مسیح چھوٹی چھوٹی خوبصورت صلیبین حمایل گردن کی یا سینہ پر لٹکائی خدا کی اکلوتے بیٹے کا وسطا سنا تی پھر رہی ہین اونکی حکومت ہی اونکا دور دورہ ہی انکا انتظام ہی دولت وحشمت کی مالک ہین داعیان مذہب کیلئے لاکھون اور کروڑون کی رقمین آتی رہتی ہین اونکا سب ناز وفخر جاہی فلسفہ ویدانت کی حامل ہی جن عقاید اور خیالات کی معتقد ہین اون کی اشاعت مین دور دراز ممالک مین پہنچی ہوئی محض دھرم کی خاطر سختیان جھیل رہی ہین اور ہر ایک سی اپنی نوشتون کی صداقت تسلیم کرانیکے لیئے دست وگریبان ہوتے ہین ایک طرف مسلمان ہین

Marfat.com

اپنی حق پژوہی اور الہی تسوکت وسطوت کیلئے قال اللہ اور قال الرسول سے علماً عقلاً ثبوت پیش کرکے نقارخانہ مین آواز طوطی
کیطرح جہان جہان بیٹھی ہین سرگرم سعی ہین مذہب وعقائد کی عجیب الاثر قوت کو دیکھتی ہوئی ہے لوگ اپنی اپنی جگہ حق بجانب
نظر آتی ہین ہندوستان ہین نہین بلکہ ایشیا بھر مین مذہب اور دھرم خدائی کر رہا ہے مگر آزاد ممالک مین خدائی
کا ایک سرا اگرچہ علم کی ہاتھون مین معلوم ہوتا ہے لیکن دوسرے سرے الحاد و دہریت کی پیر پڑی ہوئی نظر آتے ہین لیکن
مذہب کے احساس سے فی الاصل الگ کوئی نہین اور نہ ہوسکتا ہے اور سب اپنی اپنی خیالون سے خوش ہین

آتش گل نے جلایا آشیان عندلیب　　برق خرمن سوز ہی ہر عارض گلگون مجھے

یہ امر واقعی گچہ کم حیرت انگیز نہین کہ ایک ہی قسم وصنف کا انسان جسکی جسمی حیاتی علمی عقلی روحانی اور تمدنی
ضرورتین تقریباً یکسان اور مساوی ہین عقاید وخیالات اور خصوصاً مذہبی معتقدات مین ایک دوسرے سے مختلف
اور متضاد ہی نظرت کی جو حقوق ایک ہندوستانی برہمن وہی ایرانی اور جاپانی رومی اور شامی چینی اور روسی پر
بھی برابر عاید ہورہے ہین مگر ادائی حقوق یا فرائض کی صورتین اسقدر مختلف ہین کہ اوقات اچھے اچھے متقدمین
نوع حیرت مین آجاتے ہین کہ وہ نور کو جسکین یا نار کو اگ کو مقدس مانین یا پانی کو مہر وماہ کو سر جھکائین یا
اصنام وعناصر کو اور سب سے ادق یا پیچیدہ بات یہ ہے کہ وہ کسی مذہب کے مقدس ان ن کو سانپ لئے سوے
راستہ طے کرین یا اکیلے کی غل وغش کسی سڑک پر چلتے رہین ؟ یورپ اگرچہ تمدنی مصروفیتون اور
اقتصادی وسیاسی کوششون کی باعث ان خیالات سے نسبتاً بہت کچھ آزاد اور آسودہ ہوچکا ہے تقسیم عمل کی
ترکیب اور نظام حکومت نے اون سبکو ان مکرون سے فارغ بناکر علوم وفنون کی صدہا مشاغل مین لگا دیا ہے
وہان دراصل اس سوال کو سوچنے کی نہ کسی کو نظار ضرورت معلوم ہوتی ہے نہ اتنی مہلت ہے خاص خاص لوگ جو
اس روحانی یا مذہبی معمہ حات کو حل کرنیکے لئے چھوڑ رکھے ہین وہ جانین اور اونکا کام عبادت ایک ملکی یا
قومی مسلک ہے جسپر پڑی ہوئی سب چلے جارہے ہین حالانکہ اگر وہ اوسپر پوری استواری اور پابندی کرنا
چاہین تو اونکا ایوان تمدن بتاشہ کیطرح پانی مین بیٹھتا ہوا نظر آنے لگے نہ کوئی قانونی گرفت رہے
نہ مواخذہ نہ آہن پوش نظر آئین نہ کام کرنیوالی کلیسا اور مستحسنین مقدس مسیح کا مصلوب ہونا اعتقاداً
وہان نجات کیلیے کافی ہے مگر عملی حالت یا دنیا کا نظام تمدن اس خیال کو قائم نہ رکھ سکا

باین ہمہ مذہب کے خیالات جس صورت وشکل مین موجود ہین اون کی خوب پرورش ہورہی ہے اور وہ
دنیا کے ہر گوہم آہنگ وہم رنگ بنانے کی ہر ممکن تدبیر سوچ رہے ہین نظر بحالات بالا اس امر پر مفتون ہین
بلکہ مہینون اور سالون غور کرنا پڑا کہ اسقدر ادیان وملل اور اقوام عالم کی ہوتے کیون اسلام ہی کو مانا جائے؟
آخر خدا ہی کو تو ہر قوم وملت کے لوگ مانتے ہین حبکہ ان ن کی دینی دنیوی صلاح وخیر کا مدار اعمال و
کردار اور محاسن اخلاق پر ہے تو ان ن ہر قوم ومذہب مین رہ کر اعمال نیک کرسکتا ہے اخلاقی خوبیان
بھی وہ چاہے تو اوس مین پیدا ہوسکتی ہین - خدا کو ایک اگر ہم نہ بھی مانین تو مضایقہ ہی کیا ہے؟ یا یہ کہ مادہ

Marfat.com

اور روح کو قدیم اور مسیح و مریم کو صفات الوہی کا وارث کہ دیا جاتی تو کیا خرابی ہی اسکے علاوہ مسلمانون کی شوریدہ مزاجیان
اون کی پستیان اور شستیان نظر آتی تھین تو یہ سوال خود بخود پیدا ہو جاتا کہ کیا خدا کو ماننی والی اینہین پرستانیون اور بتپرستون
کی مستحق ہین جن مین بڑی ہوئی وہ قریبا ہر جگہ دیکھی جاتی ہین ؟ کیا ایک دین برحق کی صدائی توحید بلند کرنیوالی اینہین آوارہ خیالیون
اور آفتون کی حقدار ہین جو اون پر چار و نظر فریبی چھائی ہوئی ہین ؟ وہ دعائین مانگنی سن مگر بہت کم قبول ہوتی ہین
وہ روتی اور چلاتی من لیکن اون کی صدا کوئی نہین سنتا اون کی جماعت کا ایک راسخ الاعتقاد اور بخیال خود سچا حق پرست گروہ
ہر سال محتشم بزرگان دین کی خاص نام لی کر ہر سال محرم مین بالالتزام نالہ و فریاد کرتا ہی مگر اونسین بھی کوئی نمایان کامیابیان نصیب
نہین ہوتین سب جنت اور فردوس ہی کی امید پر آس لگائی زندگی گذار رہی ہین

قرآن پاک اگر تمام الہامی کتابون کی بعد بتر اور فائق تعلیمات کیساتھ نازل ہوا اور وہ سچی ہدایات کا مجموعہ ہی تو کیا
سبب ہے کہ اوسکے نزرون حافظ دربدر ماری ماری پھرتے ہین لا الہ الا اللہ کا کلمہ حق اگر عظیم الشان توفیقات رکھتا ہی
تو کیا وجہ ہی کہ اوسی مست ہو ہو کر صدہا برسنی والی اکثر مقامات پر ابابیل فریبیان اور خلاف علم و عقل حرکتین کرتی دیکھی جاتی ہین
غرضیکہ یہ وہ سوالات تہی جو کبھی کبھی آزادانہ تفکر و غور کرنیوالی قوم کو دیکھتی ہوئی دل مین پیدا ہو کر نزرہا پرستانیون کا باعث
ہوتی اور کوئی معقول جواب خیال مین نہ آتا ان خیالات کی خاص دنون مین دلکی عجیب حالت تہی صلحای اسلام اور ہوشمند بزرگان
ملت سے محبت تہی اور اب بہی ہی لیکن خیالات کی اس عالم نے تنفر پیدا کرادیا فطرت سلیم خود اپنی علمی عقلی اور اخلاقی حیثیت
اخلاقی اور تمدنی حقوق کا مطالبہ کرتی حساس دل اور انجام بین چیز کئی سوالات کرتے مگر اسلام کی موجودہ حالتون
سے ناقابل اظہار ندامت محسوس کر کی خاموش ہو جاتی قوم کی عام جمود اور سکوت و سکون کو دیکھکر ایک بیگانہ اسلام
شخص جس جس قسم کے تشکوک یا اعتراضات اسلام اور حاملان اسلام پر کر سکتا ہی وہ سب زبان تک آتی اور رہ جاتے
زندگی مین میری لئی وہ زمانہ تھا جو مجھی ہمیشہ یاد رہیگا آخر دین برحق کا جمال معنوی اور اوسکی اصلی صورت دیکھنی کا
خیال بڑی شدت سے پیدا ہوا اور میری حالت اوسوقت ایسی شخص کیطرح تھی جو اس مادی دنیا مین قطب جنوبی یا
شمالی کی کیفیات معلوم کرنے کیلئے کمر باندھنا چاہتا ہو زبان سے بار بار یہ شعر نکلتا

شب تاریک و بیم موج گردابی چنین حائل کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

احباب کی بی تکلف مجلسین چھوٹ گئین اہل و عیال سے جی گھبرانے لگا گھر کا کتب خانہ بیکار نظر آتی ہوئی سخت مایوسی ہوتی
تشکوک اور شبہات کا سیلاب محیط قلب ہو گیا رالتون کو چونک چونک پڑتا اور اوس خدا کو ڈھونڈھتا جسکے
لئی بچپن ہی مین سخن اقرب الیہ من حبل الورید اور یخ انفسکم افلا تبصرون کی آوازین اپنی پارسا صفت
والدہ کی آغوش مقدس مین سنی ہوئی تہین وظائف و اوراد شروع کئی لیکن اسلام کی اصلی صداقت کا راز نہ
وظیفون سے کھلا نہ سبحہ گردانیون سے ایک حیرت تہی اور مین تھا میری خامشی اور افسردہ خاطری تہی اور دل بیقرار
یہان تک کہ مینی خود کشی تک کمر باندہی دلکی حالت ایسی ہو گئی گویا زمین و آسمان مین اب کوئی چیز اسی اپنائی
سمجھائی دیکھنی پر رکھنی اور سنبھالنی والی نہین ہی سخت مایوسی اور اضطراب نے دلکو تمام چیزون سے بیزار بنا دیا

Marfat.com

اور رو رو کر ان اشعار کو کہنے پر مجبور ہوتا

مسا دس حو من خستہ مبتلائی فراق — کہ عمر من ہمہ بگذشت در بلائی فراق
من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا — مگر کہ زاد مرا مادر از برای فراق

والد اور دھن کی آدمی تھی مگر والدہ مرحومہ نہایت خدا ترس حق شناس تہجد گذار اور خدا کی حلال سی ڈرنی والی تہین ایکدن رات کو میرے گریہ خاموش کو انہون نی معلوم کرلیا دلاسا دیا استفسار فرمایا دعائین دین مگر دل بیتاب اس تسکین سی زیادہ مضطر ہوا یہ دلاسا گویا ہجوم یاس و حرمان مین گھری ہوئی دلکی لئی ایک ٹھیس تھی جسکے لگتے ہی جھالی کیطرح پھوٹ پڑا ضبط مشکل تھا مین اوسی حالت اور رات کی سخت تاریکی مین بلا آئی کا یہ شعر پڑہتی ہوئی گھر سی باہر نکل آیا اور بستی کے باہر قبرستان کی پاس ایک کنوئین کی کنارے پر بیٹھکر بہی اسی کو پڑھتا رہا

آزان تنہائی ملک غریبی شد مونس مارا — کہ روزی چند نشناسیم ما کس را و کس ما را
زدست ما کشیدی طرۂ وصد جا گرہ بستی — کہ کوتہ گردد و دیگر نیابد دست رس مارا

حزن و ملال نے دل چیر کر رکہا تھا ابہی تک دلکی وہی حالت تہی باہر بہی ظلمت اور اندر بہی تاریکی ہی تاریکی نظر پڑتی اپنی بیبسی اور بیکسی پر کڑھتا اور خیال آتا کہ اسلام اور اہل اسلام کی حالتون کو سوچتے سوچتے مین کس عذاب مین گرفتار ہوگیا۔ سنکہیے کی پڑیا جیب ہی مین تھی چاہا کہ پھانک کر گاون کی انہین خوابیدگان عدم کیا ہفتہ لیٹ رہون کہ ایک آواز آئی مگر نہایت متین پر تسکین اور دھیمی مگر اتنی دھیمی کہ مینے سن لی رات کی تاریکی مین اس آواز سی بہت ڈرا انکہین بند کرلین لیکن گنبد دماغ مین اوسکی یہ صدا نی بازگشت موجود تہی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ
اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ پ ۲۶ ع ۱۵

بیشک ہم ہی نی انسان کو پیدا کیا اور ہم اوسکے تمام دلی خیالات و جذبات سی واقف ہین اور ہم تو اوس کی رگ گلو سی بہی زیادہ قریب و متصل ہین

اس ندائی بی صدا نی عالم تہ و بالا کر دیا قوای قلب مین غیر معمولی حرکات کا تصادم ہونی لگا اضطراب سکون سی بدلتا گیا ہراس اور حیرت مین ایک خوشگوار حسی انقلاب سی تبدیل ہونی شروع ہوئی انہا کنوئین کی رسی کو خود بصد مشکل چلا کر پانی کھینچا منہ ہاتہہ دہوئی وضو کیا دل مین ایک ضیا پیدا ہوئی تمام زمین وادی ایمن بن گئی ہر درخت کا پتہ پتہ برق طور کی جلوہ نمائیان کرنے لگا جس خدائی واحد کی ذات اور اوسکے کلام مین ہزارہا گمانات نی پیدا ہوکر حجابات کی آہنی دیوار حائل کردی تہی وہ انہی علم و یقین کا متوج نظر آنے لگا اور ایک نہایت ہی لطیف سرور انگیز ایمانی اور علمی لذت کو محسوس کرتے ہوئی عالم وجود اور شہود و نمود بلکہ کل کائنات مین ایک پر جلال جمال کو محیط پایا اور مین سرنگون ہوکر اوسکی بیہائی نور مین ڈوب گیا جو لذت تنہائی اور تاریکی کی ان چار سجدون مین آئی وہ آتک یاد ہی اور یاد رہی گی ہزار ہزار شکر و حمد کرتے ہوئی گہر باہر آیا۔ دل مسرور مگر زبان پر مہر سکوت تہی والدہ محترمہ مجہی مطمئن پاکر خوش ہوئین اور اوسوقت سی آتک بیس ۲۰ سال گذری اللہ کی

Marfat.com

مقدس کتاب اور اوسکا پاک نوشتہ قرآن زیر نظر و غور ہی لیکن ابتک ختم نہین ہوا مگر جہان تک دیکھا اوس نے جس جس طرحکی حیرت آفرینیان اور حق نمائیان کی ہین اون مین سی نمونہ ہا باتین ناگفتی اور صدہا کیفیتین پوشیدنی ہین اب جو کچھ عرض کیا گیا یہ کسیکی زلف دراز کی داستان طول و طویل کا عشر عشیر ہی ہین

ایکہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ فرصتت باد کہ بیگانہ نواز آمدۂ

مسلمانون کی حالت تا حال قابل حیرت و استعجاب ہے اور نہین معلوم کب تک رہی لیکن اونمین ہادیٔ برحق رسول امین سید المرسلین نبی محترم منجی اعظم آقای نامدار سید ابرار رحمۃ العلمین کی ذات عالی صفات پر مسلمان ہمیشہ اپنا تن من اور دھن نثار کرنیکو خدا کری کہ تیار ہی رہین کہ اوسنے وقار فطرت اور اسرار قدرت کو سمجھنیکیلیے وہ عالی پایہ اور مقدس کتاب ہدایت دی ہی جسکو سمجھنی اور جاننی سے دین برحق اسلام کی خصوصیتین عامی عقلی برکتون اخلاقی روحانی اور تمدنی سعادتون کی نزاکت مبارک صورتون مین نمایان طور پر نظر آنے لگتی ہین اور اوسوقت معلوم ہوتا ہی کہ اسلام کیا ہی؟ اور مابین المذاہب اوسکی شاندار قدرتی اور فطری خصوصیات کیا ہین؟ حافظ نے خوب کہا ہے

راز درون پردہ ز رندان مست پرس کاین حال نیست زاہد عالی مقام را

خواہ حافظ علیہ الرحمۃ کا کلام اور اوسکی تمام اصطلاحات بجائے خود محتاج تفصیل ہین لیکن مسلمانون نے عام طور پر اوسکے شیشہ و ساغر بادہ ناب اور بزم رندان سے جس قسم کی الٹی پلٹی مطالب قرار دیکر اسلامی خصوصیات کو خیرباد کہا اور جیسے جیسے بعید از علم و عقل اوہام و خیالات کی پابند رندان زرپرست اور کج خیالان الست کو رندان مست سمجھکر اپنی قومی اور دینی علمی اور تمدنی نظام کی ممتاز خصوصیات کو تباہ و برباد کر لیا ہی یہ نہایت دردناک فسانہ ہی مگر سوال یہ ہی کہ ملت و قوم کا خواہ کوئی بزرگ ہی کیون نہ ہو اور اوسکی عارفانہ صوفیانہ یا مستانہ آوازین خواہ کتنی ہی بلند کیون نہ معلوم ہون مگر کیا اون کی تصانیف ہمین اللہ کی اس کتاب "قرآن" سی بی نیاز و مستغنی کر سکتی ہین؟ یا کیا ہم اون کی وجد انگیز صداؤن کو سنکر "قال اللہ اور قال الرسول" کو بھلا سکتی ہین؟ یہ تو کھلی گمراہی اور ضلالت اور شرک فی التوحید و فی الرسالت ہوگا غالباً کوئی مسلمان شرک بالتوحید یا شرک فی الرسالت کو یون نظار ہرگز مستحسن نہ سمجھیگا مگر غور سے دیکھو اور قوم کی تمام دینی دنیوی علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی برتریون کو سمجھو تو صاف صاف معلوم ہو جائیگا کہ اس سادہ دل عقیدت کیش اور نجات و فردوس کی عاشق صادق قوم نے اسرار باطنی کی مزکی نے لیکر بہر پیٹ یہ دونون حرم کی ہین اور توحید الہی اور توحید رسالت دونون کی خصوصیتین مٹا دی ہین اور آج ایک معبود کی جگہ یا بھنگا اون کی صدہا معبود اور ہزارہا رسول ہین جنکی مختلف آوازون نے انمین ایک مرکز مستقیم سی ہٹاکر ہزارہا مختلف راہون خیالون طریقون مشربون خانوادون اور مسلکون کیطرف ڈالکر اجتماعی قوت اور اسرار سے رکھکا دیا ہے خدائے برحق ہمین اپنی اغلاط اور غافلانہ سرمستیون کی سمجھنی کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔ ثم آمین

سحر بلبل حکایت با صبا کرد کہ عشق گل بہ ما دیدی چہا کرد

الغرض دماغ و دل نے خاموشی کیا تہ آوارہ گردیون سے جسقدر تکالیف اٹھائین جان و روان پر جو جو صدمات گذرے اون کی

Marfat.com

تلافی اوس محسن و کریم اور رحمٰن و رحیم معبود واحد نے اپنی فضل و کرم ہی خود ہی فرمائی اوسکی پاک کتاب "قرآن" پر غور و فکر کرنیکی لئی اوسنے مدد و استعانت فرمائی اور ایک عرصہ کی بعد مجھی اون تمام سوالات عجیب کا جواب فرداً فرداً ملگیا جنہون نے کئی سخت روحانی دماغی - دلی اور جانی مصیبتون مین مبتلا کیا تھا خدا ہی کے مقدس کلام پر غور کرنے سی قوم کی زوال علم و عقل کی صحیح اسباب معلوم ہوئی اون کی روحانی اور رگیون دماغی پر تباہیون تمدنی اور عملی مصیبتون کی وجوہ کا انکشاف ہوا دین برحق اسلام کا جان پرور جمال معنی انظر آیا اور کیا ہی وہ وہ نکتہ دکھایا اور سمجھایا جو اپنی ازلی حقیقتون اور فطری صداقتون کی اعتبار سے ماورائی فہم و ادراک ہوسکتا ہی الحمد للہ علی ذالک

ہوئی میسر ہے دل ہی پوچھی تری تیر نیمکش کو ۔۔۔ یہ خلش کہان ہی ہوتی جو جگر کی پار ہوتا

اسلام کی الوالعزمانہ ہدایت کی مطابق مینے نورتیت تورایت کو خرید کر پڑھا انجیل مقدس کا بی تعصبانہ مطالعہ کیا وید مقدس کی اصول و احکام کو اپنی بعض مندو دوستون سی سنا اور ٹھنڈی دل سی اون پر مہینون غور کیا اور ساتھ ساتھ قرآن پاک کی امتیاز نصب العین توحید اور حفاظت توحید کیلئے اوسکی بیان کردہ علمی عقلی حقیقتون اخلاقی اور عملی کیفیتون تمدنی اور نظام عالم کی آیتی خصوصیتون پر خیال رکھا تو وہ تمام معارف حق معلوم ہوئی جنکی بنا پر اوسکا یہ دعوای سرحقیت سی واجب التسلیم اور مبنی بہ صلاح و خیر ماننا پڑتا ہی

وھذا کتٰبٌ مصدّقٌ لسانًا عربیًّا لّینذر الّذین ظلموا وبشرٰی للمحسنین
انّ الّذین قالوا ربّنا اللّٰہ ثمّ استقاموا فلا خوفٌ علیہم ولا ھم
یحزنون ۝ اولٰئک اصحاب الجنّۃ خٰلدین فیھا جزآءً بما کانوا یعملون ۝

(تمام صحایف آسمانی کی بعد) یہ کتاب قرآن بھی بزبان عربی اون کی سچی تعلیمات توحید کی تصدیقات کیساتھ مفصل بیانات مین اتری تاکہ وہ نادان اور ظالم لوگ جو اللہ کی انتظام و انظام کو نہ سمجھکر شرک و رزیون اور غلط کاریون سی اپنی جانون پر ظلم کر رہی ہین سمجھین اور سعید الفطرت نیک بندی اوسکی سچی باتون کو سنکر خوش ہون بیشک جن لوگون نی کہا کہ ہمارا معبود تو وہی ذات پاک خدا ہی اور شرک سی بچکر مرتی دم تک اس صداقت پر علماً عقلاً اور عملاً قایم رہی تو انجام کار حیات بعد الموت مین نہ تو اون پر نہ تو اون پر کچھ خوف ہی اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہونگے اون کا مستقبل بہت شاندار ہی یہی لوگ تو اہل امن و اطمینان اور وارث جنت ہین جس مین وہ ہمیشہ ہمیشہ رہینگے اور یہ اونکی اعمال نیک ہی کی جزای خیر ہی جو وہ دنیا مین کر رہی ہم کہین پہلی بھی عرض کر چکی ہین کہ معارف قرآن کیلئے جداگانہ کئی سو اوراق کی ضرورت ہی لیکن جب اس امر کو مابین المذاہب غور و فکر سی بالکل آزادانہ طور پر سمجھنی کی عاقلانہ کوشش کی جائی کہ وہ کونسی مہتم بالشان خصوصیت ہی جو ان کو اپنی جان پرور صداقت سی اسلام کیطرف جھکنے پر معذور کر سکتی ہی تو ایک نہین صدہا خصوصیات اسلام آسمان علم و عقل پر ستارون کیطرح چمکنے لگتی ہین ایک سلیم الفہم اور مانوس الذہان کی تمام دلی اور دماغی قوتین سمٹکر اوس واحد و یکتا مرکز النور پروردگار کی ذات پاک کیطرف کھنچنے لگتی ہین جہان مفروضات باطلہ کی سوا تاریکی ہی ہیچ نہین پاتی اور چار و نطرف ایمان و یقین اور علم و عقل کی حقیقت نما ضیائین پھیلی پڑی ہین اور وہ ذات پاک گویا ایک بے پایان بحر نور ہی جسکی پہنائیان اور وسعتین ماورائی تحریر و تقریر ہین انسانی افہام کیلئے عام طور پر اونتین موزون

Marfat.com

مناسب اور سہل الفہم تشبیہات کی ضرورت ہوگی جنہیں قرآن پاک نے توحید مطلق کی اہم ترین خصوصیت کو ملحوظ رکھتی ہوئی جا بجا بیان فرمایا ہی یہ سچ ہی کہ تمام ادیان و ملل کا خصوصی نصب العین خدا ہی کی شناخت اور اوسکا یقین ہی لیکن کیی ایک خلاف عقل و علم خیالی اور فرضی پابندیون کیساتہ اور وہ بہی بالواسطہ لیکن یہ شاندار خصوصیت اسلام اور صرف اسلام ہی کا ترفع ہی کہ وہ ان کو کسی مرتاضانہ تکلیف اور جوگیانہ تکلف کی بغیر توحید مطلق کی حق نمائیون سے تمام آزادیون ثرافتون عزتون فطری فضیلتون روحانی سعادتون اور تمدنی برکتون کیساتہ بی غل و غش براہ راست اور بلاواسطہ اللہ تک پہنچاتا ہی اور اوسی پالینی کی بعد ہی عقلمندون کیطرح دنیا کی تمام چیزون سی کام لینی اور اپنی مشکلکشائیان خود کرنیکی ہمت و لیاقت پیدا ہوتی ہی اور ایک مسلمان خود کو تمام کائنات مین اور ساری جہان کو اپنی جہان جان مین پاتا ہی

جان بی جمال جہانان میل جہان ندارد ۔۔۔ ہر کس کہ این ندارد حقا کہ آن ندارد

یہ شرف علم و عقل یقیناً صرف دین برحق اسلام ہی مین پایا گیا کہ اوسکے حقایق علمیہ مین عقل سلیم کو کہین بہی عذر لنگ نہین موقع ملتا بلکہ ان کی جستجو دماغی اور دلی حسیات اور ادراکی آزادیون سی اوسکی اصل الاصول تعلیم توحید پر غور کرنی اوسکی بینش و بصیرت اور علم و عقل کی دروازی اوسپر کہلنے لگتی ہین اور اوسی صداقت و علم کی اس مقدس وادی ایمن مین پہنچکر اون تجلیات انوار لاہوتی کا مشاہدہ کرتی ہوئی مادہ اور روح کی ازلیتون مسیح و مریم کی الوہیتون بتون اور بندون کی ستائیشون اور ماہ و مہر شجر و حجر باد و خاک آب و آتش کی فضیلتون کی خیال سی خود بخود ندامت محسوس ہوتی ہی

سحر با باد میگفتم حدیث آرزومندی ۔۔۔ خطاب آمد کہ واثق شو بالطاف خداوندی
قلم را آن زبان نبود کہ سر عشق گوید باز ۔۔۔ ورای عقد تقریر است شرح آرزومندی

کون کہتا ہی کہ اسلام مین عقل کی گنجائش نہین ؟ کسنے کہا کہ قرآن پاک کی تعلیم انسان کو کاہلی سستی غافلانہ توکل و قناعت اور مجذوبانہ نازع نشینون کیطرف لیجاتی ہے یا یہ کہ اسلام محض روحانیت کی دلفریبیون سی انسان کو زمین چھوڑکر عالم ملکوت مین جاکر بیٹھ جانی کی ہدایت کرتا ہی کیا ایک قرآن کو پڑہنی والا باخبر مسلمان اس اسلامی خصوصیت کو بھلا سکتا ہی کہ انسان فرشتون سی بہتر اشرف المخلوقات نائب خدا خلیفۃ الارض اور مسجود ملائک ہی مگر افسوس کہ موجودات پرست اور شرک پسند اقوام قدیم کا فلسفہ روحانیات حکما کا ماحصل تعلیم صرف حصول نجات ملکی اور سرور انا تھا وہ نہایت ننگ آمیزیون سی مخلوط الاوہام ہوکر فنا فی الشیخ کی لذید اور بچکدار ترک آمیزیون کیساتہ خدائی و احدی کی ماننی والی بابوش قوم کی دل و دماغ پر بہی آخر سر تا بقدم چھاگیا اور حریت پسندون کی حق پرست جماعت احرار کی بڑی بڑی لحیم شحیم نامحسوس طریقون سی دین برحق کی باعتدال صراط مستقیم کو چھوڑکر جنگلون غارون بیابانون اور بہٹون مین بہٹکنے لگے انجام یہ ہوا کہ اسلام کی تمام علمی عقلی عملی ادراکی اخلاقی تمدنی اور صحیح روحانی خصوصیتین موثمند صلحائی دین کی بعد ہزارہا پیران نابالغ کی ہاتھون برباد و فنا ہوکر رہ گئین اب مسلمان اپنی تمام فطری ثرافتون خود داریون اور خود مدیریون کی اصول صادق کو بھولکر مضمحل و مدبر ہوکر اودہر اودہر اڑنے لگے اور ابہی تک انہین اپنی گم شدہ سلامت کا پتہ نہین لگا اور نہ وہ شرف انسانیت ہی کی اسلامی

آہ ۔ آہ از دست صرافان گوہر شناس ۔۔۔ کاین ہمہ خسر مہرہ را با دُر برابر میکنند

Marfat.com

مسلمانون کی یہ داستان الم نہایت دردناک اور طولانی ہی لیکن اب اگر انسانی فطرت کی اس حقیقی خصوصیت کو دیکھا جائے
کہ اوسکی صورت اسلام میں نمودار ہوئی خاص طور پر توحید مطلق کی تعلیم سر حق پر اسقدر زور کیون دیا؟ اور بار بار شرک کی برائیان
کیون بیان فرمائین؟ خدا کی سوا موجودات اور مظاہر قدرت کی کسی کو نسمہ کی سے منے سر جھکانی کو ان کیلیے باعث
عذاب و عقوبت کیون قرار دیا تو یہ خصوصیت عالمتاب گویا کیطرح ایک ذہی انسان کی دماغ و دل
کو پر نور کرنے لگتی ہی اور وہ یہ ہی کہ اگر اشرف المخلوقات انسان کو اوس ہستی برتر قادر مطلق خالق اکبر معبود واحد
"حی الذی لا یموت" رب اور "نور فی السموات والارض" خدا کی عظمت و وحدت کا علم و یقین نہ ہوتا اور
اوسکی طبیعت میں غیر اللہ کسی مخلوق اور زمین و آسمان کی کسی حادث ہستی کو اپنی سے افضل و برتر سمجھنی کا وہم باقی رہتا اور
نیز وہ مادہ اور روح کی ازلیت یا مسیح و مریم اور عزیر و کرشن کی الوہیتون سی خوش ہو ہو کر سر دھنا کرتا
تو وہ خود اپنی اس خود ساختہ کمزوری اور جہالت و ضلالت سی نکلکر دنیا میں علم و عقل کی برکتون کا وارث ہرگز
نہ ہو سکتا اور یہ امر جو نکہ انسان کی شریف و اشرف فطرت کی ہمتون اور نشو کتون کی خلاف تہا اسلیئے دین برحق
اسلام کی نغمہ "لا الہ الا اللہ" کی دانش آموز اور علم آفرین آواز سنائی سوی خدا کی یہ ازلی صداقت بندون کو پہنچائی

وللہ ملک السموٰت والارض ط واللہ علی کل شیء قدیر ہ ان فی خلق السموٰت
والارض واختلاف الیل والنہار لاٰیٰت لاولی الالباب ہ الذین یذکرون اللہ
قیاماً وقعوداً وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموٰت والارض
ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحٰنک فقنا عذاب النار ہ پ ۴

(لوگو) آسمان و زمین کا اختیار کل سب اللہ ہی کو ہی اور وہ رب ہر چیز پر قادر ہی آسمان اور زمین کی بناوٹ اور
رات اور دن کی الٹ پھیر میں سمجھدارون کیلیے خدا اور خدا کی نظام عالم کو سمجھنی کیواسطے بیحساب نشانات ہین
(اور ایسے ہوشمند وہی لوگ ہین) جو کھڑی اور بیٹھی اور لیٹی خدا کی جلال کی ذکر کرتی اوسی یاد کرتی اور آسمان کی بناوٹ
زمین کی ساخت میں غور کرتے ہین اور اوسکے آئین کو سمجھتی ہین اور (دی ساختہ قول اٹھتی ہین) کہ ای ہمارے
پروردگار تو نی اس کارخانہ عالم کو فضول اور بیفایدہ یا کھیل نہین بنایا تیری ذات الہی غلطیون سی پاک ہے
تیرا انتظام عالم ہمین خبردی رہا ہی کہ ہر اچھی بری فعل کی سزا و خرابی لہذا ہمین عذاب جہنم سی محفوظ رکھیو

اس ارشاد حق کی بعد شرک و ضلالت سی بچنے اور نار جہنم سی محفوظ رہنی کیواسطے یہ ہدایت ہوتی ہے

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ومن
یشرک باللہ فقد ضل ضلٰلا بعیداً

واقعی خدا یہ شرک کا گناہ تو معاف فرمانیکا نہین (یعنے انسان شرک کرنیکی بعد خواہ جلد اور خواہ کچھ دیر مین ذلت و مصیبت کا
مستحق ہو ہی جاتا ہی) ہان اس سی کم یعنی معمولی بھول چوک وہ جسی قابل معافی چاہی معاف کر سکتا ہی (مگر اصل تو یہ ہی) کہ
اللہ کی ذات واحد و یکتا کیا تھہ جسنے کسیکو شریک ذات و صفات گردانا وہ راہ راست سی بہت ہی دور جا پڑا

Marfat.com

الحاصل یہم یہی جانتی ہن کہ بتون بندون فرتون اور قدرت کی مختلف کرشمون کی منے - جنکی والی اون چیزون کو خدا
ہنین کہتی اونکا مدعا محض بالواسطہ مظاہر اللہ کو جنکا ہوتا ہی اور اسی خیال کی باعث لکھو کھا لکھی بڑی لوگ اس ذلت
آفرین مقدس مغالطہ سی نکل ہنین سکتے اور یہ بات نظار حسقدر دلخوش کن یا فریب دہ ہی اوسیقدر خطرناک اور ان ن
کو رفتہ رفتہ اوج شرف واقتدار سی گرادینی والی ہی اور اسلام انی جس ممتاز خصوصیت سی ان ن کیواسطے اتنی سی غلطی کو
بہت بڑا گناہ قرار دی رہا ہی اگر اوسکی عقل افزا مضمون حق کی کیفیت کو بوجوہ احسن سمجہ لیا جاہی تو ایک عاقل کو لامحالہ ماننا
پڑتا ہی کہ دین برحق اسلام کا "من دون اللہ" تمام موجودات کی فریب دہ فضیلتون اور اصنام وعناصر کی ستائیشون
سی ثنائی کی امتناعی حکم مین اوسکی بی انتہا احسانات مستور ہین
خدا کی اوس برگزیدہ رسول اور محسن عالم ہادی کو تبائید الہی یہ بات آئینہ کیطرح صاف طور پر معلوم ہوجاتی ہی کہ ان ن
بتدریج ان غلطیون سی بہی کبہی نہ کبہی ذلت وزلت اور استبداد وغلامی کی زندگی مین آرہی گا اور وہ اپنی فطری
ترافتون انسانی قوتون دماغی اور دلی حسیتون کی برکت علمی اخلاقی اور تمدنی اثرات سی متاثر ہونیکی قابلیت
بہی کہو دیگا اخلاق وعمل اور علم وعقل کی کاملانہ سعادتون سی محروم ہوجائیگا اور رفتہ رفتہ وہ بالکل دوسرون کا
دست نگر اور عمر بھر غیرونکا مرہون منت واحسان رہیگا غرضہ درازی ہندوستان کا بیرونی اقوام کی ماتحت
رہنا اوسکی اسی شرک وکفر اور جہالت ودنائیت کا باعث ہی اور اوسکا اسوقت تک سوی سلائی کیلئے دنیا
غیر کا دست نگر ہونا اوسکے خوبصورت مندرون چہار دہاری سادہوون اور برخود غلط خود فراموشون کی شرک
ورزیون کا نتیجہ ہی مسلمان بہی جبتک درست رہی انکا کام بہی درست رہا مگر حسدن سی وہ سوا اوسوس کی غلام اور اپنی
بی جا نفسانی خواہشون کی خادم بنکر عیش وعشرت مین غافلانہ بلکہ مشرکانہ زندگی گذارنی لگے وہ بہی آسمان رفعت و
حسمت سی نیچے آپڑے سبحان اللہ خدا کی پاک کتاب قرآن نی کیا کیا ارشادات حق سنائی ہین

ومن یشرک باللہ فکانما خر من السماء فتخطفہ الطیر او تھوی بہ الریح
فی مکان سحیق ۝ پ ۱۷ ع ۱۱

جو شخص کسی چیز کو خواہ نفسانی خواہشین اور بی جا ذاتی خودغرضیان ہون خواہ اصنام وعناصر ہون خواہ
ان ن اور قبرین ہون غرضیکہ آدمی غیر اللہ کسیکا غلام بنی اوسکی مثال ایسی ہی کہ جیسی وہ آسمان پر سے
گر پڑا اب یا تو وہ گرتی ہی مین خونخوار پرندون آفتون اور بلاؤن کا طعمہ بن جائیگا یا ہوا اوسی کہین
دور دراز جگہ لیجاکر پھینکدیگی (یعنی) اتنی دور خدا سی بعد مین جاپڑیگا کہ کوئی اوسکی پکار نہ سنین
مسلمان واقعی اپنی غیر محسوس شرک ورزیون سی اس ادبار وزوال مین پڑی ہن وہ کبہی اپنی ایمانی پایداریون اور عقلی وعلمی
استواریون ہی سی شوکت واقبال کی فلک الافلاک پر پہنچی تھی مگر دین کی پاک کی خصوصیتون کو بہول جانے اور
اسلام کی مضمونات عالیہ کو غلط کردینی سی وہی نتیجہ ہوا جو باطل پرستیون اور شرک ورزیون کا ہوا کرتا ہی
"لا تبدیل لکلمات اللہ" اللہ کا کلام نہ بدل سکتا ہی نہ اوس مین کوئی غلطی ہی دنیا مین جس جس قوم نی اپنی توازن

Marfat.com

فطرت کو لگاکر کی اعتدالیان اور خود فراموشیان اختیار کین ادبار اور نحوست جیسی سی اوسکی بھی سولی مسلمانون
نہایت افسوس ہی کہ تم نے قرآن پاک کی کسی ہدایت کو عقلمندی سی سمجھکر یا ریسرچ کی کوشش نہ کی اور تمام دنیا
پر بین تم جہان جہان ہو تمہاری جمود و انحطاط کا باعث یہی غفلت ہی جو تم نی خدا کی پاک کتاب کی علم آموزیون
کو چھوڑکر زید و بکر کی روایتون پر قناعت کرلی لیکن کیا تم اس چھوٹی سی مگر نہایت عظمان آیت کا صاف
صاف مفہوم یہی سمجھ سکتے "والسماء رفعہا ووضع المیزان الا تطغوا فی المیزان" کے
تحت اوس خدای ذوالجلال نے آسمانون اور ستارون کو بناکر ایک تناسب توازن Balance اور باہمی کشش والتصال
ایک مرکزی نظام پایدار پر قایم کیا تاکہ تم اس کو دیکھکر سمجھکر تم بھی اپنی انسانی اہمیت اور فطری خصوصیت کو نہ بھولو
اور حد اعتدال سی کسی تجاوز نہ کرو یعنی نہ تو فسق و فجور مین ٹیڑھکر بہایم صفت ہو جاؤ اور نہ ہی زمین چھوڑکر
عالم ملکوت مین جاکر سبحہ خانی کیواسطے اپنی فرائض کو چھوڑ دو کیونکہ تم انسان ہو اور مسجود ملایک تمہارا
رتبہ تمہاری علمی عملی عقلی اخلاقی تمدنی اور ادراکی کوششون کی باعث ملکوت سی افضل و اعلی سمجھا گیا ہی اور
یہی تو وہ وجہ بتی اور اسلام کی خاص خصوصیت کہ تمہین اللہ نی اپنی خلافت عظمی کا شرف عطا فرمایا

دوش دیدم کہ ملایک در میخانہ زدند گل آدم سرشتند و بہ پیمانہ زدند
ساکنان حرم ستر عفاف ملکوت

فی الجملہ دین برحق اسلام کی سب سی بڑی اہم اور اصولی خصوصیت تو توحید ہی کی خصوصیت ہی اور اوسکی
ساتھہ تمام علمی عملی اخلاقی اور عقلی تمدنی پابندیان اسی توحید مطلق ہی کو بجالی کا سامان ہین اوس رسول محتشم نے
کبھی مسلمانون کو اس بات کا اشارہ تک بھی نہین کیا تھا کہ میری پرستش کرو لیکن حیرت ہی اوس قوم پر اور قوم کے
اون افراد پر جو مسیح و عزیر اور خدا کی سوا غیر کی الوہیتون کی عقاید باطلہ کی خرابیون کو بارشاد حق سنتے
ہوئے اوس محتشم ہادی اور محترم رہنما خدا کی مکمل و اکمل انسان کو اوتار پرستی کی عقیدہ قدیم کی مطابق ہی بھر
احمد بی میم کہنی لگ گئے اور اس ایجاد پر اسقدر خوش ہین کہ گویا اونہون نی آسمان کو الٹ کر دیا ہی افسوس
عیسائی اور یہودی تو عزیر و مسیح کو صرف ابن اللہ کہتی ہین یا کہتے تھی لیکن ہم مسلمانون نے تو خود قرآن پاک کی صریح ہدایات
کی اوس ہادی برحق بانی اسلام خدا کی نہایت ہی بزرگ و متقدس انسان کو خود خدا کہنی سمجھی اور اس سبحہ پر ناز کرتی
ہین مسلمانون یہی وہ بی اعتدالیان اور نادانیان ہین جن سی یہودی اور عیسائی تباہ و برباد ہو رہی تھے اور
انہین غلط فہمیون سی ہندوستان کی رام سرو یہون کا کام بگڑا تھا لیکن ہمتین اس اسلامی خصوصیت کا خیال
بھول جانا بی انتہا حیرت فروش ہی اوس رسول کی یہ عزت سچی اور عاقلانہ عزت ہین کیا جو رسول برحق
بارشاد الہی انہین عاطیون کو دنیا سی معدوم کر دینی کیلیے دنیا بر کو للکار للکار یہ احکام حق سنای تم اوسپر یہ الزام لگا
سکتے ہو کہ اسنے ہمین احمد بی میم کہنا سکھایا ہی اور اگر رسول نی ہمین کہا خدا نی ہمین فرمایا تو تم اس

Marfat.com

اسلامی خصوصیت توحید کو منکر اور مشرک اقوام قدیم کی بلوی ہوئی یا سی چھاچھ کو بلو بلو کر اب کونسا مکھن نکال رہی ہو
مگر دیکھو کہ وہ آقائی نامدار مولائی با اقتدار منجانب اللہ انسانوں کو بیتون اور دلتون سی نکلنے کیلئے کیسی آزادی سی فرما رہا ہی

وقالت الیھود عزیر ابن اللہ وقالت النصٰری المسیح ابن اللہ ذالک
قولھم بافواھھم یضاھؤن قول الذین کفروا من قبل ط
قٰتلھم اللہ انی یؤفکون ٥
اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن
مریم ط وما امروا الا لیعبدوا الٰھا واحدا لا الٰہ الا ھو سبحانہ
عما یشرکون ٥ پ ۱۰ - ۱۱ ع - سورہ توبہ

ای مسلمانون تمنی واقعی اللہ کی کتاب کو سمجھ بوجھکر بھلا دیا خدا کی صریح احکام کو جھٹلایا اور یہ اوسی بھولنی یا جھٹلانی کا
نتیجہ ہی کہ تمہارا دماغ درست ہی نہ دل ٹھکانی پر گویا مت ہی ماری گئی آہ تم نے سمجھا ہی نہین کہ اوس ہادی
برحق رسول محترم منجی اعظم کی ذات عالی صفات فضائل انسانیہ کا کیسا کامل و مکمل بلکہ اکمل مظہر تھی
عیسائی اور یہودی تو عزیر و مسیح کو ابن اللہ کہتی تھے لیکن تم اونسے بھی چار ہاتھ آگی ہوگئی مگر خوب یاد رکھو کہ
اوس مصور فطرت اور رازدار قدرت رسول عرب روحی فداہ کی سچی عزت احمدی میم کہنی یا اوسی کسیا اور
بالشری بجیا نبانی بنی سرگز نہین بلکہ اوسی انسان کامل و اشرف سمجھتی ہوئی اوسکی دی ہوئی کتاب پاک کی علم آموز
ہدایات پر کاربند رہنی اور ہونی مین ہی مگر سخت افسوس ہی کہ تم ہی ارسلام کی اس شاندار اور نمایان خصوصیت کو
بھول بسار کر بھٹک گئی ہم عیسائیون اور یہودیون کو کیا روئین آج بہہ خیالات عجیبہ تم زمین پر اکثری اکثری
پھیلتے ہو کہ حیرت اور نجات صرف تمہاری ہی واسطے ہین بات تو معقول تھی مگر تمہین اپنی خیالات و معتقدات حالات
اور اعمال و کردار کی بی خبری ہی جو تم کدھر جارہی ہو حیوانون کو انسان اور انسانون کو فرشتہ بنانا یا سمجھنا یہ تمہارا ہی
کام ہی مگر یہ سب کچھ ذالک قول الذین بافواھھم کی مطابق صرف تمہاری اپنی ہی لغو گفتاریان ہین اور
محض تمہاری نازک و سرخ مونٹون کی پھونکین جو احمد کی میم کی آواز کا لوحھ لی اٹھا نہین سکتے مگر غور تو کرو کہ وہ
محسن مخلوق رسول صادق اسی قسم کی مخالفون مین پڑی ہوئی عیسائیون اور یہودیون کو قاتلھم اللہ انی یؤفکون
کی ارشاد حق سی کیا سنا رہا ہی؟ اور اوسکے اسقدر رنج و غم کھانیکا باعث کیا ہی؟
ہم اس امر کو کہ یہ خیالات توحید مطلق کی مانی اور خدا اور رسول پر جان دینی والی عاقل قوم مین کیون اور کیا نسبے پیدا ہوئی؟
کچھ اپنی جگہ "اسلام پر خارجی اثرات" کی عنوان مضمون عرض کرینگی لیکن دین برحق اسلام کی خصوصیتون اور قرآن پاک
کی معنوی کیفیتون پر غور کرتے ہوئی مسلمانون کا حال نہایت قابل ندامت و ملامت اور دردناک نظر آتا ہی کہ انہین کیا
ہوگیا ہی؟ مگر جسطرح خدائی واحد کی ذات برحق کو علماً عقلاً عملاً اور اوراگا ایک ماننا جاننا انسان کیلئی نہ صرف روحانی
عملی اور تمدنی برکات کا پیش خیمہ ہی ایسے ہی اس خصوصیت کو پامال اوہام کرنے کا انجام انسان کی نیستی علمی عملی
اخلاقی عملی اور تمدنی پستیون پر ہوتا ہی چنانچہ ایسا ہی ہوکی رہا ہماری زندگی اعتقاداً اور لساناً تو اسلامی مگر عملاً

Marfat.com

مشرکانہ ہوگئی اور آج وہ دین برحق کی اسقدر جلی نمایاں اور ممتاز خصوصیت توحید کو سمجھنے سے معذور ہورہی ہیں
اور اسی لئے نہ سمجھ سکنے سے قوم کی وہ شاندار خصوصیتیں جو عاقلانہ توحید پرستی کا لازمی نتیجہ ہوتی ہیں غایت غفلت
ہولدرہ گئیں حق گوئی حق پسندی حق جوئی راستبازی صداقت پروری آزادی رائے اخلاص وصفا
خود داری - خود بدی باہمی ہمدردی ومحبت ہمت واستقلال - معاملہ فہمی اور اخام بینی کی تمام شانیں
ایک ایک کرکے اونسے دور ہوتی گئیں اب اونہیں الیی بیخودی اور مدہوشی اور غفلت نے آگھیرا جسمیں کہ وہ
اپنی حقوق فطرت ہی کو جانتی ہیں نہ ان پر تصرف واقتدار کو نہ اللہ کی قائم کردہ نظام کائنات کی خبر ہی نہ اپنی
عالم وجود کی تباہیوں اور قوم کی مجموعی پریشانیوں کا کچھ صحیح اندازہ کرسکتے ہیں

اب سوال یہ ہی کہ ایسا کیوں ہوا تو اسپر جہاں تک غور کیا جاتا ہی یہی تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ ہمنے ایک رسول کو
چھوڑکر جسقدر ہادی اور جداگانہ نمائندگی قرآن پاک کی سچی تعلیمات سے بی نیاز ہوکر ماؤشما وکی خود ساختہ باتوں
پر عمل درآمد شروع کردیا اور جو کچھ ادھر اودھر سے رطب ویابس ملتا رہا اوسی منزل من اللہ سمجھکر کرشان عقیدت
کیساتھ بلی باندھتے گئے خدا کی آیات بینات کی کھلی مخالفت کو اپنا مسلک بنالیا اوسکے نظام عالم کو ایک قسم
کی مقدس مدہوشیوں میں آکر جھٹلایا آخر انجام وہی ہوا جو باطل کو حق میں ملانے اور صداقت کی جگہ مفروضات
کو بٹھانے یا اختیار کرلینے سے ہوا کرتا ہی جسطرح راہبوں اور احبارون کی دل آویز باتوں سے یہودی اور عیسائی
تباہ ہوئی تھے اونہیں غلط خیالات اور عقاید سے مسلمان بی مٹ مٹا کر رہ گئے خدا کی کتاب نے ان سب
حقیقتوں کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہی لیکن ہم اوس پر صرف اپنی غرور وخاکی باعث اپنی تمام غلطیوں کو
نظر انداز کرکے غرور نہیں کرسکتے کہ ہم مسلمان ہیں، مگر کاش ہم مسلمان ہوتے بھی اگر ایسا ہوتا تو پھر رونا
ہی کیا تھا مگر دیکھو اللہ کی پاک کتاب، کسقدر صاف صاف حالات سنا رہی ہی چنانچہ ارشاد ہی

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ
لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ ع ۹ پ
يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝

اور جو لوگ ناحق خدا کی زمین پر اکڑی پھرتی ہیں (یعنے عمل تو جاہلانہ ہوتی ہیں مگر سمجھتی ہیں کہ ہم مقبول ہیں) ہم
اونہیں (اس ایسی سمجھ اور بیخبری کی باعث اپنی احکام حق سے برگشتہ ہی کئے رہینگے) اور اون کی دلوں کو ایسا کند
کردینگے کہ اگر وہ ہزارہا علمی فضیلتیں اور عقلی توکتیں دیکھیں تاہم اون پر ایمان نہ لائیں یعنی اللہ کی نظام کو
سمجھ نہ سکیں اور اگر سیدھا راستہ ہو تو اوسی چھوڑدیں مگر گمراہی دنایت اور ابلیی کا مسلک ہو تو
اوسی شوق سے اختیار کرلیں (مگر) یہ کجروی اور ناحق شناسی اون میں اسلیے اور اس سبب سے پیدا ہوئی کہ
اونہوں نے علماً عملاً ہماری آیات کو جھٹلایا اور اون سے بیپروائی کرتے رہے

یہ ارشادات خدای واحد اپنی بھیجے ہوئے سچے مرسل اور رفیع الشان مصلح کی ذریعہ اون لوگوں کی بابت سنا رہا ہی جنہوں
نے اسرائیل یا یہودی کیا تھا ہی لیکن کیا مسلمان اتنا نہیں سمجھ سکتے کہ اللہ کا قانون سبکے لئے یکساں ہی فطرت کی حقوق
اور اون کی حفاظتوں کی آئین حق سبکے واسطے مساوی طور پر واجب العمل ہیں کیا مسلمان اللہ کی حدود کو توڑ کر

Marfat.com

دنیا مین نامراد ہو سکتے ہین ؟ کیا دنیا کی ذلتین اور علمی عملی پستیان کسی قوم کی حیات مستقبل کی خرابیون کا ثبوت نہین ؟ کیا الہی آئین و ضوابط مسلمانون کیواسطے اور ہین اور یہودیون یا شامیون اور قبطیون کیواسطے اور ؟ کیا ایسی قسم غلط فہمیون سی مسلمانون کی پستیے گہرنہین اجڑی ؟ کیا مسلمانون کی دنی اور دنیوی کونشیں اور اونکی نمازین خدا کی نظام و آئین کو جھٹلانی کے سبب اکارت اور بفایدہ نہیں ہوئی ہین ؟ یہ سب کچھ کیا ہی ؟ "فاعتبروا یا اولی الابصار" مگر خدائی واحدی کی عبدارون کیواسطے خود ہی ان تمام مغالطون کا فیصلہ ناطق سنا دیا ہی کہ

والذین کذبوا بآیتنا ولقاء الآخرۃ حبطت اعمالھم ھل یجزون
الا ما کانوا یعملون ٥

اور (ای سخبر) جن لوگون نی ہماری کھلی آیات کو (اپنی غلط فہمیون سی جھٹلایا اور پس آیندہ کی انجام مستقبل آخرت یا حیات بعد الموت کو نہ مانا (یعنے اپنی مآل کاری پر ذرہ عاقلانہ افعال نہ کی) اونکا کیا دھرا اکارت ہی اور یہ سزا ان کو انہین کی اعمال غلط اور خیالات باطلہ کی وجہ سی دیجائیگی جو کچھ کہ وہ کرتی رہی

یہ امر روز روشن کیطرح ظاہر اور نمایان ہی کہ اوس ہادی برحق روحی فداہ کی عہد رسالت کی وقت یہودی اور عیسائی اپنی مذہبی کتب سماوی توریت اور انجیل کی صحیح مضمونات کو غلط طور پر سمجھنی یا دور از کار توجیہون کیساتھہ اونہین الٹ پلٹ کر دینی کی باعث راہبون اور احبارون کی فرضی ہدایات پر قانع ہوجانی سی جہالت اور ذلت کی زندگی مین پھنسے پڑی تھے پاپای روم اور اوسکی مقدس حواریون کی الوہیت مسیح کی مغالطہ سی اپنی روحانی فضیلتون کی فریب مین الجھا کر قوم کو ایسی چکر دی رکھا تہا کہ وہ ارواح و نفوس کی حریت اور اپنی فطری فضیلت و شرافت سی غافل ہوکر انہین کی قدمون پر گرنی اور سر در سر دیکر روحانی سعادت سمجھتی تھے رہبان و احبار کی اس طرز عمل سی اگرچہ اونہین دنیا کی متاع غرتین دولتین اور مرادین حاصل تہین لیکن بالکل غلط اور حرام اور اون کی ان خود ستایشون سی کروڑہا انسانی روحون کو جس قسم کی علمی عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی نقصانات عظیم پہنچ رہی تھے اونکا اندازہ وہ خاطب زیرست اور مخمور رہبان و احبار کیونکر کر سکتے تہی اللہ کی ودیعتین لٹ رہی تھین فضائل عامہ اور حقایق عقلیہ پامال ہو رہی تھے انسان استبداد اور غلامی کی زندگی گذار رہا تھا لیکن اون مقدس برخود غلط رہنماؤن کی ہجوم اقوام کی عام جہالت اور اون کی سفاہت آفرین باتون کی شہرت نامطبوع مین عرب کا وہ بزرگ ہادی نوع بشر کا متجی محسن خدا کا نہایت گرامی اور مکمل انسان روحی فداہ تعلیم توحید کی ازلی صداقت اور ابدی خصوصیت کو لا الہ الا اللہ کی بی نظیر صورت مین لیکر منجانب اللہ کھڑا ہوا اور اوسنے ایک ایک کرکے عناصر و اصنام اور موجودات و انسان کی پرستشون کی جہالت آفرین عیوب کو گن گن کر سنانا شروع کیا

یہ مقدس اور اوسکی حواریون کی یا اور اسی قسم کی سندون کی جو بوجوہ مختلف قومون مین پیدا ہو جانی سی اپنا بنا بنایا کھیل اور دلفریب طلسم توحید مطلق کی ہوش افزا ایمون اور علم آموز خصوصیتون کی سمجھنی سی بگڑتا اور ٹوٹتا دیکھکر ناحق قدوس پاک ہادی کو کوسنا شروع کر دیا بلکہ خصوصیات توحید کیطرف سی غلط

فالبًا دنیا مین کوئی مسلمان ایسا نہ ہوگا جو آخرت ۔ انجام کار، حیات بعد الموت یا قیامت اور اپنی پھر زندہ ہونی کا منکر ہو لیکن یہ اقرار صرف زبان تک ہی ہی مدہ عملی حالت اور اخلاقی خرابیان اس بات کا ثبوت ہین کہ وہ نہ تو اللہ ہی ذرتی نہ اوسکی ایک مانتی اور نہ اوسکی عظمت کا خوف رکھتی ہین

اخلاق و عمل کی پستی ہمکو یہ بتا رہی ہی کہ ہمارا ایمان عملی طور پر اس بات کی شہادت ہین کہ آخرت انجام کار یا قیامت اور سزا و جزا پر ہی اونکا ایمان ہین اگر ایمان محکم ہو اور اس امر کا حق الیقین ہو جیسا کہ اسلام کی تعلیم ہی کہ کوئی اچھا اور برا چھوٹا اور بڑا فعل بلکہ خیال بھی جزا و سزا کی آئینی دار و گیر سی مستثنی انہین رہ سکتا "ہر عمل اچھا و برا کردہ جزائی دارد" تو محال ہی کہ ایک انسان سی نیں عمر بھر بہی کہین کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو سکے لہذا صرف زبان سی یہ کہتی رہنا کہ ہم آخرت کو مانتی ہین تعلیم اسلام کی خلاف ہی اسلام تو اقرار لسانی کیساتھہ دلکی پوری تصدیق چاہتا ہی تاکہ انسان جاہل نہ رہی بلکہ مسلمان اپنی حالت کو دیکھکر "حبطت اعمالہم" کا مفہوم سمجھ سکتے ہین

Marfat.com

جہنمیون مین بڑی موثر قوموں کی نادان لوگ آپ ناحق شناس اور محسن کش بنکر اوسکی ذات گرامی پر طرح طرح کے
البہانہ کرتی ہین لیکن اس بات کو انون نے تا امیدم نہین سمجہا کہ اوسکا مقصد فطرت اور نکتہ شناس عالم رہ نما کا
نصب العین توحید علم وعقل اور ادراک وفہم کی بر اعتبار سے ابدی طور پر کتنا ارفع بلند اور عاقلانہ تھا
وہ نہ عزیر و مسیح کی الوہیت کی مغالطہ مین پھنسا اور نہ مادہ وروح کی ازلیت کی تعدن کش فریب مین آیا
نہ ماہ و خورشید کی روشنی اوسی نور الانوار نور مجرد ذات احدیت کی جمال پر جلال کیطرف سے مٹا سکی نہ آب
آتش اور کواکب کی رخشانیان اوسے فریب دے سکین نہ مقدس پاپاؤن کا وہم آمیز تقدس اوسکے پر نور جیز و
قلب کو دہوکے مین ڈال سکا نہ کاہنون کی دل آویز فنی اور راہبون کی مقدس روایتین اوسے پھسلا سکین
اوہام وظنیات کی ان دل مادلون مین برق جہانتاب بنکر چمکا رعد کی طرح گرجا اور دین فطرت یا اسلام
مادہ مین خود بخود کہان سے کی تمام حضوصیات عالیہ کا خیال رکہتی ہوی اوسنے مارشاد حق فرمایا تو یہ فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ
ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ
وَھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَھْتَدُوْا بِھَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ
فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ پ ۸ ع ۱۸

بتیک وہی بی نظیر اور محیط کائنات قوت اور عظیم الشان ہستی اللہ ہی جو گیہون کی دانہ اور گٹھلی کو پھاڑ کر
اوس مین سے پودے کو نکالتا ہی وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے آشکارا فرماتا ہی (لوگو) یہی تو
تمہارا خالق خدا ہی تم کدھر بہکے جارہے ہو اوسی کی دست قدرت سے صبح کی پوہ پھٹتی ہی اور اوسی نے
تمہاری امن وآرام کیلیے رات کو بنایا اوسی نے تمہاری سال وماہ کی حسابون کیواسطے چاند اور سورج
بنائی ہین اور یہ سب اوسی خدای قادر مطلق ذو الجلال معبود واحد کی باندہی ہوی اندازے ہین (جن
مین ان فی تصرفات کو دسترس نہین)
(لوگو) وہی قادر مطلق ہی جسنے تم لوگون کی آسایشون کیلیے کروڑہا ستارے بنائی ہین تاکہ تم خشکی اور تری
کی تاریک راہون مین اون کی مدد سے اپنی منزل پر چل سکو جو لوگ سمجہ بوجہ سے کام لیتے ہین اونکیواسطے ہمنے اپنی نشانیان بتفصیل بیان
کردی ہین (تاکہ اونہین اپنی فطری غرضون اور خداداد قوتون کا پتہ لگ جایے)

مادہ اور دہر کی ازلیتون کی خوش خیال پرجوش قائلین یہان ممکن ہی یہ کہین اور کہتی ہین کہ مادہ کی طبعی اختلاط اور امتزاج مین یہ خاصہ موجود ہی کہ وہ نباتات کو اگاتی بیجون اور تخمون کو پھاڑتی لیکن سوال یہ ہی کہ یہ امتزاج اور کیفیت مادہ مین خود بخود کہان سے آئی؟ کواکب واجرام کا یہ تناسب توازن کسنے قایم کیا؟ کاش وہ قرآن پاک کی اس بلند اور نہایت ارفع شان خلاقی پر غور کرتین کہ

"ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ"

یہ سب اوس یکتای خالق اکبر مسبود واحد کی باندہی ہوی اندازے اور آئین ہین اور اسلام اوسی زبردست ہستی مطلق کو خدا کہ رہا ہی جو اپنی جلالی قوتون اور جمالی شانون سے تمام مادی وروحانی پر متصرف ارواح ونفوس کے احساسات پر حاوی ہر ظاہر و باطن کی علیم اور کائنات کی ذرہ ذرہ پر محیط ہے اہل بصیرت غور کرین سمجہدار سمجہین اور عاقل اس سے فایدہ اٹہائین کہ اسلام کا مقصد قرآن پاک مین خدای واحد کی ان صفات کریمانہ کا ذکر بہت دور تک مسلسل چلا گیا ہی مگر اوصاف باری مین تعلیم کسقدر لطیف وغریب اور ان مذکور الصدر آیات کی بعد ارشاد ذیل بھی نہایت پرشکوہ اور اہل بصیرت کیواسطے قابل غور وفکر ہی اعلیٰ ہے "مصنف"

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ ؕ
وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

Marfat.com

خَالِقَ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ
وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ
مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيظٍ ۝ پ ۷ ع ۱۹

لوگو وہی قادر مطلق اس عجیب و غریب آسمان و زمین کا موجد ہی اور اوسکی تجی کیونکر ہونی لگے جبکہ وہ
اپنی جی بی اور جورو ہی نہیں رکھتا (یعنے وہ اس قسم کی تعلقات سی پاک ہی) اور اوسی نی ہر چیز کو پیدا
کیا ہی اور وہی ہر چیز کے حال ہی (پوری طرح) واقف ہی لوگو یہی اللہ تمہارا پروردگار ہی اوسکے
سوا اور کوئی ستایش و عبادت کی لائق معبود نہیں ہی تو اوسکی عبادت کرو وہ ہر چیز کا نگہبان ہی
مخلوقات کی محدود النظر انکہیں تو اوسکی عظیم الشان ہستی کا پورا پورا ادراک نہیں کرسکتیں اور وہ
لوگوں کی نظروں کو خوب جانتا ہی اور وہ بڑا ہی باریک بین اور لطیف و الطف باخبر ہی لوگو!
تمہارے لوسی پروردگار کیطرف سی تمہارے پاس عقل و فہم اور احساس قلب و دماغ کی اندرونی انکہیں
تم تک آچکی ہیں پھر اب تم میں سی جو شخص کچھ سمجھے اور دیکھے تو اوسکا فایدہ علم و عقل کیصورت میں اوسکو
ملیگا اور جو دیدہ و دانستہ اندھا ہی بنا رہی تو اسکا وبال بھی اوسی کی جان پر ہی میں تم لوگوں پر
کاشف ادیان مختلفہ کی وہ لوگ جو اوس محسن و منجی کی ذات گرامی کی احسانات علم و فضائل کو اب تک محض اپنی
یک طرفہ خوش خیالیوں یا بعض غلط فہمیوں کی سبب سمجھ نہیں سکے اور اس امر کا اندازہ نہیں کرسکے کہ اوسنے اپنی
مخصوص شرافتوں علمی اور عقلی بلندیوں سی نوع انسان کو توحید پرستی کی خصوصیت کیا تحفہ بیوستہ
کرنے کی جو کوشش منجانب اللہ فرمائی وہ کس قسم کی پرشکوہ اور برکات و حسنات کا دروازہ ہی اور اوسی
جیسی کہ وہ ہی اگر سمجھ لیا جاے تو انسان کو لاریب و شک خدا کی تمام ارضی اور سماوی دولتوں علمی اور عقلی سعادتوں
اخلاقی اور تمدنی برکتوں کا وارث و مالک ہوسکتا ہی اور یہ سب کچھ اوس محتشم رہنمائی برحق نی محض اسلیئے
کیا کہ اشرف المخلوقات انسان خدا کا نایب السلطنت خلیفۃ الارض انسان اور مسجود ملایکۂ انسان اپنی شرف
فطرت کو پہچانکر راہبوں احباروں بتوں کاہنوں بندوں اور قدرت کی برتروں کی غلامیوں سی نکلکر اپنی
خداداد قابلیتوں ہمتوں اور علمی عقلی قوتوں کو سمجھ لے اور دنیا میں آزاد و سرور اور کامیاب زندگی کا
وارث بنے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

درود و سلام ہو اوس شفیق و محسن ہادی کی ذات عالی صفات پر جسنے خدای واحد کی خصوصیت توحید کو
علماً عقلاً تمام قسم کی براہین و دلایل سی قایم کرکے خصوصیات اخلاق و عمل اور کمالات علم و عقل کی
دروازی ان قوموں پر کھولدیئے اور ان کو اوسکے سچی شرف و اقتدار کا وارث بنا کر اصنام و عناصر
اور خود پسند ان قوموں مغرور قوموں کی دنایت آفرین غلامیوں سی نجات دلوائی مبارک ہیں وہ لوگ

Marfat.com

جو اوسکی دی ہوئی کتاب پاک قرآن پاک کی تعلیمات حقہ کی خصوصیتوں کو سمجھکر علم و یقین عرفان و حقیقت
کی تمام منزلین طے کر جائین اور بلا واسطہ کسی تکلیف و تکلف کی بغیر اوس مخزن انوار لاہوتی کی شمع وحدت
کی ذی ہوش پروانی بن جائین اور اسلام کی اس ممتاز خصوصیت کو سمجھ لین کہ آسمان و زمین کی کل دولتین تحت
فوق کی تمام برکتین علم و عقل کی ساری سعادتین ہماری وانطے ہین مگر ہم اللہ کیلئے ہین کیا یہ بات کسی سمجھدار انسان
کیلئے خلاف عقل کہلا سکتی ہی؟ کیا یہ کسیکی سمجھ مین نہین آسکتا کہ دنیا کی تمام مرسل انبیا اور ہادیان مذاہب
انسان تہی اور اونمین خدا کی الوہی شانون کا شریک یا حصہ دار بنانا اون کی تعلیم سوی خدائی ذوالجلال کو اور نیز
اونمین بی اپنی اصلی اور سچے مرتبے سی گرا دینا ہی ہے سمجھی والے عاقل ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہین کہ کہنے والا
در اصل کہ کیا رہا ہی ہم غور تو کرین کہ بات کیا ہی۔ اور ایسے ہی لوگ حق و باطل کو سمجھ سکتے ہین

حسن ز بصرہ بلال ز حبش صہیب ز شام ز خاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست

ہماری عیسائی اور یہودی سماتن اور آریہ غرزان نوع کو در اصل اپنی رسمی تعصب اور خانہ ساز تنفر کی
باعث وقت ہی نہین ملا کہ وہ توحید حق کی حضوصیتون کو ٹھنڈی دل سی سوچین اور ایسے ہی غور کرین
کہ اوس پاک کتاب مین کس قسم کی تعلیم ہی جسے قرآن کہا جاتا ہی کیا باعتبار الہامیت خدائی متقدس
کتاب قرآن کا یہ فرمانا غلط ہی؟ کہ مسیح علیہ السلام خدا کی رسول اور مرسل من اللہ تہی مگر خدا کی بیٹے
نہ تہی اور اون کی ماں مریم جنمین یہودی آپ متہم اور ملزم کہتی ہین خدا کی سچی بندی اور پاکدامنہ تھین مگر
سخت حیرت ہے، مسیحی غرزون پر کہ وہ بی سمجھی بوجھے اپنی ہی ہانکے چلے جارہی ہین لیکن وہ غور کرین کہ
قرآن پاک کیا فرمارہا ہی کوئی بی بتہ اور خلاف علم و عقل بات نہین جو تثلیث کیطرح سمجھی مشکل ہو

وقال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی وربکم ط انہ من
یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنہ وماوٰہ النار ط

(یہ گو) مسیح تو یون ہی سمجھایا کرتے تہی کہ ای بنی اسرائیل اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا بی پروردگار ہی
اور تمہارا بی اور اس مین شک نہین کہ اللہ کیساتہ جسنے کسی کو شریک ٹہرایا اللہ کیطرف سی اوسپر
امن و آسائش حقیقتاً معدوم و حرام ہی اور اوسکا ٹھکانا جہنم ہوگا

ممکن ہی کہ مسیحی غرزان وطن اس بات سی انکار کرین کیونکہ آج اون کی حالت تو اچھی اور مسلمانون ہی کی بری ہی
اور یہ بداہت قرآن کی خلاف ہی ہم اسکا جواب یہ نہین دینگے کہ دنیا کا فرون کیواسطے ہی۔ ایسا کہنی
والی قرآن پاک اور رسلام کی خصوصیتون سی بالکل نابلد اور بی خبر ہین بلکہ اصل یہ ہی کہ اگر مسلمان
یورپ مین اپنی علمی عقلی اور تمدنی ترقیون اور کوششون سی بوجہ فطرت کی وہ روشنی جو اونمین قرآن پاک
ہی سی ملی تہی نہ پہنچاتے اور عیسائی ویسے ہی عیسائی رہتی جیسے کہ ظہور اسلام کیوقت تہی تو آج وہ جہنم ہی مین
پڑے ہوتے یورپ کے پاس آج علوم و تمدن کی جسقدر ذخیرہ موجود ہوئی ہین یہ سب اونمین حقائق مہمیون

Marfat.com

کا نتیجہ تھی جو اسلاف اسلام کی علمی کارناموں اور نوشتوں کی صورت میں دنیائی مغرب میں پھیلے تھی اس امر کا واقعی افسوس ہی کہ مسلمان وہ مسلمان نرہی جو کبھی توحید حق کی سچی تعلیم کی پیداکرادی تھی ورنہ انوکا یہ حال ہرگز نہ ہوتا خدا رسولوں کیواسطے بیان اور وہان دونوں جہانوں میں جنت ہی جنت ہی اور توحید حق یا اسلام کی پاک تعلیم کا یہ خاص فیض اور مخصوص انعام ہی کہ ان نامراد وکامیاب رہتا ہی

وملن خاف مقام ربہ جنتان فبای الاء ربکما تکذبن ٥

دماغ میں اگر یبوست اور دل میں جاہ طلبوں اور ذاتی فضیلتوں کی خودغرضانہ کفر وزریوں کا مواد فاسد نہ ہو تو یقیناً اللہ کا پاک کلام اپنی تمام تفصیلات بیان اور خصوصیات توحید کی اعتبارات سی ایسا صاف وصریح اور اتچ پچ سچ ہی پاک ہی کہ حقیقت کی معلوم کرنی میں انسان کو دقتیں برگز پیدا نہیں ہوسکتیں گویا عقل وہوش ہی کا مرغ سلیمانی انسان کو خود اپنی فطری پرواز شرف ہی اودھر ہی پہنچاتا ہی اور عقل چونکہ اوسی عقل کل قادر مطلق خداوند واحد کا ایک نور جلالی اور صفاتی ہی لہذا انسان معقولیت کی رکوشش ہی اوسی مرکز نور خیمہ سرور ذات احدیت تک پہنچتا ہی جو کہ ابد الاباد تک اپنی جمال وجلال کبریائی ہی سزاوار فضیلتوں عظمتوں ثنائیوں ستائیشوں اور عبادتوں کی واحد حقدار ہی دوسری کوئی چیز اور دنیا کا کوئی انسان البتہ ستائیشوں کا مستحق نہیں ہاں اخلاق وصفا ہی پیش آئی اور باہمی محبت واتفاق ہی جنیے رہنی اور ایک دوسری کو ادب واحترام ہی دیکھنی ملنی کا خیال زیادہ پائیدار ہوگا

فتبارک اللہ احسن الخالقین خواجہ حافظ خوب لکہتے ہیں

من بسر منزل عنقا نہ بخود بردم راہ قطع این مرحلہ با مرغ سلیمان کردم

الغرض خدای واحد کی توحید مطلق ایک لازوال دولت اور اوسکی عاقلانہ فہمید ایک برکت اور اللہ کو علماً عقلاً عملاً ایک سمجہنا ایک ابدی سعادت ہی جیسے پاکر ان اصنام وعناصر کی غلامیوں کی عوض اونکا محذوم بنا اور یہی ایک عظیم الشان اسلامی خصوصیت ہی جسکو سمجہنے کی بعد انسان دنیا میں علم وعقل اخلاق وعمل اور فنون وتمدن کی دروازہی پر پہنچتا ہی مگر حیدم یہ خصوصیت پامال اوہام ہوئی شروع ہوجای توحق کی جگہ باطل اور علمی مسلمات کی مقدس مسندوں پر مفروضات باطلہ بتدریج آآکر بیٹھہ جاتی ہیں چنانچہ مسلمانوں کا زوال اسی خصوصیت کو کھودینی سی نمایاں ہوا مگر افسوس ہی کہ روہنیں اب تک اپنی جمود وضعف کی اصلی علت کا علم سبب کم ہوا ہی اور یہ صرف اسلیئے کہ وہ خود کو تاہنوز اغلاط وعیوب سے پاک عقاید واعمال کی لحاظ سی بہتر وعالی خیال کرتے ہیں اور اپنی سمجہ میں خود کو اللہ کی رحمتوں کا واحد مستحق سمجہتی ہیں حالانکہ اس دارالامتحان عالم مظاہر میں محض عقاید اور اچھی اصول کی کچہ ہی سنن ثبتا حتی تک کہ اونہیں عقلمندوں کیطرح سمجہکر اپنی عملی اور علمی حالت کو درست نہ کیا جاوی اخلاق وخیالات نہ سدھاری جاوین لہذا توحید اور اللہ کو واحد ولاشریک کہنی کا مسلمہ بالکل بیکار ہی بیان ضرورت تو اعمال کی ہی نہ کہ صرف عقاید وخیالات کی کیا مسلمان اتنی سی بات کو بہی نہیں سمجہ سکتے افسوس !!! "بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا"

ہم مسلمانوں میں عرصہ دراز سے صدہا مسلمات علم وعقل نند مفروضات ہورہی ہیں ایسے ہی اللہ سے دوری کا مفہوم نہایت عجیب طور پر غلط ہوگیا یعنے جو شخص کچہ کام نہ کرے گداگری اور سفاہت کی البسانہ زندگی گذاری مگر کبھی مسجد میں رات دن رہی اور نمایش کیلئے ہر وقت سجود ہی سجود یا اوراد و وظائف میں مصروف نظر آئی ہو لوگ بھولے مسلمان اپنی عقیدتمندوں کی راسخ شدہ شانوں کی بنا پر ایسے شخص کو برا لگا مسلمان خدا ترس اور خدا ماننے کہتے ہیں حالانکہ قرآن پاک نے یہود یوں اور عیسائیوں کی ایسے ہی ہیکل نشین نکمے اور نادان راہبوں احباروں کو جاہل کافر اور مشرک سب کچہ کہا ہی خدا کی خوف اور اوسکی حقیقی شناخت کی شان یہ کہ ان کی تمام عقلی علمی عملی اخلاقی اور تمدنی قوتیں بیدار ہوجائیں اور وہ اپنی فطرت کی اہم مطالبات اور حقوق کا شناسا ہو جای اللہ کی دی ہوی تمام طاقتوں کو اعتدال کیساتہ جایز طور پر محل استعمال پر لگای اور خدا کی تمام دولتوں نعمتوں اور برکتوں کی فایدہ اٹہای نعوبات اور منہیات سی تائب رہی اور اللہ سی ڈرکر اپنی ہر فرض اور حکم کو اللہ ہی کا ایک کام سمجہکر انجام دی جو شخص وہ شخص پکا مسلمان ہی اور ایسوں ہی کیلئے یہ ایما ہوا ہی کہ

وطن خاف مقام ربہ جنتان

اور قرآن پاک کی ہدایات پر غور کرنے سی سبب اس ہی عاقلانہ خوف الہی ان کی دل میں پیدا ہو جاتا ہی

Marfat.com

ہمنی آتا ہے اگرچہ صرف ایک ہی خصوصیت توحید کو بیان کیا ہی خصوصیات کا ذکر نہین آیا لیکن فی الاصل بات یہی
یہی ہی کہ دین برحق کی مہتم بالشان خصوصیت توحید ہی باقی وہ تمام خصوصیات جو اسلام کیساتھ
مختص ہین وہ سب اسی نہال توحید کی شاخہای برثمر کے ثمر ہین اور ہم آپنے یہان عرض کرنا چاہتے ہین یعنے
مسلمانون نے جب کبھی قرآن پاک کی تعلیم اور ہدایات اسلام کو ہوش وعقل سے سمجھکر حقایق فطرت اور نظام عالم
کو پہچانا تھا اور خدائے ذوالجلال کی عظمت توحید کا صحیح مفہوم اون کی دلون دماغون مین قایم ہوگیا تھا تو
دنیا مین وہ بھی شرف فطرت کی پوری شانون کیساتھ قایم تھے اور ایسی ایک خصوصیت کی قایم ہوجانے ہونے سے
اون مین وہ تمام ممتاز خصوصیتین جو ایک سچی دین کی برکات مین ازلاً ابداً داخل ہن وہ سب اون مین بدرجۂ
کمال پائی جاتی تہین تاریخ اسلاف اسلام کی علمی عملی اخلاقی عقلی اور تمدنی کارنامون کی ذکر خیر سے مزین ہے

اوس عہد مبارک ایام خیرالقرون کی مسلمان واقعی مسلمان تھے اور اون مین یہ تمام صفات بالخصوص موجود تھین
یعنے صداقت پسندی حق جوئی حق بینی ایفای عہد جھوٹ اور کذب سے نفرت بہتان وافترا سے پرہیز نمود
اور نمائش سے احتراز باہمی محبت اخوت ہمت استقلال عزایم اکل حلال کا خیال تن آسانی اور نفس پروری
سے بچاؤ ابنای جنس کی ہمدردی بے جا فخر وغرور سے بچنے کی کوشش علوم وفنون کی پرزور اشاعت حصول کمال وفن
کا دلگداز ذوق لغویات سے نفور حق بات کو مان لینے کی اہلیت خود رائی اور خود پسندی سے اجتناب اپنی
غلطی اور خطا کو بہری مجلس مین بخوف حق مان لینے کی بابرکت احساس ریاکاری عیاری اور حیلہ وفریب کی
کمینہ خصلتون سے نفوس وقلوب کی حفاظت حق کہنے اور حق سننے کی سوشمندانہ عادت ایثار نفس بزرگون
کا ادب فرائض انسانیہ کی شناخت خودداری خود مدی آزادی رائے کی عزت جلال حق کا احترام
چھوٹون سے شفقت بیکسون کی تکالیف کا احساس۔ عدل وانصاف اور اللہ کی ذات پاک کو ہر جگہ
علیم وبصیر اور اپنا معین ومعبود سچی کا پختہ یقین پرسش اعمال اور مکافات عمل کی ربانی گرفت پر ایمان وعلم
غرضیکہ سب کچھ قایم تھا گویا توحید حق کی ہوشمندانہ تمہید کی ایک خصوصیت سے اون مین خصوصیات عالیہ اسلامیہ
کا ایک عظیم الشان سلسلہ قایم ہوگیا تھا اور یہ سب خصوصیتین دین برحق اسلام ہی کی خصوصیات ہین

صبح خیزی وسلامت طلبی چون حافظ ۔۔۔ ہرچہ کردم ہمہ از دولت قرآن کردم

لیکن افسوس کہ توحید حق کی بابرکت خصوصیت کا پامال مفروضات واوہام سونپا تھا کہ بس مسلمانون کی امتیازی
شانین اور تمام خصوصیتین رفتہ رفتہ معدوم وفنا ہوتی گئین نہ وہ صبح خیزی اور سلامت طلبی رہی اور نہ وہ دولت
قرآن کی عاقلانہ قدر ومنزلت باقی بچی قوم مین علمی اور عقلی انحطاط شروع ہوا اخلاق وعمل اور ادراک و
عقل کی تمام شانین پھیکی پڑگین تمدن تو بالکل رخصت ہوگیا جفاکشی اور محنت ومشقت کی جگہ تعیش اور
آرام طلبی کی بداانجام اور مشرکانہ خیال نے لی نظام قوم بگڑ کر درہم وبرہم ہوگیا معبود برحق کو بھلاکر
صدہا غلط اور فاسقانہ اور البہانہ خواہشون کو معبود بنایا گیا ایک رسول صادق کی زندہ ہدایات سے قطع نظر
کرکے ہزارہا ان نون کو ہادی محبوب بلکہ رسول ہی کی لگ بھگ سمجھ لیا گیا نہایت مقدس اور دلفریب

Marfat.com

طریقوں سی اسلام کی شاندار ایوانِ توحید مین یہودیوں اور عیسائیوں کی رہبانیت کی دلچسپیان بنائی گئین
بڑی دل آویز رخنہ اندازیوں سی خدا پرستوں کی محترم جماعت اسلام کو مردم پرستی اور قبر پرستی کا سبق دیا گیا
اور وہ دین برحق جسنے انسانون کو انی موحدانہ منصف بخشیون کی برکت سی چشم زدن مین از خاک تا افلاک پہنچایا
تھا اوسی دین گرامی کی نام لیواؤن نی فلک الافلاک پر پہنچی ہوئی مسلمانون کو فنافی الشیخ کی گرسنہا سکہا کر خاک
نشین بنادیا تثلیث جس سی توحید کو ہمیشہ چیلنج رہی نہایت عجیب دل آویزیون سی مسلمانون مین فنافی الشیخ
فنافی الرسول اور فنافی اللہ کی ایجاد غریب کسے ساتھہ قایم ہوگئی جسکا انجام یہی ہونا تھا کہ توحید پرستون کی تمام علمی
عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی قوتون کا اعتدال فنا موجای چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مسلمان بھی مثلث مغالطہ کا شکار ہوگئی

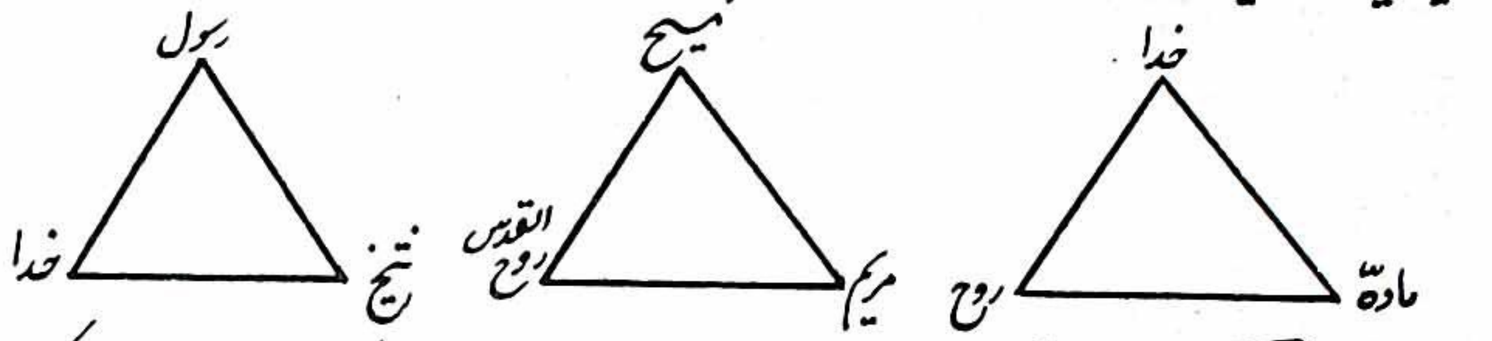

حریت آزادی نفوس اور مساوات جو اسلام کی محاسن توحید اور جلال حق کی سچی برکات نظرت کی صلای عام سے
انسانون کو عطا فرمائی تھی اوسی اسلام کی متوسمند صلحا اصفیا اور عرفا کی تعبد جاہ طلب اور اپنی بزرگیون
کی شیدائون نی خدا اور رسول ہی کی دم دم دہی کر قوم سی واپس چھین لی قرآن پاک کی جگہ مخض چند
روایات حکایات اور بعض فرسودہ ملفوظات نی پر کردی آخر رفتہ رفتہ تمام دنیای اسلام پر وہ جمود
مسلط ہوگیا جو کبھی اصنام اور شام و حلب کی تثلیث پرستون مین موجود تھا اور خدا نی اپنی پاک کتاب مین
مسلمانون کی علمی عملی درستون عقلی اور اخلاقی چستیون کیلئی اوسکی نسبت یہ ہدایت پہنچائی تھی

یا ایھا الذین آمنوا ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس
بالباطل ویصدون عن سبیل اللہ ط والذین یکنزون الذھب والفضۃ
ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ہ پ ۱۰ ع

آہ کیا کہیں اور کیا نہ کہیں خدا کی وہی پاک کتاب جس نے کبھی نادانون کو دانا جاہلون کو عالم اور خانہ بدوشون کو
ایوان نشین بنایا تھا آج بھی بی کم و کاست صحیح و سالم موجود ہی لیکن اگر ہین تو صرف اوسکی محبت
یا حق و باطل کی تمیز اور توحید حق کی عاقلانہ ادب و احترام کا احساس مسلمانون کی المناک عملی
سستیان علمی پستیان اور اخلاقی تباہیان قابل نرر حیرت و استعجاب ہین بی شبہ یہ سچ ہی کہ اگر آج وہ
ہادی برحق رسول محتشم مفخر کائنات اور خدا کا عظیم الشان برگزیدہ انسان روحی فداہ بلقید جسم قوم مین آ
موجود ہو تو اوسی مسلمانون کی شناخت مین سخت مغالطے ہونگی اللھم ربنا من شرور انفسنا و من
سیئات اعمالنا اسلام کی ہر خصوصیت ایک ممتاز شان رکھتی ہی لیکن ہم یہان اوسکی برکات مساوات
اور آزادی نفوس کو بیان کرنا چاہتی ہین تاکہ دین برحق اسلام کی نشوکتِ اغراض کا حال زیادہ مفصل ہو

Marfat.com

حریتِ نفوس اور مساوات

فاش میگویم و وز گفتهٔ خود دلشادم
بندهٔ عشقم و از هر دو جہان آزادم

زمانہ کو گذرتے اور حالات عالم کو بدلتے "وقت" نہایت سرعتون سی گذر جاتا ہی لوگ مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہن ہر دل اپنی جذبات مین محو اور ہر دماغ اپنی وہم مین مست و مخمور ہوتا ہی خدائی ذوالجلال کی آسمانی اور زمینی برکتین منطار و آثار کی گوناگون دل آویزیون کیساتہ اپنا کام کرتی رہتی ہن حکومتون مین ہزارہا انقلاب ہوتی ہن شہرون اور شہریون کی خیالات و حالات مین کرورہا تبدیلیان ہوتی رہتی ہن لیکن اللہ کی نظام و آئین مین کچھ بھی تغیر واقع نہین ہوتا مگر بہت ہی کم لوگ ہوتی ہن جو مخلوقات کی (اس) حدوث و زوال اور اوس خلاقِ مطلق کی جمالِ ازل کی یا جلال ابدی شانون کی ناممکن التبدیل کیفیتون کو محسوس کرین

شائستہ خیالات مہذب جذبات پاکیزہ احساس اور عقل و فہم کی سلامت رویی قدرت اور اوس قادر قدرت خدای ذوالجلال کی بارگاہِ سرمدی کا خاص انعام و فیض ہی جسے نصیب ہوا اس فانی زندگی اور اوسکے نظام جسم کی ترکیب پروردگار عالم کی پر اسرار حکمتون اور قدرتون کا بی نظیر مجموعہ ہی ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم،، الغرض انسان پیدا ہوتا ہی ناز و نعم سی پرورش پاتا جوان ہوتا اور ضعف و انحطاط کی ایک حد پر پہنچکر موت کی ناگزیر دار و گیر اوسی پر کر انکہون کی روشنی اوجھل کر دیتی ہی وقت مستقبل سی حال اور حال سی ماضی کی صورتون مین کر دیتا ہوا غائب ہو جاتا ہی اور اوسکے واقعات حالات نفوس انسانیہ کی جذبات قومون کی اخلاقی علمی عملی عقلی اور سیاسی یا آرائی کیفیتون کی اچھی اور بری نقوش خدا کی پائدار آئین و نظام کی زیر اثر دفترِ روزگار مین موجود رہ جاتی ہن اور یہی چیزین آنیوالی نسلون کیواسطے عبرت اور نصیحت پذیریون کا سرمایہ ہوتی ہن مگر عادل اور رعایا پرور فرمانروا کریم النفس عمال ملک خدا کی موثمند بندی حق شناس نفوس اور ظالم و جابر ستمگر جفا پیشہ مغرور و خود پسند سفاک شقی اور سعید دنیا مین اپنی اپنی افعال و کردار خیالات اور اعمال کی حسنتون سی یا کئی حاتی ہن ظالمون پر ابدی لعنت کا سایہ رہتا ہی اور نیکون پر خدا کی رحمتونکا ظل کرم

ظالم بمرد و قاعدهٔ زشت او بماند عادل برفت و نام نکو یادگار کرد

ایک انسان وہ ہوتے ہن جو اپنی دولت امارت شوکت حشمت اور حکومت کی زعم باطل مین اپنی فرائض انسانیہ کو بھلاکر لوگون کو مطلق حقوق سی بھی محروم کرنے کی ابلہانہ کوششون مین اپنی آزادیون کی بقا سمجھنے لگتے ہن، طرح طرح کی ظالمانہ حرکات اور تدابیر سے خلق خدا کو ستاتی اور خوش ہوتی ہن لیکن اعمال و خیالات کی اہنین شورشون مین خدائی پاک بعض ایسی نفوس قدسیہ پیدا کر دیتا ہی جو نوع انسان کی باہمی ارتباط

Marfat.com

اور رشتۂ اتحاد و محبت کو مضبوط کراتے ہین اونہین اوس قادر مطلق کی قوت جلال کے ازکار اعتدال پر لاتی اور اللہ کے
اوس نظام و آئین کا واقف بناتی ہین جسکی پیروی علم و عقل کی رو سے انسان پر واجب اور لائق تسلیم و
عمل ہی اور انسان اوس کی پابندیون سی دنیا مین سرور و آزاد اور شاد و آباد ہوکر جیتا ہی
ان حق شناس نفوس اور خدا ترس ان نون کو رفیار مرکبو یا مصلح لیڈر مانون یا پیشرو اونہین اوتار مجسو
یا مرسل اور مذاہب کی اصطلاح قدیم کی مطابق نبی مانون یا پیغمبر لیکن وہ یقیناً واجب الاحترام ہوتے
ہین اور اون کی مدارج علم و فضل اخلاق و عمل کا اندازہ اون کی اقوال و اعمال سی بخوبی ہوسکتا ہی زمانہ کی
اقتصادی علمی تمدنی اور معاشرتی حالتون مین بہ تقاضائی وقت علی قدر افہام جزوی طور پر کچھ نہ کچھ تغیرات
ہوتی رہتی ہین ملکون اور قومون کی قدرتی تقسیم ارضی اب و ہوا کو اون کی جسمی ساخت رنگت اور خدبات
یا رواج و رسوم اور ضروریات مدنیت مین بہت کچھ دخل ہی لیکن فطری حقوق اور قدرت کی مطالبات و
انعام مین ان نون کو اوس خالق مطلق خداوند ذوالجلال نے حریت نفوس آزادی رائی اور مساوات
کی جس سطح مرتفع پر رکھا ہی اور اوسپر پہنچنے یا ٹہری رہنی کیواسطے جو نظام عمل اللہ نی قایم کیا ہی اوسمین کچھ
فرق نہین آنے پاتا اور یہ اللہ ہی کی باندہی ہوی پایدار خطوط ہین جنکی پامالیان ان نون کے حق مین خود
کشی کا حکم رکھتی ہین ذالک تقدیر العزیز العلیم ٥

بیاورید گر اینجا بود زبان دانے غریب شہر سخن ہا بگفتنی دارد

یہی لیل و نہار اوسوقت تہی جبکہ قوم نی اسرائیل کی غریب مان کا ایک بلند بخت اولوالعزم اور سعادتمند بیٹا
جناب موسیٰ علیہ السلام بحکم خدا فرزند طور سی ظالمون اور مظلومون دونون کیواسطے خدائی ذوالجلال کا ایک عہدنامہ
توریت مقدس لیکر آتا ہی فرمان روای مصر کی جابرانہ حکومت نے بنی اسرائیل کی تمام آزادیان حریتین اور شادکامیان
یامال و فنا کر رکہی تہین تمام ذلیل خدمتین بنی اسرائیل سی لیجاتین اون کی نسلون کی بچون مین سی لڑکیون کو بچایا جاتا
مگر لڑکون کو ماؤن کی گودون سی چھین جھپٹ کر اون کی انکھون کی سامنے فرعونی لشکر کے بہادر قتل کر دیتے
مائین روتین سر پیٹتین چلاتین مگر فرعون کا دماغ کبر و غرور کی گندی ہوا اون سی اسقدر مختل اور بی حس ہو رہا تہا
کہ کوئی دردانگیز صدا اوسکی عالم خیالات مین حرکت پیدا نہ کرسکتی بلکہ اوسکے کانون تک ہی نہ پہنچتی مگر اللہ اپنی
بندون کی حال سی بے خبر نہین ہوتا اور اوسکی کام بڑی پایداریون اور حکمتون سی انجام پاتی ہین خدائی قوم کی
ذلت کا غیر معمولی احساس اور اپنی ضابطون کی سناخت کا فہم سلیم اوسی قوم کی ایک ایسے فرد کو عطا کیا جسنے
اوسی عابر مغرور اور شقی القلب حکمران فرعون کی ایوانون مین پرورش پائی الہی خیا نچہ جب وہ سن رشد
کو پہنچا تو آئین الہی کی پامالیون اور لکھو کھان نی نفوس کی محبوریون کو دیکھکر تھرا گیا منجانب اللہ اس
ذلت کی تحقیقون کی سلیمانی کی تدابیر پر غور کرتا بلندی اور تنہائی کی مقام پر سکون تلب کیا تہا بھکیر سوچنی
کی ٹہانی وہان اوسپر خدائی اپنا خاص فیض علم و سونش نازل کیا اور اوسی سے ہم کلام ہوا دانش کے
در وازی اوسپر کھولے گئی اور توریت مقدس اللہ نے اونہین ہدایات صادقہ کا مجموعہ بنایا جسکی پیروی

Marfat.com

یی ان ن حاکم ہو یا محکوم آقا ہو یا بندہ اور امیر ہو یا غریب اپنی نفس ناطقہ کی اصلی ترافتون حریتون اور تحی آزادیون سے
واقف ہوتا ہی اور اسکی وقوف و شعور کیلیے خدای ذوالجلال کی توحید اور اوسکے جلال ربوبیت کی عظمت
بنیادی اصول ہی چنانچہ وہ سرگزیدہ اور سلیم الفہم انسان توریت لیکر آیا اور قوم کو ایک ہوشیار دستکار سامری
کی فتنہ گوسالہ پرستی مین متبلا دیکہکر یٰقوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل کا وعظ
کر رہا تھا قوم کی خوش عقیدہ مرد اور بہت سی بوڑہی جوان عورتین گوسالہ سامری کی گرد طواف کرتین ناچتی
اور گاتی ہتین جبہین دیکہکر اون کی حماقتون اور دنائیت پسندیون سی وہ کڑہا
اسی صبح و شام کی مناظر اوسوقت تہی جبکہ علم و عقل اخلاق و عمل اور تمدن و فنون کی ساری برکتین پاجانے کی بعد
گمراہ شدہ بنی اسرائیل مین ایک باعصمت و تریہف خاتون "بی بی مریم" کا فرزند دلبند مقدس مسیح علیہ السلام
یہودیون کو راہ راست پر لانی کیلیے کہڑی ہوئی لیکن مغرور حشمت اور سفاک و جاہل یہودی عمال ملک نے
انہین جرم بغاوت کا مجرم قرار دیکر صدہا تکالیف مین ڈالا اور صلیب پر بہی لٹکایا اگرچہ وہ ایک رزالی تہا
دنیا کسقدر جاہل اور دنائیت پسند ہی کہ اکثر حق ہی کو جہٹلاتی اور باطل کو عزیز سمجہتی ہی
مگر ہی رات اور دن با سحر و شام اوسوقت بہی ہی جبکہ دنیا کا آخری رسول نوع انسان کا زبردست
حامی فطرت و قدرت کے آئین کا مکمل راز دار مکہ کی نجیب النسب خاندان بنی ہاشم کا چشم و چراغ خدا ترس
مان کا حق شناس در یتیم اور انبای جنس و نوع کا سچا خیر اندیش کائنات کی وسیع اور ربانی دار العلوم
کا گریٹ ٹیچر" لارڈ محمد" علیہ التحیات والسلام غار حرا سی نکلکر کوہ صفا کی چوٹیون پر چڑہا" اللہ کے
جلال ہی ڈرا قوم کی متبذل غلامی اور سفاہت کو دیکہکر اغراض فطرت کی احساس حق سی تھرآیا ملک کے لوگون
کی بسر کانہ اور جاہلانہ زندگی کی انجام اور اوسکے خوفناک عقلی عملی علمی اور تمدنی انجماد کو دیکہکر کانپا اور
قوم کو للکار کر پکارا یا یہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم
تتقون ° ای لوگو اوس خدا کی اطاعت کرو جسنے تمکو اور تمہاری اسلاف کو پیدا کیا تاکہ تم سمجہدار بنون
خدا کا یہ صادق امین توحید قوم کو علی الاعلان ہدایت کرتا ہی کہ ای قوم تو نے گہر گہر مین اپنی اسلاف یا متشابہ
جسقدر بت بنا رکہی ہین اور حصول برکت و سعادت کیواسطے اون کی پرستش مین سرنگون ہوتی ہی ان مین سی تو ایک بہی اس
قابل نہین کہ تو اونہین جہکی اور اپنی شریف فطرت یا نفس ناطقہ کی ازلی آزادیون کی خلاف پابند و ہم ہوکر تباہ
و برباد ہوتی رہی اپنی قوم کی علاوہ وہ شہر اور قریب و جوار کی ستارہ پرستون پر نظر ڈالتا ہی تو اونہین سمجہتا ہی
کہ ای عزیزان نوع یہ ستارہی اور احرام فلکیہ نہ ہمین سعادت بخش سکتے ہین نہ شقاوت نہ ہمین نفع پہنچا سکتی
ہین نہ نقصان آو اوس بہتی برتر حی القیوم خدائی ذوالجلال کیطرف جہکتے جسنے اپنی کاملہ قدرتون سے
تمام کائنات اور کائنات کا ساز و سامان بنایا ہی فتبارک اللہ احسن الخالقین
اوس بزرگ اور خلق خدا کو توہمات سی آزاد کرنے والی معتبر حقائق علمیہ نے یہودیون اور عیسائیون پر نگاہ ڈالی

Marfat.com

تولوں کی البہانہ عقیدتمندیان مردم پرستیان اور رہبان و احبار کی غافلانہ علامیان دیکھکر غریب و مسیح کی
انسانی حالتوں اور مقدس حضرات قوم کی طلسم آفرینیوں سی روشن خبردار کیا اور سنایا کہ تمام انبیاء علیہم السلام
واجب الاحترام (انسان) تہی خدا یا خدا کی شریک الوہیت نہ تہی وہ زمین پر چلتے تھے پھرتے تھی کھاتی پیتے
سوتی اور جاگتی تھے خود مقدس مسیح و مریم انسانوں کیطرح کڑی تپتے بھوک پیاس محسوس کرتی اور کھانا کھاتی تھے
تمنے اونکو نہایت فوق الفطرت ہستیان سمجھکر خود کو انسانی شرافتوں اور فطری سعادتوں سی محروم کیون بنالیا ہی

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيقَةٌ
كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ پ ۶ ع ۱۴

لوگو! مریم کی بیٹی مسیح ۴ تو صرف ایک رسول تہی اور بس اونسی پہلی بہی اللہ کی بہتیری رسول ہوچکی ہین اور اونکی والدہ
مریم خدا کی ایک سچی بندی تہین اور لوگونکیطرح یہ دونون مان بہی کھانا کھاتی تھی (اے پیغمبر) دیکھو ہم اپنی
باتون کو کسقدر صاف طور پر بیان کرتے ہین پہر بہی دیکھو (ان اللہ کہنی والی کدہر بہکے بہکے چلے جارہی ہین)

خدا کی سوا کوئی ان ن خواہ کتنا ہی بزرگ کیون نہ ہو اوسی انسانی فطرت کی خلاف اور کا اور فرشتہ اوتار یا خدائی کرہائی
اور الوہی شانون کا ساجھی دار اور شریک مان لینی اور سمجھنی سی انسانی نوعیس فطرت شریف کی سعادت آفرین آزادیون
اور اپنی انسانی صفات علم و عقل کو قایم نہین رکہہ سکتے اور اسی وجہ سی دین برحق اسلام نی ان نون کی دماغون اور دلون
مین اس مذلت انگیز احساس کا ذرہ بہر لگاؤ بہی باقی رہنا پسند نہین فرمایا کہ مبادا لوگ پہر اسی قسم کی عقیدتمندیون سی
اپنی شریفانہ عقلی علمی عملی اخلاقی اور تمدنی قوتون کو بہلاکر محض روحانیت ہی روحانیت کی پرستش نہ کرنی لگین کیونکہ
ایسا کرنے سی اونکی مدرکات اور علمی عقلی جذبات مین پہر انحطاط پیدا ہوجائیگا اور وہ اپنی حریت و مساوات کی معارف درجہ
سی گر کر لایعقل و مجذوب ہوجائینگی چنانچہ ایسا ہی ہوا خود مسلمان جنہین ایسی روشن ہدایات کا یہ متبرک مجموعہ
قرآن پاک دیا گیا تھا وہ یہودیون اور عیسائیون سی بہی چار ہاتھ آگی بہاند گئے ہمین بیان قوم کی اون حضرات
پر سخت حیرت ہو رہی ہی جو اوس ہادی پاک انسان ملکی رسول محترم روحی فداہ کی عزتین اور اپنی شرافتین
اوسی احمدی میم نبانی اور کنہی مین خیال کرتے ہین ای عزیزان قوم خدا کی پاک کلام کو سمجھو تاکہ تمہین عقل آئی

ما المسيح ابن مريم الا رسول کی عام آموز ہدایت صرف عیسائیون ہی کیواسطے نہین بلکہ دنیا بہر کے
اون تمام لوگون کیلئے ہی جو افراط تفریط مین پڑکے اللہ کی قایم کردہ حدود کو توڑ رہی ہین کانش ہم مسلمان
بہی اپنی عقاید باطلہ اور خیالات عجیبہ کو شٹولین اور حریت نفوس کی اسلامی سعادت سی بہرہ یاب ہون، چنانچہ آیات
بالا کی بعد بہیر حسب ذیل ارشاد ہوتا ہی

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝
قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا
مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ پ ۶ ع ۱۵

اے پیغمبر ان لوگون سی کہو کہ تم اللہ کی سوا ایسی چیزون اور بندون کی پرستش کیون کرتے ہو جنکی اختیار مین تمہارا

Marfat.com

نفع اور نقصان کچھ بھی نہیں اختیارات تو در کنار اونہیں تمہاری سود و ضرر کی اندرونی خبر تک بھی نہیں یہ شان تو اللہ ہی کی ہی یعنے "ھو السمیع العلیم" وہی سبکی سنتا اور سب کے ظاہر و باطن کا جاننے والا ہی

اے سمجھدار اہل کتاب یہودیوں اور عیسائیوں سے کہو کہ اپنی دین میں خلاف فطرت ناحق (اپنی ہی خیالوں سے) زیادتی نہ کرو اور نہ اون لوگوں کی مفروضات پر چلو جو تم سے پہلے (اسی قسم کی خوش خیالیوں سے) گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتیری دوسروں کو بھی گمراہ کر گئے اور سیدھی راستہ کو چھوڑ دیا (یعنے انسانوں کو خدا بنا کر اللہ کو بھول گئے)

ان آیات کے بعد خدائے ذوالجلال کی ہدایت حریت نفوس اور مساوات باہمی کی لئے ان الفاظ میں ہوتی ہے

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود و عیسی ابن مریم ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون ٥ کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ ط لبئس ما کانوا یفعلون ٥ پ ٦ ع ٥

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اپنی فطرت کو جھٹلایا نظام الٰہی کی ضابطوں کو توڑا افراط تفریط میں جا پڑے اون پر داود اور عیسی ابن مریم کی بد دعا کا وبال لعنت پڑا اور یہ پھٹکار اون پر اس لیے پڑی کہ حد اعتدال سے بڑھتے اور احکام الٰہی کی خلاف ورزیاں کرتے تھے اور جس بے جا حرکت یا کام کو کرتے اوس سے (پشیمان ہو کر) باز نہ آتے البتہ بہت ہی بری افعال حماقت تھی جو یہ لوگ کیا کرتے تھے

ان تمام ارشادات الٰہیہ پر نگاہ غور ڈالکر جب گفتگو سنتے و لکھتے جائیں تو مسلمانوں کی موجودہ پرتشانیوں تباہیوں اور شوریدہ مزاجیوں کی علاج کیواسطے بہت کچھ سننے کہنے سوا ملتا ہی کیا مسلمانوں نے خدا کی صاف و صریح احکام عالیہ کی خلاف ورزیاں نہیں کی ہیں؟ کیا مسلمانوں کی یہ حالت نہیں کہ وہ رات دن میں صدہا علمی عقلی اور اعتقادی غلطیاں کرتے ہیں اور اونسے متاسف و نادم ہونیکی عوض بے نیاز شکر انکی کیسی غلطی گناہ اور جرم کو سمجھنا ہی نہیں چاہتی؟ کیا صرف اسلیئے کہ وہ مسلمان ہیں؟ یا یہ کہ اون کے ٹہرائے ہوئے مددگاروں میں اون کی گناہوں کو خواہ وہ کیسی قسم کی ہی ہوں) الٰہی بخشوا لینے کی طاقت انبیائے عظام سے بھی بڑھکر ہے؟

مانگو تیم بد و میل بہ ناحق نہ کنیم — حامہ غیر سیاہ دلق خود ارزق نہ کنیم
آسمان کشتی ارباب ہنر میشکند — تکیہ آن بہ کہ بر این بحر معلق نہ کنیم

.. حافظ "

بیشک دنیا میں جب کبھی انسانی فطرت کی شاندار مقتضیات علم و عقل کو بھلا کر غلط خیالات کی پیروی کی جائے اور خواہ تقدس کی رنگ میں خواہ تمدن و سیاست کی پردی میں خواہ مادیت کی رنگینی اور خواہ روحانیات کی آویزش سے انسانی نفوس پر قبضہ کرنے کی ناجائز اور غلط کوششیں کی جائیں تو شان مساوات نظام نفوس اور طبائع و قلوب کی فطری آزادیوں میں سخت درہمی بدنظمی اور تزلزل پیدا ہو جاتا ہی اور یہی تزلزل بیرونی جبر اور نفوس انسانیہ کی اندرونی حریتوں کی تصادمات سے آخر کروڑوں انسانوں کو صحیح اور ٹھیک سمت الراس سے بھٹکا کر پریشان و منتشر کر دیتا ہی جس سے نظام الٰہی کی پایداریاں اور انسانی غلط کاریاں زیادہ وضاحت کیساتھ نمایاں ہونے لگتی ہیں اور خدا کی غیر محسوس ہاتھ جب تک باطل کا استیصال نہیں کر دیتی ان زلازل نفوس اور تذبذب قلوب میں سکون و امن پیدا نہیں ہوتا

Marfat.com

الغرض یہی ایک بڑی بھاری وجہ تھی کہ انسانی فطرت و نفوس کے اوس بلیغ النظر نقاد منجی اعظم رسول محتشم کی آجسے تیرہ سو کئی سال پہلی کائنات کی تمام مخلوقات اور موجودات ارضی و سماوی کی تمام حالتوں پر نظر ڈالکر انسان کیواسطے صرف خدا ہی کی ذات واحد کو لائق ستائش و پرستش اور مستحق اطاعت و عبودیت جانا اور منجانب اللہ اصول توحید کی بڑی سختی اور شدت سے برجائز اور ممکن کوشش کو استیصال شرک و ضلالت کیلئے کام میں لیکر اشاعت کی تاکہ اشرف المخلوق انسان خدا کا نایب انسان اور خلیفۃ الارض انسان شان مساوات و حریت کیساتھ اون تمام فرائض فطرت کو انجام دیسکے جو علمی عقلی عملی ادراکی اخلاقی اقتصادی روحانی اور تمدنی مقاصد کی صورت میں اسکی نفس ناطقہ کی دامن کمال و فضل میں باندھی گئی تھیں

ظہور اسلام یا عہد رسالت مصطفوی کی وقت مقدس بابای روم اور کلسای قدیم کی تمام جان نثاران مسیح و مریم تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ کی سعادت آفرین اور علم آموز آواز کو سنکر اپنی مسندون اور خانقاہون ہیکلون سے اچھلتے ہوئے عقیدہ ابنیت کی خیال باطل میں ہواسی لڑتے تھے اور اوسوقت سے تا اینزم محض تعصب پروری اور کوتہ فہمی کی باعث توحید مطلق کو تثلیث مروج کی مقابلہ میں سراسر ہیں اور لا نشرک بہ شیئا و لا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ کا حریت بخش آوازہ حق تو انہیں اب تک گویا ملائی مبرم نظر آتا ہی لیکن افسوس ان بھلی چنگے لوگون نے اہ بات پر مطلق خیال نہ کیا کہ اوس منصف فطرت اور مبشر خلق رسول عرب روحی فداہ کا نصب العین کتنا سچا بلند پاکیزہ بے لاگ اور صاف ہے مگر کیا یہ لوگ جو اب تک لوقا اور مرقس کی ملفوظات کو بغل میں دبائی پھرتی ہیں اور خود اون کی قوم جو انجیل موجودہ کی دور از عقل و کار تعلیمات سے بدظن ہوکر اطمینان نفوس کی راہیں ڈھونڈھ رہی ہی اس بات کو نہیں سمجھتی کہ ہماری قوم آج جس علمی دخیرون اور عقلی کرامتون کی وارث بنی ہوئی ہی یہ سب ظل اسلام اور اوس بانی اسلام علیہ السلام کی ہدایات مالا کلام کا فیض قرب ہے جو عرب سے یورپ میں پہنچا

دل من بدور رویش ز چمن فراغ دارد — کہ چو سرو پای بند است و چو لالہ داغ دارد
سر ما فرو نیاید بگمان تنگ چشمان — کہ درون گوشہ گیران ز جہان فراغ دارد

اگر یہ سچ ہی کہ حریت نفوس آزادی اور مساوات کی بغیر کوئی ملک اور کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی تو یہ بات بھی علماً عقلاً اور عملاً ادراکاً مان لینے کے لایق اور یقین و ایمان کی قابل ہی کہ جب تک انسان کا کائنات میں تمام آسمانی زمینی مخلوقات انسانون اور قدرتی کرشمون کی ستائشون کی خیالات سے منکر اللہ ہی کی ذات پاک سے پیوستہ نہ ہو اور اوسکی توحید کو علماً عملاً اخلاقاً ثابت نہ کرے نہ وہ مسلمان کہلا سکتا ہی اور نہ وہ اپنی ترقی فطرت اور نفس ناطقہ کی حریت کی حقوق کو معلوم کر سکتا ہی کاش مسلمان اسلام کو سمجھیں تو خدا کا دین برحق رسوائیون اور ناکامیون سے نکلے اگرچہ سمجھنے والی نکتہ رس اوسے خوب سمجھ رہی ہیں

دنیا کی اکثر قومیں خود ہندوستان ہی میں کروڑون نفوس ابھی تک اسلام کو نگاہ استعجاب و ندرت سے

بقول ڈاکٹر ڈریپر عیسائیت تین قسمون کی ہی یعنے ایک اسرائیلی عیسائیت ہی دوسری ایرانی اور تیسری افلاطونی عیسائیت ہی مسیح علیہ السلام اپنی ایام ظہور کی خاص اہمیتون کے اعتبار سے گویا بنی اسرائیل کی ہدایت کیلئے آئے تھے اسی لئے مسیح کا روئے سخن یہودیون کیطرف رہا اور مسیح کے مقصد تعلیم کیلئے یہودی لوگ ہی مخاطب اور شاگرد تھے قرآن پاک سے بھی اسکی تائید ہوتی ہی کہ رسولاً الی بنی اسرائیل یہودی جو توریت کی حضوصتون سے کلیتہً بے خبر نہ ہوگئے تھے کیونکہ ایسے مسیح کی انتظار میں نہ تھے جو فوق الفطرت انسان ہوتا مسیح کی حواری اصحاب کو اپنا اوستاد شفیق ہم وطن اور دوست سمجھتے تھے اور مسیح کا یہ چند حواری اور تدریج عقل اور قدوقامت کا قاعدہ قدرت کیطرح مطابق بڑھنا اونہیں اچھی طرح معلوم تھا اور صلیب پر جسمانی اور روحانی تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے وہ دیکھ چکے تھے اور علاوہ ازیں مسیح کا بہ تقاضائے فطرت مصلوب ہوتے وقت شدت درد کی سبب "ایلی ایلی لما سبقتنی" کہنا بھی وہ سن چکے تھے کہ ایخداوند واحد بھی تو ہمیں کیون چھوڑ دیا.....!!! لیکن اوس عیسائیت کا دور بہت جلد ختم ہو گیا اور اب یورپ کے پاس گویا افلاطونی عیسائیت ہی خدا جانے ڈاکٹر ڈریپر کا یہ خیال کہان تک صحیح ہی جبکہ یہودی خود عزیر کو ابن اللہ کہتے تھے

Marfat.com

دیکھتی ہیں اور مسلمانوں کی علمی عقلی اور اخلاقی زوال کو اسلام کے سر دھرتی ہیں حالانکہ یہ بات علم و عقل کی رو سے بے
لغو مہمل۔ غلط اور سراسر بہتان و کذب ہی اوراقِ تاریخ پر نظر اسلام سے پہلے یورپ نہیں نہیں بلکہ تمام
اقوام کی حالات موجود ہیں ایک ہوشمند آنہیں دیکھ کر اسلام اور موجودہ اہل اسلام کی عروج و زوال کے
اصلی راز کو معلوم کر سکتا ہی دور کیوں جائیں ہمیں دیکھ لو امریکہ کی حریت فرانس کی آزادی
جاپانیوں کی باہمی مساوات اور چین کا تازہ انقلاب جمہوریت یہ سب کچھ کیا ہی کیا یہ حریت نفوس
اور مساوات عیسائیت یا بدھ ازم کی تعلیم کا فیض ہی ہرگز نہیں بلکہ خود ان کی فطرت کا تقاضا ہی
جسکی تکمیل اغراض کیلئے نوع انسان کی سچی خیر اندیش اور فطری آزادیوں کی ربانی محافظ پیغمبر عربی
تائید الٰہی سے اسلامی تعلیمات کیصورت میں توحید حق کو زندہ کیا اور دنیا بھر کے جٹا دھاریوں جوگیوں
کاہنوں راہبوں احباروں اور ابلہ فریبوں کو اسوقت بھی للکار کر ستا رہا ہی

یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو
کرہ الکفرون ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ
علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۰ پ ۱۱ ع

(نادان لوگ) چاہتی ہیں کہ خدا کی نور اسلام کو منہ سے پھونکیں مار کر بجھا دیں اور خدا کو یہ منظور ہی کہ وہ ہر طرح
اپنی نور کی روشنی کو پورا کر کے رہی اگرچہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے لوگو! اللہ وہی ذات پاک ہی جسنے اپنی
ایک رسول محمد کتاب ہدایت (قرآن) اور دین حق دیکر دنیا میں بھیجا تاکہ اوسی تمام دینوں پر غلبہ ہو خواہ مشرکوں
اور جاہلوں کو برا ہی کیوں نہ لگے صدقت یارسول اللہ بفروغ چہرہ زلفت ہمہ شب زندہ دل چہ دلاور است دزدی کہ بکف حرارغ دارد

ہم اہل ہندوستان کی یہ ایک خوش نصیبی ہی کہ تاج برطانیہ کی زیر اثر ہوئی اور حریت نفوس آزادی رائی کی معمار کردہ دولت نے
یہاں بھی رحمت باریاں شروع کیں لیکن اس امر کا افسوس ہی کہ بعض ناعاقبت بین عمال مملکت نے فرمان روایان
گریٹ برٹین کی اصول حریت کی خلاف شخصیت پرستی کا رواج شروع کر دیا شاہ ہند یا راجہ پرست ہندوستانیوں
کیلئے بھی موہن بھوگ اون کی مونہوں سے لگا ہوا ہی چنانچہ مساوات کا رنگ پھیکا ہوتی موتی معدوم ہوئی لگا تاہم
برٹش حکومت ہم سبکے لئے ایک اوستاد محسن اور خدا کی رحمت کا درجہ رکھتی ہی اور جب تک یہاں یہ
لوگ خدا کی و دلعیتوں قدرت کی دولتوں اور علم و عقل اتفاق و محبت کی برکتوں سے فائدہ اوٹھائیں
کی یورپی یورپی اہل نہ ہوں گورنمنٹ کی مہربانیوں اور رعایتوں کا مشکور ہونا اور اوسی غنیمت سمجھنا چاہئے
ہم کتاب کو پولیٹکل تحریر نہیں بنانا چاہتی لیکن حریت نفوس اور مساوات کی وہ بابرکت تعلیم جو مقدس اسلام اور
خدا کی پاک کلام قرآن مجید نے ظلمت و ضلالت کی اندھیروں میں دنیا بھر کی رہنمائی پیش کی ہی اوسی ایک مسلمان
کیونکر بھلا سکتا ہی اور چونکہ آزادی نفوس انسانی فطرت کا ایک قدرتی استحقاق ہی اسلئے وہ دنیا میں حاکم و محکوم
خادم و مخدوم سبکے لئے واجب الاحترام نعمت ہی دانا یا دلبر رہنا اور علم و عقل کی خلاف چلنا اونہیں قوموں کا
خاصہ ہو سکتا ہی جو اصنام و عناصر اور انسانوں کی فرض کردہ الوہیتوں کی عادی ہوں مگر اصل تو یہی ہی

Marfat.com

جہلین جو آب کو آتش کو اپنا کام ہین سو اخدا کی کسیکا بشر غلام ہین

مسلمانون پر خواہ مجازاً خواہ حریت پسند انگلستان حکومت کری اور خواہ فرانس و روس کی زیر اثر زندگی گذارین یہ بات اُونہین شاق ہین گذر سکتی مگر حقیقتاً وہ اسلام کی سچی تعلیمات کی مطابق اوسی ہستی سرتر کی فرمان بردار اور مطیع و منقاد رہنا چاہتی ہین جسکے قبضۂ اقتدار مین کل کائنات اور کائنات کی تمام چھوٹی بڑی چیزین ہین اور اُون کی یہ خواہش فطرت کی اوسی مماثلت اور مساوات کا تقاضا ہی جسنے تمام قوموں مین لبرل خیالات کی عنصر کو غالب اور ان کی غلامیون کی گران بار دنائت کو مغلوب کر دیا ہی مسلمان اس ارشاد حق کو کیونکر بھول سکتے ہین جو حریت آفرینون کی صدہا اندازون کیساتھ اُونہین قرآن پاک مین بار بار سنایا گیا ہی

ومنهم من اغرقنا ط وما كان الله ليظلمهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون ٥

اور ای پیغمبر وہ تمام لوگ اور قومین جو تمسے پہلی دُونین تباہ و برباد ہوگئین یہ تمام وبال اُون پر اپنی ہی جانون حقوق فطرت کی ناشناسیون اور دنائت پسندیون کی باعث آفرینی خداوند ظالم نہین وہ لوگ خود ہی اپنی ترک و بطلان کی سبب اپنی جانون اور اپنی نفسون پر ظلم کرتے تھے

اس ارشاد حق کی بعد خدای ذوالجلال بہ تفصیل مزید آیات ذیل کو مسلمانون بلکہ کل انسانون تک پہنچاتا ہی عقلمند سُنین اور سمجھین

مثل الذين اتخذوا من دون الله اولياء كمثل العنكبوت اتخذت بيتا ط وان اوهن البيوت لبيت العنكبوت لو كانوا يعلمون ٥ ان الله يعلم ما يدعون من دونه من شيء ط وهو العزيز الحكيم ٥ پ ۲۱ ع ۱۶

جن لوگون نی اللہ کی سوا دوسرون کو اپنا کارساز اور مسجود بنایا اُون کی مثال مکڑی کی سی ہی کہ اپنی نوعم مین وہ بھی اپنا ایک گھر بناتی ہی اور کچھ شک نہین کہ گھرون مین بودی سی بودا تباہ ہوجانیوالا گھر مکڑی کا گھر ہے ایکاش لوگ اتنی سی بات سمجھ لیتے (مگر) گمراہ اور باطل پسند لوگ اللہ کی سوا جن جن چیزون کو پکارتی اور اپنا ولی سمجھتی ہین کچھ شک کہ خدا اون سبکے حقیقت حال سی آگاہ ہی اور وہی زبردست حکمت والا ہے

اسکے اگی پھر نفوس انسانیہ کی بیداریون اور اُون کی کامل حق شناسانہ آزادیون کیواسطے ارشاد ہوتا ہی

وتلك الامثال نضربها للناس ط وما يعقلها الا العالمون ٥

خلق الله السموات والارض بالحق ط ان في ذالك لاية للمؤمنين ٥

اور ای پیغمبر، ہم یہ چند مثالین لوگون کی سمجھنی کیواسطے بیان فرماتی ہین اور اصل یہی کہ انہین سمجھدار اور معاملات کو جاننی والی ہی سمجھ سکتے ہین لوگو! خدا نی آسمان و زمین کو نہایت کلی نظام و انتظام کیساتھ کسی غرض و مصلحت سی بنایا ہی ایمان لانی والون اور سمجھدارون کیواسطے دنیا ہی مین قدرت حق کی بڑی نشانیان موجود ہین

مسلمان اللہ کی فرمان بردار اور احکم الحاکمین خدای کائنات کی بندی اور غلام ہین اور یہی غلامی تمام قسم کی غلامیون سی بہتر اور اشرف المخلوقات انسان کی شایان شان ہی جو شخص اللہ کا فرمان بردار بنا وہی بہتر فرمان بردار اور اعتماد کی لایق ہی بیشک مسلمانون کیساتھ اس گئی گذری حالت مین بھی کہ وہ قرآن پاک سی بہت کچھ بی خبر اور غافل ہوگئی ہین اگر کوئی

Marfat.com

شخص جس سلوک کرے تو وہ ناسپاسی اور بدحسنی کرتے اور اگر بخلوص دل دوست بنایا جائے تو وہ اپنی جانین
نثار کرنیکو تیار ہو جاتے ہین اور بہتر خادم و وفادار دوست ثابت ہوتے ہین اور اگر اُون کے دینی مطالبات کی
قدر اور اُون کی حقوق فطرت اور جذبات کا لحاظ و خیال رکھا جائے تو وہ ایسا کرنیوالی کے قدمون پر سر تک بھی
رکھ دیتے ہین حالانکہ یہ حرکت خود اُون کی اصول دین اور حریت آموز تعلیم اسلام کی خلاف ہے یورپ کو یہ حالات
اچھی طرح یاد ہین بیان کرنیکی چنداں ضرورت نہین اب بھی کروڑون مسلمان جس انکسار اور شریفانہ جذبات
کیساتھ علم صلیب کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہین فسادات و مفاسد سے بچتے ہین اور جب تک اُونمین دق نہ کیا جائے
وہ صبر و تحمل کیساتھ گذارہ کرتے ہین یہ ساری صفات اُون مین اوسی پاک کتاب قرآن کی برکت سے موجود
ہین جسنے حریت نفوس اور مساوات کی تمام اسرار بیان کرنیکی ساتھ محاسن اخلاق و عمل کی تعلیم بھی پوری طرح
جا بجا ان الفاظ مین دی ہے ان اللہ مع الصابرین ۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

یورپ کے مقدس حاملین صلیب جو آئے دن اسلام اور اہل اسلام کی خلاف اپنی قوموں کی برچھی سوئی آہنی قوتین دیکھ دیکھ
کر افراد ملت کو بھڑکاتے اور اکساتے رہتے ہین اور مسلمانون کا دوبدو شکھڑی سونا یا زمین پر چلنا اونہین گران
گذرتا رہتا ہے اونہین چاہیے کہ اسلام کی خلاف آوازین بلند کرنے سے پہلے اپنی مملکتون کی تمام دارالشورای مسمار
کردین بڑے افراد کی ہر ایک منہ پر قفل لگادین تمام برقی اور دخانی کارخانون کو منہدم کردین تمام
ریلون اور اُون کی سٹیشنون کو روبخاک کردین وزرای حربیہ اور محکمہ جنگ کے تمام کارکنون کی منسوخی کا حکم
دیدین میگزینون توپون اور تفنگ و تیر کے بنانیوالون کیلیے کفر کا فتوای صادر کرین علی ہذا تمام تمدنی
عجائبات کی ظاہر کرنیوالون کو کافر و بیدین قرار دین جیسا کہ وہ کبھی ظہور اسلام سے پہلی سنہ عیسوی کی ابتدائی
صدیون مین کیا کرتے تھے اور جب اُون کی حالت تعلیم انجیل کے مطابق ہو جاے تو اسلام کی خلاف گرجون
مین مل مل کر صدائین بلند کرین کیونکہ اسوقت جو کچھ یورپ کے پاس ہے وہ سب قرآن ہی کی حریت نفوس کے
فیض علم و عقل کا پیدا کردہ ہے جیسے بدقسمتی سے مسلمان بھول بھالکر فارغ ہو گئے

ہوئی جو بیت الصنم کی شہید ہلاک ہونیکی کیا جرأت ۔۔۔ نہ جانتے تھے کہ خون ہمارا رنگا ہوا کا رنگ ہو کر

(امیر مینائی)

مسلمانون اسلام کی عطا کردہ فطری آزادیون کو سمجھو اور پھر ان احکام ذیل پر خیال کرو کہ خدای ذوالجلال نے
تمہاری فرائض انسانیہ کو علمی عقلی اخلاقی عملی روحانی اور تمدنی مساعی جمیلہ کیصورت مین کسقدر مہتم بالشان
رعستون پر رکھا ہے تاکہ تم دنیا مین کبھی اور کبھی بھی ذلت و جہالت کی زندگی نہ گذارو

اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک فیہ بامرہ ولتبتغوا من فضلہ و
لعلکم تشکرون ۔ وسخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا منہ
ان فی ذالک لایات لقوم یتفکرون ۝ پ ۲۵ ع ۱۸

لوگو اللہ وہ (خدای مہربان اور قادر ذوالجلال) ہے جسنے سمندر کو تمہاری لیئے ماندھ رکھا ہے تاکہ اوسکی حکم

Marfat.com

یی اوس مین (تمہاری) جہاز چلین اور تم اللہ کی فضل یعنے اپنی رزق و معاش کو بسبب تجارت تلاش کرو
اور (اس تلاش معاش کی ضرورت گویا اسلیئے ہی کہ تم اللہ کی (یتیر) مشکور بنون (کیونکہ بہوکی ننگی بیچین نہین
ہوسکتا) اور جو کچہ آسمانون مین ہی اور نیز جو کچہ زمین مین ہی اوسی خدا نی ان سب چیزون کو
تمہاری لیئی یکبر رکہا ہی تمہاری ہی خدمات مین لگا رکہا ہی بیشک ان تمام باتون مین سوچنے اور غور کرنیوالی
سمجہدارون کیواسطے اوسکی قدرتون کی بہتری نشانیان ہین (جن پر فکر کرنی سے ان کو عقل آتی ہی)
مسلمانون کیا تم نی غور نہین کیا؟ اور زمانہ کی زندہ قومون پر کبہی نظر نہین ڈالی؟ اسوقت تمام وہ قومین جنکا
نظم و نسق درست ہی تجارت صناعت فلاحت اور تمام بحری بری چیزون سی فایدہ اٹہاکر خوشحال زندگی
گذار رہی ہین اونکا یہ طرز عمل خدا کی فرمان مقدس کی مطابق ہی ای برادران ملت جو اتفاق و اتحاد ہم آہنگی
ہم قدمی ہم خیالی باہمی محبت اور یک جہتی اونمین پائی جاتی ہی یہ سب کچہ اسلام سی نہین تو کیا ہی؟

اسلام نی عرب کے قبائل مختلفہ کی نااتفاقیان اور صدیون کی شکر رنجیان کل مومن اخوۃ کی مبارک
اصول سی مٹائین اور یہی ہم آہنگی ہمقدمی اور یک جہتی زیادہ پایدار اور اوسی دائمی طور پر مربوط رکہنی کیلیے ترتیب نماز
قایم کی تاکہ خدائی واحد و بی ہمتا کی توحید اور اوسکی عظمت و شوکت کا خیال مسلمانون مین ہمیشہ باسلوب احسن
قایم رہی اور وہ اس باہمی ہمدردی اتفاق ہمخیالی ہمقدمی اور ہم آہنگی کو چہوڑکر پریشان نہ ہوجائین مگر افسوس
کہ ہم مسلمان ہر روز مسجدون مین پانچ بار ایک دوسری کی دوش بدوش کہڑی ہونیکی باوجود بہی اوس نظری
مساوات اور اسلام کی دی دولت حریت کو قایم نہ رکہہ سکے آہ ہم مین خاندانی فضلیتون اور ہمجومن دگری
سینت کی برائیون کا فاسد مواد پیدا ہوکر ہماری مساوات باہمی کو نیست و نابود کر گیا اور یہ ضرر رسان عرق
بی جا قوم مین بقول عالمگیر "سادات عظام ہمچو سزم بیت الحرام نہ قابل سوختن نفروختن" خلاف قرآن و اسلام
جاہل پیرزادون اور فضلی سیدون نی توحید کی شوکت اور رسول محترم کی سچی حریت آموزیون کو بہلادینی سے پیدا کرایا

دلکی پہپولی جل اٹہی سینہ کے داغ سی اس گہر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سی

ان حالتون کو دیکہہ کر کئی مرتبہ ہمین یہ خیال آیا کہ اگر خدانخواستہ اوس برّاق و رفرف کی نسل شروع ہوتی
جسے عام طور پر مسلمانون نی عجیب قسم کی شکل و صورت کیساتہ آن حضرت رسول محتشم روحی فداہ کی شب معراج
کیلیئے خاص کر رکہا ہی تو نہین معلوم کیتنے بر خود غلط اور جاہل مسلمان اوسکے بچہیرون کو گاؤ پرست مفلس
برہمنون کیطرح سیکہہ پر کپڑا ڈالی مسلمانون مین لئی بہرتی اور قوم کی زوال علم و ایمان کا ایک نیا طریقہ
جاری ہوجاتا مگر یہ خیر ہی ہوئی کہ اوس برّاق ہوش و بینش کی زیارت رسول برحق کی سوا کسیکو نصیب نہ ہوئی
بہرکیف مسلمان جب مسلمان تہی اور قرآن پاک کی ہوش افزا التعلیم کی فیض معنی سے دونہین پورا پورا بہرہ
حاصل تہا تو اون مین بہی بیباکی اور آزادی کا احترام کیا جاتا تہا قوم مین حق سننے اور حق کہنی والی پاک باطن

Marfat.com

احسان کی کثرت تھی عیوب اور نقائص کو چھپا دینے والی لوگ عزیز سمجھی جاتی تھے خوشامد چاپلوسی اور سخن پروری کرنیوالوں کو حقارت سے دیکھا جاتا صوفی اور ملّا قاضی اور مفتی ہاشمی اور قریشی مکی اور مدنی انصار اور مہاجرین سب ایک ہی رنگ اخوت میں رنگین اور خمار توحید میں مخمور تھے یہ وہ زمانہ تھا کہ ایک اونٹ چرانے والی غریب بڑھیا خلیفہ وقت کو سر دربار آکر سیدھیاں سناتی تھی ایک خادم اپنی مخدوم کے عیب کو ہنر سے ہرگز تعبیر نہ کرتا بلکہ عیب کو عیب ہی سمجھتا اور اوسے آگاہ کر دیتا یہ وہ مبارک وقت تھا کہ خلیفہ اوّل حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب باتفاق رائے قوم مسند خلافت کو مزین فرمایا اور حضار مجلس کے سامنے اپنی تقریر کر چکنے کے بعد امتحاناً یہ بھی کہا کہ مسلمانو اگر مجھ سے اگر کوئی قومی خطا یا گناہ ہوگا تو تم مجھ سے کیا سلوک کرو گے؟ جسے سنکر ایک نوجوان بدوی مجلس میں کھڑا ہوا اور تلوار کمر سے علم کر کے کہنے لگا کہ ہمیں خدا ہی کی قسم ہے جو تیرا ہمارا اور کل کائنات کا خالق ہے ہم تجھے تلوار ہی سیدھا کر دینگے یہ سنکر خلیفۃ المسلمین اوس فرد قوم کی حق پسندی اور حق گوئی کا مداح ہوتا ہے مگر یہ کچھ اسلام کی سچی تعلیم مساوات کا کرشمہ اور اوس رسول محترم کی صداقت آموزیوں کا معجزہ تھا افسوس وہ دن کدھر چلے گئے آج کسی ایسے شخص کو جسے چار آدمی ہی حاشیہ نشینی کیلئے ملگئے ہوں میں اپنی عیوب کو تسلیم کرنے اور اپنی خلاف ایک حرف سننے کی طاقت نہیں آہ ہماری اخلاق کسقدر کمزور اور عقلیں کتنی پست ہوگئی ہیں کہ ہم حق و باطل کا صحیح امتیاز کرنے سے بھی معذور ہیں لیکن جن دنوں میں "حریت نفوس" اور مساوات کا مبارک احساس زندہ تھا وہی دن مسلمانوں کی اسلامی شوکتوں علمی اور عقلی برکتوں اخلاقی اور عملی سعادتوں کے دن تھے مولانا حالی مدظلہ نے مسدس میں یہ چند بند اسلاف اسلام کی انہیں خوبیوں اور حق پسندیوں کی نسبت لکھی ہیں

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا — لگایا پتہ جسنے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا — کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کیئے جرح و تعدیل کے وضع قانون — نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسون
اسی دھن میں آسان کیا ہر سفر کو — اسی شوق میں طے کیا بحر و بر کو
سنا خازن علم دیں جس بشر کو — لیا اوس سے جا کر خبر اور اثر کو
پھر آپ اوسکو پرکھا کسوٹی پہ کسکر — دیا اور کو خود مزا اوسکا چکھ کر
کیا فاش راوی میں جو عیب پایا — منا قب کو جھانا مثالب کو تایا
مشایخ میں جو قبح نکلا جتایا — ائمہ میں جو داغ دیکھا — دکھایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا — نہ ملّا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا
رجال اور اسانید کی ہیں جو بہی دفتر — گواہ اون کی آزادگی کے ہیں یکسر

Marfat.com

نہ تھا اُون کا احسان یہ اک اہل دین پر — وہ تھے اِس مین ہر قوم و ملت کی رہبر
بُرائی مین جو آج فایق ہین سب سے — بتائین کہ بہتر نبی ہین وہ کب سے؟
فصاحت کے دفتر تھے سب گاؤ خوردہ — بلاغت کی رستے تھے سب نا سپردہ
اُودھر روم کی شمع انشا تھی مردہ — اِدھر آتش پارسی تھی فسردہ
یکایک جو برق آئی حجلی عرب کی — کھلی کی کھلی رہ گئی آنکھ سب کی

ناظرین یہان تک پڑہنے سے معلوم کر چکے ہونگے کہ قومون کی صدہا سالہ انجماد علم و عقل کے بعد اوس حریت نفوس اور مساوات کو جو یورپ اور تمام متمدن اقوام کی زندگی کی عقلی عملی اور تمدنی شعایر قایم ہوئی ہین محض دین برحق اسلام نے زندہ کیا گویا دنیا کو نئی زندگی بخشی اسلام نے عطا فرمائی یہ اور بات ہی کہ مسلمانون نے تعلیم اسلام کی سعادت آفرین خصوصیتون کو سنیگا منیگا کر کے اپنی اجتماعی اور انفرادی حیات کو پامال کر دیا لیکن اسلام کا مدار اگر قرآن پاک پر ہی اور بے شبہ قرآن پاک ہی پر ہی تو ایک مسلمان کلام الہی کی فیض بخشیون کو کیونکر بھلا سکتا ہی جو ظہور اسلام سے آج تک اقوام عالم مین مذہبی مختلف پہنچکر اُون کی خود شناسیون کا باعث ہی ہین

لیکن یہان تک عنوان مضمون کی ذیل مین ہم نے جو کچھ عرض کیا ہی اسکے علاوہ حریت نفوس اور مساوات کیلئے قرآن پاک مین ایک خصوصی امتیاز دوسری صورت مین بھی موجود ہی اور اوسپر خیال کرنے سے اوس محسن عالم رسول ہادیٔ برحق کی انتہائی پاک منشی اور حقیقت رسالت فضایل انسانیت کا راز کھلتا ہی اور ایک ذی ہوش شخص کا دل و دماغ اوس نبی محترم کی بے لوث حق بیانی صداقت پروری اور کمال اخلاق و محاسن کو محسوس کئے بغیر ہرگز نہین رہتا اور بلا تامل یہ تسلیم کرنا پڑجاتا ہی کہ فطرت و قدرت کے اس اعلی مصور اور دنیا کی بے نظیر مبشر نے انسانی دماغون اور دلون کی عقل افزائیون کیلئے اپنی ذات عالی صفات کو بارشاد الہی کن فکون انذار اور حق نما طریقون سے بھیجدیا ہی تاکہ مسلمان یا آیندہ انسانی نسلین مردم پرستی اور ضلالت و جہالت کی ترسناک ظلمتون ذلتون سے محفوظ رہین صدقت یا رسول اللہ تیری زبان فیض ترجمان دنیا مین سچائی کا ایک چشمہ تھا جسنے کذب و باطل کو دنیا سے ہمیشہ کیلئے دھو دیا کاش مسلمان ہی تیری سچی فضیلتون کی واجب التسلیم اسرار علم و ہوش کو سمجھ سکین

دل من ز نور حسنت سر در سر طور دارد — بقصور منہم ز اہد عجم چشم حور دارد

ارباب بصیرت اس لطیف غلطی اور دلفریب مغالطہ کو سمجھ سکتے ہین کہ وہ تمام قومین جنکی موجودگی مین اوس منجی اعظم بانی اسلام روحی فداہ کی صدائی توحید بلند کی وہ سب اپنی اپنی رہنماؤن مرسلون اور ہادیون کو نہایت ہی فوق الفطرت انسان سمجھکر طرح طرح کی روحانی مغالطون مین پڑی ہوئی تھین اور اس دل آویز غلطی سے جو حال یہودیون عیسایون کا ہو رہا تھا وہی اہل ہند کا تہا کہ انہون نے بھی اپنی رشیون اور ہادیون کو اوتار

Marfat.com

بالفاظ دیگر خود رام اور بھگوان سمجھکر روحانیات کی نرالی الجھنین اور گتھیاں پیدا کردین تمدنی اور ضروریات حیات
کی ناگزیر کوششون کا احساس ہی معدوم ہوتا چلا گیا اور پھر جو آنتا اس فلسفہ کو اسقدر معلق ادق اور عقدہ
لاینحل بناتا گیا کہ انسان جب تک گرہا رعیال اطفال کو چھوڑ ببھوت ملکر بن باس اختیار نہ کرے وہ روحانی
سعادتون اور ربانی برکتون کو حاصل ہی نہین کرسکتا یہ ایک بڑی بھاری اور اصولی غلطی تھی جسکے باطنی اور روحانی
اثرات عجیبکے سبب ہندوستان اب تک علمی عقلی اور انسانی شرف کمال کی مسلمہ شوکتون سے بہرہ یاب نہین ہوسکا
یہ غلطی جس طریقون کیساتھ ہندوستان مین اپنی عام اشاعت سے پرورش پاتی رہی اور اب تک پائی رہی ہے
ہم اون کی نسبت اسلام پر خارجی اثرات کے عنوان مضمون مین کچھ عرض کرینگے لیکن ہادیان مذاہب اور بزرگان
ملت کو نہایت ہی فوق الفطرت قسم کا انسان سمجھنے کے خیال نے ان قومون مین عام طور پر یہ احساس عقیدت ہی
پیدا کردیا کہ ہم اون کے نقش قدم پر چلنے کی طاقت ہی نہین رکھتے اخلاق وعقل کی تمام شاخین اونہین کیساتھ
مخصوص ہین حالانکہ بزرگان قوم ودین کی پیروی کا صحیح مقصد اور اون کی تعلیمات کا مدعا یہی ہوتا ہے کہ انسان
خود بھی اخلاق عالیہ کو پیدا کرنیکی خیال کو ہمیشہ اون بزرگون کی حالات زندگی زیر نظر رکھکر قایم رکھے
اور اونہین بھی انسان ہی سمجھے کیونکہ اگر اونہین بالاتر از انسانیت سمجھ لیا جائے تو ان مین کبھی بازادی
کمالات علم وعقل کی درجون تک پہنچنے کا احساس ہی پیدا نہین ہوسکتا بلکہ پیدا ہوبھی تو اوس مین انحطاط
شروع ہوجاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد لوگ اپنی انتہائی عقیدت اور غلط قسم کی محبت کے سبب اون
بزرگون کی نقوش قدم پر چلنے کو اپنی ہی خیالون مین بے ادبی قرار دیتے ہین اور صحیح نصب العین
گم ہوجاتا ہے نفوس انسانیہ مین حریت اور آزادی دل ودماغ کے عوض نت نئی قسم کی رسمی اور
خوش اعتقادی کی پابندیون کی عجیب در عجیب پیچ وخم بڑھتے رہتے ہین چنانچہ ایسا ہی ہوا
کہ فطری مساوات اور حریت نفوس کی تمنی کیفیتون کو بھول جانے سے قومین اپنی بزرگون کے
بت بنا بنا کر اونہین پوجنے لگین عیسائیون یہودیون اور ہندو ستایون نے اپنے اپنے مرسلین کو
ابن اللہ اور اوتار یا رام اور بھگوان بنا کر دھر دیا اور اون کی دلون مین مقدس دفن بیسون
کیساتھ عجیب قسم کی فروتنی فرومایگی اور دنایت وجہالت بتدریج پیدا ہوتی گئی انجام کار اون کے
ہاتھون سے فطری مساوات کا سررشتہ ہی چھوٹ گیا جو انسانی نفوس عالیہ کی کمالات علم وعقل کا سنگ بنیاد ہے
مسلمانون کو ہر ملک مین مختلف قومون سے سابقہ پڑا اور جس عقیدت کی اپنی دل آویز حوصلہ افزایون کیساتھ
اون کی نفوس وقلوب مین بھی وہی کیفیت انجماد پیدا کردی جو ظہور اسلام سے قبل تمام قومون مین موجود تھی
بہت سے ہوشیار لوگ تو فیض عام کی برکت کی باعث جمود کی زوال انگیز زدسے بچ گئے لیکن مسلمان اوس سے
بکلکر پھر اوسی مین آگرے کیونکہ اوتار پرستون اور ابن اللہ کہنے والی جو نئی اعتقادون کی دیکھا دیکھی انہون نے بھی

۱ بعض سطحی خیال کے کوتہ نظر لوگ یہ سمجھتے ہین کہ ہندو کو اون کی چھوت کی اصول نے بہت سبنالایا لیکن اونہین یہ فہم واحساس ہی نہین کہ خلاف حریت ومساوات انسانی یہ مدنیت کش اور محی زوال و ادبار غلطی اون مین اسی خیال غلط نے پیدا کرادی جو شرک اور ضلالت کی جڑ بھی کیا وہ قومین جن مین چھوت نہین ہے وہ دنیا سے معدوم ہوگئی ہین کاش سوچنے والی سمجھ تو سوچین اور فلسفہ ویدانت کی روحانیت آموزیون پر جھومنے والی اپنے اون نقصانات کا اندازہ بھی لگائین جو آج تمام دنیا مین تمام دنیا کی قومون کے خلاف محض انہین ہی بھگتنے پڑ رہے ہین

Marfat.com

ابی محتشم رسول اور دانائی رموز فطرت رہ نما روحی فداہ کو ان نہ سمجھنے کے بجائے میم احمد کی مروڑی میں مانپھکر
خدا بنادیا حالانکہ قرآن - اسلام خدائی اسلام اور اوس قرآن کو لانیوالا بانیٔ اسلام خود بھی اپنی بندہ اور بشر
اور ان سونیکا اقرار فرماتا رہا مگر مستانہ خوش اعتقادیون نے کچھ بھی سمجھنے سوچنے کی مہلت قوم کو نہ دی حد
اعتدال قایم نہ رہی اور تمام دنیائی اسلام افراط تفریط مین پڑکر منجمد سوگئی حافظ سچ کہتا ہی

صوفی ار بادہ باندازہ خورد نوشش باد ورنہ اندیشۂ این کار فراموشش باد

ای عزیزان قوم! ان الفاظ سے میرا دہن نہ ہم اوس رسول محترم کی فضایل رسالت اور کمالات نبوت پامال کرنی اپنی برابر بنالینی
نہین ہرگز نہین بلکہ مین تو اوس منجی عالم کی سگ آستان ہونیکو بھی فخر سمجھتا ہون اور میرا یہ خیال ہی کہ آیندہ نہم مین
اگر اپنی خطابون اور القابون کیلئے بزرگ سے بزرگ افراد ہی "حضرت" کی خاص لفظ کو ترک کرکے صرف جناب
پر اکتفا کرین تو بہتر ہوگا کیونکہ حضرت کا لفظ قدرتاً کچھ اوسی مقدس و محترم ان ن مکمل کا تیام کیا تھ سمجھتا ہی
خبیر علم و فضل عقل و عمل اخلاق و محاسن بصیرت و بینش اور دانش و ہوش فہم و ادراک کی تمام تر مین
بدرجۂ کمال ختم ہوگئین اور اوسکا فیض بقیام خدائی حی القیوم کی زندہ کلام پاک کی صورت مین تا قیام عالم جاری
رہیگا مولانا حالی علیہ الرحمۃ نے اوس ہادی برحق کی مدح و نعت مین دو شعر نہایت ہی موزون مناسب
اور افراط تفریط کی خیالون سے پاک احمد بی میم کی ایجاد غریب سے جداگانہ اور بلیغ لکھے ہین غالباً اوس
ذات عالی صفات کی تعریف اس سے بہتر کوئی مسلمان نہ لکھ سکیگا

یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ای مسلمانون ہی وہ بعد از خدا بزرگ کہلانیکا سچا حقدار ان ن مفخر کائنات رسول تھا جو اصنام و عناصر
اور موجودات و مردم پرست اقوام کی علمی عقلی پستی اور دنائت آمیز فرومایگی کی علت خاص کو خدائی خاص
تایید سے سمجھ چکا تھا اور اوسکی نہایت پاک و ہوشمند روح پر روشن ہوگیا تھا کہ قومون کی غلط اندیش
پست ہمت اور جاہل و مشرک بن جانیکی بڑی وجہ یہی ہی کہ انہون نے انبیاء علیہم السلام اور ہادیان مذاہب کو
اپنی مخصوص عقیدتمندیون سے نہایت ہی فوق الفطرت اور عجیب و غریب ان ن بلکہ ابن اللہ اور خدا
سمجھکر خود کو تمام اخلاقی اُستواریون اور عقلی علمی برکتون سے محروم بنالیا

یہودی اور عیسائی اگر عزیر و مسیح کو ابن اللہ نہ بنالیتے تو اون مین ظلمت اوہام اور دنائت نفوس کی
وہ دردناک حالتین ہرگز پیدا نہ ہوتین جنہین آجسے تیرہ سو سال پہلی وہ مبصر فطرت ہادی دیکھ دیکھ کر کڑھتا تھا
اہل ہندوستان بھی اگر اپنی ہادیون کو جو واقعی ان ن ہی تھے ان ن سمجھتے رہتے تو اصنام و عناصر کی غلامی کا
جوا اون کی گردنون مین ہی یقیناً نہ پڑتا اور موجودہ مسلمان بھی اگر مشرک اقوام کی خیالات سے بچکر
تعلیم اسلام کی مقاصد عالیہ کو یاد رکھتے اور اوسکی ہوشمندانہ حفاظت کرتے اور رسول برحق خدا کی کامل و اکمل
ان ن کو احمد بی میم کی دل آویز استعارہ مین ڈالکر خدا نہ بنالیتے تو اون کی الفاظ سے بحال رہتین اور

Marfat.com

ما و شما کو مسند رسالت خالی دیکھکر خود رسول بننے کا موقع ہرگز ہاتھ نہ آتا مگر افسوس کہ یہ احتیاط نہ ہوسکی وہ
لوگ جو قوم میں نجیاں خود ظاراً ہادیٔ محترم روحی فداہٗ کی غلامانِ غلام نہی ہوئی باستثنائی خاص عام طور پر
مسلمانوں کی دلوں دماغوں بلکہ اُون کی حالتوں اور روحوں پر قبضہ کرتے جھرتے ہیں اگر نگاہِ عمیق سی
دیکھا جای تو اہنیں بزرگوں نی رسولِ مقبول علیہ التحیات والسلام کو خلافِ تعلیم اسلام خدا بنا کر غیر محسوس اور
طلسمی طریقوں سی خود رسولِ پاک کی ہمسری کا گناہ وجرم کیا ہی اہنوں نی سید المرسلین آقائی نامدار کو
احمدی میم بنا کر دراصل خدا نہیں بنایا بلکہ اوسکے حقیقی شرف واقتدار سی اُوسی گرایا ہی اور اوسکی پاک مسند کو
اپنی لئیے عجیب طریقہ سی خالی کیا ہی اور اسی قسم کی نزرہا رسولوں کی مختلف تعلیمات کی باعث مسلمان اپنی
مرکز مستقیم سی کھسک کھسک کر شرک فی التوحید اور شرک فی الرسالت دونوں کی مجرم بنی ہیں
اور یوں کوئی مسلمان اگر اُون کی ریت میں رسول برحق کو انسان کہی تو وہ کہنی والی کی زبان کاٹنی کو دوڑتی ہیں آہ
انہ لوگوں نی اسلام کو محض لہو ولعب بنا دیا اور مسلمانوں کو اوس زندگی کی تعلیم دی جو اسلام کیلئے ننگ وعار تھی
کیا یہ لوگ اس صریح بات کو بھی نہیں جانتی کہ مسلمانوں کو "محمداً عبدہٗ ورسولہ" کہنی کی تعلیم دیجاچکی ہی

تو ای کبوتر بام حرم چہ میدانی　　طپیدن دلِ مرغانِ رشتہ بر پا را

الغرض اب ہم اس خاص بات کو دیکھنا چاہتی ہیں کہ اس قدیم اور شائع شدہ غلطی کا قلع قمع کرنیکیلئی بخیال حریت ۸ قرآن پاک نے
مساوات خدائی کے ارشادات عالیہ کی مطابق الف نون کو کیا کیا فرمایا اور سنایا ہی لیکن
اس خصوصیت اسلامی کی تفصیل خاص اہمیت رکھتی ہی اسلیئے ہم اوسی علیحدہ طور پر خاص عنوان کیساتھ لکھنا پسند
کرتے ہیں قوم کی حالت نہایت عجیب اور پیچ در پیچ ہورہی ہی دین برحق اسلام کی تمام تعلیم نہایت صاف نمایاں
اور سیدھی سادی تھی مگر فلسفۂ اسلام اقوامِ قدیم کو حلقہ بگوشِ توحید بنانیکے ساتھہ روحانیات کی پُرانی پرداز
سی اتر نہ پر ہوئی یعنی یہی نہ رہا اور اسوقت تمام دنیای اسلام پر روحانیات کا وہی مجرّدانہ تموّج سایہ افگن
ہی جسکی بیرونی یا خیالی دلربائی دیکھیہ دیکھکر تمام ضروریاتِ حیات کو بیہودگی سمجھکر لاکہوں کروڑوں بندی محض
سبحہ گردانیوں کو کلید فردوس اور وجہ نجات خیال کر رہی ہیں حالانکہ اسلام نے اس قسم کی غلط فہمیوں میں
گرفتار شدہ قوموں کو دیکھکر عام وعقل حکمت ودانائی معاملہ فہمی اور انجام بینی کی نظر بدایات کھول کھول کر
سنائیں اور فرمایا کہ ای اہل کتاب لوگو اپنی دینوں کو تمسخر اور لہو ولعب نہ بناؤ ہوشمندانہ طرز حیات
اور علم وہوش کی عملی زندگی کیئے بغیر جنت وفردوس پر اپنی حقوق خود بخود نہ جماؤ یہودی ایسا ہی کرتی تھے یعنی
بہمہ منسق وفجور اور زوال علم وعقل کیا کرتے تھی کہ بہشت صرف ہماری ہی واسطے ہی سو اللہ نی خوب فیصلہ کیا

وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ ط قل اتخذتم عند اللہ عھدا
فلن یخلف اللہ عھدہٗ ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ۵ پ ۱ ع ۶

Marfat.com

یہودی کہتی ہیں کہ چند گنتی کے دنوں کے سوا دوزخ کی آگ چھوئے گی نہیں یعنی اوّل تو ہم دوزخ میں جائینگی ہی نہیں
کیونکہ وارث جنت ہیں اور اگر کسی گناہ کی عوض ہمیں چوک سے دوزخ میں پڑنا ہی گیا تو محض گنتی کی چند روز
اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو کہ اللہ سے تمنے کوئی (الیسا) اقرار نامہ لیا ہی (کہ تم ہرحال مالک فردوس ہو)
اور اللہ گویا اوس (نوشت) کی خلاف نہ کریگا یا یوں ہی بے جانی بوجھی اپنی ہی خیالوں سے گھڑ گھڑ کر اللہ پر
جھوٹ بولتی ہو! افسوس!!!

اسلیے اگلی استحقاق جنت اور سزائی جہنم دونوں حالتوں کی نہایت سچی تفصیل سنائی گئی ہی مگر مسلمان ہیں کہ صرف برائے
نام مسلمان ہونے کے زعم عجیب پر بھولی پھر رہی ہیں اور یہی وجہ ہی کہ وہ اصلاح اعمال کیطرف سے سخت بے نیاز اور
غافل ہیں اور اس غفلت یا غفلت کی بیداکرنے والوں نے اونہیں زیادہ مغرور و نادان بنایا اور وہ اپنی تمام
آزادیاں خاک میں ملاکر بیٹھ گئے لیکن کیا اللہ کا یہ صاف حکم کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتا جسے سمجھ لینے سے
نفس ناطقہ کی حقیقی حریت اور فطرت شریف کی سچی آزادیاں (خودبخود) انسان کو حاصل ہونے لگتی ہیں

بلیٰ من کسب سیئۃ وّاحاطت بہ خطیئتہ فاولئک اصحاب النار
ھم فیھا خالدون ٥

حقیقت حال تو یہی کہ جسنے بدی کمائی برائی پلی باندھی اور اپنی گناہوں کی حکمرانی میں آگیا (خواہ کوئی ہو) ایسی ہی
لوگ جہنمی اور مستوجب عذاب وعتاب ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم ہی میں رہینگے

الغرض کتاب پاک قرآن نے اپنی بے نظیر تعلیم حق سے جس جس طریقہ پر ان فنون کو توہمات و اوہام سے آزاد کرنے اور انمیں
سچی حریت نفوس اور مساوات فطرت کی آزادانہ دولتیں اور راحتیں بخشنے کی سامان ہوش یا متاع نقد کو
بہم پہنچایا ہی ایسے دیکھکر قوم کی موجودہ ناتوانیوں اور گوناگون پابندیوں پر سخت حیرت ہوتی ہی مگر ان ہدایات عام
کی سوا خاص طور پر قرآن پاک میں اوس آزاد مشرب تاجدار سادہ پوش محترم رسول نے خدا کی زبان منہ میں
رکھکر تائید الہی اور بالقای وحی جو جو کچھ فرمایا مساوات اور حریت نفوس کا وہ دفتر پر معانی ہی جسکی
نظیر دوسری کتب سماوی میں بہت کم پائی جاتی ہی اور اب ہم اوسی بیان کرتے ہیں

حریت نفوس اور مساوات کیلئے خدا کی خاص احکام

متاع عمر اسیران وہم برباد است
اسیر زلف تو از سر دو عالم آزاد است

مسلمان ایام عصر سے صدہا دماغی دلی ناتوانیوں علمی عقلی اور روحانی مغالطوں کی باعث طرح طرح کی اخلاقی
تمدنی اقتصادی اور سیاسی مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں وہ مشکلات سے نکلنے کی تدبیریں کرتے ہیں تو وہ زیادہ ہوتی
ہیں وہ آزاد و مسرور زندگی کی راہیں ڈھونڈھتے تو اون کی الجھنوں میں اضافی ہوتی ہیں اور کسیکو امن و آرام
آزادی اور راحت سکھ اور چین کی زندگی نصیب نہیں ہوتی جو بلا آتی ہی مسلمانوں کا گھر تلاش کرتی ہی اور جو

Marfat.com

مصیبت اُٹھتی ہی وہ اِنسان پر گرتی ہی وہ منزلِ مقصود پر پہنچنے کیلئی یا بچولان ہوتی ہین تو منزل آگی سرک جاتی ہی

اک قدم بڑہتی ہین ہم بڑہتی ہی منزل دو قدم یا الٰہی کسکا بختِ نارسا منزل مین ہے

حُرّیتِ نفوس آزادی اور مساوات نوعِ انسان کیلئی آسمانی برکتین اور ربّانی دولتین ہین انسانی فطرت اپنی اغراضِ عالیہ کی اعتبارات سی دب کر رہنی کی متقاضی ہین تمام قوانین اور آئین جن پر دنیا کی متمدّن حکومتین اور مہذب سلطنتین نازو فخر کر سکتی ہین وہ سب فطرت شریف کی اسی مہتم بالشان تقاضی کی قدر و منزلت کا نتیجہ ہین تحفی حکومتون کی نظامِ قدیم کی جمہوری اور آئینی تبدیلیان اسی ایک بات کی عاقلانہ علم و احساس سی عمل مین آئی ہین کہ انسانی نفوس و قلوب اور ارواح پر جبر و تشدّد سی قبضہ رکہنی کا استحقاق اوس احکم الحاکمین معبود اور رب العلمین خدای واحد کی سوا کسیکو حاصل ہین

کوی غریب سے غریب اور مفلس سی مفلس شخص جسطرح اپنی ذلت اور رسوائی کو پسند ہین کرتا اسیطرح کسیکے جبر یہ دباؤ اور جابرانہ ترباؤ مین رہنا گوارا ہین کر سکتا [illegible] برٹش گورنمنٹ کی مایہ نازش خصوصیت اور صفت یہی حُرّیت اور آزادی ہی جسکو اوسنی اپنی آئینی حکومت کی نظام سی ملک مین رواج دیا

اوراقِ تاریخ پر نظر ڈالنی سی صاف صاف معلوم ہوجاتا ہی کہ دنیا کی کسی دور اور کسی زمانہ مین جہان پر حسن حکمران نے رعایا کی جذباتِ جائز سی اغماز کر کے اُون پر جابرانہ قوانین کا نفاذ و عمل شروع کیا بندگانِ خدای فطری اغراض کو بھلا کر اپنی ہی ذاتی خود غرضانہ کوششون سی اونہین اپنا مطیع اور مغلوب بنانا چاہا نتیجہ برعکس ہوا غرضکہ نفوسِ انسانیہ کی یہی حُرّیت آزادی اور انسانون کی تسویتِ مساوات کا لحاظ رکہنا ہی ملکون اور حکومتون کی سرسبزی خوشحالی اور الٰہی برکت و سعادت ہی انسان کی فطرت ہی اس جایز آزادی کی پر ذوق تمنا کی کوہ پر شکوہ پر مبنی ہی تاکہ وہ کل موجودات سی کام لی دماغ و قلب کی علمی عملی عقلی اور اخلاقی قوتون کو فیضِ علم و تعلیم سی انسانون کیطرح کام مین لگا کر اپنی مشکلاتِ ہستی کو حل کری انسانی جنس کی تکالیفِ حیات کو دور کرنیکی انسانی خدمات انجام دی بیکسون کی خبر لی یتیمون محتاجون اور سچی معذور الحال غربا کا دکھ بٹای اور صرف اللہ کو جہکے

فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذالک دین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۝

مذہب کا صحیح نصب العین یہی ہوتا ہی کہ وہ انسان کو اوسکی تمام حقوقِ فطرت اور عقلی و علمی مطالبات سی آگاہ کر دی اور انسان اپنی فرائض انسانیہ اخلاقیہ عملیہ اور علمیہ کو جان کر اوہام و ظنیات کی تمام مہمل پابندیون سی آزاد ہوجای خدای دولتون برکتون اور نعمتون سی جو ہر جگہ کثرت موجود ہین اونسی فایدی اٹہای خوشحال بنے اور ہمیشہ برکاتِ حیات سی مستفیض ہوکر منصور و کامیاب جیئی باہمی محبت و اخلاق اتفاق اور ہمدردی کی راہ مستقیم کو قایم کری

لیکن جب ان خصوصیاتِ فطرت پر غور کیا جاتا ہی تو توحید مطلق کی تعلیم سر حلق کی بغیر ایسا کوی اصول نظر نہین آتا جسکی پابندیون سی انسان ان تمام برکاتِ علوم و فنون اخلاق و عمل کا وارث بن سکے جسکی نا گزیر ضرورت

Marfat.com

حیات سی الگ ہونا موت کا حکم رکھتا ہی یہی وجہ تھی کہ تمام انبیاء علیہم السلام نی اپنی اپنی ملکون مین توحید کے وعظ سنایئ
وحدت کی گفت گایئ اور موسیٰ علیہ السلام نے انا ربکم الاعلیٰ کہنی والی مصری حکمران کو یہ الفاظ سنایئ
"واھدیک الی ربک فتخشیٰ" یعنیے ای فرعون مین بھی تیری خدا کا (بدلہ من) راستہ دکھاؤن اور تو اوس سی ڈری
لیکن فرعون فرعون ہی تھا جو سب سی لاکہہ کی سالانہ آمدنی کیا تہہ انبوس اور ہاتھی دانت کی بنی ہوئی کرسی پر بیٹھکر چند
بالون کی مختصر سی فریخ ڈاڑہی مین موتی پروی سوئی خلق اللہ کا رب بن بیٹھا اور رب ہی رب اعلیٰ مگر انجام کیا
ہوا اور یہی دیکھنی بھی کی بات ہی فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولیٰ یعنیے اوسی اللہ نی اپنی اٹل قاعدون
سی دین و دنیا حال اور مستقبل دونون کی ذلتون اور تباہیون مین پکڑ لیا اور دکھلادیا کہ لوگون سی اللہ کی دی ہوئی
نعمت حریت آزادی اور مساوات کی چھیننے کا یہ انجام ہوتا ہی بنبکہ ایسی واقعات مین حق ترس اور خدا
شناس انسانون کیلئی بڑی عبرت ہی قرآن کا ارشاد کتنا سچا ہی ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشیٰ ٥

آن حضرت پیغمبر برحق روحی فداہ کا نزول بر جلال زمانہ کی سخت حالتون اور شرک و زندیقون مین اپنی ٹھیک
وقت پر عرب مین ہوا جہان کا مرکزی وقوع قدرتا تمام ممالک سی ملحق اور یکسان طور پر پیوستہ تھا عرب مین
فرعون کیطرح کوئی جابر و ظالم اور مغرور حکمران نہ تھا ساری قوم اور ملک کا ملک بظاہر آزادانہ اور مختارانہ زندگی گذار رہا تھا
مگر اون کی آزادیان معناً تقید اوہام و ضلالت کی روح فرسا اسیریان تھین گویا اون مین کا ہر فرد فرعون کی
سامان بنا ہوا دین و دنیا کی المناک تباہیون کیطرف لڑکتا چلا جا رہا تھا جس طرح بنی اسرائیل فرعون کے
سامنے عاجزانہ اور بیکسانہ جبہ سائیون سی اپنا فطری وقار حریت کھوکر سخت ذلیل اور مجبور و متبذل ہو رہی
تھے ایسے ہی اعراب اپنی جاہلانہ آزادی اور خود مختاری کیا تہہ اپنی اپنی خاندانون اور قبیلون کی بڑائیون کی
غرور کی جامین پھنسی ہوی تھی مت ہر ملک اور اسلاف کی بت بنا کر اون کی سامنے سرنگون تھی اور بت
پرستی کی اس ذلیل عادت نی اون کی فطری تحریکات اور خدا کی دی ہوی ان نی غریزون قابل افسوس خود فراموشون
کیا تہہ تباہ و پامال کر رکھی تھین اپنی حالون اگرچہ وہ اعلیٰ درجہ کی غیور۔ دلاور اور حربی تھی کیونکہ کسی حکومت
کا جابر ہاتھ خارجاً اون پر پڑا ہوا نہ تھا مگر خدا کا دیا ہوا جوہر مقدس جو سچی اور عاقلانہ آزادیون کا طالب
اور مساوات فطری کا خواہان ہی وہان اصنام کی حکومت سی لات و منات ہبل و صفا کی سامنے
پامال ذلیل ہو رہا تھا اون کی روحون اور حالون دلون اور دماغون پر بتون کی فرمان روائی ہو رہی تھی
بہادر تو ایسے کہ خفت و ندامت کی ذراسی بات سی جان پر کھیل جانیکو تیار ہو جاتی بلکہ کھیل جاتے
ادھر ذہانت اور علمی و عقلی پستی کا یہ حال کہ سرآرزو اور تمنا کی کامیابیون کیلئی پتھر کی مورتون اور بی جان
تصویرون کی سامنے بچون کیطرح سورنی لگتے بنی اسرائیل کی گردن مین تو فرعون کی اپنی ہی جا غلامیون کا
طوق گران بار ڈالکر اونہین اپنا بندہ بنا رکھا تھا مگر عرب کا ہر قبیلہ اپنی اپنی بنائی ہوئی معبود و منجود اور فرعون

Marfat.com

خیالی کی سامنے جبہ سائیان کرتے ہوئی مٹا جارہا تھا اور یہ مظالم گویا وہ اپنی ہی جانون پر کررہی تھے

ہندوستان مین اوتار پرستی یا دیوتا پرستی کا عقیدہ قایم تہا عسائیون اور یہودیون مین مذہبی پیشواؤن راہبون اور احبارون کی طفیل عام طور پر مردم پرستی پھیلی ہوئی تہی۔ قدیم ایرانیون مین بہی خالص یزدان پرستی کی عوض موبدون اور دستورون کی غلط بخشون سی احرام سماوی مہر و ماہ آب و آتش اور ظلمت و نور کی ستائیشون کیبانتہ گویا موجودات پرستی کا بازار گرم تہا جیسا کہ آج گھیتے گھیائی مختلف پیشواؤن اور ہادیون کی پیچھے چلتی جلاتی ہم مسلمان بہی قریبا اوسی لگے پر آلگے ہین یہی حالت تمام قومون مین رسوخ حاصل کرچکی تہی الغرض یہی وہ اسباب ہین جن کی سبب قومین اپنی سچی شوکتون خودداریون شرافتون حریتون اور آزادیون کو برباد کرتی ہین اونچ نیچ کا خیال خاندانی فضیلتون اور بڑائیون کا گھمنڈ اور غلط معتقدات و خیالات کی پابندیان اون کی سرشت مین داخل ہوجاتی ہین اور سچمچ پر یہی کچہ سمجہ ہنسکتین مسلمانون کی شاندار حریت آفرین قوم بہی بوجوہ چند در چند اسی طرح مختلف جذبات تلب سی اثر پذیر ہوکر قرآن پاک کی سیدھی صاف اور سچی تعلیم مساوات سی یکبیوگئی اور اوسکے علمی ادبی ذخیرہ مین ذات باری کی متعلق نہایت لطیف طریقون سی اوہام و شرک کی دل ربا آمیزشین ہوتی چلی گئین جن کی باعث انسانی آفرینش جو کہ اخلاقی عملی علمی عقلی روحانی اور تمدنی کمالات انسانیہ کی شرف و اقتدار سی والبتہ ہی محض خلوت نشینی یا فراری ترک دنیا اور رہبانیت کیے عجیب خیالات اور فرسودہ معتقدات کی نذر ہوگئی حالانکہ زندگی کی یہ پردازِ عجیب ظہور اسلام سی قبل سابقہ اقوام کے خیالات یا رنیہ کا ہیولائی مرقع ہی لیکن خدائی واحد فرماتا ہی

الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ۙ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ ۙ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّ یُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۱۱ ع ۱۷

(اے پیغمبر لوگون سی کہو) یہ قرآن ایسی کتاب ہی جو حکمت والے باخبر خدا کیطرف سی نازل ہوئی ہی اسکے مضامین دلایل و برہان سی بخوبی ثابت اور محکم ہین اور بڑی تفصیل کساتہ بیان کیگئی ہین (اور خلاصہ یہ ہی) کہ لوگو خدا کیسوا کسی کی عبادت نہ کرو مین اوسی کیطرف سی تمہین عذاب سی ڈرانی اور ایمان والون کو اوسکی خوشخبری سنانیوالا ہون اور اگر تم لوگ اللہ سی اپنی پچہلے گناہون کی معافی مانگو اور تایب ہوجاؤ اگر اب کروگی تو اچہا برتنے دیگا وہ خدا تمکو ایک مقرر وقت تک نیز و خوبی دنیا مین رسائی دیگا اور جسنے کچہ زیادہ (کوشش) کی اوسکو اوسکا زیادہ ثواب دیگا اور اگر (تم لوگ) اوسکے ارشادات عالیہ سی سرگردانی کروگی تو مجہی تمہاری لیئے انجام کار عذاب و ذلت کا بڑا ہی اندیشہ ہی

آیات بالا مین الّا نعبد الّا اللہ کا خاص ارشاد حکیم تفصیلی اذکار مجید سی فرقان حمید معلوم ہی حریت اور آزادی کا وہ شاندار ایوان ہی جسکے دروازی قومین اپنی مختلف شرک و رزیون اور خیالتون سی بامتداد زمانہ بند کرتی رہتی ہین فی الحقیقت اسلام کا طریقہ سی الّا نعبد الّا اللہ کی اہمیت اور صداقت پر زور دنیا

Marfat.com

اور "لا الہ الا اللہ" سکھانا ہی انسانی نفوس کیلئے آزادی اور حریت کا سنگ بنیاد ہی اسیلئے استحکام کیلئے تمام صلحاء عرفا۔ علماء اور انبیاء بمساوات فطرت منجانب اللہ ایک ہی سطح مرتفع پر کھڑی رہی اور خدا کی فرمان برداریوں کا وہ بار امانت جسے پہاڑ آسمان اور زمین نہ اٹھا سکے اسکے لئے یکسان طور پر قابل برداشت ٹہرا "الا لعبد والا اللہ" کی تعمیلات میں نہ انبیاء مستثنیٰ ہوسکے نہ صلحا اور عرفا و اولیا۔ وہ حریت نفوس جسے انسانی فطرت متنفر اور بندگان کی پہاڑیوں میں سرگردان ہوکر تلاش کرتی تھی وہ آزادی جسکے لئے ارض شام فلسطین روم اور یونان میں رومن راھبوں کیطرف پر عقیدت نظریں دالکر اندرہی اندر متمنی ہوتی تھیں اور وہ مساوات انسانی جسکی گرانمایگی سمجھ لینے سے گوری اور کالی رومی اور زنگی شودر اور ولیش برہمن اور چھتری بلا امتیاز ایک سند پر بیٹھ سکتے ہیں اسلام اور صرف اسلام فی دنیا میں زندہ کی خدا کی اس دین فطرت نے طار ہوکر توحید کی سرمکمل تعلیم سے دنیا میں حریت آزادی اور مساوات کو شائع کیا اور ان نونہالوں کے دلی پہنچے دل و دماغ توحید کی فیض بخشیوں سے شگفتہ ہوکر کام کرنے لگے اور صدیوں کی بے چین خوابیدگان غفلت و وحشت نے توہمات کی حکمرانیوں سے آزاد ہوکر ایک دنیا کو مسخر کرلیا اور یہ سب کچھ اوس حریت نفوس مساوات کی برکت تھی جو توحید کی عاقلانہ فہمید سے مسلمانوں میں موجود ہوگئی تھی لیکن افسوس کہ عہد رسالت جوں جوں پیچھے ہٹتا گیا اور قرآن کریم کی ارشادات کیطرف مسلمان بوجوہ چند در چند غافل و بے نیاز ہوتے چلے گئے اللہ کی برکتیں اور تمام دولتیں اوں سے ایک ایک کرکے رخصت ہوتی رہیں حتیٰ کہ وہ بالکل تاریکی میں آرہے

ایام خیر القرون کے کاملین اور سچے صلحائے دین کے بعد عام طور پر مشائخ پرستیوں سے "الا لعبد والا اللہ" کے ماننے والوں پر جو اثر پڑا اور جس قسم کی دماغی دلی اور اعتقادی پرتیں بیان اوں میں پھیلتی رہیں اونہیں ایک مجدد ان حقوق اندرزہ کرے یہ کوئی مشکل یا غلطیات نہیں مسلمانوں کی حالت آج بالکل دست و پا بریدہ اور معطل از عقل و کار محکمہ کی سی ہی وہ سبب کچھ کرنا چاہتی ہیں لیکن کرنہیں سکتے وہ قدم اٹھاتی ہیں مگر ٹھہر جاتی ہیں کہ فلان بزرگ اور پیر صاحب سے سعادت و نحوست کی متعلق پوچھ آئیں اودھر خدا کی پاک کتاب "کل یوم ھو فی شان" فرمارہی ہے مگر ان کی شگون پرستیاں اور علمی عقلی بلکہ ایمانی کمزوریاں ختم ہونے میں نہیں آتیں اور نہ اوں طرح کی خیالی لیتیاں اور عجائب پرستیاں خدائی واحد کو ماننے والی قوم سعید کا مسلک و آئین قرار پاگئیں

زنہار از ان قوم نباشی کہ فریبند حق السجودی و نبی را بدرودے

یہ بات تمام مسلمانوں کو اچھی طرح سے سنائی گئی اور معلوم ہی ہے کہ سبکو اللہ ہی کیطرف لوٹ کر جانا ہے اور ساری کائنات میں وہی قادر مطلق اپنی پر جلال الوہی شوکتوں سے قادرانہ حکومت کررہا ہے اور نیز وہ ہر چیز کی اندرونی اور بیرونی حالتوں اور ہماری تمام ظاہری و باطنی کیفیتوں سے آگاہ ہے مگر ان ہمہ شرکانہ جفا کاریاں اور اپنی حالتوں پر ایلیانہ ستم پردازیاں کیونکر مباح ہوسکتی ہیں؟ آہ ہمنے غیر اللہ صدہا ہستیوں اور چیزوں کو معبود و مسجود بنا رکھا ہے مگر خداوند فرماتا ہے

الی اللہ مرجعکم وھو علی کل شیء قدیر ٥

لیعلم ما یسرون وما یعلنون ط انہ علیم بذات الصدور ٥

Marfat.com

لوگو تمہین لوٹکر اللہ ہی کیطرف جانا ہی اور وہی معبود ہر چیز پر قادر و متصرف ہی
لوگو! تم جو کچھ چھپا کر یا کھلے طور پر اچھے برے کام اور خلاف علم و عقل افعال کرتے ہو وہ خدا اونہ اوسہین برابر
جانتا ہی اور وہ تو تمہاری دلون کی اندرونی جذبات و محسوسات تک کا واقف ہی

بہرکیف قوم مین اگر موجودہ علمی کوتاہیون کی بدولت اور حریت و آزادی کی پامالیون کی اسباب کی اگر جستجو کی جائی
تو اون کی علت اولیٰ یہی آیات اصولاً خلاف اسلام اور خلاف قرآن ملتی ہی کہ مسلمانون نی اپنی غافلانہ
عقیدتمندیون سی ستر کین اقوام کی دیکھا دیکھی خدائی اکمل و مکمل انسان ہادی برحق رسول محترم علیہ التحیات والسلام
کو اوتار بلکہ خدا ہی بنا دیا اور جب اوس ہادی محتشم کو احد ی میم بنا کر اوسکی انسانی فضیلت اور فطری
شرافت الوہی سانچی مین ڈھال دی گئی تو مسلمانون مین انسانی فرائض عالیہ کا کما ینبغی احساس علم
کہان قایم رہ سکتا تھا آخر تمام دنیای اسلام پر نہایت دل آویز اور غیر محسوس طریقہ سی غلط قسم کی
روحانیت کی سبب ایک عالمگیر جمود محیط و مسلط ہوگیا اور آزاد مسلمان اوہام کی زنجرون مین اسیر و قید
ہوکر رہ گئی اور نصف النہار کا سہ سی کچھ ہوتا چلا گیا اور قوم کی قوم اوہام و جہالت کی تاریکیون مین پھنسکر صم و بکم ہوگئی

والذین کذبوا بایتنا صم و بکم فی الظلمت ط من یشاء اللہ یضللہ ط و من یشا یجعلہ علی صراط مستقیم ٥ پ ٧ ع

جو لوگ ہماری آیات (احکام اور نشانات انتظام عالم) کو جھٹلاتی ہین اون کی مثال ایسی ہی جیسے اندھیری مین (کچھ)
گونگی اور بہری بڑی موتی ہین خدا جسی چاہی (عمل ورد عمل کی) قانون سی تاریکیون مین ڈالدی اور جسے چاہی اپنی (اٹل) قانون
کی پابندیون سے سیدھی راستہ پر لگادی

قومون پر گمراہی اور ضلالت کی تمام بلائین ہادیان مذاہب کی حفظ مراتب اور فطرت شریف کی شرف و اقتدار کو بھلا دینی
سی آتی ہین اور قاعدہ ہی کہ جب ایک اصولی غلطی سرزد ہوجائی اور انسان اوسی سمجھنی یا درست کرنے سی جاہل و قاصر رہی تو پھر
غلطیون کا ایک طویل سلسلہ قایم ہوجاتا ہی اور چونکہ وہ غلطی غلطی معلوم نہین ہوتی اور غلط خیالات کی کثرت
اثبت غلط العام صحیح کی مصداق بہت کم قابل اصلاح نظر آتی ہی اسی طرح مسلمان ترک فی الرسالت
اور شرک فی التوحید کی اصولی غلطیون کی باعث پھر رفتہ رفتہ ہر قسم کی علمی عقلی کوتاہیون اخلاقی
اور عملی فروگذاشتون سیاسی اور تمدنی غلطیون مین مبتلا ہوتی رہی اور ان غلطیون کی اون کی دلون مین
قانون الہی کے مطابق ایسا رسوخ حاصل کرلیا ہی کہ وہ غلطیون کو غلطیان سمجھنی سے بھی عاجز ہین خود کو ہر حالت
مین مستحق فردوس وارث جنت اور تمام اقوام عالم سی بہترین قوم خیال کرتے ہین بات سچی تھی مگر کبھی پہلے

انسان کیا ہی؟ اوسکی زندگی علم و عقل اور اخلاق و عمل کی کن کن اغراض عالیہ کی تکمیل ضرورتون سی وابستہ ہی؟
اشرف المخلوق انسان کی فرائض حیات باعتبار شرف آفرینش کیا کیا ہین؟ ان تمام باتون کو خدای برحق
کی مقدس کتاب قرآن نی بسبب وجوہ بڑی عمدگی سی بیان فرماکر بیکارون کو کام مین لگایا جاہلون کو عالم اور
غافلون کو واقف اسرار بنایا عرب کی بادیہ نشین قبایل کو خدا کی بدولت ہوئی سردولت اور ہر چیز سی کام لینا سکھایا

Marfat.com

مگر آہ اوسی کتاب پاک کے وارثون اور حاملون پر آج وہ وقت آیا کہ تمام قومین اُون کی طرز حیات اور اُون کے
علمی عقلی ایجاد پر خندہ زن ہین کسقدر عجیب اور عبرتناک منظر ہی "فاعتبروا یا اُولی الابصار"
منصور بن حلاّج نے بالاعلان نعرہ انا الحق لگایا سرمد شہید "من خدایم من خدا" کا نغمہ گایا بایزید بسطامی
"سبحانی من عظمت شانی" کا ترانہ سنا گیا شمس الدین تبریزی علیہ الرحمہ نہ شرقی ام نہ غربی ام" کی لطیف الصوت
نوا سنجیان فرما گئے ان باتون نے مسلمانون کو خوش تو بہت کیا لیکن اسلام کی مایہ ناز خصوصیتین اور مسلمانون
کی سچی حریتین ایک دلفریب جمود کی نذر ہوکر رہ گئین اور مسلمانون کی چلتی گاڑی مین روڑے اٹک گئے
اسلام نے ہر ملک و مقام پر اصنام و عناصر کی پرستار اقوام سے ٹکر کھائی اور مختلف عقاید و خیالات کے
لوگ کچھ تو مخلصانہ اور کچھ منافقانہ طریقون سے لبیک کہتے ہوے اس مین داخل ہوے سینکڑون یہودیون نہ اررون
عیسائیون صابئیون اور لاکھون مجوسیون اور بت پرستون نے توحید مطلق کے مسلّم اصول صادق کے سامنے
چار و ناچار سر تسلیم خم کیا مگر دایرہ اسلام مین داخل ہونیوالے ان مختلف اقوام لوگون کے راسخ شدہ خیالات
قدیم کا اثر بالکل زایل نہ ہوا تھا لہ وجوہ چند باطنا یا اظہارا مسلمانون پر بھی وہ معتقدات اثر انداز ہوتے رہے
سب سے بڑھکر مختلف اقوام کے وہ لوگ جو روحانیات کے خیالات و جذبات سے طبعاً خاص انس رکھتے تھے
یا اُون قومون کے علمای الہیات اور صوفی مشرب افراد فلسفہ اسلام کی خصوصی مابہ الامتیاز کیفیت کو جانچنے
مین قاصر رہے بالآخر اُون کے خیالات و جذبات کا تصادم اسلام مین کچھ ایسی شانون کیساتھ ہوا جس سے
بڑے بڑے مسلمان اہل ذوق بزرگون کے نسلین بھی متاثر ہوے بغیر نہ رہین یہان تک کہ مسلمانون ہی مین شامت اعمال نے
بعض ایسے لوگ پیدا کردیے جو موجودات اور اصنام پرست اقوام کی باہمی میل جول کے باعث حلول روح
یا وحدت الوجود کے نہایت لطیف اور پیچیدہ خیال سے فایدہ اٹھاکر دانستہ یا نادانستہ سمٹ سمٹا کر
انا خالق الارواح انا فالق الارواح کی لذیذ آوازین سنانے لگ گئے ان حالون کو دیکھتے ہوے
رسول صلعم روحی فداہ کو خدا ننانے اور سمجھنے والے نفوس قدسیہ معذور اور قابل معافی ماننے پڑتے ہین مگر یہ
جو کچھ بھی غلط فہمیون اور مجذوبانہ نیازمندیون کا دفتر تھا معنی اتھا جسکی نسبت عارف شیرین نے
اپنے مکان کی عام پرداز اور قدیم کیفیت کو دیکھتے ہوے یہ شعر خوب لکھا

این خرقہ کہ من دارم در رہن شراب اولی — وین دفتر بی معنی غرق مے ناب اولی
من حال دل زاہد با خلق نخواہم گفت — کاین قصہ اگر گویم با چنگ و رباب اولی
چون عمر تہ کردم چندان کہ نگہ کردم — این رند خراباتی افتادہ خراب اولی

فی الجملہ خدا خدا ہی ان ن ان ن اور فرشتے فرشتے انسان انسانیت سے کیا علاقہ آخر فرشتے ہی ٹھہرے
مگر ان ن ملکوتی حالت سے نہایت نمایان اور امتیازی قسم کی ہستی رکھتا ہی ان ن کسی صورت مین خدا یا فرشتہ
نہین ہوسکتا ان خدا کی ذات انسان سے دور نہین اور نہ الگ مگر بالفرض انسان اگر اپنے مین سجدہ کرنیوالی

Marfat.com

نوع ملکوت مین شامل ہوجاتی تو بھی انسان کیواسطے یہ شمولیت کوئی قابل فخر بات نہ ہوگی لیونکہ فرشتون بی تو ان کو
سجدہ کیا ہی نہ کہ ان نے فرشتون کو ہم اس بات کو اگی چلکر کسی قدر تفصیل سی عرض کرینگے مگر ان کا فخر
بی شبہ ان ہی رہتی اور ان ہی کہلاتی مین ہی اور اس علم و عقل کی بابتو ان ہی سجھ بھی سکتے ہین نہ کہ فرشتے
ہان ہماری لیی یہ امر کس طرح قابل غور و فکر ہوگا کہ ہم کیا ہین؟ اور ہمارا پایہ اقتدار تمام موجودات عالم مین
کس درجہ کا ہی؟ اور کس قسم کی مہذب و شریفانہ زندگی ہماری شایان شان ہی؟

برو و بنرید مژدہ فسون مدم حافظا کہ زین فسانہ وُ افسون مرا بسے یاد است

الحاصل یہ تو سب کچھ ہوا اور گذرا صدہا بندی خدا بنی اور نزارون کوتہ فہمون نی جھلا بگین بہر بہر کر سند رسالت
پر قدم رکھتی بڑی بڑی مہاتما اور ہوا مین اُڑ اُڑ کر بتلانی والی سیدا ہوئی مگر اب دیکھنا یہ ہی کہ ان نی نفوس
کی حریت آزادی اور مساوات فطرت کو قایم و برقرار رکھنی کیواسطے خاص طور پر اوس محسن عالم نی
اور خدای واحد کی بھیجے ہوئی جلال رسول منبع فطرت انسان اور برگزیدہ رہنمای ذات عالی صفات کو
دربار ایزدی سی کیا کیا ارشاد ہوتا ہی اور یہی بات ہمارا موضوع بیان ہے چنانچہ جب اوس ہادی محترم
نے ان نی افہام کی اس غلطی کا خطرناک انجام معلوم کیا کہ قومین اپنی اپنی ہادیون اور رہنماؤن کو شریک
الوہیت بنانی یا خدا اور خدا کا بیٹا سمجھنے سی علمی عقلی تباہیون اور اخلاقی ناتوانیون مین جا پڑی ہین
تو اوسیے ارشاد ہوتا ہی

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول لکم
انی ملک ط ان اتبع الا ما یوحی الی ط قل ھل یستوی الاعمی والبصیر
افلا تتفکرون ۝ پ ۷ ع

ای پیغمبر ان لوگون سی کہو کہ مین تم سی (یہ) نہین کہتا کہ میری پاس خدا کی خزانی ہین اور نہ مین غیب جانتا ہون
اور نہ مین تمسے کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون (لوگو) مین تو بس اوسی حکم پر چلتا ہون جو اللہ
کیطرف سی میرپر وحی کیا جاتا ہی ای پیغمبر ان لوگون سی کہو کہ کیا اندھا اور انکہ والا برابر ہو سکتے ہین؟
کیا تم لوگ اتنی بات بھی نہین سمجھ سکتے (کہ ان ان ہی اور مین بی ان ہی ہون)

اسکے بعد نہایت ہی صاف کھرا اور حریت آفرین یہ ارشاد حق سنایا جاتا ہے

وان کذبوک فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا
بری مما تعملون ۝ پ ۱۱ ع

ای پیغمبر اگر تجی یہ لوگ تمہ وعظ و پند جھٹلائین نہ مانین تو اونسے کہدو کہ میرا کیا مجھی اور تمہارا کیا تمہین
تم میرے اعمال کے ذمہ وار نہین نہ مین تمہاری افعال و کردار کا ٹھیکہ دار

ان ارشادات الہیہ کی بعد ایک موقعہ پر نادانون کی اصلاح خیال و حال کیلیے خدا کا ارشاد ہوتا ہی

Marfat.com

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر
ان كنتم لا تعلمون ٥ پ ۱۴ ع ۱۲

اور اے پیغمبر ہمنے تم سے پہلی بی ان ن ہی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے اور اون پر ہم اپنا کلام وحی کرتے تھے
(سو ان منکرون نادانون سے کہو) کہ اگر تمہین یہ حقیقت معلوم نہ ہو تو آسمانی کتب و صحایف پڑھنے
پڑھانیوالی لوگون سے پوچھ دیکھو

اس ارشاد حق کی بعد ان نی غلط فہمیون اور اقوام قدیم کیطرح مسلمانون کی فطری شرافتون کی اصلیتون کو نمایان
اور زیادہ مفصل کرنیکے لیئے ذیل کا ارشاد حق سنایا جاتا ہی جو اوسوقت نازل ہوا تا کہ قوم مین
کسیکو بھی آیندہ مردم پرستی کی ذلت اور اپنی فطری پستی کا زوال انگیز خیال قایم کر لینے کا موقع نہ رہے

قل انما انا بشر مثلكم يوحى اليه انما الهكم اله واحد ٥ فمن
كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا
پ ۱۶ ع ۳

اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ مین تو تم ہی جیسا ایک بشر ہون مجھ مین اور تم مین فرق ہی تو بس اتنا کہ میری پاس خدا
کیطرف سے وحی آتی ہی کہ تمہارا معبود وہی ایک خدا اکیلا معبود ہی تو جس کو اپنی اللہ سے ملنے کی آرزو ہو
تو اوسی چاہیے کہ نیک اعمال کا خیال رکھی اور کسی چیز کو اللہ کا حصہ دار یا شریک نہ بنائی

ایک مقام پر ان نی نفوس و قلوب کو اوہام باطلہ سے آزاد کرنیکے لئے پھر ذیل کا ارشاد حق سنایا جاتا ہی

وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر ان كنتم
لا تعلمون ٥ وما جعلناهم جسدا لا يأكلون الطعام وما
كانوا خالدين ٥ پ ۱۷ ع ۱

اور اے پیغمبر ہمنے تمسے پہلی بھی ان ن ہی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے اور ہم اپنا کلام اون کیطرف وحی کرتے تھے
لوگو! اگر یہ بات تمہین حیرت انگیز یا نادر معلوم ہوتی ہی یا یہ کہ تمہین معلوم نہین تو ان اہل کاریی جاننی والون
سے پوچھلو اور ہم نے پیغمبرون اور رسولون کی ایسے جسم نہین بنائی تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہون
اور نہ وہ لوگ اس عالم اعمال مین ہمیشہ رہنے والے تھے

ایک مقام پر پھر اسی قسم کا ارشاد حق فرمایا گیا ہے

وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه ..... انه
لا اله الا انا فاعبدون ٥ پ ۱۷ ع ۱

اور اے پیغمبر ہم نی تمسے پہلی جب کبھی کوئی رسول کہین بھیجا تو اوس پر ہم یہی حکم وحی کی ذریعہ نازل کرتی رہے
کہ ہمارے سوا کوئی معبود نہین تو لوگو ہماری ہی فرمان برداری کرو

ہم پہلی عرض کر چکے ہین کہ خدائی غیر اللہ خواہ کسی ہستی اور چیز کو مسجود بنایا جاے اور اوسی اپنا معاون و مددگار قرار دیدی
لیا جاے خواہ وہ دیوتا ہون خواہ ان ن خواہ مہاتماؤن کی صفین ہون اور خواہ اولیاؤن کی قطارین
ان ن اپنے کرنے سے فطرت تریف کی ذاتی شرافت حریت اور اوس سعادت آفرین ہمت سے محروم ہی

Marfat.com

جوکہ اللہ کی ذات برحق کو بفیض علم وعقل جان مان کران ن کو بڑی عمدگی سی درستی اعمال وخیالات کیساتھ حاصل ہوتی ہے اور یہ ظاہری کہ ان ن جب کسی قریبی یعنے نظر آنیوالی ظاہری مددگار کے بھروسہ پر تکیہ کر لیتا ہی تو اوسکے عزائم و خیالات مین کمزوریان بھی شروع ہوجاتی ہین یعنے وہ سمجھنے لگتا ہی کہ خدا نخواستہ اگر فلان کام بگڑ گیا یا کوئی آفت آئی گی تو میرا فلان دوست مدد غیر دیوتا یا معین ومیاور میری خبر لیگا یہ غلط بھروسہ ان ن کو سست کاہل اور سہل پسند بنا دیتا ہی اور پھر وہ یہ چاہنے لگتا ہی کہ میرے تمام کام خود بخود میری کسی رفیق کی رسوخ واثر یا زبان کی کہنے سننے سی انجام پاتے رہن تو بہت ہی بہتر ہو حتی کہ یہ خیال عجیب عجیب طریقون سی ان ن کو شاہ راہ صداقت سی کھسکا کھسکا کر آہستہ آہستہ بالکل ناستا لودا ست الوجود احمق پادر ہوا وہم پرست اور مخبول بنا دیتا ہی اور ان ن اپنی تمام شاندار انسانی صفتین آزادیان اور شرافتین کھو بیٹھتا ہے اور یہ حالت بھی نہایت ہی بری اور شرکانہ ہی اسی لیئے قرآن پاک نے اپنی کامون کو خود انجام دینی اور دلکو مضبوط واستوار رکھنے کیلئے توحید مطلق کی برکت تعلیم دی اور شرک وبطلان یا اصنام وعناصر دیوتاؤن اور انسانون کی پرستشون سی ان ن کو سختی کیساتھ بار بار روکا اور طرح طرح سی سمجھایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

ویوم یحشرھم وما یعبدون من دون اللہ فیقول ءانتم اضللتم عبادی ھؤلاء ام ھم ضلوا السبیل ٥ قالوا سبحانک ما کان ینبغی لنا ان نتخذ من دونک من اولیاء ولکن متعتھم وابآءھم حتی نسوا الذکر ج وکانوا قوما بورا ٥ پ ۱۹ ع ۱

اور جسدن خداوند لوگون کو اپنی پاس بلائیگا اور اون کی وہ غیر اللہ معبود بھی جمع ہونگی جنہن یہ لوگ پوجتے رہی تو انکی معبودون سی پوچھا جائیگا کہ کیا تمنے میرے بندون کو تمنے گمراہ کیا تھا ؟ یا یہ آپ ہی آپ رستہ بھٹک گئے تو اون کی وہ معبود عرض کرینگے الہی خداوند تو پاک ذات ہی ہم تو خود تیری مخلوق تھے ہمین یہ بات کسی طرح زیبا ہی نہ تھی کہ ہم تجھی چھوڑ کر اپنا کارساز کسی اور کو بناتی تو ہم ان لوگون کی کارساز بننے کا دعوای کیونکر کرسکتے تھی بلکہ بات یہ ہوئی کہ تو نی ان لوگون کو اور ان کی بڑون کو آسودگیان بخشین اور یہ ناشکری ہوکر ایسے جاہل ہوگئے کہ تیری یاد اور (تیری عظمت توحیدی) کو بھلا بیٹھے اور یہ خود بخودی ہلاک ہونیوالی لوگ تھے

اسکے بعد قرآن پاک ان ن کو اوسکی فطری آزادی اور حریت کی حقیقت کو زیادہ نمایان اور واضح کرنیکے لیئے خدائی واحد معبود برحق کا ارشاد ذیل پہنچاتا ہے

فقد کذبوکم بما تقولون فما تستطیعون صرفا ولا نصرا ج ومن یظلم منکم نذقہ عذابا کبیرا ٥ پ ۱۹

ای ترک کرنے اور اپنی فطری آزادی کو برباد کردینی والو تمہاری ان فرض کردہ کارسازون نی تو تمہاری دعوون کی برخلاف کیا تو اب نہ تو تم تمہاری عذاب کو ٹال سکتے ہو اور نہ کسی سی مدد لی سکتے ہو لوگو ! اسی طرح تم مین سی جو لوگ المنافقون بتون اور قدرت کی کرشمون کو شریک خدا بنا کر اپنی طالف حریت نفس نا طقہ پر ظلم کرینگا ہم اوسی انجام کار عذاب شدید کا مزا چکھا ینگے (یعنے وہ لوگ خود ہی ذلیل ہونگی)

Marfat.com

سرکش کی محبوب و معذور اور ناتوان و ضعیف بنا دینے والی کیفیتوں کو بیان کر کیلئے بعد ہادیان دین کی پرستش کی وہم کو مٹانے اور ان کے قلوب و نفوس کو آزادی آبادی (Liberty) لفٹ اپ کرنے اور انسان اپنی فطرت و شرافت کی وقار و شرف کو سمجھنے کے لائق بنانے کیواسطے ذیل کا ارشاد فرمایا جاتا ہے تاکہ لوگ پیغمبروں اور مذہب کے ہادیوں کو غیر معمولی نوعیت یا فوق الفطرت قسم کا انسان سمجھکر ناتوانی اور علمی عقلی پستی کیطرف نہ گرجائیں

وما ارسلنا قبلك من المرسلين الا انهم ليأكلون الطعام ويمشون في الاسواق ط وجعلنا بعضكم لبعض فتنة ط اتصبرون وكان ربك بصيرا ٥ پ ١٩ ع ١٧

اور اے پیغمبر ہمنے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہمنے تم تین ایک انکو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ قرار دیا (مسلمانو تم اب بھی کافروں کی ایذاؤں پر صبر کروگے یا نہیں یعنے سکون و تحمل سے اپنی اندرونی قوتوں کو کام میں لوگے یا نہیں؟

اسکے بعد ایک مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر سناتے ہوئے ان کی نفوس و قلوب کو توہمات سے آزاد کرنے اور سماوات کی دولتوں سے بہرہ یاب ہونے کی کوشش ان آیات کیصورت میں کی گئی ہے

واذ قال ابراهيم لقومه اعبدوا الله واتقوه ط ذالكم خير لكم ان كنتم تعلمون ٥ انما تعبدون من دون الله اوثانا وتخلقون افكا ان الذين تعبدون من دون الله لا يملكون لكم رزقا فابتغوا عند الله الرزق واعبدوه واشكروا له اليه ترجعون ٥ وان تكذبوا فقد كذب امم من قبلكم ط وما على الرسول الا البلغ المبين ٥ پ ٢٠ ع ١٤

(اور اے پیغمبر ابراہیم کی حالات لوگوں سے بیان کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ لوگو خدا ہی کی فرمانبرداری کرو اور اوس سے ڈرو اگر تم سمجھو تو تمہاری حق میں توحید پرستی بڑی خیر و برکت کی بات ہے مگر تم تو خدا کو چھوڑ کر بس بتوں کی پوجا کرتے ہو اور جھوٹی ڈھکوسلی دل سے بناتے ہو (مگر) وہ لوگ جو خدا کو ایک طرف چھوڑ کر غیر چیزوں کی پرستش کرتے ہیں اون غیر اللہ ہستیوں کو تو کیلو رزق و روزی دینے کا ذرا اختیار بھی ہیں تو لوگو! تم روزی ہی اللہ سے مانگو (یعنے اللہ کے سوا کسیکو ہی مشکلکشا اور حاجت روا نہ بناؤ) اور اوسیکی اطاعت کرو اوسکی نعمتوں کا شکر بجالاؤ کیونکہ تمہیں اوسی کیطرف لوٹ کر جانا ہے اور اگر تم اس نمایاں صداقت کو نہ مانو اور جھٹلاؤ تو غیر پہلی قومیں بھی ایسا کر چکی ہیں رسولوں کی ذمہ تو ازلی صداقتوں کا صاف طور پر لوگوں تک پہنچا دینا ہے اور بس

الغرض قرآن پاک شروع سے آخر تک خدا کی جلال توحید کی حریت آفرین بیانات اور شرک و بطلان کی ذلت سے لبالب ہے اگر پیغمبروں کی حالات سے بھرا پڑا ہے اسلام نے شرک کو اسی بنا پر نظام عظیم فرمایا ہے کہ ان نے شرکانہ تصورات و خیالات و جذبات کیساتھ دنیا میں کبھی ترقی و کامیابی اور آزادی و مساوات کی فطری اقتدار کی مبارک راہ کو پا نہیں سکتا ان نے کو جب تک یہ علم حاصل نہ ہو کہ وہ بالکل آزاد ہے اور جب تک یہ بات اوسکی سمجھ میں نہ آجائے کہ اوسپر خدا کے سوا کسی کا قبضہ نہیں وہ نہ تو اپنی قوتوں کو جان سکتا ہے اور نہ اوسے علمی عقلی

اس آیت کا نزول چونکہ کفارون جاہلون اور مشرکون کی جاہلانہ تصورشون کی وقت ہوا جبکہ وہ ابتدا میں توحید پرستون کی خلاف اپنی نادانیون سے آمادہ فساد و ستیز تھے اور ان حضرت کو کہا کرتے تھے کہ یہ کیسا رسول ہے جو ہماری ہی طرح کھاتا پیتا اور بازارون میں پھرتا ہے اور پھر مسلمانون کی خلاف نرا رہا شورشین اور آشوبیان کرتے تھے ان حضرت اگرچہ اپنی ذات کو نہایت ہی عجیب قسم کی الوہی شانون کا وارث اور سرچشمہ نہیں بنا لیتے مگر آپ یہ بات اوسی عظیم الشان ہادی برحق کا پر نور ضمیر متقدس کیونکر گوارا کر سکتا تھا جو اسی قسم کی پر خود غلط خیالون احمقون اور خود بین گمراہون کی غلطیون کو دکھانے اور ان کی نفوس و قلوب کو ان نے شرکانہ تصورات سے آزاد کرنے

Marfat.com

اخلاقی اور عملی ترقیات کی راہین نظر آسکتی ہین انہین باتون کو سمجھ سمجھ کر اقوام عالم راجہ پرستی کی تحقی نظام حکومت کے
کینیڈی کو بدلکر آئینی اور جمہوری طریق حکمرانی کو پسند کرتی جاتی ہین ہندوستانی سیلف گورنمنٹ کو
روتی ہین انہین ملتی اور نہ ملیگی جبتک کہ وہ اپنی نزدیکا شترک ورزیون اور خودغرضانہ چالبازیون کو چھوڑکر
راہ راست پر نہ آئین کسی نیک نفس انسان نے کیا خوب بات کہی ہی کہ جبتک کسی قوم کو اپنی ناجائز جذبات
اور دل ودماغ پر حکومت کرنی نہین آتی اوسی ان قوم پر حکمرانی اور اللہ کی دولتون پر کامرانی کہان
نصیب ہوسکتی ہی ہندوستان کو فلسفہ ویدانت کی غلط شدہ روحانیت کا سفید کپڑہ گھن کیطرح
کھاگیا جب وہ بی جان کمزور اور ناتوان ہوگیا بت پرستی گورپرستی مردم پرستی اور قسمت پرستی کی
مشرکانہ وہم نی اوسکے انجر پنجر ڈھیلے کردی تو اوسی دیمک ہی چمٹ گئی یہ کوئی ان ہونی بات نہین
ہوئی دنیا مین قدیم سے ایسا ہی ہوتا چلا آرہا ہی لاتبدیل لکلمات اللہ
مگر اب دیکھنا یہ ہی کہ دنیا کی اوس عظیم الشان مصلح ۔ ریفارمر اور خدا کی سچے رسول کی ان نون کو
غیر اللہ تمام ہستیون سی مٹاکر صرف اللہ ہی کو ماننی اور اوسکے نظام وآئین کو سمجھنے اور اوسکی فرمان
برداریان کرنے کی جسقدر علم آموز اور عقل افزا ربانی ہدایات سنائی ہین کیا یہ محض اسواسطے
ہین کہ خدا کی بندی خوبصورت مالاؤن اور تسبیحون کو ہاتھ مین لیکر گنگنا تے رہین ؟ اور کیا
توحید مطلق کی شاندار تعلیم جسپر اسلام کا مدار ہی دنیا بھر کی انسانی نوع کیواسطے آسمانی برکتون
اور علمی عقلی سعادتون کا سرچشمہ ہین ؟ کیا ایک قادر مطلق خداوند واحد کو ماننی اوراوسکی
نظام وآئین کی پیروی کرنیکا طریقہ قابل ترمیم ہی ؟ کیا اسل عقیدہ اور دین سی کوئی بہتر دھرم
دنیا مین اور بہی ہوسکتا ہی ؟ کیا اسلام ترقی ورفعت کا مانع ہی ؟ کیا اسلام ان ن کو
مردم پرستیان اور جاہلانہ اوہام عجیبہ کی پابندیان سکھاتا ہی ؟ کیا اسلام نے تمام نبیون اور
اماروں رسولون اور رہنماؤن کو انسانی مساوات فطرت کی مساوی درجہ پر رکھکر دنیا بھر کے
اوہام پرستون کی طلسمات نہین توڑی ہین ؟ اور کیا ان نون کو اوسنے کامل آزادیان اور حریتین
عطا نہین فرمائی ہین ؟ ای خدا کی بندو خدا ہی کی جلال سی ڈرکر کچھ تو سوچو

ساقی ز نور باده برافروخت جام ما　　مطرب بگو که کار جهان شد نظام ما
ما در پیاله عکس رخ یار دیده ایم　　ای بی خبر ز لذت شرب مدام ما

بیشک جس رسول اور خدا کی مکمل واکمل ان ن روحی فداہ نے دنیا مین ان نون کی علمی عقلی برکتون اخلاقی
اور عملی سعادتون دماغی اور دلی آزادیون کیواسطے خدائی ذوالجلال کی ازلی وابدی صداقت
لا الہ الا اللہ کی صورت مین پھیلائی اور ان نون کو ابلہ فریب خود پسندون اور جاہلون

Marfat.com

کی دام تزویر سے نکالکر براہ راست خدا کی سیدھی راستہ پر ڈالدیا وہ ہمارن کے بیواسطے بلاشبہ واجب الاحترام ہی کاش لوگ
اس سیدھی سی بات کو سمجھتے کہ اوس برگزیدہ انسان اور سچی نجات دہندہ کا نصب العین کسقدر صاف اور ارفع ہے
اوس منتظر فطرت اور راز دار قدرت نے نہ تو کبھی انا الحق فرمایا نہ کبھی من خدایم کی نعرہ لگائی نہ کبھی
سبحانی ما اعظم شانی کی گیت گائی مگر فرمایا تو یہی کہ لوگو الا لا الہ الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً
زید آنجناب کے منہ بولے متبنّی بیٹے تھے بوجوہ چند جنکی مطلقہ بی بی کو آپ اپنی حرموں میں داخل کرنیکے لئے معذور تھے
مگر جب یہ خیال آیا اور اس خطرہ کو محسوس کیا کہ مبادا قوم میں ہماری تعلق ابوی کے سبب بیٹوں کی پرشش
شروع نہ ہو جاوے اور کسیکو یہ کہنے کا وہم یا گھمنڈ نہ ہو کہ ہم رسول اللہ کی بیٹے ہیں یا رسول اللہ ہمارے
باپ تھے تو ایک نیا راستہ قوم کی ذہنیتوں کیواسطے پیدا ہو جائیگا ایکو بالقائی وحی آگاہ کیا گیا کہ وہ
قوم کو خدا کا یہ حکم سنا کر خبردار فرمادیں تاکہ مسلمانوں کی آزادیاں بحال رہیں اور مساوات قایم رہے

ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
وکان اللہ بکل شیءٍ علیما ۵ پ ۲۲ ع ۲

لوگو ا محمدؐ تم میں سے کسیکے بھی باپ نہیں (یعنی یوں مسلمان مرد یہ نہ کہیں کہ محمد ہمارے باپ ہیں) وہ تو بس خدا کے رسول ہیں
اور خطوں کی مہر کیطرح تمام انبیاء کی بعد میں آئی اور اون سبکی تصدیق کرنیوالی سمجھیں پس ایسی حالت میں زید کی
باپ کیونکر ہوں اور یہ خیال لوگوں کو کیونکر پریشان کرتا ہے اللہ تمام چیزوں کو حال سے واقف ہے

الغرض قرآن پاک کی عقل افزا آیات اسلام کی صداقت آموز بیان توحید حق کی حریت بخشیاں اور دین فطرت
کی مساوات نمایاں ایسی چیزیں ہیں کہ دنیا انہیں بھلا سکے یا کوئی سمجھدار مسلمان ہی انکو پس پشت ڈال سکے
مگر افسوس کہ مسلمان اسلام کو پامال اوہام کرتی کر دی اپنی تمام خصوصیتیں آزادیاں اور پاک بافتیاں برباد
کر بیٹھے اور مردم پرستی آخر ان میں پھیلی سو پھیلی اور بزرگی و فضیلت کیلئے صرف سید ہونا کافی سمجھا جانے لگا
ہماری خیال میں اس احساس و خیال ہی کا پیدا ہونا مسلمانوں کی عملی عقلی علمی اخلاقی اور تمدنی زوال و انتشار کا باعث
ہوا ہی حالانکہ سچی صلحای اسلام اور عرفا و کاملین نے ان حقیقتوں کو بوجوہ احسن بیان کر دیا کہ سبکو اپنا اپنا بھگتان
بھگتنا پڑیگا خاندانی فضیلتیں باپ دادا کی خیالی بزرگیاں کچھ بھی وقعت نہیں رکھ سکتیں پدرم سلطان بود میں
ہم سلطانم کا فلسفہ علم و عقل کی رو سے کسی جگہ بھی عزیز و گرامی نہیں ہو سکتا

نکلیہ بر جائی بزرگان نتوان زد بگزاف مگر اسباب بزرگی ہمہ آماده کنی (حافظ)

Marfat.com

پرم آتما خداوند کی سچی دھرم اور معبود برحق کی دین فطرت کی خلاف اسی قسم کی خودستائیان هندوستان مین برهمنون اور پنڈتون نی شروع کر رکھی تھین مساوات فطرت کی خلاف اونهون نی قوم کو ارفع اور متبدل چار طبقات پر تقسیم کرکے اپنی ٹانگ هر یهی سب کے اوپر رکھی برهمن چھتری - شودر اور ویشش اور روحانیات کی انتهائی استغراق کی بعد چھوت چھات کو بهی نهایت ضروری قرر دیا جو خدا کی عطا کرده انسانی تراوت نفس اور مساوات فطرت کی بالکل برعکس قومون کو اونچ نیچ کی سیر هیر مین ڈالکر ان نون کو جاهل و مغرور بنا دینی والی تعلیم هی اور اهل هند کی علمی عقلی زوال مین اس تعلیم و خیال کا بهت اثر هے

مگر دین برحق اسلام نی انسانون کی فطری ترف آفرینش کو اپنی عمیق اور بصیر نظرون سی دیکهکر اس بالکا تیا لگایا که کوئی انسان بجنس بالذات نهین هان محض بجنس بالصفات هو سکتے هین اور یه نجاست علم و تعلم کی اشاعت عام سی دور هو سکتی هی جهالت سی بڑهکر کوئی شی ناپاک نهین چنانچه اسی راز اسلام اور رمز فطرت کو آجسی کئی سال پهلے ظهور اسلام کی بعد محض اسلام هی کی برکت یورپ نی سمجها انگلستان نی قوم کی جابر بادشاهون کو قتل کی فتوی دیکر خود هلاک کیا اور پوری آزادی نفوس یا مساوات کو رواج دیکر اپنی حکومت کی بنا مین قایم کی

بتدریج اسلام کی اسی شاندار خصوصیت کو جاپان نی اپنی گوتمی اصول روحانیات کی خلاف عقل و علم کی برکت سی سمجها امریکه اور چین مین بهی اونچ نیچ کا هیولائی غرور پامال عالم هوکر ره گیا لیکن توحید مطلق کی اثرات حریت اور مساوات کی یه وه اعلی انعامات تهی جنهین اوس هادی برحق رسول محترم کی ذات عالی صفات نی ارشادات الهیه کی واجب التسلیم بیانات کیا تهے قل یا محمد انما انا بشر مثلکم اور پهر ما کان محمد ابا احد من رجالکم کا فرمان حق سبحانی هوا یه پرشکوه ارشاد برحق سنادیا که لوگو!

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ٥

وهی ذات پاک خدای برتر دنیا مین تمام چهوٹی بڑی گوری اور کالی انسانون کیواسطے لایق اطاعت و عبادت هے جسنے اپنی رسول محمد کو هدایت تام اور دین برحق دیکر دنیا مین بهیجا هی تاکه خدا کا یه دین فطرت اسلام اپنی سچی برکتون حریتون آزادیون اور حق بیانیون سی تمام ادیان اقوام پر غالب هو جاهلون اور مشرکون کو خواه برا هی کیون نه لگے -

صدقت یا رسول الله خدای برحق کی یه سچی خبر آج تیری هدایات کی هم آهنگ بن بن کر دنیا بهر مین آزادی نفوس اور مساوات حقوق کیا تهے ظاهر و آشکارا هو رهی هی بڑا هی کور باطن اور کور مغز هی وه انسان جو اس هدایت کو آنکهون دیکهکر بهی جهٹلائی اور دین برحق سی منه پهیری یا لوگون کو اپنی هی برائیون کی نغمے سنائی

غلام نرگس مست تو تا حدار اند — خراب باده لعل تو هوشیار اند
گذار کن بصبا و بنفشه زار ببین — که از لطاول زلفت چه شوگوار اند

Marfat.com

روم میں مقدس پوپ اک تثلیث روحانیت پر کرامت نمایاں کر رہی ہیں اور مسلمانوں میں ہی دین برحق اسلام
کی شوکت آموز یوں کو بھولکر قرآن پاک کی تعلیمات حقہ کی خلاف صدہا کلمہ گو راہب لگیرے فقیر نئی سوئی برکت فروشان
کرتے دیکھی جاتی ہیں مگر سچ کہنے والوں کو ابھی تک ملحد اور کافر کہا جاتا ہی دین پاک کی حقیقت کے شیدائوں اور خدا کے
جلال توحید کی شمع عالم افروز کی پروانوں کو نفرت سی دیکھا جاتا ہی ایسے لوگ خدا کی حکمتوں سی ہر زمانی میں موجود رہتی
ہیں لیکن جنہیں نور بصیرت سی کچھ بہرہ حاصل ہو وہی حق شناس اور خداترس نفوس جانتی ہیں کہ کفر اور اسلام میں
صحیحہ مابہ الامتیاز کیا کیا ہیں یا یہ کہ اسلام پاک کا نصف العین انہی حق بیانیوں سی کن کن علمی عقلی اخلاقی روحانی اور
تمدنی برکات عظیم ہیں ازلا ابدا آپیوستہ ہی اون لوگوں کو کوئی کافر کہے گنہگار سمجھی مگر وہ جانتی ہیں کہ اگر یہی حق
پرستی اور آزاد بیانی کفر اور معصیت سمجھی جاتی ہی تو چشم ما روشن دل ما شاد" سب تی لوگ اللہ ہی کی پاس جاتا ہی
عارف شیرز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ پر جب اسی قسم کی حق بیانیوں پر بعض بزرگان قوم نی کوتہ نظری سی
کفر و الحاد کی فتوی لگائی اونہیں رندو اوباش اور آوارہ مزاج کہا گیا تو وہ پاک باطن بزرگ بھنڈی دل سی
قوم کی ستم ظریفیاں دیکھتا رہا اور جب اوسی دین پاک اسلام اور بانی اسلام روحی فداہ کی لگ حق نمائیوں کا
خیال آتا اور اپنی فہم سلیم سمجھی ہوئی اسلامی حریت نفوس اور کلام پاک کی سچی مفہومات کو سامنے رکھتا تو خوش ہوہوکر
کہنے لگتا - "در رہ عشق فلان ابن فلان چیزے منیست" اور جب انہی تذلیل کی باتیں سنتا تو فرماتا

نصیب ماست بہشت ای خداشناس برو کہ مستحق کرامت گنہگاران اند"

غالبا قوم کی اس بیہوش حافظ قرآن خواجہ حافظ گاگناہ علمای شیرزی اوس وقت یہی قرار دیا ہو کہ اوسنے اوس
ہادی پاک رحمۃ العلمین خاتم النبیین رسول کو رائج الوقت روحانیت کی مطابق احمدی عوض احمدنہیں کہا
بلکہ اپنی رندانہ اور مستانہ اشعار میں کہا تو یہ کہ

ستارہ بدرخشید و ماہ محلس شد دل رمیدہ مارا انیس و مونس شد
نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ سبق آموز صد مدرس شد

صدقت یا رسول اللہ

نگاہ توجہ پسرا بی بعاشقان بپیوند کہ علم بی خبر افتاد و عقل بی حس شد

ای قوم کی بزرگوارو! صوفیو! اور مقدس بزرگو! ہمارا حق ہی کہ ہم آپ لوگوں کا احترام کریں اور کرینگے ہمارا فرض ہی کہ
ہم آپ صاحبوں کو عزت کی نظروں سی دیکھیں اور دیکھینگے لیکن قرآن اور خدای قرآن کی زندہ کلام پر غور کرو اور
اپنی ذات بابرکات کو اتنا لمبا چوڑا نہ بناؤ کہ قوم میں ہمیشہ غیر معتدل کشاکش حیات ہی جاری رہی بال کی اتنی
کھال نہ کھینچو کہ بال ہی فنا ہوجائی شمس العلما مولانا حالی ہی خوب فرماتی ہیں

دھوئی کی ہے اے رفارمر حیا باقی گیڑے پہ ہی جب تلک کہ دھبا باقی
دھو شوق سی کپڑے کو پہ اتنا نہ رگڑ دھبا رہی کپڑی پہ نہ کپڑا باقی

Marfat.com

ای قوم کی مقدس رہ نماؤ ہمین تمہاری ضرورت کا احساس ہی "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کی ہدایات کیلئی تمہاری بغیر قوم کیسی کام کی ہینن مگر انہی حلقہ نشینون سی صاف کہدو کہ وہ آپ لوگون کیلئی تقدس اور روحانیت کی وہ پر و بال نہ بنیاتی ہین جن کی آور ز پرواز کی اوہام مین یہودیون اور عیسائیون نی خدا کی مقدس ان ن مسیح کو بی پر و بال محض اپنی منہ کی پھونکون سی اڑا کر دکہا دیا اور ابہی تک وہ یہی بی پر کی اڑا رہی ہین دین برحق اسلام نی باحیائی مساوات و آزادی اعتدال کیساتہ علم و عقل روح و جسم کی تمام ضرورتین بیان کرکے جو صراط مستقیم دنیا مین قایم کی ہی اوسکا قایم رکہنا آپ ہی لوگون کا خاص فرض اور کام ہی لہذا اپنی فرائض کی عالمانہ اہمیتون کو سمجہو اپنی ذمہ واریون کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگاؤ یا اہل الکتب لا تغلوا فی دینکم الا بالحق کی ہدایت حق پر غور کرو السماء رفعہا و وضع المیزان کی عقل آموزیون کو دیکہو الا تطغوا فی المیزان پر نگاہ کرو اقیموا الوزن بالقسط و لا تخسروا المیزان کی با وزن گران مایگی کو جانو حقایق قدرت پر نظرین ڈالو اور فبای الاء ربکما تکذبان کا لحاظ رکہتی ہوئے خدای واحد کی قایم کردہ نظام عالم اور آئین حیات کی خلاف چلنے اور جینے کی غلط کوششین نہ کرو

تایید حق اوس رسول برحق روحی فداہ کا یہ سنایا ہوا پیغام حق نہ بہولو کہ انما انا البشر مثلکم اپنی نسبت کو نظر مین رکہو اللہ کی سچے ضابطون اور علم آموز قاعدون کا سمجہنے پڑا ہوا دفتر معارف "عالم مظاہر" حقایق قدرت کی ایک ضخیم کتاب ہے اسی بچون کا کہیل نہ سمجہو بلکہ بیان کی ہر چیز کو دیدہ ہوش و عقل سی دیکہو اور "ما خلقت ہذا باطلا" کی عالمگیر دانش آموزیون پر اللہ کا شکر کرو مگر عملی شکر نہ کہ محض لسانی صرف الحمد للہ کہتی رہنے سی اللہ کا حق شکر ادا نہین ہوسکتا بلکہ اللہ کی پیدا کردہ دولتون اور نعمتون کو کام مین لیکر اللہ کی بتر مشکور بندون نوع انسان کی علمی عقلی اقتصادی اور اخلاقی اور تمدنی مشکلات ہستی کو حل کرو تو تمہاری تسکین بہی آسان ہوجائیگی یہی مفہوم ہی اس ارشاد پاک کا اعملوا آل داود شکرا و قلیل من عبادی الشکور ہ

ہمین وہ کتاب پاک دی گئی ہی جسکے ہوتی اپنی حقوق فطرت مساوات حریت نفوس اور فرائض انسانیت کو جانینی اور اون پر عمل پرا ہونیکے لئی دنیا بہر کو نہ کسی دوسری کتاب کی ضرورت ہی اور نہ کسی نئی مرسل مہدی اور مسیحا کی ہان تعلیم و علم اور قرآن پاک کو سمجہکر پڑہنے کی ضرورت ہی اور بس

ہم احمدی عزیزان قوم کو اپنا عزیز سمجہتی ہین لیکن ہماری یہ حیرت بہی کبہی دور نہ ہوئی کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم نی خدا کی زندہ کلام کی ہوتی بیس ۲۰ سال کی عرصہ دراز تک مرگ مسیح کو ثابت کرنی اور اپنی رسالت کو منوانے کی جسقدر کوششین فرمائی ہین وہ انہون نی اپنی شخصیت کی کس اہمیت کو سمجہکر فرمائی ہین ؟ واقعی مسلمانون کی عام اسلامی بی خبری نی بڑی بڑی عجیب گل کہلائی ہین حالانکہ بات یہی کہ "بندگی باید سمیبز زادگی در کار نیست" قوم کی لاکہون افراد اب تک انی متوفیک و رافعک الی پر سرسری آرا بیان کرتے رہی مگر کیا مسلمانون

Marfat.com

نی قرآن پاک مین خدا کی اس قول ناطق کو کبھی سنن پڑھا یا کسی سنن دیکھا ؟

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَائِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝ پ ۱۷ ع ۳

اور اے پیغمبر ہمنے تم سے پہلے کسی بشر کیواسطے ہمیشگی سنن رکھی پس اگر تم مرجاؤگے تو کیا یہ لوگ (جو نادانی اور باطنی تیرگی کی سبب تمہاری موت کی تدبیرین کرتے ہین) ہمیشہ رہنے والے ہین (بات تو یہی) کہ ہر ایک جاندار آخرکار موت کا مزا چکھیگا اور ہم تو بندون کو بُری بھلی حالتون مین رکھکر آزماتے ہین اور آخر کار سبکو لوٹکر ہماری طرف ہی آنا ہے (یعنے اس دار و گیر اجل سے کوئی کہان بچ سکتا ہے)

الحاصل مرزا صاحب کا ذکر خیر تو جملہ معترضہ کی طور پر آگیا اور وہ بھی مسلمانون کو خوب گرما گئی جس قوم کی وہ نبی ہی وہ تو خاموشی سے اپنا کام کرتی رہی الا مسلمان کیونکہ انہین حمیت اور نجات کی سمت آز روہی اوسکی آواز خواہ کسی ساز مین بلند کی جائی برابر اٹھیگی مرزا صاحب نے جاتی جاتی "شری کرشن" جی کا روپ بھی دھارا خدا بخشے آدمی خوب تھے حسن بن صباح کی تعلیم "حلول روح" اور اوتار پرستی کی دلدادہ بچھے شراری کو پھر چمکا گئی مگر مسلمانون یہ خوب یاد رکھو کہ تمہاری نجات اور تمہاری تمام سعادتین تمہاری اپنی ہی پاس ہین

تمنے حصول آزادی کی ذوق مین کڑی بھاری کمبل اوڑھے صحرا نشینان اور بادیہ پیمائیان ہی کین کہین سر گھٹوا کر چار ابرو کا صفایا کیا کہین بری گھر اور اپنی پارسا صفت بی بی کو بچون سمیت چھوڑ کر آزادی کی تلاش کی لیکن سچ پوچھو تو یہ سب طریقی خلاف اسلام پابندیون اور بی انتہا تکلفات کو پیدا کرنیوالی ثابت ہوئی دین برحق اسلام نی تو تمہین لگا بندھا کر راہبانہ زندگی کیطرف نہی بٹایا تھا مگر تمنی ذوق آزادی مین نہ خدا کی کلام کی پروا کی نہ اوس ہادی محترم روحی فداہ کی مقابل زندگی پر نظر ڈالی اور آخر کار سخت پرتپاہیون نباہیون اور ذلتون مین آرہے مگر کیا ان ن اپنی فطرت کو جھٹلا کر بھی کہین آرام پا سکتا ہے؟

قدرت الہی بلکہ خود اوس قادر مطلق نی ان ن کی جائز آزادیون کی تمام سامان بافراط ہر جگہ پیدا کئی ہین خلوت اگر عمدہ پر لطف چیز ہی تو وہ اسی جلوت مین ہونی چاہئی اور ہو سکتی ہی آزادی اگر ایک نعمت ہی تو اوسی بی عقلمند انسانون کیطرح انہین پس و پیش بکہری ہوئی علمی عملی عقلی اخلاقی اور تمدنی ضروریات حیات کی ہجوم مین تلاش کرنا چاہی اگر وہ تمہاری دل مین ہین تو خارجاً کہین بھی ہون اور سب جگہ ہی

تمہارا نفس ناطقہ اگر اپنی حریت کا طالب اور دوسرون کی بی جا غلامیون سی ذلت و ندامت محسوس کرتا ہی تو اوسی اللہ کا مطیع بناؤ اوسی اوسکے آستانہ عالی پر جھکنا سکھاؤ خدا کی ضابطون اور قاعدون کو سمجھکر اپنا دستور العمل بناؤ سب چیزون سی کام لو مگر جی کسی سی بھی نہ لگاؤ دل پر ناسمجھی اور جہالت نی تو پردہ تو جو حجابات کثیف ڈال رکھی ہین اونہین خلوص قلب سی خدا کا زندہ کلام پڑھ سکتے خود اپنی ہاتھون سی اٹھاؤ اور تم خود بڑی عمدگی سی اٹھا سکتے ہو

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است رفتن بہ پای مردی ہمسایہ در بہشت

قرآن پاک مین عیسی علیہ السلام کی انتقال یا موت کی بابت اور بھی کئی آیات موجود ہین ماسوا اون کے قرآن پاک یہ ارشاد حق یعنے کل نفس ذائقة الموت اور کل من علیہا فان اس امر پر کافی روشنی ڈال سکتا ہی کہ عیسی علیہ السلام بحیثیت انسانی اس کلیہ سی مستثنی نہین ہو سکتے رہا یہ کہ وہ واقعی آسمان پر موجود بیٹھے ہوئے ہین یہ عقیدہ فی الاصل اسلامی نہین بلکہ عیسائیون ہی کا ہے مگر اون کی دوبارہ آنے کا خیال بھی دایرہ اسلام مین داخل ہوگیا بعض انہین عیسائیون کا ہی جو عہد رسالت مصطفوی کی ایام یا انکی رحلت کی بعد حلقہ توحید مین اور اپنی بعض روحانی جذبات و خیالات کو چھوڑ نہ سکے لیکن قرآن پاک کی سورہ مریم مین عیسی علیہ السلام کی حیات و موت کی متعلق جو بیان ہی اوسکو بغیر کسی واسطے خاص طور پر قابل غور و فکر ہے جبکہ یہودیون نے بغیر نکاح اور بیاہ کو کنواری مریم کو ولادت مسیح کیوقت بری الفاظ سی مطعون کرنا شروع کیا تو انہون نی کہا کہ لوگو جو کچھ پوچھنا ہو اس امر کی بابت اس مولود مسعود ہی سی پوچھلو اور چونکہ وہ ایک بڑی باہوش اور سعید روح تھی مسیح علیہ السلام کی گود ہی مین سی جواب دیا جسکو قرآن پاک نے ان الفاظ مین بیان فرمایا ہی

Marfat.com

ہر ایک کار نیک اور زندگی کی فرض کو اوسی خدائے پاک کا کام سمجھکر انجام تک پہنچاؤ اوسیکو معبود و مسجود مانون سب
انسانون کا احترام کرو سب سے بے خلوص خاطر ملو کسیکو بری منشورت نہ دو خواہ تمہارا مخالف اور دشمن ہی کیون نہ ہو
ہاتھ پر حیوانی سے مزا تو بہت آتا ہی لیکن اسلام کی سکھائی ہوئی حریت اور مساوات فطرت کا لحاظ کرتے
ہوئے ہر انسان کو محترم سمجھو ہر انسان کو باعتبار انسانیت دیکھو نہ کہ باعتبار مذہب اور قومیت اپنی فضیلتون
اور بڑائیون کا گمان بھی دل مین پیدا نہ ہونے دو اپنی کامون کو بس لگتے خود انجام دینے کی مردانہ کوشش کرو
اپنی جسمی تکالیف سے جی نہ چراؤ مشقت و محنت کا کام آپڑے تو مت گھبراؤ وہ تمہاری اسی کمزوری اور
بری عادت کو دور کرنے آتا ہی کہ تم محنت و مشقت اور جفاکشی سے گھبراتے ہو دنیا مین واقعی مشکل اور
ناممکن کوئی بات سنن صرف ہمت و علم کی ضرورت ہی لہذا خود تکالیف اٹھاؤ مگر دوسرون کو آرام پہنچاؤ
تو تم واقعی خدا پرست حق شناس آزاد اور با اقتدار اسلامی جماعت احرار کی ایک فرد ہو ورنہ
تمہارا رنگ خواہ کتنا ہی سرخ و سپید اور تمہاری وجاہت و حالت کیسی ہی پر تمکنت اور دلفریب کیون نہ ہو
تمہین اسیر و پیم مبتلای حبل پابند شرک و کفر اور بندۂ حرص و ہوا پیٹ کا غلام اور نفس کا خادم سمجھا جائیگا
جہان بیٹھو ایک ذوق صداقت تمہاری دل مین موجود ہو جب اٹھو اچھے خیالات اور نیک جذبات لیکر اٹھو جس جگہ
جاؤ جہان پہنچو خدائے ذوالجلال کو ہمیشہ اپنی ساتھ اور اپنی ہر احساس و خیال فعل و کردار کا علیم و بصیر سمجھو کسیکی برائی
اور کسیکی دل آزاری کی منصوبون کو دل مین جگہ نہ دو جس کام کو شروع کرو نیک ارادے اور پاکیزہ نیت سے
شروع کرو اگر تمہارے خیالات عاقلانہ جذبات ہوشمندانہ اور عزائم نیک ہین تو مہورت اور شگون
مت تلاش کرو تمہارے کامون کا انجام یقیناً نیک ہوگا لیکن اگر بدی کرنا چاہتے ہو تو ٹھہر جاؤ اور سوچو
کہ تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ اور یہ خوب یاد رکھو کہ کوئی برا کام برا فعل اور ایسا نہ حرکت اگر تم سے مبارک گھڑی
اور متبرک دن مین بھی ہوگی تو اوس گھڑی کی سعادت اور یوم سعید کی اچھائی تمہین تمہارے جاہلانہ عزائم و خیالات
اور بری افعال و اعمال کی سزا و پاداش سے ہرگز نہ بچا سکیگی جو کچھ بوؤ گے وہ کاٹوگے یہ اللہ کا قانون اور اوسی
ہستی برتر کا قائم کیا ہوا نظام عالم ہی جس مین کسی قسم کی تبدیلی نہ تو ہوئی ہی اور نہ آئندہ ہوگی
تمہین جہاں جھک کر اگر سلام کیا جائے تو اپنی بڑائی کی فریب مین مت پھنسو کوئی تمہارے ہاتھ اور پیر چومنا چاہے
تو دین برحق اسلام کی سکھائی ہوئی مساوات فطرت کا احترام کرتے ہوئے ایسا کرنیوالے کو نہایت نرمی اور اخلاق
سے سمجھا دو کہ اوس کی ضرورت نہین کیونکہ تمام فضائل و کمالات اور شرف و اعزاز کی سب مدارج اوس رسول
محترم ہادی مجتبیٰ کی ذات عالی صفات پر ختم ہو چکی ہین جسنے بارشاد حق ہر انسان کی جائز آزادی اور مساوات
کا لحاظ رکھتے ہوئے انما انا البشر مثلکم کی نہایت صاف اور سچی صدائین بلند کی ہین صدقت یا رسول اللہ
تمام صفات کاملہ انسانیہ کا وہی ایک مکمل نمونا اور پورا مظہر خدائے پاک نے دنیا کی ہدایت کے لیے نوع انسان کی اوس اندرونی
تاریکیون اور ظلمت پرستیون کی زمانہ مین پیش کیا جبکہ ان فون کی نفسی طبقہ کی آزادیان اور مساوات فطرت کی برکتین

Marfat.com

بتون اصنافون قدرت کی برتریون اور مقدس پیوپ کی خود نمائیون کی بدولت مینے تباہ و برباد ہو رہی تہین اور کسیکو کھلی سندون اپنی قوت بازو سی کام کرنی اور قدرت کی دولتون سی کام لینی کا احساس تک نہ تھا

پیر ما گفت خطا بر قلم صنع نرفت　　آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد

مسلمانون قرآن پاک وہ مقدس اور علم و حکمت کی اسرار سکہانیوالی بی نظیر کتاب ہے جو دنیا مین اوسی پر صداقت قلب سلیم کی ذریعہ خدائی برتر یتے نازل فرمایا اور وہ انسانی قلوب کو جہالت و ظلمت کی تاریکیون سی نکالی اور نور علم و عقل کی پر فضا راسون پر ڈالنی لیلیے اوسدن تک کافی ہی جبتک کہ اس کرہ ارض پر جیند و پیرند اور انسان و بہایم سب موجود ہین خدا کی معرفت اور اللہ کی پہچان اتنی مشکل و دشوار برگز نہین جتنی کہ ای عزیزان قبوم خود تمہین نی سمجہہ رکہی ہی ہم ذیل کی مضمون مین اس بات کو دکہانا چاہتی ہین کہ قرآن پاک نے کیسی خوشگوار اسلوب بیان اور انداز کلام کی حصول عرفان و معرفت کی کٹھن منزل کو سہل و آسان بنایا ہے لیکن حصول دانش و عقل کو ہمی خود ہی خدا کی ارشادات کو یکسو کرکی دشوار و مشکل بنالیا

صبح خیزی و سلامت طلبی چون حافظ　　ہر چہ کردم ہمہ از دولت قرآن کردم

وسائل عرفان اور قرآن

دوسرا حصہ

رموز عالم دانستم بیاد مصحف رویش
کتاب عشق حق صد نشوکت دنیا و دین دارد

توحید الہی کی خصوصیتون پر بتون اور آزادی بخش سعادتون کو بھلا دینی کیا ہم شرک و بطلان یا غیر اللہ اصنام و عناصر اور موجودات کی پرستشون سی انسانی طبائع و قلوب پر جس قسم کی اوہام انگیز اور دنایت آفرین اثرات عجیبہ مسلط ہو جاتے ہین اون کی حقیقت آشکارا و نمایان ہی لیکن یہ سوال قابل تفصیل و بحث باقی رہتا ہی کہ جس ہستی برتر کو واحد و یکتا ماننی کی سران ن کو علماً عقلاً اور عملاً سخت ضرورت ہی اوسی کو نکر جانا پہچانا اور سمجہا جائے اسی قسم کی تذبذب مین پڑی ہوئی کسی دل نے اپنی جذبات و خیالات کا اظہار ان الفاظ مین کیا ہے

زاہد بہ نماز و روزہ ربطے دارد　　میخوار بہ جام و بادہ ضبطے دارد
معلوم نشد کہ یار مسرور بکیست　　ہر کس بہ خیال خویش خبطے دارد

اس مین شک نہین کہ اوس خالق کائنات خدا کی کنہ ذات کوئی انسانی دماغ یا نہین سکتا ان ن جو ن اوس محیط خاک و افلاک ہستی اور بی ہمہ و بامہہ قادر مطلق کی ذات و صفات مین انہماک و استغراق کرنا ہے ایک پریشان سکوت اور حیرت آفرین کی خاموشی کی گہرائیون مین بی حس و حرکت ہو کر ڈوب جاتا ہی پھر الہی ہستی کی شناخت کیا اور معرفت کیا ؟ بہت ہی کمزور دماغ انسان تخیل کی اس عمیق غارون مین پڑ کر گم ہو گئی ہین اور اگر نکلی یا اتہی ہی تو اون کی زبان پر نور لا النور، سمیع لا السمع اور بصیر لا البصیر کا ورد تھا اوس ذات پاک کی حیرت فروش دل آویزیون کو دیکہہ سمجہکر لکہنی والون کی بہت کچہ لکہا اور کہنے والون نی بہت کچہ کہا مثلاً

Marfat.com

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم — وز ہر چہ گفتہ اند شنیدیم و خواندہ ایم
محاسب تمام گشت بہ پایان رسید عمر — ما ہمچنان در اوّلِ وصف تو ماندہ ایم
سعدیؒ

عنقا شکارِ کس نشود دام باز چین — کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را
گیسوئے تار بر فروزی گیسوئے نور میے نمائی — بخدا ترا چہ گویم کہ نہ اینی و نہ آئی
حافظ

حمید

واقعی اوس باجلال وجبروت خداوند کی پرشکوہ رفعتین اور اِن فی فہم و ادراک کی پستیان اِسی امر کی متقاضی ہین کہ اِن اوسکی کنہ ذات کی تلاش و جستجو کے خیالِ عبث سی باز رہی بات تو یہی ہی کہ وہ جیسا کچہ ہی اوسکی حمد وثنا اور اوصاف و تعریف کیلئے اِن کی خزانہ ادراک و فہم مین الفاظ ہی نہین اور بحیثیت بشری ایک بڑی سی بڑی بجہ کا اِن ہی بالاخر یہی کہنی کو معذور ہوگا کہ ما عرفناک حق معرفتک و ما عبدناک حق عبادتک "عاکفانِ کعبہ جلالش بہ تقصیرِ عبادت معترفند و واصفانِ حلیہ جمالش بہ تحیّر منسوب" ہان وہ خود ہی کلام کری تو کری اور محراب قاب قوسین او ادنیٰ کی اسرار کھولے تو راز کھلے بہر کیف اوسکا جاننا بظاہر جسقدر دشوار و مشکل ہی معناً کچہ ایسا محال ہی نہین لیکن اوسکی شناخت اور معرفت کو اگر سر دست ہم دشوار و مشکل ہی مان لین تاہم اوسکی عبودیت کا اقرار تسلیم اور اوسکا ماننا نہایت ضروری اور آسان ہی دنیا مین تمام اِن نوع کی عقلین کبھی اور کسی زمانہ مین ایک درجہ کی نہین ہوسکتین یہ تفریق افہام ہمیشہ رہیگی اور مذہبون کی جنگ زرگری بہی غالباً ہوتی ہی رہیے لیکن وہ لوگ جو اوس کی چون و چگون لطیف و الطف ہستی کو کسی بحث و تکرار اور دلیل و حجت کی لبغیر مان کر اوسکے احکام کی عاقلانہ پیروی کرنے کو جانِ ایمان سمجہتے ہین مبارک ہین اور اُون کی معرفت کا یہی درجہ ہی کہ وہ اوس خدائ حی الذی لایموت کی ارشادات پر گردن نیاز خم کی سر ڈالی چل رہی ہین اُنکا انجام بہی یقیناً بخیر اور مستقبل بہتر ہوگا جتنا وقت کہ وہ خدا کی ذاتی اور صفاتی خصوصیتون کی اسرار باطنی کی موشگافیون مین خستہ تج کرکے پریشان ہون بہتری کہ بی چون و چیرا نیک کام نیک ارادی اور نیک سعی کیواسطے ہر وقت کمربستہ رہین اور یہ لوگ بنی خدا اُن متقی اور مآل اندیش سمجہی جاتی ہین خدا کی ذاتِ پاک واقعی ایسی چیز ہین کہ اِن کی سمجہ اوس تک رسا ہو اور ساری دنیا کی بندی ایک ہی وقت مین اوسی جان سکین مگر دلی سکون قلبی امن اور روحانی اطمینان کی چونکہ اِن کو ضرورت ہی اور وہ امن خدا کو ایک مانی سمجہی کے بغیر حاصل نہین ہوسکتا اسلیئے خدا کی ذات خود ہی مختلف زمانون مین ایسے برگزیدہ نفوس کو مبعوث عالم فرماتی رہی ہے جو اوسکی توحید مطلق کے سچے گواہ اور اوسکے نظام و آئین کی رازدار تھے اِنہین مقدس انسانون کی زبانون پر خداوند خدا نے اپنا پاک کلام رکہا اونہین فہم سلیم کی دولتین عطا کین اور علم و عقل کی بیش از بیش نعمتون کا وارث بنایا تاکہ وہ

Marfat.com

اوس قادرِ مطلق خداوند پرم آتما نارائن نرنکار نبگھوان خدائی دو الجلال کی قائم کردہ نظام و آئین کی سہل العمل تشریحات فرما کر اوسکے بندون کو امن و سلامت اور برکت و سعادت کی سیدھی راہ پر ڈالین اور انہین عاقلانہ طرزِ حیات کی بے سود کشاکش سے نکالین خدا کی اسرارِ علم و حکمت کی ترجمانیان فرمائین جاہلون کو اون کی بے اعتدالیون پر شرمائین مآلِ کار کو یاد دلائین اور بیکار و البتہ حیوانی بندون کو کام مین لگائین یہی مقدس نفوس دنیا مین نبی مرسل اور پیغمبر کہلائے اور وہ تمام پاکیزہ نفس افرادِ نوعِ بنی آدم نون کیواسطے واجب الاحترام انسان ہین

عرفان کے معنے کسی چیز کی شناخت اور پہچان کے ہین مگر فلسفۂ اسلام کی اصطلاح مین "عرفان" کا لفظ خاص طور سے شناختِ الٰہی کے مفہوم مقدس مین استعمال ہوتی ہوتی خدا کی معرفت کے مضمون و بیان کیلئے مخصوص ہو چکا ہے اور عرفان کا لفظ سنتے ہی ایک خواندہ مسلمان فوراً سمجھ جاتا ہے کہ اس سے خدائے واحد کی شناخت اور پہچان مراد ہے عرفان ۔ معرفت ۔ مُعرِّفی لتعارف عارف معروف یہ سب الفاظ ایک ہی مصدر کی مختلف صیغے ہین اور یہ ایسے عام الفاظ ہین کہ اسنے ملک کا ہر پڑھا لکھا ان بن بلا امتیاز مذہب و قومیت سمجھتا ہے زمانہ سنین ماضیہ سے بہت کچھ آگے بڑھ آیا ہے مگر خدا کی معرفت اور اوسکی عرفان کی پر ذوق دلون مین اوس بن دیکھی ذات کی آتش محبت اپنا کام برابر کر رہی ہے خاصکر ہندوستان جو روحانیات کا گرویدہ اور الٰہیات کا عاشق ہے یہان گیان دھیان روحانیات کا انہماک اور عرفان و معرفت کی جذبات و خیالات کی جو قدر و منزلت ہے وہ غالباً دوسری ممالک مین نہ پائی جائیگی دھرم دین اور مذہب کی دل آویز آوازین ہندوستانیون کا طرۂ امتیاز ہین اور ہم اہل ہند کا واقعی یہ ایک فخر ہے کہ ہم سچائی ۔ صداقت سچ اور ستیہ پر جان دیتے ہین مگر کاش ہمارا حال اس خیال کے مطابق ہوتا اور ہم سب باہمی محبت و ہمدردی خلوص و ایثار اور اتفاق و اتحاد سے اس امر کو عملاً بھی ثابت کرتے کہ ہم یقیناً صداقت کی جان نثار اور سچائی کی والہ و شیدا ہین ہماری صدہا اختلافات اس دعوی کو بہت کمزور کر دیتی ہین اور دنیا کی بہر کی قومین ہماری اس لسانی خدا پرستی اور صداقت پسندی پر خندہ زن ہوتی ہین اور کہتی ہین کہ ہندوستان مذہبی خیالات کا دنگل اور عارفانہ جذبات کا اکھاڑا ہے اور بس

یہ سچ ہے کہ خاکِ ہند سے کبھی بڑی بڑی حق شناس نفوس اوٹھی اور بڑی بڑی عالی حوصلہ مردانِ باصفا پیدا ہوئے جنکی باتون کو پڑھ سنکر قلوب اندر ہی اندر ناگفتنی علمی اور روحانی لذتین محسوس کرتے ہین مگر اس مین بھی شک نہین کہ موجودہ حالت کیا باعتبار روحانیات اور کیا بلحاظِ جسمانیات ایسی قسم کی ہے کہ متمدن اور مہذب ممالک کے لوگ ہندوستانیون کی قسمت پرستیون غلط مہمیون اور ابلہانہ روح فرسائیون کو دیکھ دیکھ کر مضحکے اڑائین یلیچھ کا گھناؤنا لفظ جسے ہمارے ہندو عزیزان وطن "لا الہ الا اللہ" کہنے والون کیلئے استعمال فرماتے تھے آج وہی لفظ سیاسی اور اقتصادی ملحقات کیساتھ عام طور پر تمام ہندوستانیون کیواسطے دنیا بھر مین "غیر مہذب" کی اصطلاح سے استعمال ہو رہا ہے اسٹریلیا نائال سوتھ افریقہ اور مغربی ممالک مین جو سلوک ہندوستانیون کیساتھ ہوتے

Marfat.com

اونکا علاج نہ یہان کی سمادھیان ہر ہنیوالی مہاتما پرشون سی ہوسکتا ہی اور نہ خدا کی معرفت وعرفان کی اسرار بابلی
کے راز داروں سی ان دونون سی الگ ایک تیسرا گروہ ہی جو زمانہ کی مقتضیات کو پہچان کر زمانہ کا ساتھ دینی اور
اپنی بگڑی حالتون کو سدھارنے کیواسطے کچھ عملی رنگ اختیار کر رہا ہی لیکن اون مین ہزارہا افراد صداقت کی حقیقی
نشانون سی کسی قدر بیگانہ فیشن کی دلدادہ اور تہذیب یورپ کے عاشقان زار ہوکر اخلاق و محاسن کے سچے
جوہرون سی معرا پائی جاتی ہین انکا نصب العین اگرچہ پہلی فریق سی نظار زیادہ نمایان اور شاندار ہی مگر اوسکا انجام
بھی مادّی کشاکشون کی المناک اور آئیوالی خطرات بعیدہ سی خالی ہین اور سچ پوچھو تو یہ تمام روشنین آئین فطرت
کی تناسب توازن کو بھولنی اور عرفان ومعرفت کی عاقلانہ خصوصیات صداقت کو گم کردینی کا نتیجہ ہین ورنہ
خدا کی شناخت تمام جھگڑون کا سدباب کردیتی ہی علم کا فیض تمام اختلافات کو دور کردیتا ہی اور سچائی کو سمجھ لینے
سی انسانی دلون اور دماغون مین ایک پرسرور امن پیدا ہوکر اونکی تمام علمی عقلی حسّی ادراکی اخلاقی اور
تمدنی قوتون کو متحرک اور مصروف کار کردیتا ہے اور لوگ پھر خود بخود رفعت وترقی کی مبارک منزل پر
پہنچنے لگتے ہین قومون کی عروج وزوال کی حالات قدیم سی ہمین ان کیفیات کا حال منکشف ہوتا ہی جن سی قومین
بنتی ہی کائنات مین بنتی بگڑتی اور اٹھتی سنبھلتی چلی آتی ہین اور وہ صرف خدائی ذوالجلال خالق برتر
معبود واحد حیّ القیوم خداوند کی صحیح پہچان اور اوسکی قائم کردہ نظام عالم کی عاقلانہ فہمید ہی

اسی فہمید اور پہچان کو فرداً فرداً دنیا مین خدا کی تمام برگزیدہ نفوس اور حق شناس انسانون نے
بایام مختلفہ ظاہر ہوکر تازہ اور زندہ کیا تمام الہامی نوشتے او مقدس مذہبی کتابین اونہین انوار عقلیہ اور علمیہ
کو لیکر اترین جنکی روشنی سی انسان کو سلامتی وامن اور کامیابی وخوشحالی کی تمام مبارک راہین نمایان
طور پر نظر آنے لگتی ہین مگر افسوس کہ وہ مقدس نوشتے اور واجب الادب کتابین علمای مذاہب کی اپنی ہی
خیانت قطع وبرید اور فرض کردہ دقیق تجرید کی باعث اپنی سچی عرفان آموزیون سی بہت کچھ الگ ہوتی چلی گئین
اور مختلف انسانی افہام کا اشتراک تخیل اونکی مایہ ناز تعلیم توحید کی اہم خصوصیت کو لیے ڈوبا
حواشی متن کیساتھ ملادی گئی اپنی اپنی ذاتی شوشگافیون کو اصل کیساتھ ملحق کردیگیا اس تحریف کی باعث
جملہ اصل الاصول توحید ہی پامال اوہام ہوگئی لوگون کی غلط فہمیون کی باعث ستارون درختون پتھرون
ہزارہا دیوتاؤن حیوانون اور ان افیون تک ستایش ونیایش کا وارث ومستحق قرار دیدیا توحدا
کی سچی معرفت اوسکی ہوشمندانہ پہچان اور اوسکی ذات واحد کا عاقلانہ عرفان کہان قایم رہ سکتا تھا؟
علمای مذاہب کے ہاتھون دانستہ یا نادانستہ یہی سلوک ویدون زبور توریت اور انجیل کیساتھ ہوا قرآن پاک نے
منجانب اللہ دنیا کی ایک نہایت ہی عظیم الشان رہنمائی ذریعہ اپنی بے لاگ تعلیمات سی نوع انسان کی تلافی مافات
کی تھی مگر اوسکی طرف سی بھی انسانی نگاہون کو قدیم روحانیت کی غلط انداز مجردانہ نظرون نے ہٹا دیا

Marfat.com

جسطرح اقوام قدیم مین ربانی نوشتون کی معنومات اور سعانی ومطالب کو انسانی سمجھون اور عقلون کی اختلاف نی مختلف زمانون مین
اُلٹ پلٹ کردینی کا کام انجام دیا ایسے ہی قرآن پاک کی بعض حاملون نی توانی خودغرضانہ تمناؤن اور جاہ طلبیون کی آرزؤن کی
دانستہ اور کوتہ فہم جہال یا نام نہاد رہنماؤن نے نادانستہ سہواً اِس علم وعقل حکمت اور دانش کے گنجینہ کو پامال اوہام کرکی خدا کی سچی
معرفت اور اوسکے عاقلانہ عرفان کی تمام خصوصیتین معدوم کردین اور خدا کو ایک ماننی والی مسلمان علم وعقل کی رازدار مسلمان
اور خدا کی تمام نعمتون برکتون دولتون کی وارث مسلمان دماغی مغالطون اور دلی الجھنون مین الجھتی آخر اوس گڑہی مین گری جو
خدا کی سچی شناخت کو بھولجانی اور اوسکے عرفان وحقایق کو غلط کردینی سے خود بخود قومون کی ترقی مینے نمودار ہوتا ہی

لیکن اِن تمام موجودہ پریشانیون اور مسلمانون کی علمی عقلی اور عملی اخلاقی پستیون مین منجانب اللہ اطمینان بخش اور قابل
تسکین ہی کہ قرآن پاک جس پر اسلام اور خدا کی دین برحق کا مدار ہی وہ شروع سی آخر تک اپنی تمام تعلیمات حقہ کیساتھ
محرفات سی پاک اور اِن کی تحریفات سی بالکل الگ جون کا توں موجود ہی اور اوسکی آیات مقدسہ مین کسیکو بھی
اپنی رنگ آمیزیون کی ہمت نہ آجتک ہوئی ہی اور نہ آئندہ ہوگی متن اور منزل من اللہ تمام احکام مسلم وسالم رہینگے
صدہا مفسرون نررون محدثون اور خواہ وہ کیسی ہی عجیب وغریب استدلالات کرجائین لیکن وہ قرآن پاک کی
نمایان توحید نمایون اور صداقت آموزیون کو ہرگز ہرگز بدل نہین سکتے اور یہ خدا کا خاص فضل اوس معبود واحد
کا مخصوص فیض اور قادر مطلق خالق کائنات خداوند حی القیوم کی زندہ کلام کا معجزہ ہی مسلمان خواہ نررون
مرتبہ گرین اور اٹھین خواہ کتنی ہی ٹھوکرین کھائین اور دُون مین خواہ کیسے ہی عجب آموز افراد پیدا ہون مگر خدا
کا یہ نور مبین ہدایات حقہ کا دفتر آسمانی اور زمینی برکات نامتناہی کا خزانہ اور انسان کی تمام علمی عقلی اور
اخلاقی عملی تمدنی سعادتون کا سرچشمہ قرآن پاک موجود رہیگا اور جبتک یہ موجود ہی اسلام کا عالمتاب
آفتاب توحید اپنی تمام سچی معرفت نمایون اور حقیقی عرفان آموزیون کی روح پرور شعاعون کی ضیا بخشی علم وعقل کیساتھ
دنیا مین فیض بخشیان فرماتا رہیگا اور ان حالتون کی ہوتی توحید الہی کی شمع شبستان عالم کی پروانے اور نغمہ
ہائی عرفان حق کی مستانی مسلمان" کوئی وجہ نہین کہ مٹ سکین! ہان باطل مٹیگا لغویات فنا ہونگی
جہالت معدوم ہوگی مفروضات باطلہ کی گھٹائین اور اوہام کی بادل نور صداقت کی بجلیون سی ادھر ادھر
فضائی نامتناہی مین گم ہوکر رہ جائینگی اور خدا کا جلال توحید اپنی پوری دل افروزیون کیساتھ کائنات مین
زندہ وپائندہ موجود و برقرار رہیگا اور یہ مسلمانون کیلئے آونکی شاندار مستقبلون کا ثبوت ہی

مٹ جائیگا جو باطل حق آشکار ہوگا ہم بہی فنا نہ ہونگی گر روی یار ہوگا

بہرکیف خدا کی شناخت اور اوسکے عرفان کا مضمون ہر اسیے شخص کیلئی جو اوس قادر مطلق خداوند ذوالجلال اور دلون
مین ارتباط ومحبت شوق وذوق کی جان پرور جذبات پیدا کرنیوالی ہستی برتر کا خیال واحساس رکھتا ہی نہایت ضروری
اور لائق غور وفکر ہی اور سچ تو یہ ہی کہ جب تک خدائی واحد کی معرفت اور اوسکے آئین ونظام کی سمجھ انسان کو
کسی مناسب حد تک حاصل نہو عاقبت تو عاقبت اِس دنیا مین بھی آدمی امن وآسائش کا منہ نہین

خاتمہ رسالت کا مضمون
خدا گانہ طور پر قابل بحث وبیان ہے
لیکن تتمہ رسالت کی صدہا بڑہین
مضمون کی علاوہ قرآن پاک کا
موجود رہنا بھی اس امر کی قوی
شہادت ہی کہ آئندہ کسی نبی
اور مرسل کی ضرورت نہین کیونکہ
جبتک کوئی ایسا انسان عالم مین
مبعوث نہ ہو جو لوی الہامی اور
آسمانی کتاب علیحدہ طور پر نہ لائے
اور پھر یہ کہ وہ قرآن پاک سے
فائق وبرتر بھی ہو ہرگز خود کو
باعزاز رسالت ومنوت دنیا
کے لئے مینے پیش کرنیکا حقدار
نہین اور نہ طار ہے کہ اب تک ایسا
کوئی شخص طور انتخاب مفخر موجودات
رسول صلعم روحی فداہ کی رحلت
کی بعد سی پیدا نہین ہوا اور نہ ہو
مین ایسے لوگ پیدا ہوتے رہینگے
جو معارف علمیہ اور حقایق عقلیہ
کو واضح کرتے رہین اور ان نون
کو اسلام کے سچی عرفان کی راہ دکھاتے
سچی مساوات فطرت اور حریت نخوتی
کی اوسی سطح مرتفع پر لاتے رہین جسکو
قایم رکہتی کیواسطے خود خدا نے
قل یا محمد انما انا بشر مثلکم و
ما کان محمد ابا احد من رجالکم

Marfat.com

دیکھ سکتا خدا کی سچی شناخت اوسکے عرفانِ حقائق ہی کی بعد اِن کو دنیا مین انسانون کیطرح رہتی سہتی بیٹھتے اُٹھتے
کلام کرتے چلتے پھرتے اور اپنی فرائض حیات کو انجام دینی کا سلیقہ ہاتھ آتا ہی اگر یہ نہ ہو تو اِن مضغہ گوشت
یا چند سیر لوتھڑون ٹڈیون اور خون کی قطرون کا مجموعہ ہی اور بس

جان بی جمالِ جانان میل جہان ندارد ہر کس کہ این ندارد حقا کہ آن ندارد

بنا برین ہر آسمانی کتاب اور مذہب کے مقدس نوشتے نے حصولِ معرفت کی اہم مضمون کو سنایا اور بیان کیا ہی لیکن اِس سرچشمہ
بحث مین غلط فہمیون کی پیدا ہوجانی کی دقتین اُون خاص وجوہ بیانات سی نمایان ہوتی گئین جو مختلف ہادیان
مذاہب یا رہ نمایان اقوام کی مختلف زمانون اور زبانون کی باعث اظہار صداقت اور روشنی سعادت کیلیے
مختلف اقوام کو سنانی ضروری تھین مگر اس مین کچھ شک نہین کہ تمام سرگزیدہ نفوس انسانون فطرت کی مبصرون مرسلون
اور نبیون کا متفقہ اور اصولی موضوع کلام منجانب اللہ خدا کی توحید ہی رہا کیونکہ اسکے بغیر بات ہی نہین
بنتی ایک خادم یا ملازم ہی ایک سے زیادہ جسقدر آقاؤن کی ستائش و نمائش اور خدمت و اطاعت کا بار اپنی گردن
پر ڈالتا جائیگا اوسیقدر وہ تکلیفون سرگردانیون پریشانیون اور حیرانیون مین مبتلا ہوتا رہیگا چہ جائیکہ انسان
ایک سی زیادہ تین اور چار ہی نہین بلکہ کوڑیون اور درجنون معبودون یا دیوتاؤن کو خوش کرسکے

ہر زمانہ کی سیاسی ۔ تمدنی اقتصادی اور صنعتی یا تجارتی مقتضیات جداگانہ ہوتی ہین مگر مقتضائی توحید حق
اور اوسکی تسلیم کا تقاضا ایک ایسا اٹل ناگزیر اور دلکو پکڑ پکڑ کر بلا ہونے الا تقاضا ہی کہ جس سے کسی ذی ہوش اور مجدد ر
اِن کو کوئی چارہ کار نہین حیرت ہی اُون لوگون جو مادہ اور روح کی ازلیتون اور مسیح و مریم کی الوہیتون کے
خیالِ عجیب سے ۔ رہائی نہین پا سکتے جو کہ خود اُون کی مقتضائی فطرت ہی کی خلاف خیال ہی مگر

زلفش کہ یک زمانہ بہ یک تار مو بہ بست راہ نزد چارہ گر از چار سو بہ بست
تا عاشقان بہ بوی نسیمش دہند جان بگشود نافہ و در آرزو بہ بست

الغرض کسی مذہب و ملت کی مقدس کتاب خدا کی جلال و عرفان کی اذکار مجید سی خالی نہین پیرایہ بیان اور انداز کلام کا
مختلف ہونا ایک قدرتی بات ہی چنانچہ توریت مقدس آفرینش عالم کا ذکر اور ظہور ذاتِ باری کا بیان اِن الفاظ
مین کیا گیا ہے جو اپنی اندر خاص سے دل آویز اور معنی خیز ہے

تخلیقِ مخلوقات سی پہلی خداوند خدا کی روح پانی پر تیرتی تھی اوسنے اپنی پرجلال اور محبت بھری نگاہین ہستی
کی ہیولای ارتقا پر ڈالین تو سات دنون مین سب مظاہر و آثار نباتات جمادات حیوانات چرند اور پرند
بنکر تیار ہوگئی خداوند نی جو کچھ چاہا وہ ہوگیا مگر جب بقید مظاہر و آثار خدائی جسمانیات کی بہترین پیکر مین
ظاہر ہونا چاہا تو اِن کی صورت اختیار کی (اور پھر کارخانہ عالم مکمل ہوکر چلنے لگا)

گویا توریت تریف کی اسلوب بیان مین خداوند تعالی نے بنی اسرائیل کیواسطے جو فرمان روائی مصر (فرعون) کی جابرانہ حکومت
مین "یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکم" کی سخت تکلیفون کیساتھ ارزل و مبتذل خدمتین انجام دیتی دیتی انسانی

Marfat.com

شرافتوں اور خودداریوں کا احساس ہی کھو بیٹھی تھے اپنا فطری اقتدار مساوات سمجھنے کیلیے ان کی وجود کو اپنا جسم یا
مظہر قرار دیا تاکہ مردہ احساس بنی اسرائیل اپنی ذلتوں اور جابر و مغرور قبطی اپنی ستم شعاریوں کو سمجھکر امن و
سلامت کی راہ پر آئین اور دونوں فریق اپنی کوتاہیوں اور فطرت کی پامالیوں کو پہچان کر اون محاسن کاملہ اور اخلاق
عالیہ کی تکمیل پر سکین جو ان کی اشرف و غیب ہستی کیا تھہ ازلا ابداً مخصوص کیگئی ہین

عیسیٰ علیہ السلام کی مبعوث ہونی پر "عہد نامہ جدید" کا آغاز ہوا انجیل کی تعلیم شروع ہوی بنی اسرائیل جو ظہور مسیح
کے زمانہ مین بی انتہا مغرور شوریدہ سر خود پسند اور جابر و ظالم ہو چکی تھے اونہین اعتدال اخلاق پر لانی کیلیے یہ
سنایا گیا کہ کوئی تمہاری ایک گال پر طمانچہ ماری تو دوسرا بھی پھیر دو ایک میل بگار مین چلای تو تم دو میل چلو اور کوٹ
مانگی تو ممتیص بھی اتار کر دیدو یہ تعلیم اگرچہ خلاف فطرت معتدل تھی لیکن اس مین بھرگش گیر کہ بہ تیغ راضی شود کا
اصول مستتر رکھا گیا تھا تاکہ جابر بنی اسرائیل اعتدال پر آئین لیکن عرفان الہی کیلیے خدا کا انسانی وجود مین
جلوہ افروز ہونا چونکہ بنی اسرائیل توریت ہی کی تعلیم سے سن چکی تھے اسلیے وہ احبار کی دام تزویر مین پھر گمگئی
کیا تھے پھنسے اور وہی لوگ جب پیروان مسیح بنکر عیسائی ہوی تو کنواری اور مقدس مریم کے پیٹ سے عیسیٰ ع
کا پیدا ہونا شمند ناز پہ ایک اور تازیانہ ہوا" بنی اسرائیل کی بعد عیسائی بھی مردم پرستی کا شکار ہوگئی راہبون
نے وہ دسوم مچائی کہ دنیا بھر کے حصہ کا تقدس انہی کی دامنون مین باندھکر برکت فروشیون مین مصروف ہوگئی

عیسیٰ علیہ السلام کی بعد اپنی ٹھیک وقت پر اب اوس ہادی عالم منجی اعظم مبصر اسرار فطرت کا دور رسالت آیا جسنے
تائید الہی اپنی نہایت دور بین نظر سے منجانب اللہ اقوام عالم کی دنائتون پستیون اور جہالتون کی تمام وجوہ و اسباب پر
غور کرکے نوع انسان کو اصنام و عناصر کی ستائشون اور مردم پرستیون کی حماقت آفرین اوہام سے نکالنا
اور مساوات فطرت کی حق شناسیون کیساتھہ خدا کی عرفان ذات و صفات کی صحیحہ راہون پر ڈالنا تھا
تاکہ نفوس انسانیہ کی دنائت پسندیون اور اخلاقی عملی عقلی علمی تمدنی روحانی کی اعتدالیون کا قلع قمع
ہو جائی اور یہ اہم کام خدا کی خاص فیض کی بغیر محض انسانی دماغ و دل سے انجام پانا قریباً محال تھا اسلیے خدا نے
وقت معین پر اوس برگزیدہ نفس اور مکمل و اکمل انسان کی پاک روح پر فیضان سرمدی کا نزول فرمایا
صدور احکام کا سلسلہ قرآن پاک کی صورت مین شروع ہوا اور لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم
کی ہوشربا افزا تعلیم کیساتھہ انسان کو مظہر خدا یا اوتار بنانی کے عوض یہ ارشاد حق سنایا

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنہم فی البر والبحر ورزقنہم من الطیبات
وفضلنہم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا ٥

اور البتہ ہمنی انسان کو بزرگی اور فضیلت بخشی اور خشکی و تری مین اوسی مختلف سواریون پر سوار کیا اور
عمدہ عمدہ پاکیزہ چیزین اوسیے کھانی پینے کو عطا فرمائین اور اپنی مخلوقات مین سی بہت سی چیزون پر
اوسیے برتری بخشی

Marfat.com

سبحان اللہ یہی وہ پاکیزہ اور عقل افزا تعلیم قرآن جس پر غور کرنے سے انسان کی دل میں اپنے پیدا کرنیوالی خالق برتر اور مخلوقات کائنات پر شرف و برتری عطا کرنیوالی معبود کی معرفت شناخت اور اوسکے عرفان حقایق کی دروازے کھلتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ نہیں خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ اوسکی تریف مخلوق اور انسون سون خدا فی مجھے پیدا کیا ہے اور بڑی برتری بخشی ہے قوت نطق و بیان جوہر احساس و ادراک عطا فرمایا ہے اور میری فرائض تمام قسم کی مخلوقات سے بڑی ارفع اور بلند ہیں لہذا جس خالق کریم نے مجھے پیدا کیا ہے اوسکی معرفت حاصل کرون تاکہ مجھے میری فطرت تریف کی تمام فضائل عالیہ عقلیہ اور اخلاقیہ حاصل ہون اب یہ بات انسان تصور میں کیسے تدبر کیسا تہ سمجھ سکتا ہے کہ جن لوگون نے تعلیم موسوی کی مطابق خود کو انسان نہیں بلکہ خدا سمجھا اون کی منتہای عقل کی انحابات نے کیا کیا گل کھلائے کیسن اور اپنی اشرف الن نے فطرت کی کن کن فرائض کو بجایا یا ادا کیا اگر ان کا مظہر خدا ہونا توریت مین مذکور ہوا اور توریت کی علاوہ غالباً فلسفہ و مدانیت مین اس قسم کی انتارات موجود ہین جنکی وجہ سے عرفان الہی کا مضمون نہایت پیچیدہ اور عقدہ لاینحل بنتا چلا گیا اور انسانی قلوب مین ہزار ہا طرح کے مقدس خانہ برانداز اوہام پیدا ہوکر اوسکے جنگلون اور غارون مین بسکانے لگے لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ قرآن پاک نے ان تمام توہمات سے آزاد کرکے انسان کو عرفان الہی کی متعلق کیا کیا ہدایات فرمائی ہین یا اظہار حقایق اور معارف ذات کبریائی کی بیانات کیواسطے خدا کی اس مقدس اور واجب الادب کتاب قرآن نے کیا اسلوب و انداز اختیار کیا ؟

اس امر کو انسان کسی زیادہ تفکر کی بغیر سمجھ سکتا ہے کہ انسان ظاہری حواس خمسہ کی مدد سے کائنات کی ہزار ہا چیزون کو معلوم کرتا اور سمجھتا ہے یعنی مشاہدات سے اوسکے احساس و ادراک مین تصادم و حرکات کا سلسلہ پیدا ہوجاتا ہے اور پھر حواس باطنی ظاہری اسباب و آثار کے مظاہرون سے متاثر ہوکر معلولات مخفیہ تک پہنچنے کی علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی راہین ڈھونڈھ نے لگتی ہین اور یہ ایک فطری ۔ درست ۔ اور صحیح کیف انسانی ہے یا ایسا مکمل طریقہ ہے کہ اس سے بہتر عمدہ اور ان سے قوتون کو بیدار و متحرک کرنے یا کام مین لگانیوالا طریقہ ہے کہ اوسکے خلاف انسان کی علمی عقلی اخلاقی روحانی ادراکی اور تمدنی اغراض کی تکمیل اور حصول عرفان و علم کی مقاصد عالیہ کی معرفت کا کام بوجوہ احسن ہرگز انجام نہین پاسکتا

دنیا کی تمام نامور افراد مصنف متکلم موجد ۔ حکیم صناع آرٹسٹ ۔ واضعان قانون حق شناس حق گو بلکہ انبیاء علیہم السلام بھی اسی کائنات کی مظاہر و آثار اور عالم شہود و نمود کی محسوسات سے حسیات لطیفہ تک پہنچے ہین جنکی بدایات معارف و حقایق کی اعتبارات سے عرفان و معرفت کی خاص تعلیمات سے پیوستہ اور مخصوص تسلیم کی جاتی ہین حضرت ابراہیم کی محسوسات کی کیفیتون پر غور کرو انہون نے خدا کی اسی منظم کائنات کو بغور دیکھنے اور سمجھنے سے آخر اوس دولت بیدار معرفت الہی اور خدا کی نعمت توحید کو پالیا اور شرک و ضلالت سے بالکل قوم کو بھی منجانب اللہ گمراہیون سے نکالنے لیلیٰ ٹھہری ہوئی اور بالکل احرام قلبیہ کی طلوع و غروب اور لیل و نہار کی سیر و سیر سے ان کی دلون اور دماغون کی علمی عقلی ترقیات کی راہین پائین علوم و فنون کی نئی نظر اکتشافات کی دروازے نوع انسان پر کھلے اور انہین موجودہ اسباب و آثار کی نظارون سے انسان کی اوس وقت برتر حی القیوم معبود قادر مطلق خداوند ذوالجلال کی معرفت اور شناخت کی دولتین حاصل کین جو انسان دینی دنیوی برکتون اور علمی عقلی سعادتون کا سرمایہ ناز ہین

Marfat.com

ان حالات پر غور کرنے سے اس بات کا راز بڑی عمدگی سے کھل جاتا ہے کہ عرفان و معرفت کی دولت انسان کیواسطے جسقدر ضروری تھی خدا نے اپنی حکیمانہ انتظامات سے اُون تمام وسایل کا انتظام بڑی سہولت آسانی اور فراوانی سے دنیا میں مہیا کردیا اور کیون نہ کرتا جس خدا کو اپنی پیاری انسانی مخلوق کی جسمانی ضرورتون کا اسقدر خیال تھا کہ ساری کائنات کو انسان کی تمام ضرورتون کا گدام بنا دینے کے بعد انسان کو پیدا کیا نباتات جمادات اور حیوانات چرند و پرند پھل پھول اور صدہا قسم کے اناج غلہ جات اور میوہ جات مہیا کردینے پر بسبب اپنے کارخانہ عالم میں اپنی نایب حضرت انسان کو بھیجا کیا وہ خداوند الرحم الراحمین انسان کی روحانی سعادتون اور حصول عرفان و معرفت کے مقصد کو بھول سکتا تھا؟ ہرگز نہین چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا ذرہ ذرہ اور پتہ پتہ مین اپنی جلال ربوبیت کو نہایت دل آویز اور وجد انگیز نشانون سے مشتہر کیا اور اسقدر دولت ارزانی فرمائی کہ امواج سمندرون کی لہرون ریت کی ان گنت ذرّون اور خرام ناز سے رُک رُک کر چلنے والے دریاؤن ندیون کی ماپیون اور بارش کیا تھے زمین پر گرنیوالی قطرون کو اپنی کمال خلاقی اور جمال کبریائی کا آئینہ دار فرمایا فتبارک اللہ احسن الخالقین اوس خالق مطلق نے اپنی عنایات بے غایات سے نظام عالم کی ترکیب ہی ایسی رکھی کہ اوس مین انسان کو علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی مفاد پہنچانیوالی چیزین دینی اور دنیوی سعادتین بآسانی مل سکین مگر زیان و ضرر اور نقصانات پہنچانیوالی سامان فساد جان جوکھون مین ڈالنے اور ٹھیس صدمہ پہنچانے سے ہاتھ آئین کیسی خوب کہا ہے

مستلزم ممات بود زہر و قیمتیست ۔۔۔ سرچشمہ حیات بود آب و لی بیابت

یعنی زہر جو انسان کو ہلاک پہنچانیوالی مہلک چیز ہے وہ تو مول ملتی ہے مگر پانی جسکے بغیر انسان جی نہین سکتا ہر جگہ بآسانی بلکہ مفت ملتا ہے یہی اوس خدا کا نظام عالم جسکو سمجھکر انسان پر اوسکا عاقلانہ شکر نعمت اور عرفان واجب ہوجاتا ہے اور خدا کی معرفت و اسکی اتنی مشکل پیچیدہ اور دشوار الحصول نہین جتنی کہ فلسفہ قدیم کی مانند والی اقوام فی البعض روحانی مغالطون کی سبب انسان ہی کو اوتار یا بالفاظ دیگر خدا مان کر بنا رکھی تھی

دین برحق اسلام اور خدا کی مقدس اور زندہ جاوید کتاب قرآن نے وسایل عرفان بہم پہنچانیکی لئے وہی آسان اور سہل طریقہ اختیار کیا جو انسان کی عین فطرت ترکیب کے مطابق سہل الحصول اور تصنع یا تکلفات سے بالکل پاک تھا یعنی خدا کی حکیمانہ صنعتون اور مظہر کائنات کی بو قلمونیون اور عالم شہود کی نیرنگیون کو بیان فرمایا اور اس امر پر جابجا خاص انتہای تاکید مزید کی کہ اے لوگو تمہارے پس و پیش بکھری ہوئی ربانی فلکاریون مین سمجھداری سے کیواسطے علو احساس اصلاح اخلاق اور حصول عرفان کی ہزارہا روشن ہدایتین اور نشانیان موجود ہین اور یہ بات بالکل سچ ہے کہ حصول معرفت اور عرفان کیلئے اس اسلوب و انداز سے اور کوئی طریقہ سہل قدرتی فطری اور ہر جگہ میسر آجانیوالا طریقہ سہل ہو سکتا بلکہ یہ وہ شاندار اصول معرفت ہے کہ انسان اس طریقہ سے فطرت کی پوری تراشون اور نفس ناطقہ کی شاندار حیثیتون کیساتھ بڑی سہولت سے حقایق موجودات اور معارف الہیات کا راز دار بن سکتا ہے

غرضیکہ کائنات ایک ایسا ربانی دار العلوم ہے کہ جس مین شواہد قدرت خدا ذو الجلال کی ہزارہا اسرار عرفان و معرفت کی کھلی کتابین اور بڑی شکوہ دفتر مین انسان کے دل مین ذوق سلیم اور نور تعلیم ہو تو ذرہ ذرہ جہان نور اور ہر کنکری کوہ طور ہے ناظرہ کی مدد سے بصیرت پیدا ہوتی ہے عینی مشاہدات کی مختلف جلوہ نمایون سے انسان اوس

Marfat.com

خدائی لازوال خالق ذوالجلال کی جمال جانفروز کو ٹٹری عمدگی سے دیکھکر دل مین سرور اور انکھون مین نور پیدا کرسکتا ہی
اور یہ نور و سرور بلکہ ان کو اون تمام مقاصد آفرینش اور اغراض فطرت کی تکمیلی ضرورتون کی احساس حق سے
پیوستہ کرتی ہی جو بحیثیت ان فی علمی عقلی اور اپنی اخلاقی روحانی اور تمدنی کوششون کی ناگزیر صورت مین انسان
کی فطرت ترکیب کیا تہ مخصوص کی گئی ہی عرفان الہی کا صحیحہ فیضان ان کی ظاہری اور باطنی دونون انکھین
کھولدیتا ہی اور پھر وہ شخص جان رہی علم کی اس یقینی درجہ پر پہنچا ہوا ہوتا ہی کہ اوسے اوس ذات برحق کا نیات
کی ذرہ ذرہ پر جلال شانون سے حکم انسان کرسیوائی بھتی الہی کا فاصلہ ہر جگہ سے مساوی اور یکسان نظر آتا ہی بلکہ تمام مقاصل
سے اللہ جانی ہی الخ اقرب الیہ من حبل الورید کی صداقت اوسکے نفس ناطقہ کو روشن و منور اور سرور
بنا کر اوسے اوسکی اپنی ہی عالم جان مین فی انفسکم افلا تبصرون کی بداہتین دکھائی لگتی ہی مگر عبودیت اور انسانیت
کا سر زشتہ بسی ہاتھ سے نہین دیتا یعنے خود کو خدا سمجھکر عجب آموز صداتین نہین لگاتا نادان اور مغرور صاحبان
قدیمہ کی فدایان عرفان اگر اوسکے کچہ چھتی ہوئی آواز مین سناتی ہین تو وہ خوشگوار انداز تبسم کیا تھہ کہی لگتی ہی

عیشم مدامست از لعل دلخواہ — کارم بکام است الحمد للہ "
ای بخت سرکش تنگش ببر کش — گہ جام زرکش گہ لعل دلخواہ
ما را بمستی افسانہ کردند — پیران جاہل شیخان گمراہ
از قول زاہد کردیم توبہ — وز فعل عابد استغفر اللہ

غرضیکہ ذات الہی کا سچا عرفان اوس شخص کو نہایت صابر حلیم بردبار مستقل مزاج صلح جو امن پسند ظاہر و باطن
کا یکرنگ بے تکلف حق گو آزاد منش غیور حفاکش محنتی۔ بامہمت دوربین مآل اندیش اپنی
جاہ طلبیون سے دور فضیلت مآبون سے متنفر سبکا خیر اندیش جذبات کا نریف خیالات کا نیک بلند
حوصلہ اور اکل حلال کیلئے خدا کی قایم کردہ اسباب و نظام کے مطابق جائز طریقون سے معاش و رزق پیدا کرنیوالا انسان
بنا دیتا ہی سستی اور کاہلی تن پروری اور آرام طلبی سے اوسے نفرت ہوتی ہی ذات احدیت کا حق الیقین اور
اوسکے باندھی ہوی آئین و ضوابط کی معرفت سے وہ جان لیتا ہی کہ اس دار الامتحان عالم مظاہر مین تن پروری اور
سستی ترک یا بوسیان کرانیکی آرزو اور کاہلی کفر کا درجہ رکھتی ہین! "ایسے طریق رندان چالاکی است و چستی"
مظاہرات قدرت کی دل چسپیان دیکھکر وجد مین آنا اور جلال الہی کی اثرات سے جھومنے لگتا ہی اوسے ہر وادی وادی ایمن
نظر آتی ہی لوگ کعبہ کا طواف کرتے ہین مگر وہ کعبہ دل کو اپنی ساتھ لئے ہر جگہ اوس شاہد پیر جمال کی نور نخوت سوز
کی نیاز مندانہ طواف کرتا رہتا ہی کعبہ جسکے ایوان توحید کا متوالی گہر اور اوسکی سنگ جبین نیاز رکنی کی پہلی
سجدہ گاہ ہے وہ ہر مقام پر ایک کیف پرسرور کو محسوس کرتا ہی مگر لفظون مین بیان نہین کرسکتا
خدائی ذوالجلال کا مقدس نام وہ جہان اور جس زبان مین سنتا ہی اوسکا دل اندر ہی اندر ہلنے اور تھرتھرانے لگتا ہی

Marfat.com

اور جون جون ذوق سلیم اوسکے اِن عارفانہ جذبات مین اِضافی کرتا جاتا ہی وہ خدا کی کتاب پاک کا زیادہ ادب اور زیادہ احترام کرنے لگتا ہی جسکے فیضانِ معنوی سی اُوسی عرفان وسوز کی بی بادولتین بسہولت ہاتھہ آئی ہوتی ہین !!
اور اِن نہایت ہی سچی معرفت سکہانیوالی لربزیرِ عرفان ومعارف آیات الہیہ کی قدر وہی جانتا ہی جسے یہ مقدور حاصل ہوجاتا ہے
کہ وہ خدا کی ہر جگہ مہیا و موجود وسائل عرفان سی بفہم قرآن بہرہ یاب ہوسکے اور اُسکی لئی تعلیم قرآن ہی کی ضرورت ہی
چنانچہ اب ہم دکہانا چاہتی ہین کہ قرآن پاک نے کِس آسان اور قدرتی طریقون سی عرفانِ حق کی راہین کھولی ہین جن پر
روحانیات کی بعض غلط آمیز شون سی رہبانِ مسیح اور اُحبارِ یہود نی ننگی تلوارون کی پہری لگادی تھی

واللہ اخرجکم من بطون اُمہاتکم لا تعلمون شیئًا وجعل لکم السمع والابصار
والافئدۃ لعلکم تشکرون ٥ پ ١٤ ع ١٧

اور لوگو اللہ ہی نی تم کو تمہاری ماؤن کی پیٹ ی باہر نکالا اوسوقت تم کسی چیز کو نہ جانتی تھے اور خدا ہی نی تمکو
کان دی (کہ سنتے ہو) انکہین عطا کین (کہ اونسے روشنی کو دیکہتی ہو) اور پھر تمہین دل عطا فرمای کہ (تم ان سب
مشاہدات کو دیکہہ سکر اللہ کی ہو تمند شکور بنون !

لیکن اگر تم یہ خیال کرو کہ اُنہو ! ہماری تو آفرینش ہی ایسی ہی کہ ماں باپ کے اتحاد سی پیدا ہون انکہون کی ڈیلے
رگون پٹھون سی مضبوط بندہی ہوی ہین دل سینہ مین نرا رہا رگون اور شریانون سی خون اہوا اپنا کام کر رہا ہے
تو اس فضائی بسیط اور خلا مین نگاہ کرو کہ نرا رہا اقسام کی بھنگیے تیرتے اور طرح طرح کی پرندی کیونکر معلق ہورہے
ہین اُنہین کسنے تھاما سوا ہی جو وہ گرتی نہین ہین چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء ط ما یمسکہن الا اللہ
ان فی ذالک لایت لقوم یؤمنون ٥

اہی پیغمبر) کیا لوگون نی (مختلف) پرندون کی حال پر نظر نہین کی جو آسمان کی فضا مین گھری ہوتی ہین کہ
اوس سی باہر نہین جاسکتے اُنہین اللہ ہی اڑتی وقت تھامتا ہی ایمانداروں کیلئی (خدا کی عرفانِ
ذات وصفات کی بہتیری نشانیان ان مشاہدات مین موجود ہین

ایک مقام پر ذیل کی پرشکوہ الفاظ خدای واحد کی عرفان ذات وصفات کی متعلق منجانب اللہ کتاب پاک نی فرمائی

وھو الذی انزل من السماء ماءً فاخرجنا بہ نبات کل شیءٍ فاخرجنا
منہ خضرا نخرج منہ حبًا متراکبًا ومن النخل من طلعہا قنوان
دانیۃ وجنّٰت من اعناب والزیتون والرمان مشتبہًا وغیر
متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ ط ان فی ذالک لایت
لقوم یؤمنون ٥ پ ٨ ع

لوگو وہی قادرِ مطلق ہی جسنے آسمان سی پانی برسایا (اوسکے بعد) لوگو ہم نی ہر قسم کی روئیدگی کی کو پیدا کیا پھر اوسی سی

Marfat.com

ہم یی نی برعایری ٹہنیان نکالی دین جن مین یی ہم - باہم گتھی سوئی دانی نکالتی ہین اور کھجور کے گابی مین کھجورونکی گچھے جو
ماری بوجھ کی جھکے پڑتے ہین اور انگور کے باغ اور انار جو ایس مین ایک دوسری سی ملتی جلتے مگر باعتبار لذت اور
ذائقہ مختلف ہین ان سب پھلون مین سرایک پھل جب پکتا ہی تو وہ پھل اور اوس پھل کا پکنا قابل دیہی اوسی عزز
سے دیکھو (نگاہ عمیق سی دیکھو) (تو تمہین خدائی ذات وصفات کا عرفان حاصل ہوگا) بیشک ان سب چیزون
مین ان نی صلاح وفلاح کیلئے جلال الہی یی بتری نشانیان ہین ایماندارون کیواسطے کائنات اسرار عرفان کا دفتر ہے

ان عرفان وعقل سکھانیوالی آیات صادقہ کی بعد خدای ذوالجلال حصول عرفان کی سہل وسایل مسلمہ کو اپنی نوازشہائی
عامہ کی بنا پر الفاظ ذیل مین عنایات مزید کی طور پر یون بیان فرماتا ہی

بدیع السموات والارض ط انی یکون له ولد ولم تکن له صاحبة
وخلق کل شیء وهو بکل شیء علیم ٥ پ ٧ ع

لوگو! خداوند اس نادر و عجیب آسمان وزمین (کائنات) کا موجد ہی اور اوسکی اولاد کیسی جبکہ
اوسکی کوئی جورو ہی نہین ہی اوسی خداوند تعالی نی ہر چیز کو پیدا کیا ہی اور وہی ہر چیز کی حال ہی واقف ہی
اسکی بعد سہولت معرفت اور استحکام ایمان کیواسطے ارشاد ہوتا ہے

ذالکم الله ربکم لا اله الا هو خالق کل شیء فاعبدوه وهو
علی کل شیء وکیل ٥

لوگو انہین صفات کاملہ کی وارث بھتی یعنی خالق عالم ذات تمہارا خدا ہی اوسکے سوا کوئی اور معبود نہین
وہی تمام چیزون کا پیدا کرنیوالا ہی لہذا اوسی کی فرمان برداری کرو اوسکے منہے جھکو اور وہی ہر چیز کا
محافظ ونگہبان ہے

ایمان ویقین اور عرفان مبین کیلئے ان تمام آیات الہیہ مین وہ انوار علم وعقل موجود ہین جنکی برکت سی انسان اوہام باطلہ
کی تاریکیون اور ظنیات کی ظلمتون سی نکلکر دنیا مین پوری دلجمعی اور استقامت قلبی کیساتھہ اپنی فرائض فطرت کو
بوجوہ احسن انجام دینی کے لائق ہوسکتا ہی اس سی زیادہ اگر انسان اپنی انہماک تخیل اور غلوی واہمہ کیساتھہ اوس
"برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم" بھتی مجرد کو معلوم کرنیکے لئی لنگوٹ باندھکر بیٹھی گا تو نتیجہ افہام انسانیہ
کی عام حالتون کی مطابق اظہر من الشمس ہی کہ مجذوب ومدہوش از خود رفتہ ودیوانہ ہوکر رہ جائیگا انسان
کی بساط ہی کیا جو اوس محیط کائنات ذات احدیت کا احاطہ کرسکے ما اوتیتم من العلم الا قلیلا
کا ارشاد اسی امر کی واضع ہدایت ہی کہ انسان کا علم اوس ذات بی چون وچگون کا کامل ادراک کرنے
سی قاصر ہی ہان ہمین اپنی اغراض فطرت کو سمجھنی اور فرائض حیات انجام دینی کیلئے جس حد مناسب تک عرفان
حق حاصل کرنے کی ضرورت ہی اگر اوس بسائط سی آگی قدم بڑھائینگے تو اسمین نتیجہ تک پہنچ کہ طرح طرح کے
علمی عقلی نقصانات دماغی اور دلی پریشانیان اٹھاکر ایک دائمی حیرت اور دیوانگی کی حوالہ ہوجائینگی

زدست ما اگر پای بوس جانان بر نمی آید همین دولت که خاک پای انسانیم بس ما را

Marfat.com

اوس نور ہی نور علم ہی علم اور عقل ہی عقل تھی وایمہ سوز کو یون کھلے بندون دیکھنی کی آرزو ین کرتا ہی اپنی حد بشریت سی آگی بڑھنا
اور ان ن اوسی یون کی حجاب ونقاب دیکھنی کی ہمت ہی کہان کیتا ہی ہماری بصارت اور بصیرت دونون اوس ہستی مطلق
کی کامل ادراک وخیال سی عاجز ہین اور سچ ہی تو ہی کہ جو ہستی انسان کی احاطہ خیال وقیاس مین آجائی اوسکی خدائی کہان رہی
پس اسلام نی اوسکے جلال وجمال کو دیکھنی کیواسطے مظاہرات قدرت ہی وسائل قرار دی آثار واسباب پر غایر نگاہین
ڈالنی کی سوشش افزا اور انسانیت آموز ہدایتین فرمائین "اللہ نور فی السموات والارض" "نحن اقرب
الیہ من حبل الورید" "وفی انفسکم افلا تبصرون" کی ارشادات عالیہ سنا تی ہوی یہی سنا دیا

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر

انسانون کی بصارت وبصیرت دونون اوس ذات کا ادراک کامل نہین کرسکتین مگر وہ رب لوگون کی
نظرون کو ظاہری اور باطنی دونون طریقون سی خوب جانتا ہی اور وہ بڑا باریک بین اور باخبر ہے

ہان بصیرت وہوش کی اندرونی انکہین اوس ذات کی انوار ساطعہ کو ایک حد مناسب تک دیکھہ سکتی ہین مگر وہ بہی انہین
آثار ومظاہر کی مختلف وسائل کی ذریعہ ورنہ یون اوس نور الانوار نور مجرد کو دیکھنی کی تاب کہان عرفان الہی
کی وہ یہی خاص الخاص کیفیتین ہین جنہین محسوس کرتی ہوی کہی اوس ہادی خلق رسول محترم کی زبان حق ترجمان کی
"ما عرفناک حق معرفتک" کی الفاظ نافذ ہوتی تھے واقعی سچ ہی

تجھے بی نقاب دیکھی یہ بھلا ہی کسکی ہمت — ترے روی خوش پہ ٹہری یہ کہان نظر کسیکی
یہی حیرہی کہ پردی مین رہی تری خجلی — دل عالمی لبوزی چو عذار برفروزی

لیکن ای لوگو! ہمتین اپنی پروردگار کیطرف سی بصیرت کی اندرونی انکہین جو عطا ہوی ہین اون سی تم مظاہر کائنات
کی سرمنظر پر اوس ذات پاک کی معرفت بڑی خوبی سی حاصل کرسکتے ہو ایک کنکری ہی کو اٹہالو غور سی اوسی
دیکھو کسی درخت کی پھل پھول پر نظرین ڈالو سوکھی گہاس کی تر مردہ پتیان ہی اوسکے جمال جان فروز کی آئینہ
بردار ہین درختون کی سبز پتے اوسکے اسرار جلال اور رموز کمال کے بی پایان دفاتر ہین کیا تم اتنی سیدہی
سچی اور آسان بات بہی نہین سمجہہ سکتے؟ اور اگر ہمتین ایسی پرشکوہ اور پرناز جمال وجلال کائنات کے
دیکھنی سے نور عرفان حاصل نہین ہوسکتا تو سچ بتاؤ کہ انکہین بند کرکے تم کونسے خدا کو دیکھنا چاہتی ہو؟
اگر اوس خدا کو دیکھنا ہی جسنے کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید فرمایا اور فی انفسکم کا مژدہ جانفزا
سنایا ہی اور اینما تولوا فثم وجہ اللہ کا پیغام حق ہم تک پہنچوایا ہی تو انکہین بند نہ کرو اگر اندر
نظرین ڈالتے ہو تو عالم مظاہر کو بہی نگاہ بصیرت سی دیکھو تو تمہاری اندر روشنی پیدا کرانے کی وسائل عرفان
یہی ہین انہین خوب دیکھو بار بار دیکھو اور دیدہ ہوش سی دیکھو تو تمہارا ضمیر مطمئن ہو جائیگا اور ہمتین کہین
بہی جانی کی ضرورت نرہیگی ہان ضروری تعلیم اور علم نصاب وکتاب کی سخت ضرورت ہی جہالت سی کچہہ بنتا

اخی بی پردہ نتوانی کہ بینی پرتو ذاتش — بہ ذرات جہان بنگر کہ ذرہ است مہر آتش

Marfat.com

جمالِ حق زمرآتِ صفاتش میکند جلوہ　　صفت در کسوتِ افعال و فعل از عین آیاتش

ظاہری آنکھون کی مدد سی بصیرت کو کام مین لگاؤ دلکی حجابات جہالت اپنی ہاتھون سی اٹہاؤ تقدیر و قسمت کی گلے شکوی نہ کرو رو رو کر نہ دکہاؤ اپنی فطرت کو نہ جھٹلاؤ اوس قادر مطلق کی اٹل قوتون کو نہ جھیلاؤ اپنی فرائض انسانیہ کو نہ بھولو اور خدا کو خدائی نہ سکہاؤ ھو العلیم الخبیر وہ سب کچہ جانتا ہی اور بڑا ماہر ہے اگر بصیرت کی نگاہ سی دیکہو تم نی اپنی گندی جذبات اور بری خیالات سی اندھا کر لیا تو اسکا وبال بہی تمہاری ہی جانون پر ہے

قد جاءکم بصائر من ربکم ط فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہا ف ما انا علیکم بحفیظ ٥ وکذالک نصرف الایٰت ولیقولوا درست ولنبینہ لقوم یعلمون ٥ پ ۷ ع ۱۹

لوگو تمہارے پروردگار کیطرف سی حق و باطل معلوم کرنیکے لئی) دلکی آنکہین تو تمہاری پاس آہی چکی ہین پہر اب جو (آثار و اسباب عالم کو) دیکہی سمجہی حق و باطل کو جانے اوسکا فایدہ اوسیکی ذات کو ہی اور جو دیکہ سمجہ کر نہ انجانا رہی تو اوسکا وبال بہی اوسی کی جان پر ہی (ای پیغمبر محمد) لوگون سی کہدو کہ مین تمہارا محافظ تو ہون نہین (یعنے جیسا کروگے پاؤگے) اور اسی طرح ہم اپنی آیات طریقہ طریقہ سی پہیر پہیر کر بیان کرتے ہین تاکہ جاہلون پر حجت تمام ہو اور تاکہ اونہین مقر ہونا پڑی کہ ای رسول تمنے انکو (قرآن) پڑہکر سنایا سمجہایا ہی اور سمجہدارون کیواسطے مضمونات قرآن کو اچہی طرح بیان کر دین

الغرض ہم ان باتون کو کہان تک لکہین تمام قرآن پاک مظاہرات قدرت اور موجودات عالم پر عاقلانہ نگاہین ڈالنے کی تاکیدی اور معرفت آموز احکام سہل التعمیل سی بہرا پڑا ہے جابجا یتفکرون یعلمون یوقنون یتفکرون اور تتقون کی اشارات موجود ہین لیکن عجیب کیفیت ہی کہ مسلمان خدا کی مہیا کردہ سہل و آسان وسایل عرفان و معرفت کو چہوڑکر اون ظنی اور فرضی طریقون پر مٹے جا رہی ہین جن سے امتیاز علم و جہل ہی مٹکر رہ جاتا ہی افسوس قرآن پاک کو ایک طرف رکھدیا اور ماوشما کی ارشادات پر قناعت کر لینے سی مسلمان اپنی تمام تر کوتون عرفان و معرفت کی آسانیون اور قرآنی خصوصیتون سی بالکل بے خبر ہوگئی لاکہ سمجہاؤ مگر ایک نہین مانتی اللہ کی للگ اور سچے احکام کو لکہ سنا و لیکن عاقلانہ طریقہ سی ایک نہین سنتے آہ انہین سہل انگاریون نی گہیرا انہین مردم پرستیان جمادات کیطرح بار زمین بنا گئین اور ون کی مشکلکشائیون کی بروسہ پر یہ اوس حقیقی اور ہر جگہ ساتہ رہنی والی سچے مشکلکشائی عالم خدائی واحد کو بہولگئی جو اپنی ہوشمند فرمان بردارون اور سمجہدار بندون کی مدد کیواسطے بروقت تیار رہتا ہی ایک مدت گذری زمانہ بیتا عرصہ دراز ہوگیا کہ مسلمان فرائض فطرت کی تمام دوسری علمی عقلی عملی اخلاقی اور تمدنی شعبے چہوڑکر لنگر لنگوٹ کسے اوس اللہ کی پیچہے پڑے ہین جو خود ان کے پیچہے ہاتہہ دہوکر پڑا ہی پہاڑ کی چوٹی پہ جاؤ تو موجود زمین پہ آؤ تو موجود پانی مین غوطہ لگاؤ تو موجود کہانا کہاؤ تو ساتہہ بیٹہو تو ساتہہ سبہی لیٹو تو ساتہہ ہی اٹہو تو ساتہہ ہی سو جاؤ تو وہ جاگی اور جاگو تو وہ اپنا جلال ہی جمال ہی اور کمال ہی اسباب و آثار اور مظاہرات قدرت کی صورت مین بی مزد و منت دکہائے

Marfat.com

توریت تریف مین اگرچہ حکمتاً پیکران ن کو خدا کا مظہر کہا گیا تھا اور یہ فلسفہ دراصل توریت ہی ہی قدیم ہی اور تمام
دنیا مین یہ خیالات رائج و راسخ رہ چکے ہین جنکے مفہومات لطیفہ ہی روحانیات مین نرا رہا الجھنین پیدا ہوتی
چلگئین اوتار پرستی بالفاظ دگر مردم پرستی کا راستہ دلفریب طریقون ہی کھلا لوگ اوس نرنکار نارائن اور نور ہی نور
ذات بی ہمتا کو بی حجابانہ دیکھنی کیلیے گرپار اور تمام کاروبار چھوڑ کر بیٹھ گئی مگر قرآن پاک نے موسیٰ جیسی اولوالعزم رسول
کا ذکر خیر فرماتی ہوئی اس غلط فہمی کو گویا بالکل صاف کردیا کہ ان ن اوس ذات برتر از قیاس کو بی حجاب دیکھنا ہی نہیں سکتا
چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نی مرتبہ ادنی کا یہ ذوق لغو لگایا تو کیا پایا! کیا دیکھا! اور اون پر کیا گذرا؟ اوسیے
سر بجیدہ ران ن غور سیے سمجھ سکتا ہی کہ اس واقعہ مین قرآن کس اعتدال کو سکھانا چاہتا ہی سنو! اور سمجھو!

وَلَمَّا جَآءَ مُوسٰى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ
لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ
فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ
قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ پ ۹ ع ۷

اور (ای محمد) جب موسیٰ ہمارے وعدے کے مطابق کوہ طور پر حاضر ہوئی اور اونکا پروردگار (یعنے ہم) اوس سے ہمکلام ہوی
تو موسیٰ نی (شوق دید مین مست ہوکر) عرض کیا کہ ای میری پروردگار، تو اپنی تئین مجھی دکھا تا کہ مین ایک نظر تیری سراپای جمال
کیطرف دیکھون خدا نی فرمایا (ای موسیٰ) تمکو تم ہرگز نہ دیکھ سکوگی مگر ہان اب ہی ذوق دیدہی تو تم میرے کی پہاڑ
پر نظر کرو ہم اوسپر ایک کرشمۂ قدرت (تجلی) کیصورت مین ظاہر ہونگی پس اگر وہ پہاڑ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو جانناکہ
تم ہمکو ہی دیکھ سکوگی (ورنہ نہین) لوگو! پھر جب اونکا پروردگار پہاڑ پر جلوہ فرما ہوا تو اللہ کی قوت جلال سی پہاڑ
کو ایک زلزلہ آیا اور اوسکی آتش ریزی نی پہاڑ کو چکنا چور اور سرمہ بنا دیا موسیٰ غش کھاکر گر پڑی پھر جب ہوش
مین آی تو بول اٹھی ای پروردگار تیری ذات پاک ہی منہی جو اپنی حوصلہ نشینی سی بڑھکر تیری دیکھنی کی بی جا درخواست
کی تھی اوس سی تیری باجلال و جبروت بارگاہ کبریائی مین توبہ کرتا ہون یعنی "یہی خیر ہی کہ پردی مین رہی تیری تجلی" ہان بیشبہ
ایمان لانیوالی سچی بندون مین پہلا ایمان لانیوالا عاجز بندہ مین ہون

ان آیات ہی آگی موسیٰ علیہ السلام کی شرف نبوت توریت اور فرعون کی ہمقوم جابر لوگون کی حالات ہین لیکن بیان یہ بات
سر بجیدہ انسان کیواسطے عموماً اور مسلمانون کیلیے خاص طور پر قابل غور و امتیاز ہی کہ اسلام نے حقایق و معارف کو کن
طریقون سی بیان فرمایا الدین لبیک اسلام کی شان ہی اسی طرح حصول عرفان و معرفت کی لئی بی دین برحق اسلام نے
وسایل عرفان بالکل سہل و آسان اور ہر جگہ کسی دقت و مشکل کی بغیر مہیا ہوسکنے والی وسایل بیان فرمائی ہین
پیکران نی کو خدا کا مظہر یا خود خدا کی فرودگاہ مان لینی سی زوال علم و عقل کی جو جو اسباب بالحاق روحانیت
قومون مین پیدا ہوجاتی ہین یا اوسوقت رسالت مصطفوی کی عہد مبارک مین پیدا ہوچکی تھے، اونسب اسلام نے
اپنی سچی اور نہایت بی لاگ تعلیم حق سی اٹھایا عالم ملکوت کی مجردانہ سیرہنون پر جمع ہونیوالی مقدس رہبان و احبار

Marfat.com

کو اون کی نا فہمیان ایک ایک کر کے سنائین اور دکھائین خدا کو بغل مین دبا کر بیٹھنے والی ایران و روم کو حقوق فطرت اور غیر الفت
لنتربیت کی معرفت سکھائی اور بہ چالیس راتون کی چلہ کی بعد خدا کا تخت عرش سی معہ ملائکہ مقربین اترتا ہوا
دیکھنی والی خوش فہم و ادراک بندون کو اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ کا واقعہ سنایا کہ مسلمان کہین ایہنین ایسون
اور احبارون کی غیر معتدل معرفت کی دامن تجرید و ترک کو تھام کر تباہ نہ ہو جائین لیکن افسوس کہ یہی ہوا

ای عزیزان قوم کچھ تو خیال کرو کہ موسیٰ علیہ السلام تمنائی دیدار کرکے بصد ناتوانی اپنی ضعف بشری کا اعتراف کرتے
ہوی فرماتی ہین ایخدا مین اپنی اس گستاخی اور جسارت سی توبہ کرتا ہون تجھی دیکھنا محال ہی تو حیاہی تجھی ان فی ادراک
کسی حالت مین بھی احاطہ نہین کر سکتا ہی مگر تیرا ماننا اور دنیا کی آثار و مظاہر پر غور کرکے ایک حد مناسب تک تیری معرفت کا
حاصل کرنا ضروری ہی لہذا مین بیزار زبان صدق و خلوص عرض کرتا ہون کہ انا اول المؤمنین

مگر بایزید علیہ الرحمہ اپنی عظمت و شان کی نغمے سناتی ہین منصور صاحب انالحق کا نعرہ لگاتی ہین سرمد بزرگ
روحانیت قدیم کی الہاؤ مین الجھکر "من خدایم من خدا کی گیت" گاتی ہین اور دین پاک کی اعتدال آموزیون کو بالکل بالائی طاق
رکھکر الکہین بند کرکی رسول صلعم روحی فداہ سی بھی چار ہاتھ اگی بڑھ جاتی ہین ہی وہ باتین ہین جن کی باعث اسلام
کی سچی معرفت نمایون اور قرآن پاک کی صحیحہ عرفان آموزیون مین نرر ہا خیالی اور فرضی باتون کی آمیزشین ہوتی
چلی گئین اور مصروف علم و عقل مسلمانون کی تمام ہوشمند قوم ظہور اسلام کی وقت کی برخود غلط قومون کی طرح
ترک و تجرید کی نا ہموار راہون مین پڑکر آوارہ و پریشان ہو کر رہ گئی اور آج بھی لاکھون مسلمان قرآن پاک
کی عرفان آموزیون کو پھینک کر انا فالق الاصباح انا خالق الارواح کی نعرے لگانا کمال توحید خیال کرتی
ہین کائنات مین خدائی ذوالجلال نے انسان کی علمی عقلی سعادتون اخلاقی اور روحانی برکتون تمدنی اور عملی شوکتون
کیلیے اپنی جسقدر نعمتین پھیلا رکھی ہین اون سی اغماز کرکے خدا کو چھڑون کی گڑیا اور ربڑ کے پتلے کیطرح محض اپنی
وہمی ہاتھون سی گود مین اٹھائی پھرنے کو اسلام سمجھتی ہین لیکن ایسے لوگون کی حالت حقیقتاً اوس خورد سالہ لڑکی
یا بچی کیطرح ہی جو ایک عمدہ خوبصورت گڑیا کو پاکر محو ہو جائی اور اوس سی باتین کرنی لگے کبھی اوسی گود مین اٹھائی کبھی
کندھی سی لگائی اور سمجھی کہ واقعی مینے ان فی بچہ اٹھایا ہوا ہے حالانکہ یہ محض اوسکا طفلانہ وہم ہوگا اسیر لکھنوی کا ایک شعر

اصل یہی ہی کہ اوس قادر مطلق خدائی ذوالجلال کو ان ن اگر سمجھ اور دیکھ سکتا ہی تو مظاہر قدرت ہی کی نیرنگیون
اور آثار و اسباب ہی کی پیچ و خم مین بھی دیکھ سکتا ہی اور حصول عرفان کیواسطے اگر ان ن کو ذرا بھی سمجھ اور درست تعلیم
ہو تو یہ وسائل خداشناسی ایسے سہل الحصول اور ارزان ہین کہ ان ن کو صحیحہ معرفت کیلئی ذرا بھی دشواریان اور دقتین
پیش نہین آتین اور قرآن نی اسی لئی انہین سہل و آسان وسائل معرفت کو جو بالکل قدرتی اور درست ہین جا بجا اپنی تعلیم
مین ظاہر و بیان فرمایا ہی بات یہی عقل کی ہی کہ ہم جب کبھی ایک صناع و حکیم کی صنعت یا حکمت پر غور نہین کرینگے
ہمین اوس موجد و صناع کی عالی حیائی قابلیت عزت اور لیاقت و کمالیت کا کیا حال معلوم ہو سکتا ہی؟

Marfat.com

اور اگر ہم بی بھی لوجی سبحان اللہ اور واہ واہ کی رٹ لگاتی رہینگے تو ہماری ذات کو اس سی کوئی علمی عقلی اور اخلاقی فایدہ
ہوگا بلکہ یہ تحسین نا شناس کہلاینگی اسی لیئی خدائی ذو الجلال حصول عرفان کیواسطے ارشاد فرماتا ہی

الرٓ کتٰبٌ انزلنٰہ الیک لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور باذن ربھم
الی صراط العزیز الحمید اللہ الذی لہ ما فی السموٰت وما فی الارض
وویل للکفرین من عذاب شدید پ ۱۳

ای پیغمبر یہ کتاب (قرآن) ایک بڑی اعلی درجہ کی کتاب ہی اسی لیئی تم پر اسلیئے اتارا ہی کہ تم لوگون کو بحکم حق کفر و ظلمت
کی اندھیرون سی نکالکر ایمان و عقل کی روشنی مین لاؤ یعنے اوس ذات پاک کی سچی عرفان و معرفت کی راہ پر
ڈالو جو سب سے زبردست ہی اور ہر حال مین تعریف و حمد کی لائق ہی سو لوگو وہی اللہ ہی اور جو کچھ آسمانون زمینون
مین ہی سب اوسی خالق مطلق خداوند کا ہی مگر عذاب شدید کی اعتبار سی اون جاہلون کی حال پر بڑا افسوس ہی
افسوس ہی جو ان بداہتون کو نہین سمجھتی مگر الٹی بلیئے فرضی اور ظنی راستون پر اکھین بند کیئی پڑی ہین

اسکے بعد نہایت ہی علم آموز اور عقل افزا ہدایت عنایت مزید کی طور پر اضافہ کی جاتی ہی (سبحان اللہ و بحمدہ)

الذین یستحبون الحیوٰۃ الدنیا علی الاخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ و
یبغونھا عوجا اولیک فی ضلل بعید پ ۱۳ ع ۱۳

اور یہ لوگ جو انجام کار آخرت اور عقبی کی مقابلہ مین دنیا ہی کی آسایشون اور یہین کی موجودہ زندگی کو پسند
کرتے ہین (یعنے رہبان و احبار) جو خوب مال مفت اڑاتی اور کھاتی تھی) اور اللہ کی دین کی سیدہی راہ پر چلنے
سی لوگون کو روکتی اور اوس مین ٹیڑھ اور کجی پیدا کرنی چاہتی ہین یہی لوگ ہین جو پرلی درجہ کی گمراہی مین ہین

اس امر کو ہم پہلی عرض کر چکی ہین کہ انبیاء علیہم السلام اپنی سچی ہدایات صادقہ سی ان نون کو حریت نفوس اور مساوات فطرت کی برکات
کیساتھ خدائی ذو الجلال کی سچی معرفت اور ہستی کی سچون و چگون کا صحیح عرفان سکھاتی ہین اور وہ انسان ہی ہوتی ہین اور اپنی اپنی
عہد نزول مین سب منجانب اللہ اوسی زبان مین ہدایات فرماگئی ہین جو اون کی قومون مین رایج اور بولی سمجھی جاتی تھین اور اون
برگزیدہ نفوس کی ہدایات اور خدائی آسمانی احکامات صادقہ ہی کو سمجھنی سی انسان خدائی سچی معرفت کی آداب حصول کو سمجھ سکتا
ہی لیکن چونکہ وہ تمام الہامی کتابین قومون کی خوش عقیدہ مذہبی لوگون کی تصرفات سی اصلیت کھو چکی تھین اسلیئے قرآن
پاک اون سب کتابون کی مجموعی نصب العین تعلیم کی عوض خدائی آخری فیصلہ ناطق کی طور پر عرفان و معرفت کے
سچے وسائل لیکر اترا اور اظہار حقیقت کیلئی انبیاء کی بابت اوسنے خدا کا یہ ارشاد سنایا

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء
ویھدی من یشاء وھو العزیز الحکیم ہ پ ۱۳ ع ۱۳

اور ای لوگو! جب کبھی ہمنے کوئی پیغمبر دنیا مین بھیجا تو اوسی اوسکی قومی زبان مین بات چیت کرتا ہوا بھیجا تاکہ وہ
اپنی قوم کو اچھی طرح سمجھا سکے اسپر بھی خدا جسکو چاہتا ہی گمراہ کرتا ہی اور جسے چاہتا ہی ہدایت بخشتا ہی

ہر کیف حصول عرفان و معرفت کی ان کھلی اور نمایان وسائل سی علیحدہ اور غافل و جاہل ہو کر ان درستی سی منزل پر
ہرگز پہنچ نہین سکتا اور اس مین کچھ شک نہین کہ ان مظاہرات قدرت پر عاقلانہ نگاہین ڈالنی اور اون سی علمی عقلی مفاد

Marfat.com

حاصل کرنیکے لئی انسان کی پہلی ضرورت نہایت شائستہ اور عمدہ تعلیم کی ضرورت ہی یعنی علم کا سونا حقایق موجودات کو سمجھنی
اور عرفان خالق کو پانی کیواسطے از بس ضروری ہی کیون ؟ کہ "بی علم نتوان خدا را شناخت" علم وسیلۂ اعظم ہی انور
اسلام نے حصول علم و تعلیم کیلئی مرد کو جس قسم تاکید فرمائی ہی اُسسے اہل علم و بصیرت اچھی طرح
جانتی ہین تعلیم کی تجربہ کوئی کام ذرا بھی سوسکتا چنانچہ قرآن پاک وسیلۂ علم کا خیال رکھنی کیواسطے فرماتا ہی

یا ایّھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا فی سبیلہ
لعلکم تفلحون ۵ پ

ای مسلمانون خدا کو جاننی پہچاننی کی وسایل عامہ مین اوس خاص وسیلہ (علم) کا بھی خیال رکھو اوسکی
جستجو کرتے رہو اور جب علم حاصل ہوجاے تو دہن من تن سی اللہ ہی کی فرائض سمجھکر علمی عقلی تمدنی اور
اخلاقی جدوجہد مین لگی رہو تاکہ تم فلاح پاؤ (یہان اور وہان دونون جگہ کامیاب رہو)

بیشک علم ہو تو مناظر کاینات اور حقایق الہیات کا لطف آتا ہی ایک بال مگس ایک پرکاہ اور ایک ذرہ ایک ایک دنیا
نظر آتی ہی اور ان گنت دنیاؤن کی نظارون مین اوس رب العلمین معبود برحق کی جمال عالم افروز کی تجلیان برق فگن
بن بن کر جلوہ نما ہوتی لگتی ہین اور ان کا بصد سرور قلب یہ کہنی لگتا ہے

من از کنج خرابات حبا یے دیدہ ام واللہ — کہ چندین سال می جستم بمحراب مناجاتش
مرا از یک دو جام می چنان حالی بدست آمد — کہ صد سالک نخواہد یافت من در طے مقاماتش

"خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ"

یعنی وہ جمال حق جسیے پہلی اقوام سابقہ کی موجودات پرستیون اور انسانی ستائیشون کے محراب مناجات مین برسون
تلاش کرتے رہی پایا تو کھلی طور پر کنج خرابات دنیا مین سامنے جلوہ فرما پایا یعنے اللہ کی صنعتون نظام عالم کی
بندشون اور قدرت کی پیدا کردہ اور پیش پا فتادہ چیزون مین پایا فتبارک اللہ احسن الخالقین ایسی قسم
کی یہ اشعار رندانہ اور انہی مستانہ انداز بیان مین عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نی لکھے ہین

دوشش از مسجد سوی میخانہ آمد پیر ما — چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما
ما مریدان رو سوی قبلہ چون آریم چون — روی سوی خانۂ خمار دارد پیر ما

یعنی ای راہبانہ طریقت کی حاملو ابھی کل کی بات ہی کہ ہمارا پیر کامل ہادیٔ برحق نبی صلعم علیہ التحیات واللام اصنام و غیاھب
اور موجودات کی سجدہ گاہون سی مٹ ہٹاکر ربنا ما خلقت ھذا باطلا کی علم آموز رموز آفرینش کو سمجھتی
ہوئی کاینات کی اس میکدہ مین آیا جہان ہر برگ و گل خدا کی تراب معرفت کا ساغر اور اوس قادر مطلق کی
قدرتون کا ہر منظارہ صہبائی خالص کا خم ہی پس جب وہ پر تکلف و اکمل ہی اس خانۂ پر خمار کیطرف منہ
کیئی ہوئی ہے تو ہم اوسکے نام لیوا اوسکی مریدان جان نثار اوس قبلۂ قیامی اور ظنی کیطرف منہ کیونکر پھیرا
سکتے ہین جسکی طرف جھکتے جھکتے قومین تباہ و برباد ہوگئین اور اون مین مندون اور بتون کی پوجنی کی افتاد
پڑگئی اور وہ خانۂ خمار یہ ہے جیسے تم بھی دیکھو اور سمجھو تو مست ہوجاؤ یعنے

Marfat.com

لم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنٰھما ط وجعلنا
من الماء کل شیء حی ط افلا یؤمنون ٥ وجعلنا فی الارض رواسی
ان تمید بھم وجعلنا فیھا فجاجا سبلا لعلھم یھتدون ٥ وجعلنا
السماء سقفا محفوظا ج وھم عن اٰیٰتھا معرضون ٥ وھو الذی خلق اللیل
والنھار والشمس والقمر ط کل فی فلک یسبحون ٥ پ ۱۷ ع ۳

ای سخر کیا ان منکرین حق اور جاہلون نی اس بات پر نظر سنن کی کہ (ظہور کائنات سی پہلی) زمین و آسمان دونون کا ایک
بھنڈا اور گولا سا تہا تو ہمنی اوسی توڑ کر زمین و آسمان کو الگ الگ کر دیا اور پانی سی کل چیزون کو جلایا تو کیا اس پر
بہی لوگ ہمین سنن مانتی اور ہم ہی نی تو زمین پر مناسب موقعون سی پہاڑی برکھم پیدا کر رکہی کہ وزن پورا رہی اور ہم
ہی نی اوس مین چوڑی چوڑی رستے بنائی تاکہ لوگ اپنی اپنی منزل مقصود پر سیدہی جا سکین اور ہم ہی نی زمین پر
آسمان کو محفوظ چہت کیطرح بنایا مگر لوگ نادانی سی خدا کی ان کہلی نشانیون کی مطلق پروا نہین کرتے اور
لوگو وہی قادر مطلق ہی جسنے رات اور دن چاند اور سورج کو بنایا پیدا کیا اور تمام اجرام فلکی اخدا کی قایم
کردہ مناسب توازن Balance کیساتہ اپنی اپنی مدار مین بڑی تیزی سی

ہم نی اب تک خواجہ حافظ کی اکثر اشعار کتاب مین حسب مواقع لکہی ہین اور فی الحقیقت ایسی ذی ہوش حافظین قرآن دنیا
اسلام مین دو ایک بہی اور پیدا نہ ہوی مگر ہان یہہ ہم خواجہ شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمہ کو رسول یا ہانی شریعت
نہین مان سکتے وہ ان نہ تہی اور بالکل انسانی کمزوریون کیساتہ ایسے ہی ان نہ تہی جیسے کہ ان نہ ہوتی ہین اون
کی اشعار مین بعض اشعار ایسے بہی ہین جو بالکل فلسفہ قدیم اور روحانیات کی مغالطہ انگیز جذبات و تخیل کی پروردہ ہین
اور ان باتون سی اون کی عالمانہ شان علم و معرفت مین کوئی کمی نہین ہو سکتی کیونکہ انہون نی پیر طریقت یا رسول
اور خدا ہونیکا دعوای کہبی نہی نہین کیا بلکہ ایسے لوگون سی ایک سچی عاشق رسول اور واقف اسلام کیطرح نفرت
ظاہر کی ہی اتقا و زہد کی پر تصنع شانون کیساتہ زمین پر پھونک پھونک کر قدم رکہنی والون اور جو فروش گندم نما
عام ریاکارون کو سید جہان سنائی ہین خترات الارض کیطرح پیدا ہو جانیوالی عرفان آموزون اور زہد
فروشون کو آڑی ہاتھون لیا ہی اور جا بجا حقائق قرآن اور ہدایت نبوی سی استدلال کیا ہی اور خوب لکہتے ہین

واعظان کاین جلوہ بر محراب و منبر میکنند　　چون بخلوت میروند این کار دیگر میکنند

یہ اون واعظون کی حالت ہی جو بارشاد حق احبارہم یہود کیطرح وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ قَالُوْٓا اِنَّا
مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ کی مصداق ہین مگر عرفان اور حصول معرفت کی وسائل کو دیکہنی کا صحیح
نصب العین ہمیشہ نظر رکہنی سوی مہ جبینان قدرت اور شاہدان شہود کی جلوہ افروزیون سی مسرور ہو کر ایک جگہ لکہتے ہین

شراب لعل کش و روی مہ جبینان ہین　　خلاف مذہب آنان حمال اعیان ہین

اسلیئے کہ یہ مقدس لوگ بہ قسمتی سی عام طور پر

بزیر دلق ملمع کمندہا دارند　　دراز دستی این کوتہ آستینان ہین

الغرض اسلام اور سچی عارفین دین نے قرآن اور خدای قرآن کی تعلیمات صادقہ کی مطابق وسائل عرفان و معرفت کو کائنات مین ہر جگہ

Marfat.com

نہایت سہل الحصول طریقون سے بھی اور اون پر غور کرنے کی عاقلانہ ہدایتیں فرمائی ہین مگر چونکہ ان امور عام طور پر کلیہ پڑھکر بھی آثار و
اسباب مظاہر قدرت اور شہود و نمود کی کھلی جلوہ افروزیون سے علمی اور ایمانی لذتین حاصل نہین کر سکتے قدرت کی
ہزارون قوتین اور خدای ذوالجلال کے لاکھون پراز جمال جلوے اون کی آنکھون کے آگے آکر چھپ جاتے ہین لیکن اونہین ان
وجدانی لذات طیبہ روحانیہ کا احساس ہی نہین ہوتا ابھی اون کی منزل سرور بہت دور ہوتی ہی لہذا اون کے
واسطے اوس بن دیکھی پر جلال و جبروت غیبی ہستی مطلق پر اپنا ایمان مضبوطی سے اعتقاداً قائم رکھنی کی سخت ضرورت ہے
اور اس ایمان و یقین کیساتھ ہر ممکن کوشش سے مناسب اعمال و افعال خدا کا خوف اوسکا باک و ترس رکھنا نواہی
سے بچنے کی مستعدی اور خدا کے کھلے کھلے احکام پر کاربند رہنے کی کوشش کفائت کرتی ہی اونہین عرفان و معرفت
کی وادیون مین قدم رکھنی کی ضرورت اوسوقت ہوگی جبکہ اون کی طبیعت مین یہ جوہر قابل پیدا ہوجاے. ورنہ یون بنایئ
سے جسطرح ایک سچا متقی عارف نہین بن سکتا ایسے ہی بنایئ سے کوئی ان سچا عارف اور دانای عرفان و رمز نہین
ہوسکتا ہان صلحاء اور سچے علماء و فضلاء کی صحبتون مین شریک و شامل رہنا مفید ہی لیکن جس شخص نے زہد فروشی
اور مریدپرستی ہی کو اپنی کامیابی کا ذریعہ بنا رکھا ہو اوس سے بچنا لازمی ہی کیونکہ وہ خود گمراہ ہی اوسی اسلام کی صلاح عام اور آزادانہ
کلام حق کی فیض بخشون کا پتہ ہی نہین اوسی خبر ہی تو صرف یہ کہ ہم بزرگ ہین مقدس ہین ہماری خلاف کسیکو بھی بولنا نہ چاہیے اور
یہ حالت غرور ناروا جہالت اور گمراہی کا منحوس دروازہ ہی اسلام ان خودپرستیون کو بھی شرک قرار دیتا ہی

مگر قطع نظر ازین دنیا مین سادہ دل امی اور بھولی بھالی لوگون کی سوا ایک طبقہ ایسے افراد کا بھی ہوتا ہے
جو غرور دولت اور غرور جاہ و مال کی سبب جہل و پندار مین پڑکر ذات باری کی متعلق کٹ حجتیان کرتا ہی اور اس
طبقہ کی افراد بعض اوقات یہان تک کہ دیتے ہین کہ "ہمین دکھلاؤ خدا کہان ہی"؟ اب ان دونون گروہون پر
نظر کرو ایک تو غرور جاہ و مال جہل و پندار کی باعث سرور ہا طرحکی ہوسہای خام کا غلام بنکر ذات حق کیطرف
سے مہمل اور مضر منطق کی الجھنون مین الجھا ہی دوسرا وہ ہی جسکے افراد محض امی بھولی بھالی اور سادہ دل ہین انہین
علمی اور ادبی لذتون سے بہرہ ہی نہین مگر صداقت اور نیکی کی آواز پر جان تک دینی کو تیار ہوجاتی ہین معبود واحد
خدائی ذوالجلال کا ذکر جمال و کمال جہان ہوتا ہو وہان بیٹھ جاتی ہین اور کان لگا کر سنتے ہین انکا رشتہ
کی بشبہ اون مغرور دولتمندون سے خدا کی حضور مین بالاہوتا ہی جو فرعون کی سامان نہی ہوی حق اور صداقت
سے منہ پھیرا لیتے ہین اور اپنی نگاہون مین دوسری کسیکی ہستی ہیچ نہین سمجھتی ان دونون گروہون کی لوگ
علمی اور نظری قابلیتون سے متعارفی کی سبب عارف و حکیم تو ہو نہین سکتے مگر خدا کا ماننا دونون کیلئے نہایت ضروری
ہی اہل بصیرت اور لطیف الاحساس انسانون کیواسطے وہ ہستی ہر ہر جگہ آشکارا و ظاہر ہی مگر محسوسات کثیفہ اور جسمانیات
ہی کی دیکھنی والون کیلئے وہ غایب از نظر پنہان مخفی اور انکہون سے اوجھل ہی اسلیے قرآن پاک نے حصول برکات
اور سعادت کیلئے جہان عرفان و معرفت کی وسایل کو کھول کھول کر بیان فرمایا اور دکھایا وہان اس بات
کی ضروری بات کو بھی نظر انداز نہین ہونے دیا کہ اوس غیبی ہستی کو بلا بحث و تکرار مانا جاے اور اس تسلیم
سعادت آموز کو اوس خجستہ وقت رسول محترم روحی فداہ کی بزم معارف کی ساقیان ذی ہوش صحابہ کرام

Marfat.com

رضي الله تعالى عنهما فی کلام الهي کی تدوين کرتی وقت قرآن پاک مين مقدم رکها اور خدائی ذو الجلال نے منطقيون اُميّون - عالمون اور جاهلون غرضيکه هر قسم کے بندون کيواسطے سامان عرفان و ايمان مهيا فرماديا

بسم الله الرحمن الرحيم، الٓمٓ ذالك الكتٰب ولا ريب فيه هدىً للمُتّقين الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة ومما رزقنٰهم ينفقون ٥ والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون ٥ اولئك على هدىً من ربّهم واولئك هم المفلحون ٥ پ ١ ع ١

الم - يه قرآن وه کتاب هی جسکے (کلام الهي هونے مين) کچهه شک نهين اُون خدا ترس پرهيزگارون کی راهنما هی جو غيب پر ايمان لاتے هين اور خدا کی ياد کرتے نماز پڑهتے هين اور جو کچهه هم نے دی رکهی هی اوس مين سے راه خدا مين خرچ کرتے هين اور اے پيغمبر جو کتاب يه تم پر اتری اور جو تم سے پهلے اتری اون سب پر ايمان لاتے اور اپنی مآل کار - انجام حيات بعد الموت کا بهی يقين رکهتے هين يهی وه لوگ هين جو پروردگار کی سيدهی رسته پر هين اور يهی لوگ بعد موت بهی الله کيطرف سے من مانی مرادين اور برکتين پائينگے

بايں همه جب ايک سليم الفهم انسان مظاهر قدرت اور شهود و موجود کی تمام دلچسپيون پر عميق نگاهين ڈالتا هی تو وه اپنی تمام عارفانه جذبات اور هوشمندانه خيالات کيساتهه خدائی ذو الجلال کی بحر ناپيدا کنار عرفان کی گهرائيون مين ڈوب کر ره جاتا هی اور يه عالم مظاهر و آثار اپنی تمام کهلی جلوه افروزيون کيساتهه پنهان در پنهان اور غيب کا بهی غيب معلوم هونے لگتا هی عرفان الهی کی نظر اور اسرار سربسته معلوم هو جانے پر بهی ايک سچا عارف خود کو عارف اسرار سمجهتا اور کهتا هوئی شرماتا هی مرزا اسد الله خان غالب مرحوم تهے تو رند قدح خوار مگر ذيل کا يه شعر اُون کی نکته رسی اور بالغ النظری کا گويا ايک نمايان ثبوت هی جسے پڑهکر ايک هوش آشنا شخص کا قلب سليم عجيب قسم کی لذت محسوس کرتا هی

هی غيب غيب جسکو سمجهتے هين هم شهود — هين خواب مين هنوز جو جاگے هين خواب مين

يهان پهر انا الحق کهنے اور من خدايم من خدا کا نغمه گانے والون کی خوش فهمیون پر نظر ڈالو اور اسلام کی علم آموزيون کو سمجهو اور اسکے نصب العين توحيد اور عرفان و معرفت کی آداب و قواعد پر غور کرو تو حقيقت حال کا معلوم کرنا ذرا بهی مشکل نهين رهتا که اسلام کی قايم کرده صراط مستقيم اور سلامت روی نفس قسم کی عاقلانه زندگی کا نام هی

آمدم بر سر مطلب اُدهر غيب کی ماننے کی ضرورت اُدهر اگر جمال الهی کو بی حجابانه يا مشتاقانه طور پر ديکهنے کی غير معتدل اور حدود بشری سے بڑهی هوئی تمنائين کرتے هين تو خر موسیٰ صاعقا کی برق افگنيون سے موسیٰ جيسے اولوالعزم نفوس انسان جو که پيغمبر خدا تهی بيهوش و پی خبر پڑهی نظر آتی هين لهذا يه بات ماننی پڑتی هی که احکام اسلاميه اور ارشادات الهيه کی مطابق ايک مسلمان اور بيدار ذهن کيواسطے عرفان و معرفت کا صحيح درجه يؤمنون بالغيب سے کچهه اوپر اور خر موسیٰ صاعقا کی حالتون سے نيچے يعنے ان دونون کيفيتون کے بين بين هی اور يهی وه صراط مستقيم هی جسکے چهوڑنے سے زوال علم و عقل کی صدها راهين قومون مين نامحسوس طور پر دلفريب طريقون کيساتهه کهل جاتی هين افراط تفريط لوگون کو جاده اعتدال سے هٹاکر ادهر اودهر پهينک ديتی هے دنيا مين جتنی قومين اب تک پامال ادبار و موهن خدا کی صحيح درجه عرفان اور وسائل معرفت کو بهولجانے سے

Marfat.com

مسلمان ہی تباہیون اور آفتون کا شکار ہوے تو اسی قسم کی مغالطہ انگیز مقدس غلط فہمیون سے اور آیندہ بھی نوع انسان کی افتادگیان اور سرافرازیان عرفان و معرفت کی انہین مدارج ضروریہ کو بھولنی یا قایم رکھنی پر منحصر رہین گی

لا تبدیل لکلمات اللہ خدا کی کلام اور اوسکے قایم کردہ آئین و نظام مین کبھی تبدیلی نہین ہوتی

تو اے کبوتر بام حرم چہ میدانی طپیدن دل مرغان رشتہ بر پا را

مضمون بڑھگیا اور بڑھتا جاتا ہی کسیکی زلف دراز کیطرح یہ داستان درد بھی ملنی ہوگئی مگر ہم کیا کرین عنوان ہی ایسا آپڑا از کار مجید کیلیے افکار حمید جلدون مین لکھی جا سکتے ہین مگر ہم چند باتین بیان کرکے اس قصہ کو تہ کیے دیتے ہین کیونکہ بھی اور بہت کچھ بیان کرنا ہی امید ہی کہ ہمارے محترم ناظرین نہ اکتائینگے

فی الجملہ دین برحق اسلام توحید الہی کی زرین اور پرشکوہ اصول کی تعلیم پر معارف و حقایق کیساتھ انسان کو اگر میانہ روی سکھاتا ہی تو حد اعتدال سے ہمارا تجاوز خواہ وہ روحانیات مین ہو خواہ جسمانیات اور مادیات مین ہماری حق مین کبھی سودمند نہ ہوگا ہم انسان ہین اگر ہم فرشتہ بن جانی کی غیر معتدل کوشش کرینگے تو ناچار ہی کہ ہم فرشتے تو بنینے سے رہی کیونکہ اللہ ہی نے ہمین انسان بناکر طرح طرح کی علمی عقلی اخلاقی عملی روحانی اور تمدنی ضروریات حیات کی ناگزیر کشمکش مین ڈال دیا ہی لیکن فرشتہ بننے کی مجردانہ خواہشون کا انجام یہ ہوگا کہ ہم انسانیت بھی کھو بیٹھینگے نہ زمین پر سونگی نہ آسمان پر آدھی تیتر آدھے بٹیر بنکر ہوا مین ادھر لٹکے رہ جائینگے نہ آسمانی برکتین ہاتھ آینگی نہ زمینی دولتین میسر ہونگی چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے

دنیا و دین کے ربط کی رسی کو کاٹ کی دھوبی کی کہتے ہو گئے گہرے نہ گھاٹ کی

کون نہین جانتا تاریخ گواہ ہی کہ ظہور اسلام کیوقت یہی حالت روما الکبرای کی رومیون اور یونانیون کی ہورہی تھی رومن کیتھولک رہبان صرف دعاؤن اور مناجاتون پر زندگی گذارنا کمال عرفان و علم سمجھے بیٹھے تھے علمی عقلی عملی اور تمدنی فرائض حیات کی کوششون کی نام سے اتنا گھبراتے تھے کہ گویا وہ اس دنیا ہی مین نہین ہین فرائض فطرت کی آزادانہ تکمیلات کرنیوالون کو وہ کفر و الحاد اور بددینی کی تمام خطابون سے پکارا کرتے حتی کہ وہ معلوم کر چکے تھے مگر ہوا کیا غور کرنیوالی غور کرین اور سمجھین کہ

یکایک جو برق آکے چمکی عرب کی کھلی کی کھلی رہ گئی انکھ سب کی

مسلمانون کو یورپ اور ایشیا مین گرجون عیسائیون اور اصنام پرستون پر جسقدر فتوحات حاصل ہوئین وہ عرفان و معرفت کی ضابطون کو غیر معتدل اور غلط کردینی کے سبب قومون کی اسی مذہبی افتادگی اور خود فراموشی کی وجہ سے ہوئین کیونکہ مردم پرست اور اصنام و عناصر کو چمکنے والی لوگ اپنی غلط عرفان کیساتھ جو بیش از بیش ان کو فرشتہ بننے کی خواہشون مین ڈالتا ہی دنیا مین رہنا چاہتی تھے مگر زمین پر تو ان نون کی ضرورت ہی فرشتون کیواسطے محیط ارض و سما کی نامتناہی اور مزید برآن ساٹھ آسمان کم اور ناکافی بنتے ہین غرضیکہ اون ایام مین دنیا بھر پر شرک و بطلان کی گھٹائین چھا رہی تھین مگر مسلمان ایک عظیم الشان مصلح عالم مبشر فطرت ہادی برحق رسول روحی فداہ

Marfat.com

کی برکت ظہور میں تعلیمات قرآن کیا ہے۔ تازہ دم ہوکر عرفان و معرفت کی صحیح کیفیتوں کو بھی سوی شیرون کیطرح بچھری دنیا بہر پر چھا جانا چاہتی تھے اور چھا گئے وہ محترم اسلاف قوم خدا کی پیدا کردہ اسباب و آثار سے پوری واقف اور اللہ کی نظام و آئین کی راز دار تھے اور خدا کی سچی معرفت اور صحیح عرفان نے اون کی حال و قال میں عجب قسم کی اخلاقی استواری اور ایمانی پائداری پیدا کردی تھی جہالتون گمراہیون اور نادانیون کی نام سی وہ جہلا اٹھتے تھے خدا کی کائنات میں خدا ہی کی بندون کو وہ آگ پانی ہوا خاک اینٹ پتھر اور اصنام و عناصر یا ان فنون کی سامنی سرنگون دیکھکر وہ جلال حق سی تھرا جاتی تھے اسلیئے وہ جدہر اٹھے اودہنون باطل کی فتنون کو بجھا دیا اور خدا کی سیدہی راہ مستقیم میں اجو "لا الہ الا اللہ" کی عقل افزا شان عرفان کیا تھا اون کی رگ رگ میں نمودار کی گئی تھی) وہ انگرٹ کھنگرٹ مورتین اور تصویرین ڈال بکھیر کر سٹھنے والون کو طفل مکتب سمجھنی لیئے معذور تھے حق کی حمایت میں رہنا ہر ذی ہوش کا فرض ہوتا ہی لشتر طیکہ حق سمجھ میں آجائی ملکون کا نظام بی اندنون ایسا ہی تھا کہ جسکی لاٹھی اوسکی بھینس چنانچہ جو کچھ مقتضائی وقت تھا ہوتا رہا اور خدا نی اپنا یہ وعدہ پورا کیا

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون ۝ ان فی ھذا لبلغا لقوم عبدین ۝ پ ۱۷ ع

اور ای پیغمبر ہم زبور میں (بھی) پند و نصیحت کی بعد یہ بات لکھ چکے ہین کہ ہمارے نیک (اور سچے عرفان کو سمجھنے والے) بندے زمین کی (حکومت) کی وارث ہونگے اور جو لوگ سمجھدار اور عاقل ہین اون کیلئے اس بیان کردہ آیت مین ایک نہایت مبارک خبر و بشارت کی تبلیغ ہی (یعنے نیک اور سچی عارفان حق کا کام محض خلوت نشینی ہی نہین ہی)

حاصل کلام مسلمانون مین جب تعلیم قرآن کی فیضان علم و عقل کی پائداریون اور اوسکی سچی سہل و آسان عرفان آموزیون کا صحیح معیار معرفت قایم رہا وہ بھی دنیا مین اپنی پوری شانون اور "عبادی الصالحون" کی فطری فضیلتون کیساتھ شاد و آباد اور قایم رہی مگر جون جون دایرہ اسلام مین سمجھ دار اور بے سمجھ نادان اور دانا لوگ ہر ملک مین عناصر و اصنام کی پرستشون کو چھوڑ کر پرچم جلال کی سایہ مین جمع ہوتی گئی ادھر مسلمانون مین عیش پرستیون اور سہل انگاریون نے علمی کوششون کی مبارک جد و جہد مین بے نیازیون کی بنا قایم کردی تھی قرآنی معارف و حقایق کو سمجھنی رسنی کا ذوق ادراک و فہم شاعرانہ موشگافیون اور زلف و خال کی نئی نئی تشبیہات کی جستجوون کی خیال للایعنی کی نذر ہوکر پامال ہوتا گیا مسلمان نہایت عجیب طریقون سی اسلام کی سچی معرفت آموزیون کے عوض اقوام قدیم کی فرضی اور خیالی عرفان کا لباد اوڑھتے چلی گئی اور قوم مین روحانیت کی بعض بڑی بڑی اونچی رازداریون کو بھی خوارج کی بے اثرات فلسفہ اسلام پر پڑتی ہوئی لو جوہ چند در چند محسوس نہ ہونیکے آخر قوم کی قوم پر اس سری سی اوس سرے تک وحدت الوجود کی توحید نما مغالطہ انگیزیون سی وہی رومۃ الکبرای کی پرانی رومیون

ہمین اس بات کی حیرت انگیزی نی کئی مرتبہ متحیر کیا کہ پنڈت دیانند جی صاحب نی مورتی پوجا کا کھنڈن تو حتم کیا اور گویا بے قدم اوسنون نی اوسی محترم ہادی خلق پیغمبر عرب روحی فداہ کی نمایان ہدایات کی نقش قدم پر ہی رکھا مگر آہ اپنی جوشیلی طبیعت اور سخت قسم کی تعصب کی وجہ سی ناسپاسیان بھی کین اور تمام انبیاء علیہم السلام کو سری الفاظ سی یاد کیا الیا ہرگز مناسب نہ تھا اگر ان حضرت کو محض بعض موشگافون پر بے نفس نفیس مدافعت اعدا کی طور پر شریک جنگ ہونی کے سبب پنڈت صاحب گھنٹون کی خیال سی یاد کرتے رہی تو کچھ اوسوقت بے ایسے مردم کش طریقون سی ہوی کہ جب سے ہندوستان کی آبادی اوس وقت سی بمشکل بقدر دیہات تک نہین آسکی اور نہ ظاہر ہی کہ مسلمان اوسوقت طریقون سی دنیا مین ظہور پذیر بھی نہ ہوئی تھے لیکن قاعدہ ہی کہ پہاڑ کی جلتی ہوا بھی نظر آتی ہی مگر پیرون کی جلتی پر لوگ بہت کم نظر ڈالتے ہین پنڈت صاحب کی مذہبی معلومات وسیع ہوتین تو ادیان مذاہب کی تقدس ہستیون پر ہرگز یاد رہوا ہوکر عامیانہ حملے نہ فرماتی اور یہ ایک بشری نقص ہی وہ اوتار اور پیغمبر یا خدا

Marfat.com

اوراد و وظایف کی اس
اثر پر یہ ممکن ہے ہماری بعض عزیز
کھٹکیں لیکن ہمارا یہ مدعا نہیں کہ خدا
کی کلام کا ورد کرنا برا ہے یا اوسکے
واجب الاحترام اسما کا پڑھنا
ناجائز ہے - نہیں بلکہ اصل غرض
بیان یہ ہے کہ اس تجزیہ لفظی سے
وہ تمام ارشادات جو نزول قرآن کے وقت بھٹکے ہوئے گم کردۂ عرفان وحقائق لوگوں کی حالتوں کی
منجانب اللہ آتے رہے وہ سب کے سب عموماً مسلمانوں ہی کی حالات جذبات اور خیالات واعمال پر
منطبق ہونے لگے بیان ذیل کی چند آیات مقدسہ پر محمد ارمسلم کو ایسطے قابل غور ہیں

الذین کانت اعینہم فی غطاء عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سمعا ۝
افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء ط انا اعتدنا
جہنم للکفرین نزلا ۝ قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا ۝ الذین
ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا
اولئک الذین کفروا بایٰت ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا
نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا ۝ پ ۱۶ ع ۲

جن لوگوں کی انکھیں ہماری ذکر یعنی قرآن کیطرف سے پردہ تغافل میں تھیں اور حق کیطرف سے اون کی کانوں
میں گرانی تھی (اون کو سنے جہنم لائی جائیگی) (ای محمدؐ کیا یہ جاہل لوگ اس خیال میں ہیں کہ وہ ہمیں چھوڑکر
ہمارے بندوں کو اپنا کارساز متکفل مددگار اور معاون بنائیں (اور اون سے کچھ باز پرس نہ ہو) نہیں
ہمنے ایسے کفر کرنیوالوں جاہلوں کی ضیافت کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے (ای تمہارے کافروں سے کہدو
کہ کیا تو ہم تمکو وہ لوگ بتائیں جو عملی حالت کے اعتبار سے بڑی ہی گھاٹی میں ہیں (ہاں تو یہ) وہ لوگ
ہیں جنکی تمام مساعی حیات (اون کی غلط فہمیوں) کی سبب گئی گذری یعنے اکارت ہوگئیں اور وہ
اپنی غلط فہمی سے اسی خیال وحساب میں ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں (آہ) یہی وہ لوگ ہیں
جنہوں نے اپنے پروردگار کی صریح احکام اور اوسکی روشن آیات کو جھٹلایا اور بعد موت اوسکے حضور
میں حاضر ہونے کو (علماً عملاً) نہ مانا تو اون کے اعمال اکارت ہوگئے اور قیامت کے دن ہم ان کی
نیک اعمال کا وزن بھی رتی برابر حساب میں قایم نہ رکھینگے (یعنے ان کی کچھ بھی وقعت نہ ہوگی)

بہرکیف اسلام چونکہ عین عقل عین علم اور فطرت انسانی کی تسکینوں کا محافظ ہی اسلیے وہ یہ نہیں چاہتا کہ
انسان اپنی تمام امتیازی علمی - ادراکی - عقلی - اخلاقی روحانی اور تمدنی قوتوں کو بیکار اور ہمل کرکے
محض لنگوٹی میں پھاگ کھیلتا رہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اسلام کی سچی معرفت کو چھوڑ دینے

کی عقلی اور علمی عملی اور اخلاقی افتادگی مسلط ہوگئی خدا کی پاک کتاب نے اپنی تمثیل معرفت آموزیوں کیا تھا اہل اسلام کو
سکھایا تھا کہ انکھ کی بدلی انکھ کان کی بدلی کان ناک کی عوض ناک اور خون کا معادلہ خون ہی اسی سے وہ یہ
یہی سمجھ سکتے تھے کہ تیر کا جواب تیر نیزے کی بدلی نیزہ تلوار کا جواب تلوار اور توپ کا توپ ہی ہے نہ کہ محض
اوراد اور وظائف یا تعویذ اور فالیں مگر افسوس کہ خدا اور رسول کی نام پر فدا ہونیوالی مسلمان اور نہایت
ہی پرازعقیدت و ارادت بھولی بھالی توحید پرست اُن تمام عجب آموزیوں کو مانتے چلے گئی جنمیں خدا
کی پسندیدہ عرفان اور اوسکی ذات پاک کی عاقلانہ معرفت سے کچھ علاقہ نہیں اور بالآخر انجام یہ ہوا کہ خدا کی
مضمومات قرآنی کی جامعیت
میں فرق آگیا اور اوسکے نزول
کی جو غرض تھی وہ معدوم ہوتی
چلی گئی کیونکہ قرآن پاک تو ایک
جامع دستور العمل تھا جسکو پڑھنے
اور پڑھکر سمجھنے رہنے کی ضرورت
تھی لیکن خوش فہم لوگوں نے
اوسکے الفاظ کی ٹکڑی ٹکڑی کرکے گویا سارے قرآن کو
حروف مقطعات کا دفتر
بنا دیا کسی نے صرف یا ھو
کسی نے یا رحیم کسی نے یا رحمٰن
اور کسی نے یا عزیز کا ورد شروع
کر دیا اسی قسم کی وردلسپندیوں

Marfat.com

اور قرآن پاک کے صحیح عرفان کو بھلادینے سے ایسا ہی کر دکھایا جسکے باعث اُون کی سنگین قلعے کیگل کی چار دیواریاں ثابت ہوئیں اُون کی عصمت پسند بہنوں اور عفت و خود داری پر مٹ جانیوالی حور صفت بیٹیوں کو روشنی بیچھ کی حاشیہ میں بیٹھنے والی لومڑیوں نے ایران اور ٹرکی میں دن دھاڑے نشانہ تیر و تفنگ بنایا اور خدائی دوالجلال کا یہ حکم برحق بھی پورا ہو کر رہا جو نوع انسان کیلئے ایک ازلی اور ابدی قانون حیات ہے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم ط و اذا اراد اللہ بقوم
سوءً فلا مرد لہ وما لھم من دونہ من وال ۝ پ ۱۳ ع ۷

حصول برکات و انعامات کی جو حالت کسی قوم کو حاصل ہو وہ قوم جب تک اپنی ذاتی اہلیت قابلیت اور صلاحیت کو نہ بدل دے خدا بیشک اون کی نعمتوں اور حالتوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کرتا اور جب خداوند کسی قوم پر اوسکے اعمال غلط کی پاداش میں کوئی مصیبت ڈالنا چاہے تو وہ کسیکے ٹالے نہیں ٹل سکتی اور نہ اللہ کے سوا اونکا کوئی حامی و مددگار ہو سکتا ہے (سچ ہے از ماست کہ بر ماست)

فی الجملہ قرآن پاک کی عرفان آموزیوں اور اوسکے پیش کردہ وسائل معرفت پر جہاں تک بھی نظر عمیق ڈالی جائے تو یہ بات آفتاب کیطرح نمایاں ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں پر جسقدر بلائیں۔ بخوستیں تکلیفیں اور پریشانیاں دنیا کی جس حصہ پر جا جاکر پڑیں یہ سب وبال اللہ کی پاک کتاب کو پس پشت ڈالکر ما و شما کی خیالات اور عجب آموز مفروضات پر قناعت کر لینیکا نتیجہ ہیں ورنہ خدا کی معرفت کی وارثوں اور اوسکے صحیح عرفان کی حاملوں کا یہ حال کب اور کہاں ہو سکتا ہے؟ ہماری سمجھ میں خوش عقیدہ عزیزان قوم کو اہل یورپ کی ترقیات کا راز اب تک سمجھ میں نہیں آیا اور وہ دنیا کو کافرون ہی کی خوشحالیوں کا مقام سمجھتے ہیں حالانکہ "ان الارض یرثھا عبادی الصالحون" کی ارشاد حق کی سمجھ میں اس فرض کردہ خیال غلط کی قلعی کھل جاتی ہے لہذا اب ہم اس موضوع پر کچھ عرض کرینگے تاکہ ہمیں اپنی اسلام اور دوسروں کے کفر کا ٹھیک ٹھیک موازنہ کرنیکا موقع ملے اور یہ بات معلوم ہو جائے کہ

یہ بزم مے ہے یہاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی — جو بڑھکر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اوسیکا ہے

یورپ کی ترقی اور ایشیا کا انحطاط

ہر چہ ہست از قامت ناسازو لی اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

دنیا میں عروج و زوال ترقی اور انحطاط دونوں باہم لازم و ملزوم سمجھی جاتی ہیں ایک حال دوسرے پر رہنما و داعی اوسی ہستی برتر خداوند حی القیوم کی ذات پاک کا کمال تام ہے جو علم ہی علم عقل ہی عقل۔ محبت ہی محبت اور نور ہی نور ہے کائنات میں ہزارہا تبدیلیاں ہوں جہان میں لاکھوں انقلابات ہوتے رہیں مگر اوسکی بے چون و چرا ہستی اور واحد و یکتا ذات قائم و دائم رہی گی انسان کا علم چونکہ ناقص

Marfat.com

اور اوسکی طبیعت مصلحتاً خوشی اور غم کی مختلف اسباب و اثرات سے متاثر ہوتی اور اپنا انجام بھول جانیوالی بنائی گئی ہے اسلیئے وہ دنیا مین ابھی ایک عرصۂ دراز تک اپنی علمی عقلی کوتاہیون اور اخلاقی اور جسمی سستیون کی سبب حالت عروج مین زوال کیطرف اور زوال و ادبار کی کیفیات مین عروج و ترقی کی راہین ڈھونڈھتا پایا جائیگا اور جب تک اسکا نفس ناطقہ اپنی فطرت شریف کی تمام علمی عقلی اور اخلاقی روحانی عملی اور تمدنی اغراض عالیہ کی تکمیلات تمام کیا تھا اوس انتہائی پرواز پر نہ پہنچے جو اوس خالق کائنات خداوند حکیم و علیم نے اسکیلئے بہمہ شرف و کمال مقرر کر رکھی ہے اس مین کمزوریون نالیاقتون اور غلط فہمیون کا عنصر غالب رہیگا

جب ایک قوم اوج کمال سے گرتی ہے تو کچھ عرصہ تک اوس مین ایسی بے حسی اور غفلت و مدہوشی موجود رہتی ہے جیسے کوئی اونچی جگہ سے گرنیوالا انسان چوٹ کی صدمے یا گرنے کے ناگہانی تصادم سے زمین پر آکر کچھ دیر بے ہوش و بے خبر ہوکر پڑا رہتا ہے مگر جب حواس بجا ہوتے ہین ہوش ٹھکانے آتا ہے تو اپنی گرنے کی اسباب پر غور کرنیکے لیئے طبعاً مجبور ہوتا ہے اور اگر اوسے کسی دوسرے شخص نے گرایا ہو تو اوس سے لڑتا جھگڑتا اور اوسے برا بھلا کہنے لگتا ہے

اسی طرح جب ایک انسان کسی عمدہ ذریعہ اور شریف و ذی عزت انسان کی ہمراہی سے کسی ایسے ایوان زرنگار کی بالائی چھت پر پہنچ جائے جہان سے وہ اور دور کی چیزین نظر آتی ہون مکان بھی نہایت مزین و آراستہ ہو اور وہ سائے لیجانیوالا شریف طبیعت انسان انسانی ہمدردی کی بنا پر اوسے کہدے کہ تم اس مکان مین بے تکلف لیٹو بیٹھو اٹھو پھرو اور چلو تو وہ شخص ساری خوشی کے اپنی اس کامیابی سے ایسا خود فراموش اور مسرور ہونے لگتا ہے اور ایسی ایسی حماقتین بھی کرنے لگتا ہے کہ اپنی ہی حرکات سے اوس ایوان بلند سے علیحدہ کر دینے کے لایق بن جاتا ہے سرکشی اور بغاوت یہان تک سودائی خام بیکار دل و دماغ مین سما جاتی ہے کہ اپنی اوس محسن اور مربی کو بھی بھول جاتا ہے چنانچہ یہ تو اپنی کمزوریون کی سبب ان بھلاوون ہی مین پڑا رہتا ہے کہ وہ بڑی میان اپنی غبی ہاتھون سے طفل مکتب کیطرح کان سے پکڑ کر نیچے پھینک دیتی ہین اور کہتے ہین جاؤ کچھ دنون ہوا کھاؤ تمنے محل مین بہت اودھم مچا رکھا تھا سب مکان مین بے ترتیبی کردی اور کسی دوسرے بھلے آدمی کی بیٹھنے کی جگہ درست و صاف نہین چھوڑی یہی حال اس کائنات کی وسیع اور مزین و مزین ایوان ربانی مین مجموعی اور انفرادی طور پر نوع انسان کا ہے قرآن پاک انسان کی ان غافلانہ حالتون اور قابل اصلاح کمزوریون کی کیفیت کو یون بیان فرماتا ہے

Marfat.com

واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبه واذا مسه الشر کان یؤسا ٥
قل کل یعمل علی شاکلته فربکم اعلم بمن هو اهدی سبیلا ٥

اور ہم ان ن کو جب کوئی نعمت (خوشی) عطا فرماتے ہین تو انسان سے منہ پھیرتا اور پہلو تہی کرتا (جاتا) ہی اور جب اوسے کوئی تکلیف (یا ناخوشی عمل کی تاثون اور طریقہ پر) ملتی ہی تو آس ہی توڑ بیٹھتا ہی (یعنے سخت مایوس اور حواس باختہ ہوکر ادھر اودھر جھکنا شروع کردیتا ہی) ای پیمبر ان لوگون سے کہو کہ لوگو ہمارا ن ابنی اپنی طور پر عمل کرتا ہی (یعنے جو اوسے بھلا معلوم ہوتا ہی وہ کر گذرتا ہی) (مگر) تم مین سے جو ٹھیک رستہ پر ہی خدا ہی اوسے خوب

یہان یہ بات غالباً جملہ معترضہ کی طور پر سمجھی جائیگی مگر روحانیت قدیم کی عاشقون اور ذات مین ذات ملا دینی والی تاثیرون کی اصلاح دل و دماغ کیلیے گویا خاص طور پر اس ارشاد حق مین بھی معرفت اور معتدل عرفان حق کی خزانی ہین

ویسئلونک عن الروح ط قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ٥ ع ۹

ای پیمبر (تب ہی قدیم روحانیت کے عاشقان زار) تم سے روح کی حقیقت کی متعلق سوالات کرتے ہین تو ان سے کہدو کہ لوگو! روح بھی میرے پروردگار کا ایک حکم ہی (یعنے تم اگر ابھی پیچیدہ مسایل مین پھنسے رہوگے تو پیچیدگیان ہی بڑہتی رہینگی) (کیونکہ) تم لوگون کو عام طور پر ان رموز و اسرار الہیہ کی صحیح شناخت کیلیے بہت ہی تھوڑا علم دیا گیا ہی

یہان ایک مسلمان پھر خرد موسی صاحب کی بیہودہ کردینی والی ناتوانیون اور روح کی بیچ در بیچ لاینحل بیان کردہ قرآنی حقیقتون قل الروح من امر ربی کی اعتدال آموز کیفیتون پر غور کرکے دین برحق اسلام کی سعادت آموزیون اور علمی عقلی برکتون کی نہایت سچی اور پاکیزہ لصب العین ہدایت کو سمجھ سکتا ہی اور جان سکتا ہی کہ دین کی موجودہ افتادگی اور مسلمانون کی علمی عقلی پستی کا باعث صرف یہی ایک دلفریب غلطی ہوئی ہی جو قرآن پاک کی ارشادات کی خلاف اقوام قدیم کی روحانی بے اعتدالیون کی سبب قوم نے اپنی مسلک و مشرب کا جزو لاینفک بنالی اور ابھی تک اسنن ناتون کو عین اسلام اور عین دین خیال کرتے ہین حالانکہ اسلام کا خاص مقصد تمام علمی عقلی اخلاقی روحانی اور تمدنی فیض بخشون کیساتھ ان ن کو ایک اعتدال پرستانہ کی صراط مستقیم پر استوار رکھنا چاہتا ہی اور یہی خصوصیت دین برحق کی شریعت غرا کا طرۂ امتیاز ہی جسے مسلمانون ہی نے مل جل کر تہ و بالا کر رکھا ہی عارف شیراز خواجہ حافظ اسی اعتدال کا اشارہ اپنی مستانہ انداز کلام مین بایں الفاظ کرتے ہین

صوفی ار باده باندازه خورد نوشش باد — ورنه اندیشهٔ این کافر امو شمش باد
پیر ما گفت خطا بر قلم صنع نرفت — آفرین بر نظر پاک خطا پوشمش باد

فی الجملہ اب یہ ایک بڑی لطیف اور مزیدار بات ہی کہ یورپ کے باوجود عیسائی یا پابند تثلیث رہنے کے اسلامی مسلمات معرفت کی قرآن مین اس وسیع کائنات کا پورا پورا فایدہ اٹھاکر کیسے عجیب طریقون سے خدائی ذوالجلال کی برکات علم و عقل اور شوکت و اقبال کی وراثتین حاصل کی ہین لیکن اس امر کو بصراحت سمجھنے کیلیے اس سچی بات کو پہلے ماننا پڑیگا کہ خداوند واحد کی قوم کا رشتہ دار ہین اور نہ کوئی گروہ اور کسی ملک کے باشندے اوسکے بیٹی اور بیٹیون کی ذیل مین داخل ہوسکتے ہین وہ سکتا ہی اور سب کچھ اوسکا ہی

یہان یہ بات یاد رکھنے کی لائق ہی کہ پروردگار نے یہان جس قلت علم و ادراک کو بیان فرمایا ہی وہ قلت خاص طور پر روحانیات اور الہیات کیلیے سنائی گئی اور بے شبہ اس ہی کہ خدائی ذوالجلال کے نامتناہی جلال ذاتی اور کمال صفاتی کی کیفیتون اور حقیقتون کو انسان ہرگز حاوی اور محیط نہین ہوسکتا یعنے مقصود یہ ہی کہ ظہور اسلام سے پہلی ہی تمام قومین محسوس یہودی عیسائی اور ہندوستان کی گیانی غرضیکہ سب لوگ روحانی پیچیدگیون ہی مین پڑ پڑکر شاہراہ سے کھسکتے چلے گئے ایشیا ساری کا سارا اسی ذات مین ذات ملا دینی یا نیروانا لاد مکتی حاصل کرکے جنم کی حکایتون سے آزاد ہوجانے خیالون مین روح کی بیچ در بیچ گتھیون مین الجھا اور یہی دلفریب مغالطہ افراط تفریط کا باعث بنکر رات تک ایران ہندوستان اور تمام ایشیائی ممالک کو جنادہاری اور بن باشی بنائی ہوئی ہی مغرب قومون کی اس دلفریب غلطی کے نتایج اور انجامات کو من جانب اللہ معلوم کرچکے تھے لہذا اونہون نے اصلاح اعمال و اخلاق کی اسی قدر جاننا کافی ہو سکتا ہی بقیہ ذاتی ہی خدائی ذات تو اوسکے جلال کا عالم ہی کہ موسی جیسے کلیم کی بھی تاب نہین لاسکے ان معاملات مین نظر کرنا ان نظر کی صدہا منتہاتان نظر کی علوم عقل اور اخلاق و کی تکمیلات کے لیے مقصد کی ہمارے لیے خاطر خواہ کامیابی کے لیے خدا نے روح کی ہمارے کی اس دلفریب غلطی کے ہمارے دو حانیات کی کو انہی امر کے نامزد کرکے پیچیدگیون کا گویا بند فرمادیا مگر اسکی حکمت وہی تھا اعتدال کی تشکیل دلفریب غلطی کے انہی ضلالت ہی کی سزا ہوئی تھی

Marfat.com

قرآن پاک چونکہ اوسیکا کلام اور اوسی کی ہدایات صادقہ کا دفتر علم و دانش ہی اسلیئے اوسکے لانیوالی بشیر خلق ہادیٔ عالم
رسول محترم روحی فداہ کو دربار ایزدی سی ارشاد ہوا کہ ای محمدؐ ہمنی تمکو توحید کی پر از معارف و حقایق ہدایت دیکر
خصوصاً تو عرب لیئے مگر انہی فیض عام کی اعتبارات سی عموماً کل دنیا کیواسطے اور اس دنیا کی اندر سزار ہا کھلی اور
مخفی دنیاؤن کیلیئے اور تمام آنیوالی زمانون اور جہانون کیواسطے ایک رحمت اور فضل و کرم بنا کر بہیجا ہیے لہذا
لوگون کو کہدو کہ ای لوگو میری طرف تو خدا کا ہی پیغام حق سروش سوش سروقت لاتا رہتا ہی کہ صرف خدائی واحد
وہ خالق ذوالجلال ہی میرا تمہارا برحق معبود ہی تاکہ اس سوش افزا تعلیم ہیے تم خدائی سچے فرمان بردار
اور عاقل اطاعت گذار بنو مگر کیا تم فرمان بردار بنتیے ہو کہ نہین ؟ چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین ۝ قل انما یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ
واحد ۚ فھل انتم مسلمون ۝ فان تولوا فقل اٰذنتکم علیٰ سواء ۚ
وان ادری اقریب ام بعید ما توعدون ۝ ع ۱۷

اور ای پیغمبر ہمنی تم کو دنیا جہان کی (تمام) لوگون کی حق مین رحمت (بنا کر) بہیجا ہی ان لوگون سی کہو کہ میری طرف تو
خدائی یہ خاص وحی آتی رہتی ہی کہ صرف وہ خدای واحد ہی سبکا اکیلا معبود ہی تو کیا تم اوسکی فرمان بردار
بندی بنتیے ہو یا نہین ؟ ای پیغمبر اگر یہ لوگ اس باتکو نہ مانین تو انہین کہدو کہ میںنے تم سبکو یکسان طور پر
(تمام نیک و بدکی) خبر کردی ہی مین نہین جانتا جس عذابکا وعدہ جاہلون سی ہوا کرتا ہی آیا اوسکا وقت
قریب آلگا ہی یا (ابھی) کچھ دور ہی (یعنے اب تم جانون اور تمہارا کام جیسا کروگی ویسا پاؤگی)

اب مسلمان بیان سمجھ سکتے ہین کہ خدائی ذوالجلال نی جس رسول برحق روحی فداہ کی ذات عالی صفات کو "رحمۃ العلمین"
کا خطاب دیا اوسکا فیض تعلیم صرف مسلمانون ہی کیلیئے مخصوص کیونکر ہو سکتا تھا ؟ سب قومین دنیا جہان مین
اللہ ہی کی مخلوق ہین اور اللہ کو وہ تمام لوگ جو اوسکے نظام و آئین کو سمجھکر اللہ کی ضابطون کی پابندیان اپنی
عملی زندگی سی ثابت کر دکہائین اعتقاداً خواہ جہاں خداؤن کے قایل رہین لیکن چونکہ اونکا نظام عمل موحدانہ
اور عاقلانہ ہوتا ہی اسلیئے اون کا ایسا شرک انہین اسی طرح باعث نقصان نہین ہوتا جیسے کہ لسانی توحید
ہی کسی شخص کو کچھ حاصل نہین ہو سکتا جب تک اقرار توحید کو عقلاً علماً اور عملاً ثابت کر کے نہ دکہائی اب
ایک بڑی مشکل یہ ہی کہ مسلمانون نے علم و عقل کو چھوڑکر "عمل" کی تمام ضرورتون کو صرف نماز پر موقوف کر دیا
اور نماز کا جو حقیقی فیض و ثمر محاسن اخلاق منہیات سی نفور اور دماغ و دلکی بیداریون کی صورت مین
ظاہر ہونا چاہی اوس پر مطلق خیال نہ رکہا اور یہ سمجھ لیا گیا کہ محض بالجوقت کی نماز کا ادا کر دینا گویا تمام
محاسن عملیہ کو یوراکر دینا ہی حالانکہ نماز محاسن اعمال کی ایک معاون اور اخلاق حسنیٰ کی مددگار
چیز ہے اور اوسکی تعریف خدا نی ہی یہی فرمائی کہ ان الصلوۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر، لیکن
افسوس کہ مسلمان نمازین پڑہنے کی باوجود بہی فسق و فجور اور لغو ہی سی باز نہ رہے بلکہ نمازون نے
اُون پر خود پسندیون کا غرور بیجا پیدا کرانیکا اثر معکوس ڈالا اور یہ نماز کا نتیجہ نہین بلکہ دلون کی اپنی

Marfat.com

ہی کوتہ فہمیون اور خوش خیالیون کا نمولناک انجام ہی جسکی بابت عارف شیرازی کو علی الاعلان یہ کہنا پڑا

صوفی نہاده دام در حقہ باز کرد — ببنیاد مکر با فلک حقہ باز کرد
بازی چہ خوش نشکندش بیضہ در کلاہ — زیرا کہ عرض شعبدہ با اہل راز کرد
ای شیخ خوش خرام کہ خوش میروی بناز — غرہ مشو کہ گربہ عابد نماز کرد
فردا کہ پیشگاہ حقیقت شود پدید — شرمندہ رہ رویکہ نظر بر مجاز کرد

ہم نماز اور طاعت کی بابت اطاعت و عبادت" کی عنوان مین کچہ عرض کرینگے کہ نماز کا حقیقی مقصود کیا ہی جو بوجوہ چند در چند گم ہوتا چلا گیا لیکن حالت یہ ہوی کہ ادھر مسلمان تو شوکت و حشمت اور حکومت و اقبال حاصل کرنے عیش پسند کاہل سست آرام طلب اور سہل انگار بنتے چلے گئے اور جو لوگ اون مین کچھ عرفان و معرفت کا ذوق و احساس رکہتی تہی وہ دل فریب طریقون سی روحانیات کی اوسی وادی مین جا بسی جس سے قرآن پاک نی قل الروح من امر ربی کا جامع اور سچا ارشاد حق سنا کر روکا تھا اور جس مین پیغمبران ن نہ کپڑی کی ضرورت رکہتا ہی نہ کہانی اور پینے کی بس ایک چٹائی اور لنگوٹی وہان کفایت کرتی ہی مگر یہ بلائین مسلمانون کی شاندار علمی ذخیرہ مین محض قدیم اقوام کی جذب و اتصال سی پیدا ہوتی چلی گئین جو ملکت ہو جاتی اور ذات مین ذات ملادینی کی خیال سی بیزار ہا قسم کی اوہام اور بطلان کو مانتی تھین اور اون مین آنکب فلسفۂ روحانیات کی وہی بردار عجیب بڑی ہوئی اہل سند کی علمی عقلی اخلاقی اور عملی زوال کا باعث ہو رہی ہی لیکن یورپ اور ہر غرناطہ اور طلیطلہ مین ہسپانیہ یعنے سپین اور عرب کے سامان حکمرانون عالمون مصنفون اور عقلمندون کی تصنیف کردہ کتابون سی خلفای اسلام ہی کی قائم کردہ یونیورسٹیون مین بیٹھکر بیدار ہو رہا تھا صدہا حرمن اور فرنچ ذوق علم مین طالب العلمانہ حالت کیساتہ اسلامی کالجون اور انکی درسگاہون مین اکر حکمت فلسفہ منطق ریاضی اور مختلف علوم کی تکمیل کرتے! لوٹ کر جاتی تو اپنی اپنی مقدس رہنماؤن اور پادریون کی پادر ہوا باتین سن کر دل ہی دل مین ہنسی بہی آتی قوم کی مردم پرستون اور خلاف علم و عقل خوش اعتقادیون کو دیکہہ دیکہہ کر وہ ایک ندامت تو محسوس کرتے مگر ذہانت اور جہالت کی عام رنگ کو دیکہکر خاموش ہو جاتی گویا ہو حال آج ایشیا یا ہندوستان و ایران کا ہی وہی یورپ کا تھا مگر معتقدات جس ڈھنگ اور جس نوعیت کی ہون انسانی قلوب پر اونکا اثر بڑا گہرا اور پائیدار ہوتا ہی - یورپ کے شیخ الشیوخ (پوپ مقدس) نی اپنی اور اپنی عاشیہ بردار راہبون کی طلسمی فضلین الا لخبد و الا اللہ کی ربانی صداقت کی بنیاد جانین دیکہکر مسلمانون کیطرف سی جو زبردست اپنی قوم کی عوام کالانعام مین گہولا تھا وہ خواص تک بہی پہنچا گیا جسنے بعد مین سلاطین اسلام کیساتہ ارض مقدس کی زمین پر صلیبی لڑائیون کی صورت اختیار کی مگر مسلمان فاتحین قرآن پاک کی صحیح معرفت آموزیون اور کلام خدا کی سچی دانش افزائیون کی منبع معنی کی برکات سی ہمیشہ ناصر و منصور اور مظفر و کامیاب رہی

Marfat.com

مگر بے یحیی بوجھی مسلمانون کی نسبت مسیح کی الوھیت کی رازدارون نی جو معاندانہ اور مخالفانہ روش اختیار کر لی تھی وہ
برابر قایم رہی خدائی واحد کی فرمان بردار تو کافر کہلائے اور انہی نون کی سمجھے گردن نیاز خم کر کر کے صدہا
مصروفات کو مانینی والی آسمانی اور زمینی برکات کی وارث ہوتی چلے گئی لیکن یہ تبدیلی جس، خاص اور لطیف
وجہ سی ہوئی وہ نہایت لذیذ اور مزیدار ہی خدا کا کلام کبھی نہین بدلتا ان الارض یرثھا عبادی الصالحون
بالکل سچ اور صحیح ہی خدا کی زمین پر عاقل فرمان بردار اور اللہ کی نیک بندی ہی وارث علم و فضل اور مالک
النعام و کمال ہو سکتے ہین جاہلون کیلیے ہر جگہ ذلت کی زندگی اور خدا کی پھٹکار ہی اور جہالت ہی کفر ہے
ہماری مسیح عزیزان نوع اعتقاد اگر ہی تو تثلیث ہی کی پابند عیسائیت کو انہون نی اپنا قومی فیشن قرار دیا
مگر نظام عمل و آئین ضوابط اخلاق و اتحاد اور دستور حریت انہون نی وہی قایم کیا جو مسلمانون کا شیوہ اور
خاصہ تھا اور قرآن پاک اون کی نہایت صراحت اور شدت سی تاکید فرماتا ہی یہ ایک چال تھی جو یورپ چلکے سی
چل گیا وہ سمجھ گیا کہ علمی اور عقلی عملی اور اخلاقی مسلمات دانش کو سمجھنی کی سخت ضرورت ہی ان ن کو ارثی
ضرورت اچھی معتقدات کی ہین جتنی کہ عاقلانہ اعمال و کردار اور دنیا مین ہوشمندانہ رفتار و گفتار کی ہی معتقدات
محاسن اعمال و کردار کو پیدا کرانیکے لیے نہایت ضروری ہین لیکن ان ن اگر باہمی محبت و اخوت اتفاق و اتحاد
کیساتھ رہی اور نور علم و عقل کو رہ نما بنا کر جیسے اپنی فطرت کو شریعت الہی کے چند مختصر اور موٹی موٹی قاعدون
کا پابند اور شاہد بنالی تو فروعی غلطیان چندان نقصان نہین پہنچاتین غلطی تو آخر غلطی ہی لیکن ان ن
کو بہرحال عملی صلاحیت اور علمی اہلیت اختیار کرنی چاہی یورپ کا یہ مسلمہ تھا جو دنیاوی اعتبارات سی مکمل مگر
روحانی اور دینی ملحوظات سی اخلاق عالیہ اسلامیہ کیلیے ناقص اور قابل تحقیر ہے

الغرض مسلمانون کی ظاہری شان و شوکت اور آزادانہ علمی تحریرین دیکھکر سطحی نگاہ سی یورپ خیالات کی اوس تصادم
مین آیا جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی دنیا مین یہ تین چیزین زر - زمین - زن نوع ان ن مین قدیم سی مایہ النزاع
چلی آتی ہین ان تینون چیزون کو اوسنے ایران کی عجیب و غریب مجوسی ریفارمر مزدک کی مزدکی اصول کی مطابق
اپنی قوم مین مایہ مشترک قرار دیکر کچہ دنون کیواسطے اپنی بین الاقوامی تنازعات اور خانہ جنگیون کا سد باب کر دیا
مگر اوسکی یہ عقلی غلطی اور حق ناشناسی آخر الگلستان مین ہزارہا معاشرتی اور منزلی خرابیون کیساتھ حقوق طلب عورتون
کی مضحکہ خیز منگامون کیصورت مین ظاہر ہوئی ہم عورتون کی صنف نازک کی فرائض لطیفہ کے متعلق علیحدہ طور پر کچھ
لکھنا چاہتی ہین کہ اسلام نی اپنی سچی تعلیمات کی مطابق ان ن کی بیرونی اور منزلی معاشرتی اور اخلاقی علمی اور تمدنی
نظام عمل کی درستیون کیلیے عورتون کو کس کس قسم کی حقوق عطا فرمائی ہین بیان ان باتون کا ذکر بالکل کی محل تر
بہرکیف یورپ نے اپنی مذہب کے مقدس مقتداؤن کی متعصبانہ اور لگاتار اسلامی مخالفت سی الا ماشاء اللہ
کی نہایت سچی نصف العین اور پاکیزہ مفہوم پر تو غور نہ کیا مگر جس قسم کی مسلمات عمل کو اوسنے اسلاف اسلام کی عملی
کارنامی دیکھکر قایم کیا اون کی برکت سی وہ دن بدن دنیاوی معاملات مین اقتصادی سیاسی علمی اور تمدنی

Marfat.com

ترقیاں کرتا چلاگیا تثلیث فی التوحید یا توحید فی التثلیث کا مثلث عقیدہ چونکہ اوسکے لئے محض لسانی تھا اسلیئے وہ تثلیث یورپ کو اپنی اجتماعی دینوی قومی اور انفرادی زندگی کیلئے بھی جیدان باعث نقصان نہ ہوئی ٹھیک ایسے ہی جیسے کہ آج علمی اور عملی حالت کی بگڑنے سی توحید الہی کا لسانی اقرار مسلمانون کیلئے بیسود ثابت ہو رہا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ خدا کو اسطرح لسانی طور پر ماننا نہ ماننے ہی کی برابر ہی جب تک کہ ان کی اعمال و کردار اخلاق و خیالات اور علم و یقین سے اوسکے ماننے کا اوسکے پاک و ترسل کا عملی ثبوت نہ ملے اللہ اللہ کرتے رہنا کچھ نفع نہین پہنچاتا

اہل عرب ظہور اسلام سی پہلے خدا کی ذات سی کلیتہً بی خبر اور جاہل نہ تھی مگر بات صرف یہ تھی کہ اون کی اخلاقی اور عملی علمی اور عقلی معاشرتی اور روحانی حالت سخت متبذل ہو رہی تھی مزید براں نرا رہا اصنام انہون نی انہی اور اللہ کے درمیان وسیلہ اور واسطہ کی طور پر حائل ہو رہی تھے اور یہی حالت ضلالت گمراہی جہالت اور کفر کا گویا ایک دریائی شور تھا جس مین غوطے لگانی اور نہانی سے وہ صفائی پاکیزگی اور طہارت حاصل نہین ہو سکتی جو خدا کی جلال توحید اور اوسکی عظمت وحدت کی بحر بیکراں کو ایک نظر دیکھ لینے سی میسر ہو جاتی ہی لہذا یہی وہ منکرانہ یا مشرکانہ دینی کیفیت تھی جسکی خدائی ذوالجلال نی کفار عرب کی بابت یہ ارشاد فرمایا

ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارھم حتی یاتی وعد اللہ ان اللہ لا یخلف المیعاد ۝ ع ۱۳ ۱۰

اور جو لوگ ذات الہی کی عملاً منکر ہین انہن ان کی اعمال کی سزا مین کوئی نہ کوئی مصیبت پہنچتی ہی رہی گی جو ان سبکو (وقتاً فوقتاً) تھڑکھڑاتی رہی گی یا انہن نہ پہنچی گی تو ان کی قرب و جوار مین آنازل ہوگی یہان تک کہ خدا کا وہ آخری وعدہ یعنی وبال و تباہی جو منکرین حق کیلئے بالآخر یقینی ہوتا ہی پورا ہو اسمین ذرا شک نہین کہ اللہ کا وعدہ کبی خلاف اور جھوٹا نہین ہوا کرتا

الغرض یورپ نے فیضان اسلام ہی کی برکت سی آئینی نظام حکومت کی عاقلانہ ضرورتون کو سمجھا اور پھر رفتہ رفتہ یکی بعد دیگری تمام علمی عقلی سیاسی اور تمدنی برکات کا وارث ہوتا چلاگیا مقدس پادریون کا طلسم ورع حقیقتاً ٹوٹ گیا نظام عمل اور قوانین سیاست سی تثلیث بھی محض زبانون پر رہ گئی اور اون لوگون مین ایسے لوگ لطیف الاحساس ادیب شعرا حکماء اور فلسفہ دان بھی پیدا ہوتے چلے گئے جو بالکل بتعلیم قرآن کی مطابق ذات الہی کی سہل الحصول اور مفید مطلب معرفت کیلئے قدرتی مناظر وادیون کی وسعتون پہاڑون کی بلندیون دریاؤن کی روانیون برف کی سپیدیون اور لالہ زار چمنستانون کی رونقین دیکھ دیکھ کر اللہ کی جلال کو چمکانی لگے قوم کا مذاق اس قسم کی لٹریچر سی سدھرتا اور سلیم ہوتا گیا اوس قادر مطلق کی دست قدرت کے انہین ہر کام مین صفائی درستی اور خوش سلیقگی کا مزہ سکھایا اونہون نی افعال الہیہ پر غور کر کر کے اوس مفید زندگی عرفان حق کو حاصل کیا جسکو پانے سی ان دنیا مین انسانون کیطرح جینے رہنے اور کام کرنے یا مرنے کی قابل منتہا ہی اور قرآن پاک نے اوسکی تعلیم ان آیات مقدسہ مین دی ہی

ان فی خلق السموٰت و الارض و اختلاف اللیل و النھار لاٰیٰت لاولی

Marfat.com

الالباب ۝ الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحٰنک فقنا عذاب النار ۝ پ ۴ ع ۱۱

بیشک آسمان اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کی ردّوبدل مین عقلمندون کی سمجھنے کیلئے جلال الٰہی اور اوسکی عظمت وقدرت بہتیری نشانیان موجود ہین (اور وہ عاقل کیسے ہین) جو کہ کھڑے اور بیٹھے اور پڑے خدا کو یاد کرتے اور آسمان وزمین کی ساخت مین غور کرتے ہین (اور غور کرکے ساختہ بول اٹھتے ہین) کہ ای ہماری پروردگار تو نے اس کارخانہ عالم کو محض بچون کا کھیل یا مہمل اور بیفایدہ نہین بنایا تیری ذات ایسے افعال لایعنی کرنے سے پاک ہی (اور تیری اس کارخانہ ہستی کا نظام ہی جتا رہا ہی کہ آخرت مین نیکی کی جزا اور بدی کی سزا ہونی ہی تو ای خدای ذوالجلال ہمین دوزخ کی آگ سے بچا ۔

بیان مسلمان ان آیات مقدسہ کو سمجھین پڑھین خوب پڑھین بار بار پڑھین اور ان مین تفکر کرین کہ قرآن پاک کس عمدگی سہولت اور آسانی سے عرفان حق کی تعلیم دے رہا ہی یہ وہ سہل الحصول موفت ہی جو کسیکو نذرانی دینی کی بغیر انسان کو بارتباط حق مظار عالم پر غور وتفکر کرنے سے بے منّت ومنّت حاصل ہوتی ہی اور اسی قسم کی صحیح عرفان سے ان فنون کا دماغ روشن دل بیدار اور طبایع مجلّا ہوتی ہین اور پھر ان قدرت کی ہر حرکت اور اوسکی ہر جنبش سے بڑی بڑی علمی معلومات اور عقلی اکتشافات کی دولتون کا وارث بنتا ہی یورپ کی تمام ترقیان قرآن کی اس ارشاد برحق اور عقل افزا ہدایات کی ماتحت رہنے سے ہوئی ہین

جارج سٹیفن نے چای پکاتی ہوی چای جوش کی ڈھکنے کی جنبش سے بھاپ کی حیرت انگیز قوت کا راز پایا ۔ سر ایزق نیوٹن نے باغ مین ایک پکی ہوی سیب کو درخت سے خود بخود گرتے دیکھکر کشش وجذب کا وہ مسئلہ الاراعلمی عقدہ حل کیا جسکے حالات ابھی تک حجرون اور خانقاہون یا مندرون اور غارون مین سماد ھیان ہر کر بیٹھنے والون کی سمجھ مین نہین آسکے ۔ اسی ہین مارکونی وائرلس سلسلۂ پیام رسانی کی موجد نے فضا مین لہرانے والی ہوا پر نہایت عمیق نظر مکرڈالکر دنیا کو محو حیرت بنا دیا قوت برق سے کام لینے والی عارف اسرار قدرت نے اپنی تفکر سے نوع انسان پر علمی عقلی سیاسی اور تمدنی احسان کیا ہی اور اب ہوائی جہاز بنانیوالون نے جن کمالات علمیہ اور اسرار الٰہیہ کی انکشافات پر کمر باندھی ہین اہل نظر سوچین اور غور کرین کیا اون کی یہ کوششین یتفکرون فی خلق السموات والارض اور ربنا ما خلقت ھذا باطلا کی معرفت آموزیون کی خلاف ہین ؟

لیکن افسوس جبکہ خلاف قرآن اور اسلام کی سچی معلومات عرفان کی برعکس الکسن سنڈکر کی سرے سے کائنات ہی کو لغو مہمل بیہود اور طفلانہ کھیل کہنا یا سمجھنا شروع کر دیا جائے تو ایسے لوگون کو عقل سلیم کہان اور کیونکر میسّر ہو سکتی ہے ؟ افسوس ہی کہ دین برحق اسلام اور خدا کی پاک کتاب قرآن نے اپنی متبعین مابشان نصب العین اور توحید الٰہی کی پاک تعلیمات سے مسلمانون کو جن اخلاقی خوبیون عملی الوالعزمی

Marfat.com

علمی شوکتون عارفانہ لذتون اور تمدنی برکتون کی شاندار راہین دکھائی ہتین اوسنین مسلمان روحانیات کی پرواز قدیم
کی اڑان اندازیون سی بالکل فراموش کرکی نہایت عجیب قسم کی قوم بن گئی اور تا حال قرآن پاک کی پرشوکت ہدایات کو سمجھنے
سی وہ بالاجمال محض عرفان الہی کی غلط کردینی کی سبب عاجز و قاصر ہورہی ہین اور یہ قصور انہین کا اپنا ہی نہ کہ اسلام اور
قرآن کا خداوند توہمات اور ظنیات کی ذلت آفرین زندگی سی برآن فرمائے آمین

جو شخص یا جو قوم خدائی ذوالجلال کی اس کھلی کتاب معرفت یعنی کائنات کو دیکھکر اپنی دماغ و دل کو ہوشیار اور نگاہون
کو بیدار و پُرانوار نہین کرسکتی ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ انکھین بند کرکی کس عالم پنہان کو دیکھنا چاہتی ہی قرآن پاک نے اس مغالطہ
کو جو احبار یہود اور رھبان مسیح مین موجود تھا الفاظ ذیل مین صاف کیا

فمن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا ۝

جو شخص اس دنیا مین (مظاہر کائنات کو دیکھکر) اندھا رہا وہ حیات مستقبل - عقبیٰ اور آخرت مین بھی اندھا ہی رہیگا
بلکہ (موجودہ گمراہیون کی حالت سی) زیادہ بھٹکا ہوا ہوگا

علم العرفان و معارف کی اعتبارات سی جہان عالم کبیر اور وجود انسانی عالم صغیر مانا جاتا ہی اور یہ بالکل صحیح اور سچ ہی گویا مجموعی
طور پر جو کچھ کائنات مین نظر آتا ہی چھوٹی پیمانہ پر وہی سب کچھ یہ انسانی مین رکھا اور بنایا گیا ہی لیکن اگر ایک لڑکا
بہت بڑی تختی پر نہایت ہی جلی اور نمایان طریقہ سی لکھی ہوی حروف و نقوش کو دیکھکر اپنی اندر تحریر اور حروف
کی اشکال کو درست سمجھ سکتا تو وہ ایک ایسی چیز کو جس مین نہایت ہی باریک اور خفی طریقہ سی کچھ حروف و نقوش
بنایی گئی ہین دیکھکر خاک سمجھ سکتا ہی یہی رز حق ممن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کی ارشاد مین
سمجھایا گیا ہی لیکن اگر ان کا مذاق سلیم ہو دماغ صاف اور دل درست ہو خدا کی سچی معرفت اور عرفان کا ذوق ہو
تو ذرہ ذرہ کو وہ طور بنین ؟ پانی کا ایک ایک قطرہ ایک ایک دنیا نہین ؟ اور سچے ذوق معرفت کا دلدادہ اون
چھوٹی چھوٹی چیزون اور باریک باریک نظر مین نہ آسکنے والی ہستیون کو ذوق معارف و اسرار مین محو ہوکر اچھی طرح
نہایت عمیق نگاہون سی دیکھنے کی کوشش کرتا ہی اور اس سے اوس عارفانہ جذبات کو ان کا دل جس قسم کی
سرور انگیز علمی اور روحانی لذتین محسوس کرتا ہی اور وہ اون مشاہدات سی علم و عقل کی جس سودمند نتائج پر پہنچتا ہی
کیا وہ عرفان الہی کے اسرار و معارف نہین کہلا سکتے ؟ فاعتبروا یا اولی الابصار

یورپ باوجود عقیدہ تثلیث کو ماننے کی جس شدید ہی اور سچی راہ سی معارف علمیہ اور حقایق فطریہ عقلیہ کی
ایوان عروج پر پہنچا ہی مسلمانون کیا وہ قرآن پاک کی حقیقی معرفت آموزیون اور حق نمایون سی جدا
یا علیحدہ تھی کاش تم اپنی غلط فہمیون کو سمجھکر نور اسلام و قرآن کی فیض بخشون سی بہرہ مند بن سکو یہی بڑا ابا
کام ہی جو تمھاری بعض دماغی اور روحانی مغالطہ انگیزیون کی سبب پورا ہوکر بھر ناتمام رہ گیا اور تم ضدہا
قسم کی ناکامیون ناتوانیون اور بوالعجبون کی شدید آفتی بن کر ذلت و حسرت ہو گئے لیکن خدا کی معرفت
اور اوسکے عرفان کا صحیح فیض ان کو علمی اور عقلی پیشون عملی اور ادراکی اخلاقی اور تمدنی شعبون کی انجادسی نکالکر
دماغی اور دلی جسمی اور جانی تمام قوتون کو گرما دیتا ہی اور کبھی ایسے مسلمان دنیا مین رہ کر دکھا گئی ہین کہ اسلام
کی سچی معارف آموزیون اور قرآن پاک کی حقیقت نمایون سی ان مین عالی خیالی اور بلند ہمتی کی کن درجون پر

Marfat.com

پہنچ جاتا ہی ۔ ہمت بلند درکہ مردان روزگار از ہمت بلند بجائی رسیدہ اند

قرآن پاک مین ہر ایک حقیقت کو جس خوبی اور جس اسلوب خاص سی بیان کیا گیا ہی اوسی ارباب ذوق سلیم ہی سمجھتے ہین قیامت پر لبیہ یا روز آخر کو ر مذہب اور ملت کی ہانا ہی اور وہ مانتی ہی کی چیز ہی ہی اوسکے ہونے اور آنے مین کچھ شک نہین مگر مضمون قیامت اپنی مخصوص اندرونی اور علمی کیفیات کے اعتبارات سی اسقدر لسیط اور دل خیب ہے کہ اسپر جب تک ایک علیحدہ کتاب نہ لکہی جاے اسکے خالات مفصل اور واضع نہین ہوسکتے قرآن پاک نے نہایت ہی خوبیون تمام معارف علمیہ عقلیہ اور اخلاقیہ کو بیان فرماکر خدا کی ابدی صداقتون کی منشور ازل پر گویا مہر لگادی ہی اگر وقت ملا تو انشاالله تعالے اس مضمون قیامت کو بھی تعلیم قرآن کی مطابق مفصل کرکے لکہنے کی سعی کی جائیگی وماتوفیق الا بالله

کیا یہ بات سمجہ مین نہین آسکتی یعنے باوجودیکہ یورپ مین صدہا مقدس رهبان مسیح کی الوهیت کی داعی اور مجرد از روحانیت کی پرجوش حامی موجود تہی بلکہ اب تک ہین مگر اہل یورپ مسلمانون کی فیض قرب سے پتہ ہی بات کو اندر ہی اندر سمجہکر اون تمام علمی عملی عقلی اور آئی سیاسی اقتصادی اور تمدنی مساعی مین ہی شور و غل مصروف ہوگئی جو دنیا مین ان کی زندگی کو بقای نسل و مذہب کیواسطے کرۂ ارض کی ہر حصہ پر ضروری تہی ۔

یورپ کے اہنین ایام تاریک مین وہان مسلمانون کی تعلیم لا الہ الا الله کی ادہی ادہوری صدا کو سنکر یورپ مقدس کی خلاف میان "لوتھر" کھڑا ہوا اوسنے فرقہ پرٹسٹنٹ کی بنیاد ڈالدی پرانی رومن کیتھولک چرچ سی یہ چرچ الگ ہوگیا اگرچہ اسلامی نکتہ نگاہ سی نئی کلیسا کی اعتقادی مسایل مین ہی چندان فوقیت نہین تاہم اتنا تو ہوا کہ مسیح و مریم کی بت محراب کلیسا سی اٹہہ گئی

بہرکیف یورپ تو اودہر چکے سی اوس بالکل قدرتی اور عین مطابق فطرت تعلیم عرفان آموز پر آزادی کا پابند ہوگیا جیسے قرآن پاک نے جا بجا مناظر قدرت پر غور و فکر کرنیکی سچی ہدایت کی طریقون سی کھلے الفاظ مین بیان فرمایا اور اوسکے بعد اوس ملک اور اون اقوام ابیض کی حکما شعرا اور فلسفہ پسند افراد اپنی نظمون اور مختلف تحریرون ہی قوم کی میلان رجحانات اور مذاق عامہ کو صحیفہ قدرت ہی کی دلچسپیون کیطرف ڈالتے رہی ہی اسی طرح معارف کہی مسلمانون مین محسوسات عالیہ کی حقیقت فہمیون کا باعث ہوا تھا چنانچہ یورپ کے لوگ ہی آخر ان ہی تھی بیان ہی اون جذبات اور خیالات فی طبائع کو درست اور دلون کو سلیقہ شعار بنانی کی وہی رو قایم کی جو قدرت کی مناظر طبیعہ کو دیکہتی رہنی سے قدرتاً انسانی نفوس و قلوب مین پیدا ہوجاتی ہی اور اوسکا اثر پھر اون لوگون کی منزلی قومی صنعتی تجارتی علمی اور عملی خوش اسلوبیون مین ظاہر ہوتا ہی کہ اون کے ہر کام مین ایک حسن تناسب خوتصوری سلیقہ شعاری صفائی اور دلکش مرغوبی کی شان نظر آنی لگتی ہی الغرض یورپ کے ہر کام ہر صنعت اور ہر چیز مین جس خوبی اور صفائی یا سلیقہ شعاری کو دیکہہ دیکہہ کر اہل الشیا یورپ کی مصنوعات خریدنی پر مجبور ہین یہ سب خدای ذوالجلال کی علم آموز افعال و کمال پر غایر نظر ڈالی اور قدرت کی چابک دستیون پر عارفانہ غور و فکر کرنیکا نتیجہ ہی اونکا تثلیث پرستی سی اب اتنا ہی تعلق ہی جتنا کہ ہم مسلمانون یا تمام اہل الشیاء کا لسانی خدا پرستی اور زبانی اقرار توحید کیساتھہ ہی

ایک ہم ہین کہ لیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ ایک وہ ہین جنہین تصویر بنا آتی ہے

آہ وہ آخرت وہ فردای محشر اور وہ صبح قیامت یا پر لیہہ جسکی بابت تمام آسمانی نوشتون مین خوف انگیز حالات اور انذارات موجود ہین اور قرآن پاک نے بہی بالفاظ مختلفہ زلزلۃ الساعۃ یوم الفصل یوم الدین یوم الحساب القارعہ اور یوم النشور کی مخصوص تشبیہات سی اوسی دن کو یاد دلایا ہی اگر آنیوالی کل کی صبح وہی صبح محشر ہوجاے ۔ تو ہم سب لوگ اپنی لسانی معتقدات معارف کیساتہہ عملی عقلی علمی کوتاہیون کی باعث سخت گھاٹے اور نقصان مین ہونگے اور ہماری آنکہین واقعی کھلی کی کھلی رہ جائینگی عارف شیراز

Marfat.com

خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ تی یہی آجسے چھ سات سو سال قبل قوم کی حافظانِ قرآن اور زاہدان برگشتہ فروش کی انہین دماغی
ناتوانیون اور غلط اندیشیون کو دیکھ دیکھ کر یہ اشعار لکھی تھین

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحر گہ میگفت — بر در میکدہ بادف و نے ترسائی
گر مسلمانی ہمین است کہ حافظ دارد — آہ اگر از پس امروز بود فردائی

اصلاح اخلاق کی ضرورتون اور روحانی اہمیتون سی انکار کرنا حماقت ہی نہین بلکہ کفر ہی مگر جس قسم کی روحانیت
ایشیا مین کروڑہا انسانی نفوس وقلوب پر عرصہ دراز سی بوجوہ چند در چند تقدس عجیب کی بروبال لگا کر مسلط
ہوگئی اگر یہ یورپ ہی مین رہتی تو کوئی حیرت کی بات نہ تھی یا مسلمانون کی عوض یہ ہندون بتون اور کواکب واجرام
کی پوجنی والی لوگون مین پڑی رہتی تو حیدان باعث تعجب نہ ہوتی مگر حیرت ہی تو یہی کہ وہ اگر جمی تو اون لوگون
مین اور اوسنے مسخر کیا تو اون انسانون کی دلون کو جنکی امتیازی شان ہی خدا پرستی تھی اور جنہین خدای واحد
نے اپنی ارشادات عالیہ سی قدم قدم پر حماقتون پوتہ قسمون اور غلط اندیشیون سی بچنی کی لاگ ہدایتین کی ہین بلکہ اس
قسم کی غلط روحانیت اور معرفت کی صرفہ کی ماننی والون کو ڈنکی کی چوٹ یہ عقل افزا صدائین سنائی ہین

یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ و
لا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ فان
تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ۰ پ ۳ ع ۱۴

ای اہل کتاب اوس کلمہ حق کیطرف آؤ جو ہمارہی تمہارہی درمیان یکسان ماننی کی لائق ہی کہ خدا کی سوا کسی دوسری ہستی کی ستائش و
عبادت نہ کرین اور کسی چیز کو ذاتی صفاتی طور پر بھی اللہ کی جلال الوہیت کا شریک نہ ٹہرائین اور اللہ کی سوا ہم مین سی
کوئی کسیکو بھی اپنا مالک و معاون نہ سمجھی پھر اگر ایسی سیدھی اور سچی بات سی بھی منہ موڑو تو ہم مسلمانون کی
توحید پرستی کی گواہ بنکر کہو کہ ہم مسلمان لوگ خدا کی سامنے سرنیاز جھکانیوالی ہین شرک سی بیزار ہین

پھر ارشاد ہوتا ہی کہ خدا کی اون کھلی احکام سی کیونکر انکار کرتے ہو جن پر تمہاری انسانی فطرت شاہد ہی اور تم دلین قائل ہو

یا اھل الکتاب لم تکفرون بایات اللہ وانتم تشھدون پ ۳ ع ۱۵

پھر ارشاد ہوتا ہی کہ ای اہل کتاب یہودیو اور عیسائیو خدا کی خالص توحید پرستی مین مردم پرستیون کا بطلان کیون سامل
کرتے ہو حالانکہ تم توریت اور انجیل کی سچی احکام سی اس حقیقت حال پر معناً وقوف رکھتی ہو کہ مردم پرستی بری ہے

یا اھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون ۰

ای اہل کتاب (اپنی مردم پرستیون اور شرک ورزیون سی) حق و باطل کو گڈمڈ کیون کرتی ہو؟ اور خدا کی صداقت توحید کو
چھپاتی ہو حالانکہ تم وجدانی اور فطری طور پر اس حقیقت سی آگاہ بھی ہو کہ غیر اللہ کسیکو معاون و مددگار بنانا جہل

ہم یہ ہین پچھلے مضامین مین عرض کر چکے ہین کہ یہودیون اور عیسائیون بلکہ ہماری عزیزان وطن ہندون فی بھی روحانیات ہی
کی مغالطہ انگیزیون سی اپنی مذہبی مقتداؤن مہاتماؤن اور رہنماؤن کو فوق الفطرت انسان سمجھ سمجھ کر انہین
ابن اللہ اور اوتار وغیرہ سمجھا اور پھر اون کی پرستش شروع کردی ہی پرستش رفتہ رفتہ روحانی تقدسات کی
دلفریب اور عجیب تعلقات سی مذاہب نے نرد ہا دوسری جوگیون راہبون اور اون بزرگان دین کا زیادہ نام

Marfat.com

لینے والی یا رساؤن زندہ اور مردہ پیرون کیواسطے ہی مخصوص سوتی چلی گئی مگر چونکہ ان ن ان ن ان فی ستائیشون اور ان فی الوظیفتون کی ایمان و یقین سی اوس علوِ محسوسات اور علمی کمالات کی درجون تک برگز فائز المرام نہین سکتا جو اوس خالق کائنات فی باعتبار شرف فطرت انسان کیواسطے خاص کیئی ہین اسلیئے اون تمام آیات کی بعد قرآن پاک نے نہایت پُر معنی مفصل اور عقل افزا ارشاد ذیل فیصلہ ناطق کی طور پر سنا کر قدیم روحانیت کی مغالطہ انگیزیون مین اولجھی ہوئی حماقتون اور مردم پرست قومون کی خود ساختہ اوہام باطلہ کا صفایا کر دیا

ما کان لبشرٍ ان یؤتیہ اللہ الکتٰب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادًا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربّانیین بما کنتم تعلمون الکتاب و بما کنتم تدرسون ولا یامرکم ان تتخذوا الملئکۃ والنبیین ارباباً ط ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون ۵ پ ۳ ع ۱۶

دنیا مین کبھی ان ن کو یہی یہ بات شایان شان نہین کہ اللہ اوسی عقل سلیم گرگمان اور آسمانی نوشتہ یا پیغمبری تک اعزاز بخشے اور وہ لوگون سی کہنے لگی کہ لوگو خدا کو چھوڑ کر میری بندی اور فرمان بردار خادم بنون بلکہ وہ تو یہی کہیگا کہ (لوگو) خدا پرست انسان بنکر رہو اسلیئے کہ تمہین بتایا جا چکا ہی اور تم بھی یہی باتین پڑھتے رہی ہو اور خدا کا ایک ذی ہوش بندہ (نبی) تم سی برگز یہ نہ کہیگا کہ فرشتون اور پیغمبرون کو خدا مانو بھلا کہین ایسا ہو سکتا ہی کہ وہ تمہین خدا پرستی سکھاتی اور تمہاری خدا پرست بننی کی بعد جہل و کفر کی باتون کا حکم بھی دے

فی الحقیقت یورپ اگر بحکم الہی مناظر قدرت کی دلچسپیون اور شواہد کائنات پر غور و فکر کر کے علو احساس و تخیل کی علم آموز اور عقل افزا مدارج حقایق پر نہ پہنچتا تو آج اوسکا حال ایشیا والون سی بھی زیادہ مبتذل اور ناقابل بیان ہوتا مگر اللہ نی انسی سامان کر دیئی کہ اون لوگون مین اعمال ربانیہ کو دیکھنے اور اون پر فکر کرنیکا ذوق عرفان آموز پیدا ہوتا چلا گیا اون سے شعرا، اور حکمار نی قدرتی چیزون کی دل آویزیان بیان کین ہماری ملکون مین چونکہ باغلاط روحانیت اوتار پرستی کا ڈھنگ حصول نجات کی خیالون سی ندرت کیا تہ پڑ چکا تھا اسلیئے ہماری شعرا بھی انسانی حسن و جمال کی دام فریب مین آکر ذلیل ہوتی ہوتی عامیانہ مذاق حسن پسندی کی مطابق کبھی گلفام گل اندام مہ جبین کی زلف و کمر کی جستجوؤن مین لگی رہے انہین تو کمر یار کا پتہ اب تک نہ لگا مگر یورپ نے کمر یار کو دیکھ بھالکر اوسپر پٹی بندھوادی اور نظام تقسیم عمل کو قائم کر کے ہر ہر کام مین مصروف ہو گیا یورپ کی دنیا ہی بدلگئی مردون عورتون نے تعلیم کو اپنی اپنی فرائض انسانیہ کیلیئے لازمی اور ضروری سمجھا یورپ کے ملک الشعرا شیکسپیر کے علاوہ ٹینی سن گولڈ سمتھ سکاٹ نی مظاہر قدرت پر غور کر کے اوسی حسن و جمال کو بیان کیا جسے قرآن پاک نے صدہا مقامات پر بڑی اہمیتون کیساتھ ان فی ذالک لایٰت لقوم یتفکرون کی ارشادات حق سنایی تھے

رسول محتشم نبی محترم پیغمبر عرب و العجم روحی فداہ کا فیضان تعلیم آیت "ما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین"

بیان یہ بات خاص ہے کہ یہ احکام قرآن عیسائیون اور یہودیون کیواسطے سنایی گئی ہین جو فرشتون کو خدا کی بیٹیان اور انبیا کو خدا کا بیٹا کہتے ہین اسلام کی مقابلہ مین قرب مالکی کیلیئے باعث اہل کتاب تجھے بھی یہی لوگ اور ہندوستان کی ہندو عزیزان نوع مقابلہ پر ہوتی تو غالباً انہین بھی اہل کتاب ہی کہکر پکارا جاتا مگر قرآن پاک کی تعلیم حق انہی حد اقتون نہیں ایسی محیط و بسیط ہی کہ کوئی ایسی قوم جو شرکانہ خیالات کی خوگر اور باطل معتقدات کی پابند ہو اوسکی حق گویون کی سماعت سی فطرتاً اخلاقاً عاماً اور عقلاً بی نیاز و فارغ نہین ہو سکتی اور یہ خدا کی پاک اور زندہ کلام کا ایک معجزہ ہی اسی لیئے قرآن کی بعد کوئی ذی ہوش کبھی دوسری آسمانی کتاب کے نزول کی ضرورت کو نہین مان سکتا اور جب کتاب کی ضرورت نہین تو نبوت کا ہی خاتمہ بالخیر ہو چکا بیان تک کہ کوئی انسان اگر انہین معجزانہ مدرکات اور جذبات ہی کا کیون نہ ہو مگر قرآن پاک کو پڑھکر اپنی اعلان رسالت سی نادم ہوگا بس اب تو تعلیم کی ضرورت ہی

Marfat.com

کے مطابق صرف مسلمانون ہی کی لئی تو نہ تھا بلکہ وہ کل دنیا کیواسطے ہی یورپ مین بہی خدا کی ان نی مخلوق آباد تھی
وہ اوس رسول سی بالواسطہ شہود قدرت متفیض ہوئی اور یہی وسائل عرفان وعقل قرآن پاک نے بیان فرمائی ہین
مگر افسوس کہ حصول علم ودانش اور بینش وبصیرت کیلئی دین برحق اسلام نی توہمات کی حجابات حائلہ کو ولا
نشرک بہ شیئًا ومن یتخذ بعضا بعضًا ارباباً من دون اللہ کی پرزور تاکیدین فرماکر اٹہایا تھا
وہ عجیب وغریب طرقون سی خدا سی اور حق شناسی کی وسیلے اور واسطے بن بن کر مسلمانون ہی مین پھر قایم
ہوگئی اسی طرح عرصہ دراز تک ہوتا رہا مسلمانون مین صدہا انا الحق کہنی والی عاشقان روحانیات پیدا ہوئی آہ
اس تیرہ سو کچہ سالون کی قلیل عرصہ مین خود اوس رسول برحق کی نام لینی والون نی قرآن پاک کی
تلاوت کی عوض اپنی تصورون اور اپنی تصنیف کردہ رطب ویابس مقالات کی سبق دینی شروع کردی
مسلمان مسلمان رہتی تو کیونکر؟ اور قرآن پاک کی مطالب کا ذوق علم رکہتی تو کیسے؟ مسلمانون کا
خواب توحید ہزارہا تعبیرون کر نیوالون کی خوش فہمیون کی بیانات مختلفہ سی پریشان ہوکر رہ گیا

حافظ آب رخ خود بر در سفلہ مریز حاجت آن بہ کہ بر قاضی حاجات بریم

الغرض ایشیا مین تو قدیم سی مردم پرستیون کا فلسفہ نجات راسخ تھا مسلمان جہان جہان گئی اونہون ایسے
ہی لوگون کی سابقہ پڑا جو اصنام وعناصر کی پیچہے جہکنے کو اپنی سعادت سمجہتی تھے ایسی اقوام کی بندون کو
انسانون کی سمجہنے جیسا سمجہانی کرنے مین کیا تامل ہوسکتا ہی چنانچہ جب مسلمان بہی غلط در غلط ہوتے
اخلاق اسلامیہ اور تعلیم قرآنیہ کو چہوڑتے چہوڑتے عرفان ومعرفت کی اوسی اڈے پر آلگے جس پر
کہ ایشیا کی قدیم قومین منہ سر لپیٹے مکت سوجانی کے خیالون سی دم سادہی پڑی تھین تو ان کا
پیر تھا عبادی الصالحون کا جو اعزاز خدا نی اونہین بخشا تھا اوسکی اہلیت بہی اون سی رخصت ہوگئی جیلو
جہگڑا تمام ہوا مفت کی سردردی سی نجات یلی اللہ کی دولتون کا وارث بننی مین بڑی لمبی زنجیر
داریان ہین ذمہ داری کی کام بہت نازک اور مشکل ہوتی ہین آسان اور سہل بات یہی ہی کہ لنگوٹی باندہی
کسی خلوت خانی یا حجری مین پڑی رہو۔ کیونکہ "ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را"

جب مسلمانون نی خلاف قرآن خلاف اسلام اس فلسفہ کو دستور العمل بنایا تو خدای ذوالجلال نے
یورپ کی ایک عاقل قوم کو ایشیای بعید کی دولتون اور حکومتون کی وراثت بخشی انگریز ہندوستان
مین منجانب اللہ بڑی ٹھیک وقت پر داخل ہوئی کیونکہ ہماری ہند وغیرزان وطن تو کروڑون دیوتاؤن
کی ستائیشین بتون کی پرستشین اور ہزارہا جوگیون اور جٹادہاری سادہوؤن کی پوجائین کرکر کے نروانا اور
نجات حاصل کرنے کی آرزوؤن مین اون تمام قوتون ہمتون اور طاقتون کو کھوئی ہوئی پہلی ہی سی محض
ملکی کی خواہان نہی ہوئی تھی اگرچہ مسلمان ہندوستان مین داخل ہوتی وقت ایران ہی مین رہ کر اپنی بہت سی
اسلامی خصوصیات کو فراموش کر چکے تھے لیکن اون کی داخلہ ہند کیوقت اسلام کی ہمت افزا

Marfat.com

ہدایات، مین سی باقیات الصالحات کی طورپر توحید الہی کی ضرورت کا اعتقادی احساس کسی قدر زور دار خیالات کیساتھ اونمین موجود تھا وہ جانتی تھے کہ خدا کی سوا دوسری چیزون یا بندون اور بتون کو جھکنے سے انسان مین کس قسم کا عقلی علمی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی ضعف پیدا ہو جاتا ہی مگر ہندو عزیز الہی باتون کو اپنی قومی سعادتون اور روحانی یا علمی برکتون کا باعث سمجھتی تھے آخر مسلمان اونپر غالب آ گئے مگر جب نامحسوس طریقون سی کچھ ایران اور کچھ ہندوستان مین رہ رہ کر مسلمان بھی غیر اللہ زمینی اور آسمانی بھیتون کو ضعف علم و عقل کی سبب جھکنے لگی اور بندون کو انہون نی رسول اور رسول کو خدا بنا دیا تو خدا کی برکات نے ان سی بھی منہ موڑنا شروع کر دیا اور ہندو مسلمان جب جب عقلی ناتوانیون اور علمی کمزوریون کی ایک ہی درجہ خوش اعتقادی اور مردم پرستی پر ہو گئی خدا کی پاک تعلیم اور اوسکی مقدس کتاب محض مُردون کی درود فاتحہ پر پڑھنے اور طوطے کیطرح عین اور قاف کا سر دبا دبا کر رٹنے کیلئے رہ گئی تو خدائی ذوالجلال نے ہندوستان مین اپنی لطف و کرم سی اوس قوم کو بھیجا جو نہ مسلمان تھی نہ ہندو اعتقاداً ان دونون سی الگ مگر علماً عقلاً اور عملاً ان دونون سی بدرجہا بہتر تھی اوسنے قدرتی مناظر پر آزادانہ نگاہین ڈال کر وہ سرور علم اور خمار معرفت حاصل کیا ہوا تھا جسکی بابت قرآن مین "یتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا" کا علم آفرین ارشاد سنایا جا چکا تھا

اس مین کچھ شک نہین کہ مسلمانون کی تمام علمی عقلی ترقیان عملی اور تمدنی رفعتین بھی جب شروع ہوئی تھین تو قرآن پاک کی تعلیم برحق کو ہوشمندانہ طریقون سی سمجھنی اور اون پر عمل پیرا ہونے کی برکت سی ہوئی تھین مگر جب اونہون نی صدہا مفروضات روحانیہ قایم کر کے "قل الروح من امر ربی" کو بھلا کر اور ذات حق کو موسی علیہ السلام سی بھی بڑھ دیکھنی کی آرزؤن مین خر موسی صاعقا کی اعتدال آموزیون کو بھولکر اپنی حالت آیات ذیل کے مطابق بنا لی تو اللہ کا جلال علم و عقل یورپ کی اوس گوری قوم کی صورت مین ظاہر ہوا جو اب بھی اپنی علمی خصوصیتون کیساتھ ہزارہا تاکا دھاریون اور اناالحق کی مغالطہ مین پڑی ہوئی آریون اور قادیون سی کہین فایق ہی اور مسلمان ان آیات کی مصداق ہین

افمن ھو قایم علی کل نفس بما کسبت وجعلوا للہ شرکاء
قل سمّوھم ام تنبئونہ بما لا یعلم فی الارض ام بظاھر
من القول بل زین للذین کفروا مکرھم وصدوا عن السبیل
ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد لھم عذاب فی الحیوۃ الدنیا
ولعذاب الاخرۃ اشق وما لھم من اللہ من واق ○

(اے پیمبر) کیا جو خدا ہر ایک شخص کی اعمال ظاہری اور باطنی سی خبر رکھتا ہی (غلط کار لوگون کو) بی سزا دی چھوڑ دیگا اور یہ

Marfat.com

اللہ کیساتھ دوسری دوسری شریک ٹہراتی ہین (ای سمنر) ان لوگون سی کہو کہ تم خدا کو ایسے شریکون کی سونپی کی خبر دیتی ہو جن
کی (بی وقعتی سی وہ خدا انہین جانتا تک نہین کہ وہ کدھر بستے ہین یا زمی اوپری اور بی اصل باتین بتاتی ہو بات
یہ ہی کہ جاہلون (اور ذات الہی کی عملی منکرون کو اپنی خودساختہ چالاکیان بھلی معلوم ہوتی ہین اور یہ لوگ
ہی راہ راست سی رکے ہوی ہین جسکو خدا (اونکی اعمال غلطکی پاداش مین تاریکیون مین ڈالی اوسکا کوی
راہ دکہانیوالا نہین ایسے لوگون کیلئے دنیاکی زندگی مین بی بکا تکلیف ومصایب کا عذاب ہی اور
آخرت کا عذاب اس دنیوی عذاب سی بر اور المضاعف اور شدید ہی اور اس اپنی کردنی کے
بچکتان سی کوئی کوئی انہین بچانیوالا نہین ہی اللہ کا غضب ہی جس بی اعمال غلطکی بعد بچنا مشکل ہی

بہرکیف جب ہند و عزیزان وطن اور مسلم برادران قوم مین محض ایک اعتقادی تفریق باقی رہ گئی عملی اور عقلی اعتبارات سے
دونون روحانیات کی اوطنون مین الجکر خود فراموش اور مدہوش وغافل ہوگئی تو یورپ کی عاقل قوم نے منجانب اللہ
یہان پھیرا ڈالا اور ملک کے اس سری سی اوس سری تک بتاید الہی مسلط ہوتی چلی گئی شہرون کو بارونق اور
ویرانون کو آباد کیا جابجا شفاخانی مدرسی سکول اور کالج قایم کئی سفر کی سہولتون کیلئے ریل جیسی نادر
چیز بنا کر آرام عام کیواسطے ہر جگہ تیار کی محکمہ ڈاک اور سررشتہ پیام (تار) قایم کیا یورپ کی دل آویز
ستھری اور صاف بنی ہوی مصنوعات سی اہل ہند کو اپنی چابک دستیون کا گویا سبق دیا لیکن ہندوستانی
خکا باوا آدم واقعی دنیا سی نرالا ہی دھرم اور مذہب کی ٹانگین پکڑی اس کی کشمکشون مین پڑی رہی اور اس
باکی طرف ذرا بی توجہ نہ کی کہ مذہب اور دھرم خدا پرستی اور حق شناسی کی حقیقی شان کیا ہی؟
لیکن اس امر مین ذرا بی شک نہین کہ ایشیا مین رہنی والی تمام قومین ہندو اور مسلمان پارسی وغیرہم خدا کی
دین برحق کی نمایان خصوصیات اور عرفان الہی کی امتیازی اور شاندار کیفیات کو سمجھکر جب تک سوشمند
اور اللہ کی دولتون نعمتون کی لائق نہ بنین یورپ کے ان گوری گوری چہرون کا یہان نظر آنا خدا کی رحمت ہی
کیونکہ ابتک ہم لوگ اخلاق وعمل اور عرفان ومعارف کی صحیح خدمات سی ناواقف اور جاہل مین مذاق
ایسے بگڑی اور طبایع اسقدر بھیڑی ہین کہ خدا کی پیدا کردہ چیزون اور قدرت کی عقل افزا دل
حسپیون سی محظ اٹہانا ہمین معلوم ہی نہین ہان عیاشی زنا اور فسق ومجون کی لغویت آرام طلبی اور عیش پسندی
کی لت ہر امیر وغریب مین موجود ہی اور یہی زوال وادبار کی وجہ بلکہ کوڑھ مین کھاج کی مانند ہی
یہان ایک بڑی لطیف بات ہم سب کی توجہ کی لائق ہی کہ بڑی بڑی محنت جتی سی جوگی اور گرو
مینیجر کی باریک ملمعون کی کرتے نہتی ہین فرانس کی نہایت لطیف اور لچکدار رشیمین پانچ کی
گیٹر یان باندھتے ہین اور قوم کی بڑی بڑی سرانی عظام سفر کسوقت درجہ اول یا دوم کا ٹکٹ لیکر
گدگدی دار بزم بیچون پر تشریف فرما ہوتی ہین حج بیت اللہ کیلئی بہی آج انہین ریلون اور یورپ
ہی کی بنائی ہوئی جہازون پر سفر کرتی وہان تک پہنچتی ہین مگر مزا یہ ہی کہ ان چیزون کو اپنی پوری تن دہی

Marfat.com

حفاکشی اور محنت و مشقت سی بنا سکنیوالی تو کافر اور ادھرم لیکن اکسن بندگی اللہ سی آرام اٹھانیوالی دھرم
اور دین کی سچی نمونی مومن اور مہاتماین لوگون کی بجھون کو کیا ہوگیا ؟

ترسم کہ صرفہ نبرد روز بازخواست نان حلال شیخ با خرام ما
ای باد گر بگلبن احباب بگذری زنہار عرضہ دہ بر جانان پیام ما

القوم اور وطن کی عزیز و بزرگوار نوجوانو اتم نہایت نامحسوس طریقون کیا تھہ دین فطرت کی شاہ راہ مستقیم سی
کھسکتے کھسکتے اہن باطل خیالیون کی گہری فریب مین مبتلا ہوگئی جس مین ٹپٹپ کر تم سی پہلے صدہا قومین صفحہ
ہستی سی معدوم و فنا ہوکر رہ گئی ہین کیا تم اس عالم شہود و نمود کی کھلی اور نہایت بین معرفت آموزیون
سی دلون کو سیر ہوز اور دماغون کو پر سرور نہن بنا سکتے ؟ کیا تم خدای واحد معبود ذوالجلال کے کلام
مبین سی وہ ہوشمندانہ عرفان نہن سیکھہ سکتے ؟ جسکے حاصل ہونی پر ان کی تمام قوتین پوری نظری
حرکتون کیا تھہ مصروف عمل و کار ہو جاتی ہین ؟ کیا تم خدائی کائنات کی ارشاد کو نہن سمجھہ سکتے جو ان
الفاظ صاف مین تمہین حقایق و معارف کا واقف بنانا چاہتا ہی ؟ قولہ تعالیٰ

الم نجعل الارض مہدا ۙ والجبال اوتادا ۙ وخلقنکم ازواجا ۙ وجعلنا نومکم
سباتا ۙ وجعلنا اللیل لباسا ۙ وجعلنا النہار معاشا ۙ وبنینا فوقکم
سبعا شدادا ۙ وجعلنا سراجا وہاجا ۙ وانزلنا من المعصرات
ماء ثجاجا لنخرج بہ حبا ونباتا وجنت الفافا ۙ پ ۳۰ ع ۱

ای لوگو کیا ہم نی زمین کو (تمہاری لئی) فرش اور پہاڑون کو (زمین کی مضبوطی کیواسطے) آہنی میخون کی
طرح نہن بنایا ؟ اور اسکی علاوہ لوگو ہم ہی نی تو تمہین جوڑہ جوڑہ یعنی مرد و عورت پیدا کیا اور ہم نی
تمہاری نیند کو تمہاری لئی موجب راحت بنایا اور ہم ہی رات کو پردہ پوش (باعث امن) اور دن کو
معاش و رزق کی ڈھندون کیواسطے بنایا اور لوگو ہم ہی نی تمہاری اوپر سات مضبوط آسمان بنا کر
اور ہم ہی نی آفتاب کو خوب روشن و درخشان بنایا اور ہم ہی نی بادلون سی موسلا دھار پانی برسایا
تاکہ اوس سی (تمہاری حکمت و قدرت کیا تھہ) تمہاری لئی غلہ جات ہر طرحکی روئیدگی اور گھنے گھنے باغ
(زمین سی) نکالین (لوگو کیا تم ان صریح اعیان ربانیہ سی اوسی پہچان نہن سکتے ؟)

کوئی محمد ان نہن کہ سکتا کہ حصول عرفان و عقل اور معارف و حقایق یا ایمان و یقین کیواسطے اس سے
بہتر مفصل اور بین تعلیم ہی ہوسکتی ہی ؟ مگر افسوس کہ نقص افہام اور پریشانی قلوب کا جو سامان پرانی
اقوام کی فلسفہ روحانیات سی پیدا ہوچکا تھا ای مسلمانو وہ تمہاری دماغون اور دلون پر بھی چھا گیا مگر
اسپر ظلم یہ ہوا کہ تم اپنی ہر حرکت اور اپنی ہر مفروضہ کو خلاف قرآن نہایت مستحسن سمجھی سمجھتی اپنی اغلاط اور
عیوب کو معلوم کرنے نی قاصر ہوگئی اور غیب کو ہر گناہ کو ثواب سمجھنی کی بھی ربانی سزا نی جو اوسکے
محکم ضابطون اور اٹل قاعدون کی مطابق انسانون کو ملتی رہتی ہی مبارک ہن وہی لوگ جو اپنی غلطیون کو

Marfat.com

اپنی جذبات وخیالات اور افعال وکردار کی فوراً اصلاح کرلیتی ہیں اور کسی قوم یا شخص کے دل میں اصلاح اعمال واخلاق کی احساس وخیال کا پیدا ہوجانا اللہ ہی کی رحمت ہے مگر ممتحن یاد ہوگا کہ اپنی مراد اکثر درست اور ہر فعل کو صحیح سمجھنے کا مرض اوس قوم (بنی اسرائیل) میں بھی پیدا ہوگیا تھا جو اسی مرض کی باعث خود پسندیوں کی اوس عروج کی جا میں تھی جو قوموں کو لے ڈوبتا ہے اور بالآخر اسی غرور کی جا کی سبب آج اوس قوم کا کہیں تھل بھر انظر نہیں آتا قرآن پاک نے اون کی جاہلانہ خود ستائیوں کو آیات ذیل میں یاد دلایا ہے سنو اور سمجھو

وقالت اليهود والنصارى نحن ابنؤا الله واحبآؤه ط قل فلم يعذبكم بذنوبكم بل انتم بشر ممن خلق ط يغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء ولله ملك السموات والارض وما بينهما واليه المصير ع

یہودی اور عیسائی دعوی کرتے ہیں کہ ہم لوگ اللہ کی بیٹے اور اوسکے بڑے پیارے اور چہیتے ہیں (تو ای پیغمبر) انسے کہو کہ اگر تم اللہ کی ایسے ہی (رشتہ دار یا محبوب ہو تو وہ (اللہ) تمہیں تمہاری گناہوں کی بدلی اپنی نظام عالم کی مطابق (وقتاً فوقتاً) سزا کیوں دیتا ہے (حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کی نہ بیٹے ہو نہ پیارے بلکہ خدا نے جسطرح اور انسان پیدا کئے ہیں اسہیں میں کے تم بھی ہو خدا جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمان وزمین اور جو کچھ آسمان وزمین میں ہے سب اللہ ہی کی اختیار میں ہے اور سبکو لوٹ کر آخر کار اوسی کیطرف جانا ہے

حاصل کلام اس قسم کی صداقت آموز علم افزا اور ہوش آفرین ہدایات سے قرآن پاک بھرا پڑا ہے جسے علماً عقلاً چھوڑ دینے سے مسلمان نہایت عبرت انگیز کیفیتوں میں مبتلائے الم ہوئے ہیں مگر یورپ نے جو کچھ پایا جہاں سے پایا اور جسطرح پایا اور سایتہ ہی یہ کہ ہم ایشیائی بعید یا ہندوستان کی رہنے والی جس جس قسم کی اعتقادی عملی اور روحانی غلط فہمیوں کے سبب تنزل مذلت میں گری ہیں ناظرین کو معلوم ہوگیا ہوگا مذہب کا موضوع بیان جداگانہ قابل بحث ہے مگر مذہب کی یہ خصوصیت بھی قدرتی ہے اور ہونی چاہیے یعنے جسطرح کائنات اور کائنات کی کل چیزوں اوس قادر مطلق نے انسان کیواسطے بنائی ہیں اُن کو اون چیزوں کی خاطر نہیں بنایا اسی طرح مذہب بھی انسان کیواسطے ہے نہ کہ انسان مذہب کیلئے لہذا سچا اور درست وصحیح مذہب بھی وہی ہوسکتا ہے جس میں انسان کی تمام عقلی عقلی اخلاقی ادراکی روحانی اور تمدنی ترقیات کی سارے سامان بوجوہ احسن مہیا ہوں اور اوس میں کوئی بات انسانی فطرت کی تسکینوں آزادیوں عالی خیالیوں اور الوالعزمیوں کو دبانے یا بھانے والی نہ ہو کیونکہ مذہب انسان کیواسطے ہے نہ کہ انسان مذہب کیلئے دین برحق اسلام نے اپنی تمام عقل آفرینوں اور معارف آموزیوں کیساتھ اسی خصوصیت کا لحاظ رکھتے ہوئے لا یکلف الله نفسا الا وسعها فرمایا ہے اور یہ خوبی بے شبہ وشک اسلام برحق کی سوا کسی دوسرے مسلک میں نظر نہیں آتی

یہودیت عیسائیت اور اصنام وعناصر کی فلسفیت میں یہی ایک بھاری سقم ہے کہ وہ انسان کو عالم عقلی مجبوریوں میں رکھکر گویا مذہب کیلئے بنائی ہیں اور جس مذہب میں اللہ کی سوا دوسری چیزوں کی پرستش یا

Marfat.com

سلسلہ بیان یہ سوال قدرتاً پیدا ہوجاتا ہی کہ مسلمان باوجود مالک دستورالعمل (قرآن پاک) اور حی شریعت اسلامیہ کی رکھنے کی اوج عروج و کمال سی یون گری؟ اور ون ی علمی - عملی - اخلاقی - عقلی سیاسی - روحانی - اور تمدنی تمام حالتون ی نظام عمل مین قابل عزت اور افسوسناک بی ترتیبی کیون پیدا ہوئی اور باوجودیکہ ابہی تک وہی کتاب پاک اون مین موجود ہی جسنے کبھی جاہلون کو عالم کفتہ رس - نقاد اور بیدار موشیار کرکے تمام محاسن الیانیہ کا مجموعہ بنادیا تھا لیکن وہ صدہا طرحسی سہل انکارون غلط اندیشون اور قسمت پرستیون کی طلسمات عجیب مین پھنسے ہوئی ہین - ان سوالات کے دردانگیز جوابات کیلئی ہزارہا دفتر درکار ہین مگر بالاختصار اور اصولی طور پر یہی جواب ہے کہ مسلمان در اصل مسلمان نہ رہی اور نہ خدا کی پاک کتاب قرآن ی تعلیمات حقہ پر اونکا عمل رہا ملت بیضائی شریعت غرا ہزارہا خودساختہ اوہام سی ملوث ہوگئی دین برحق اسلام کا صحیحہ نصب العین ہی معدوم ہوگیا جسکا لازمی نتیجہ یہی ہونا تھا کہ قوم کی قوم اپنی اخلاقی علمی عملی عقلی اور تمدنی تمام شانون کھوکر بیٹھ گئی لیکن ایسا کیون ہوا یہ ایک دردناک داستان الم ہی جسکا حال ناظرین کو کچھ اگے چلکر فلسفہ اسلام اور تخلف قدیم یا اسلام پر شارحی اثرات کے مضمون مین

ستائیشون کی تعلیم کا ذرا سا الحاق و اشتراک ہوگا بس اوسی مین یہ خلاف فطرت بلای جبر نمایان ہوجائیگی اور سمجھ لینا چاہیے کہ یہ یا تو بگڑا ہوا ہی اور یا منجانب اللہ ہنین محض انسانی مفروضات کا مجموعہ ہی اسی معیار صادق اور اعتبار علم کی وجہ سی قرآن پاک کی تعلیمات حقہ کی سے اسوقت تمام دنیا مین مسلمانون کا موجودہ اسلوب دین جس مین ذات الٰہی کی سوا کچھ عرصہ سی قبرون انسانون مزارون اور ثقہ صورت بندون کی پرستش کا صعف آفرین ہوا قایم ہوگیا ہوا ہی مقتضیات فطرت انسانی کی خلاف اور آئین برحق اسلام کی برعکس ہے

عکس روئی تو چو در آئینہ جام افتاد — زاہد از پرتو میی در طمع خام افتاد (حافظ)

اب باقی رہا یہ سوال کہ یورپ فاسق و فاجر اور منہیات کا مرتکب ہی پھر اوسپر یہ اللہ کی رحمتین کیونکر ہین اسکا سمجھنا نہایت آسان ہی اور وہ یہ کہ مناظر قدرت کی دیکھنی اور مطالعہ کرنے سی انسان صنعتی تمدنی اقتصادی اور عقلی ترقیان تو کرسکتا ہی مگر حقیقی وہ ایک مکمل دستورالعمل اور سچی شریعت کا حامل نہ ہو وہ محاسن اخلاقیہ کا صحیحہ احساس نہ قایم کرسکتا ہی نہ رکھہ سکتا ہی اسلامی آداب اخلاق کی لحاظ سی یورپ کی ترقی ناقص ہی نہ کہ کامل اور یہی وجہ ہی کہ اب وہ اپنی سوا خدا کی مخلوق کی دوسری بندون کو زمین پر کہین بھی کھڑا دیکھنے سی خوش ہتین یہ ایک بڑا ہی گران بار اخلاقی نقص ہی وہ مادیات پر مٹا جاتا ہی تاہم اوس مین جب تک لائق نکتہ رسون دانا ون اور تریف النفس بندون کی آفرینش کی کثرت رہی گی اوسی تسکے منہ کی پھونکین نقصان نہ پہنچا سکینگی وہ جاہلون اور نادانون کی گردنون پر پیر رکھکر کھلے بندون حکومتین کرلیگا

حق ہی غالب کا کہ کچلے اور دلی مغلوب کو — ہے یہی مغلوب ہونیکا مآل انجام کار

یاد رکھنا دوستو سنت ہی یہ اللہ کی — جو نہ بدلی ہی نہ بدلی گی الی یوم القرار

جو گریگا مرتبے سی وہ گرایا جائیگا — جو بڑھیگا حوصلا اوسکا بڑھایا جائیگا (حالی)

یورپ کے طرز عمل کو دیکھکر مبصرین یورپ بھی یہ رائی ظاہر کرچکے ہین کہ ہماری لوگون کا یہ غافلانہ غرور اور جابرانہ تغافل اونکے زوال کا نشان ہی یہ ایک سچی بات ہی دنیا مین کوئی قوم خواہ گوری ہو خواہ کالی انتیائی ہو یا یورپی مگر مغرور و خودپسند بنکر کبھی ٹک نہین سکتی لیکن یورپ جب گرا اوسکا گرنا تارنتا دحق قرآن پاک کے اس حکم ناطق کے مطابق ہوگا لہذا یورپ کو بھی قرآن کا احترام کرنا چاہیے کہ وہ اوسکے نبی آخرالزمان کی خبر دیتا ہی تاکہ وہ سنبھلے بھی اور فیضان اسلام کا مشکور ہو

فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذنہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون ٥ ث ٩ ع

جب قومین اپنی (پہلی) مصیبتون کو بھلا بیٹھتی ہین یعنے حشمت و دولت پاکر غافل ہوجاتی ہین (اور ہوگئین) تو ہمنی بھی اونکی رسم بھول کی یاد انتی مین اون پر ہر طرحکی نعمتون کی دروازے کھولدئے یہانتک کہ جو نعمتین اونہین دی گئی تھین جب اونکو پاکر مادی خوشی کی آپے سی باہر ہوگئی تو یکایک ہمنی اونکو عذاب مین پکڑ لیا اور ہمارے عذاب و عقاب کا آنا تھا کہ وہ بی آس ہوکر رہ گئے

Marfat.com

قرآن پاک کا یہ ارشاد اپنی ازلی اور ابدی صداقتوں سے کسی خاص گروہ اور قوم کیلئے نہیں بلکہ ہر ملک کی ہر قوم کیواسطے ہی اور قانون ربانی کی ایک عالمگیر تنبیہ ہی مسلمان خودگری اور بگڑی تو اسی بابکو بھلا دینی اور بھولنی ہی اور آئندہ بھی اس فضای محیط مین کرہ ارض پر رہنی والی قومین اگر رفعت و پستی کی مناظر دیکھین گی تو خدا کی اسی مجموعہ احکام و قوانین کی ماتحت رہ کر یا اوس سے علیحدہ ہونے پر دیکھین گی اللہ کی ضابطون مین کبی تبدیلی نہین ہوتی لاتبدیل لکلمات اللہ

المختصر سچی اور پتہ کی بات یہی ہی کہ جب تک کوئی قوم اللہ کی منقل شدہ ضابطون اور قاعدون کی کسی حد تک پابند نہین ہوتی وہ دنیا مین کبی اور کہین بھی عزت و امن کا منہ نہین دیکھتی اور تا وقتیکہ کوئی جماعت یا کسی ملک کے رہنی والی خدا کی احکام اور اوسکے نظام کو اپنی غلط اندیشیون سے بھلا نہ سبا نہین دیتی یا اپنی افعال غلط اور خیالات عجیبہ سے اللہ کی محکم اور اٹل آئین و قوانین کو گڈ مڈ نہین کر ڈالتی وہ کبی ذلیل اور ناتوان یا بال مصایب اور معمول آلام نہین ہوتی یہ اللہ کا فیصلہ ہی اللہ کا باندھا ہوا ازلی اور ابدی دستور ہی ہماری ہندو غیز اس بابکو پیش نظر رکھکر عظمت توحید کو سمجھین اور مسلمان اپنی خود ساختہ ہزارہا قسم کی خیالی دینداریون اور ایجاد کردہ معرفت شعاریون پر اللہ ہی کی جلال دانش آموز کو سمجھکر غور فرمائین کہ اونہین کیا کیا سنایا بتایا اور سمجھایا گیا تھا اور وہ کدھر لڑکتے پڑ گیے اور بہتی بہاتی کہان جا نکلے

کیا کیا دی فریب جمال نگاہ نے ہم کو جہ رقیب مین بھی سرکی بل گئی

ای عزیزان وطن اور ای برادران قوم ہمین زیادہ ایچ پیچ کی باتین تو آتی نہین دلفریب اور دماغون کو الجھا دینی والی موشگافیان ہمین معلوم ہین ہم تو اسی سیدھی بابکو جانتی ہین کہ آدمی یا تو انسان بنی اور اس سلسلہ کائنات کی صنعای خالص کو عز دل مین بھر بھر کر پیئے عقلمند بنی ہوشیار و بیدار ہو اپنی فرائض حیات اور فطرت کی مقاصد عالیہ کو بشرح و بسط سمجھی اللہ کی نظام عالم اور آئین آفرینش پر غور کرکے اپنی زندگی کو عین اون قوانین ربانیہ کا مطیع و منقاد بنای جن کی تعمیل پر انسانی فطرت کو ایک بنی شاندار اور نمایان عامل بنایا گیا ہی اور یا پھر اوس خدا کا نام لینا چھوڑ دے جسنے انسان اور اس کل کائنات کو بنایا اور پیدا کیا ہی اور کسی اور خدا کی دنیا مین جا بسے جسکو یہ اپنی غلطیون سے اللہ کے جلال کبریائی اور عظمت و حروت کا حصہ دار سمجھکر علمی عقلی اور اخلاقی روحانی مغالطون پڑ رہا ہی

ما شیخ و زاہد کمتر شناسیم یا جام و بادہ یا قصہ کوتاہ
دقیق ملتمع زنہار راہ مبیت صوفی ندانند این رسم و این راہ

ہم اس بابکو کہین پہلی ہی عرض کر چکی ہین کہ خدا کی نیک بندی اور سچی حق شناس غلط باتین ہرگز نہین سکھاتی مگر قومین ہی افراط تفریط مین پڑکر اوس صداقت سچائی اور اعتدال فطرت کو کھو بیٹھتی ہین جسکو سمجھی رہنی سے انسان دنیا مین ان نون کیطرح جی سکتای ہندوستان کا باوا آدم واقعی سارے ملکون سے نرالا ہی اور غالبا نرالا ہی رہی ساری دنیا کی قومین تو اپنی آغاز و انجام کو سوچکر کام کر رہی ہین لیکن ہیان عرصہ دراز سے جس آتما گھسائی اور روح فرسائی کا ڈھنگ پڑا ہی اوسی پر کشمکش جاری ہی فطرت چلا رہی ہی کہ مری اغراض کو سمجھو قدرت پکار رہی ہی کہ مری بخشی کردہ دولتون نعمتون سے فایدہ اٹھاؤ تم بھی انسان ہو مگر اوشہ اوٹھکر گورنمنٹ کی منہ آتی ہین حکام سے لڑتے ہین اور اپنی دلون

Marfat.com

دماغون کی مطلق اصلاح نہین کرتی حقوق سبکو اللہ دیا کرتا ہی مگر اوسی وقت جبکہ کوئی حصول حقوق کا اہل اور اون اسم ذمہ واریون کے لایق ہوجائی بیگت کبیر اگرچہ کوئی رشی منی نہ تہی مگر حقائق موجودات سی واقف اسرار ہستہود و نمود سی آگاہ اور ایک اچھے انسان تہی ہندوستان اور اہل ملک کی مابت ایک خوب بات فرماتی ہین

کوئی لٹ دھاری کوئی جٹ دھاری کوئی نیے دسون اندری گھس ماری
کہے کبیر سنو بھئی سادھو اس نگری کی گت نیاری

واقعی ہمارا خیال دنیا بہر سی نرالا ہی کہان تو خدائی ذوالجلال اور اوس پر تم آتما قادر مطلق کا یہ فرمان برحق کہ لوگو ہمنی اس کائنات اور دنیا کا ایک ذرہ بہی بیکار یا بیہودہ نہین بنایا ہماری ذات ایسے افعال عبث کرنے سی پاک ہی لیکن کہان ہم لوگون کا یہ مفروضہ کہ یہ ساری کی ساری کائنات دنیا اور جہان ہی عبث مہمل بیہودہ اور فضول ہی یہ ہی وہ کفر جو ہمنے اپنی فطرت انسانی کی خلاف خدا کی دین برحق کی برعکس روحانیات کی بعض پیچیدہ اور دقیق دل آویز تیون سی اختیار کرکے اپنی صورت بگاڑ لی اور اب تک اپنی نافہمیون سے اللہ کی ذات پر اسی قسم کی بہتان باندہنا اپنی سعادت اور اللہ کی خوشنودیون کا باعث سمجہی ہین لیکن باطل آخر باطل اور غلط خیال انجام کار غلط ہی ہوتا ہی قران پاک اس ازلی صداقت اور ابدی سعادت کی راہون پر ڈالنی والی سچائی کو ارشاد حق یون سناتا ہی

وما خلقنا السماء والارض وما بینهما لٰعبین ۝ لو اردنا ان نتخذ لهوا لاتخذ ناہ من لدنا ان کنا فاعلین ۝ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغه فاذا هو زاهق ولکم الویل مما تصفون ۝

اور ہمنی آسمانون کو اور زمین کو اور نیز جو کچہ اون کی اندر مہیا کیا گیا ہی کہیل کی طور پر نہین بنایا اگر ہمکو کہیل بنانا منظور ہوتا تو (لوگو) ہم اپنی تجویز سی کہیل ہی کا طرحکا کوئی کہیل بنا کھڑا کرتے (لیکن ہمکو تو یہ بات منظور ہی نہ تہی) بلکہ ہم حق کو باطل کی سر پر دے مارتے ہین تو وہ باطل کے سر کو کچل ڈالتا ہی اور باطل فنا ہو جاتا ہی لوگو تم پر افسوس ہی کہ تم اپنی ہی پس سی ایسی مہمل باتین بناتے ہو (کہ یہ دنیا فضول اور مہمل ہی)

اسکے بعد استحکام صداقت اور استیصال ضلالت و اوہام کیلئے پھر ارشاد ہوتا ہی سوچمند اور حق پسند سمجہین سوچین اور غور کرین

ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا اللہ شیئا ولهم عذاب الیم ۝ ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم ط انما نملی لهم لیزدادوا اثما ولهم عذاب مهین پ ۴ ع ۶

جن لوگون نی (حق دی کر باطل) اور ایمان دی کر کفر مول لیا (وہ) ایسا کرنے سی خدا کو تو کسی طرحکا نقصان نہین پہنچا سکینگے بلکہ انہین کو دردناک تکلیف ہوگی اور جو لوگ (دین فطرت) اسلام سی انکار کر رہی ہین وہ اس خیال مین نہ رہین کہ ہم اون کو جو ڈھیل دی رہی ہین یہ تامل اون کی حق مین بہتر ہی؟ نہین - ہم تو اسلیئے اون کو یہ ڈھیل دی رہی ہین تاکہ وہ اپنی غلط خیالات اور معتقدات سی) اور برائیان اور غلطیان اکہٹی کرلین اور انجام کار یہ (انہی بدیہی سی آپ ہی) ذلت و خجالت کی سخت عذاب مین فنا ہوکر رہ جائین

ہم نہین سمجہ سکتے کہ کتاب پاک قرآن کا نام بعض لوگون کو ہوا کیون معلوم ہوتا ہی؟ اور دین برحق اسلام کو وہ تمدنی ترقیات

Marfat.com

اور اخلاقی۔ عملی عقلی اور سیاسی ضروریات کیلئے ناکافی کیون خیال فرماتی ہین لیکن یہ سارا قصور مسلمانون کا ہی کہ انہون نے اپنا طرزِ عمل خود بگاڑ کر دھر دیا اور کچھ ہی کچھ ہو کر بیٹھگئے ایسی حالت مین دوسری قومون کا اسلام سی بدظن ہونا ایک قدرتی اور طبعی امر ہے لیکن عقلمند لوگ اور دانا بندے کتاب پاک کو دیکھین نہ کہ مسلمانون کو چنانچہ ارشاد ہوتا ہی قرآن کا اور یہ دعوی عقلاً علماً اخلاقاً اور عملاً ہر طرح سچا۔ اور واجب التسلیم ہی

ان الدین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتب الا من بعد ما جاءھم العلم بغیاً بینھم ومن یکفر بایت اللہ فان اللہ سریع الحساب

خدا کی نزدیک واقعی سچا۔ سچا قومون کو زندہ اور اپنی پیرون پر کھڑا رکھنی والا دین تو اسلام ہی ہی اور اہل کتاب یعنی یہودیون اور عیسائیون نی جو اسلام کی مخالفت کی تو حق بات معلوم ہو جانے پر محض اپس کی ضد تعصب اور ہٹ دھرمی سی کی اور جو شخص اللہ کی سچی ہدایتون سی منکر ہو تو اللہ ایسے لوگون سی اپنی قانون نظام و عمل کی مطابق بڑا ہی جلد حساب لینی والا ہے (یعنے اللہ نی انتظام ہی ایسا کر رکھا ہی کہ غلطی کو برابر اوسی سزا ملی)

کتاب پاک قرآن کی تمام ہدایات ایسی کھلی اور بی روو ریا ہین کہ ایک صحیح الدماغ انسان کسی تشویش کی بغیر فوراً اس صحیح نتیجہ پر پہنچ جاتا ہی کہ مسلمانون کا ادبار اور اون کی تمام موجودہ تحوستین قرآن یا اسلام کی تعلیمات کا نتیجہ نہین بلکہ دین برحق اسلام اور خدائی مقدس اور صادق الاحکام کتاب کو چھوڑ کر متروک بالعمل اور موجد بالخیال بن جانیکا مولناک انجام ہین

یورپ کے تمام ذی احساس اور علم دوست افراد "سر ایزک نیوٹن" "جارج سٹیفن" "ہربرٹ اسپنسر" وغیرہما تو اپنی ایمانی ذمہ واریون کو سمجھکر شواہد قدرت یعنی افعال الہیہ پر غور و فکر کرکے معارف علمیہ اور حقایق عقلیہ کے انکشافات مین لگی رہی اور اپنی عالمانہ جذبات اور عارفانہ خیالات کیمانحقہ اوس علۃ العلل مسبب الاسباب برتر از وہم و قیاس ہستی لاریب کی معرفت حاصل کرتی رہی اور یورپ تا ہنوز اپنی علمی جذبات سی بہ تحقیقات سائنس اوس ذات برحق "حی الذی لایموت" اللہ نور فی السموات والارض" کی محققانہ اور عالمانہ جستجو مین لگا پڑا ہی جسکا انجام اور مستقبل علمی اعتبارات سی یقیناً جب کبی ہوگا اسلام پر ہوگا

مگر قطع نظر ازین ادھر ہمارے ایشیائی بزرگ اور فلسفہ دان دنیا اور کائنات کو "مایا کا جال" قرار دیکر تمام چیزون کو بچکیک اپنی ذات کو ذات الہی مین ملا دینی نروانا اور مکتی حاصل کرنے یا کلت ہو جانی کی سر توڑ کوششون مین پڑی رہی یا کہ تا حال یہی خیال نزار ہا فطری ضروریات اور انسانی مقتضیات کی عملی مساعی مین اپنی دل آویزیون سی حائل ہو رہا ہی یورپ اور ایشیا کی اس خیالی علمی عقلی اور عملی تفریق اور اختلافی حالتون کی جو نتائج ہو سکتے تھے وہ اظہر من الشمس ہین لہذا ایشیا پر جمود و ادبار کا مسلط ہونا ایک امر واقعی اور یقینی تھا اور جب تک وہ اس دلفریب معرفت اور خانمان سوز عرفان سی نکلکر علم و ہوش کی جانفزا اور ہمت آفرین چمنستان مین قدم نہ رکھیگی اونکا انہین خود فراموشیون اور غافلانہ بی نیازیون مین پڑی رہنا بالکل لازمی اور ضروری یا مکافات اعمال و خیالات ہی خداوند ظالم نہین

ہر چہ ہست از قامت ناسازو بی اندام ماست — ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست
بندہ پرور خرابم کہ لطفش دائم است — ورنہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

Marfat.com

قرآن پاک کو الحمد سی والناس تک بغور پڑھ جاؤ اس کتاب پاک کے ایک ایک لفظ پر گھنٹوں ٹھہر کر سوچو اور ساری کلام اللہ کو اسی طرح
دہایہ جاؤ تمہین وہ شروع سی اول تک توحید کبریائی کی عظمتون جلال وحدت کی شوکتون اور اپنی ہمت آفرین ہدایات اخلاق
و عمل کی برکتون سی لبریز ملیگا اور اوسکا یہ نصب العین کہ انسان اللہ کی ذات برحق کی سوا آسمانی اور زمینی کسی
ہستی کو بھی سزاوار جگہائی اشرف المخلوق انسان کی تمام علمی عقلی عملی اخلاقی اور کی سیاسی اقتصادی اور تمدنی ترقیات و برکات
کا وہ شاندار پھاٹک ہے جو اس درستی خوبی دانائی اور تائیدات الہی سی کھولا گیا ہی کہ اوسکی نظیر کسی کتاب مین نہین ملتی مگر یہ
امر یہ مسلمانون مین ہزارہا قسم کی ستائیشین روائتین پرستشین اور عجب آموز حکائتین لیونکر اور کہان سی پیدا ہوگئین جب
اسپر غور کیا جاتا ہی تو لامحالہ متجسس نگاہین روحانیات کی اوسی فلسفہ پر پڑتی ہین جسکی قدامت مسلم اور گہنگی قابل لحاظ ہی یعنے
فلسفہ ویدانت ہماری دل مین ہندو بزرگان وطن کی بہت عزت ہی اون کے اپنے نفس کی حالات اون کی پاکیزہ جذبات کی
روایات کی ہم قدر کرتے ہین لیکن برنعائی واقعات و قرائن ہم انتیا کی انحاد اور ملک و قوم کی اخلاقی عملی علمی اور عقلی
ناتوانیون پر غور مزید کرنیکے لئی عنوان ذیل پر بحث کرنیکے واسطے معذور ہین کسیکی دل آزاری ہرگز مقصود نہین

حافظ بخود نہ پوشید این خرقۂ مے آلود ۔۔۔ ای شیخ پاک دامن معذور دار ما را

فلسفۂ اسلام اور تفلسف قدیم

عرصہ ہوا ہی یار کو مہمان کیئے ہوئی ۔۔۔ نور قدح سی دلکو چراغان کئی ہوئی
کرتا ہون جمع پھر جگر لخت لخت کو ۔۔۔ مدت ہوئی ہے دعوت مژگان کئی ہوئی

یہ پر افسوس واقعات کہ اسلام کا فلسفہ روحانیات اور اوسکا گران پایہ علمی ذخیرہ راھبانہ روحانیت کی روایات اور
جوگیانہ حکایات کی اثرات سی کیونکر ملوث اور آلودہ ہوا جسقدر رنج دہ ہین اوسیقدر دل چسپ بھی ہین اور ان
حالات کو عاقلانہ طور پر معلوم کرنیکے لئی ہمین ظہور اسلام کی ایام اور اوس عہد کی مذاہب اور اون مذاہب کی اقوام
سابقہ کی حالتون اور اون کی اعتقادی کیفیتون کا پتہ لگانا ضروری ہی تاکہ فلسفۂ اسلام اور تفلسف قدیم
کی امتیازی کیفیتین پورے طور پر ہماری سمجھ مین آسکین اور ملکی یا قومی اصلاحات مین آسانی ہو۔

یہ بات ظاہر ہی کہ آن حضرت رسول محترم نبی محتشم روحی فداہ کی بعثت اور عہد رسالت کی وقت ارض مقدس
فلسطین شام اور یورپ مین یہودی عیسائی صابئین موجود تھی ایران مین مجوس یا گبر اور تراعظم ہندوستان
مین ہماری ہندو عزیزان وطن اپنی پوری (نیشنلٹی) قومیت کیساتھ آباد تھی عرب مین خاص طور پر تو وہی بادیہ
نشین قبایل اور خود مختار گروہ مصروف لغویات تھا جیسے جاہل اعراب یا کفار و بت پرست پکارا گیا ہی
مگر تجارتی اور اقتصادی تعلقات کی باعث مکہ مدینہ اور اوسکے مضافات مین مجوس یہودی عیسائی اور
صابئی سب ملی جلی پائی جاتی تھے اہل ہندوستان ویدانیت کی معتقد اور گبر یا پارسی صاحبان ترنداوستا
کی حامل تھے اور اب تک ہین صابئین کا گروہ نہین معلوم کس کتاب کا معتقد تھا مگر بہ نظر ہی کہ اوس مین ستارہ پرستی
خاص طور پر رواج پائی ہوئی تھی اور وہ اجرام فلکیہ کی سعادت و نحوست کی نسبت قایل تھے

Marfat.com

یہودی توریت اور عیسائی برادران نوع انجیل کی امین تھی اور ہین عرب کی آبین اور مقدس نوشتے کونہ رہتی تھے اور
اون کی زندگی جن طریقون کیساتہ گذرتی تہی یہ سب حالات طشت از بام ہین اور بہمہ لغویات وہ بہی بت پرستی کرتی تھے
یہ تمام مذاہب کل فرقے اور تمام فوتیین ذات الہی کی علم و احساس سی بے بہرہ یا کلیتہً نابلد نہ تھین سب اصولا اوسی شمع نور
کی پروانی تھین جسکا پرتو جلال جمال دیر و حرم اور کلیسا و کنشت مین اب بہی جلوہ افروز ہی مگر حضرت انسان اپنی فطری
تراشون اور خلقی فضلیتون کی اعتبارات سی اوس نور مجرد کو جن طریقون اور ضابطون سی چہکنے کی لائق ہی اوسکے اندر
و اسلوب مین اصنام و عناصر اور موجودات کی ستائشون اور انسانی پرستشون کی مضمون حایلہ نے جس قسم کی
علمی عقلی رکاوٹین عملی اور اخلاقی سستیان تمدنی اور اقتصادی بے نیازیان پیدا کر رکہی تھین وہ انسان کی اغراض
حیات اور مقاصد فطرتیہ کی تکمیلات کی اسم کام مین من کل الوجوہ سد سکندری کا حکم رکہتی تھین

لیکن اس سی قبل کہ ہم فلسفہ اسلام کی واجب الاہتمام خصوصیتون کی تفصیل و توضیح کرین ہم تفلسف قدیم اور قدمائی اقوام
کی پرداز خیالات و عقائد پر مختصر عرض کرنا ضروری سمجہتی ہین اسلام نی نئی باتون کو بہت کم بیان کیا ہی اور انسان کی فطرت سی
باہر نئی باتین موہی کیا سکتی ہین پس اسلام نے اگر کیا تو یہ کہ قومون کی مفروضات اور خود ساختہ معتقدات کی ضعف آفرین
نتایج کو اپنی کامل البصرت سی سمجہکر اونہین بالکل طبعی - فطری قدرتی (نیچرل) اور علمی عقلی مسلمات کیصورت مین ترتیب دیا
اور یہی قرآن پاک کا مطالبہ ہی کہ لوگو مین کہی نئی دین یا انوکہی مذہب کو لیکر نہین آیا بلکہ یہ وہی دین برحق ہی جسپر تمہاری فطرت گواہ
اور تمہاری روحین طبعتین اور تریف انسانی قوتین شہادت دی رہی ہین اور وہ یہ ہی کہ اللہ کی ذات برحق کے سوا تم اپنی
گردنین کسی آسمانی اور زمینی ہستی کیسی بڑی سے بڑی انسان بت اور دیوتا بلکہ پیغمبر کے سامنے بہی جاہلانہ عجز و انکسار کیساتہ نہ
جہکاؤ کیونکہ دیوتا قدرت کی کل پرتہی ہستود و نمود کی تمام مظاہر ہے اور رتنی - منی - پیغمبر یہ سب اللہ کی مخلوقات ہین
جہکنے اور ستائش و پرستش کی لائق وہی ذات پاک قادر مطلق خداوند عزوجل ہی جسنے ان سبکو پیدا کیا ہی یہی تمہاری
ان فی فطرت کا تقاضا ہی اور علمی عقلی اور اخلاقی اور روحانی مکاشفات مین سی یہی ایک بہت بڑا مکاشفہ اور مسلمہ
ہی اگر تم اسی سمجہو گی جانوگی اور مانوگی تو بے شبہ نہال ہوگی اور اسکے خلاف جہان ذرا بہی لغزش کروگی تباہ و
برباد پریشان و منتشر - مجہول و ضعیف اور نکمی ہوکر رہ جاؤگے یہی اللہ کا فرمودہ اور یہی اوسکا فرمان ہی
ای خدا کی بندو تمہاری تمام سعادتین نیکبختین برکتین اور بلائیان اسی مسلمہ اصول علم و عقل کی مانینی مین مستور ہین اور اسیکا نام اسلام ہے
یہ فلسفہ جسقدر آسان فطری - قدرتی طبعی اور سہل التعین ہی عقلمند اسی سوچین سمجہین اور اسپر غور کرین تمام قرآن مجید اسی ایک
نصب العین اور رفیع و ممتاز اصول توحید کی تشریحات سی مملو ہی چنانچہ عقل و علم کی انہی اعتبارات سی قرآن پاک نے پکار
پکار کر علی الاعلان یہ ہوش افزا اور دانش و ہمت آفرین ہدایات صادقہ سنائین اور اب تک اوسکا یہی مطالبہ ہر انسان
سنیے ہی اور یہ مطالبہ عاماً عقلاً حتماً اور اگا اوسوقت تک جاری رہیگا جبتک جہالت معدوم نہ ہوجای

یا یہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون ۝
الذی جعل لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج

Marfat.com

به من الثمرات رزقاً لکم فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون ۰ پ ۱ ع ۳

ای لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہی اور اون لوگون کو بھی پیدا کیا جو تم سے پہلی ہو گذری من تا کہ تم پرہیزگار اور عاقل بنو (اور وہ خدا وہ ذات پاک ہی) جسنے تمہارے لئے زمین کا فرش بنایا اور آسمان کی چھت اور آسمان سے پانی برسا کر اوس سے تمہارے لئے کھانے کے پھل پھول اور میوے پیدا کئے پس کسی کو بھی صفات الہی کا حصہ دار نہ بناؤ اور (یہ ایسی بدیہی بات ہی کہ) تم جانتے بوجھتے ہو (کہ ایک عظیم الشان ہستی متصرف موجودات ہی)

اب چونکہ اشرف المخلوقات ہونے کی ممتاز خصوصیت کی اعتبارات فطرت سے انسان کا غیر اللہ کسی زمینی اور آسمانی چیز بندون بتون اوتارون پیغمبرون اور قدرت کی کرشمون کو سر جھکانا اوسکے شرف فطرت کی منافی اور سراسر خلاف ہی انسانی فطرت اسی امر کی مقتضی ہی کہ وہ مخلوقات وموجودات نہین بلکہ خالق موجودات اور صانع کائنات کو جھکے اسلئے دین برحق اسلام نے اس خصوصیت کو ان مقدس آیات مین بیان فرماکر ان پر احسان عظیم کیا ہی

فطرة الله التی فطر الناس علیها لا تبدیل لخلق الله ذالك دین القیمة و لکن اکثر الناس لا یعلمون ۰

یہ اللہ کی قایم کردہ فطرت ہی جسپر انسانون کو پیدا کیا گیا ہی (نہ وہ اللہ ہی کو جکڑین) خدا کی عادت تخلیق مین کبھی تبدیلی نہین ہوسکتی (یہی دین برحق (اسلام) مضبوط دین ہی مگر اکثر لوگ اس بات کو نہین جانتے

بہرکیف سردست ہم فلسفۂ اسلام کی مضمون کو نہین چھیڑتے ہین اور یہ دیکھتے ہین کہ ظہور اسلام کیوقت اقوام مختلفہ قدما کی قدیم تکلف سے عامی عقلی اخلاقی عملی روحانی اور تمدنی ملحوظات سے کن درجون اور کس قسم کی کیفیتون مین تھین اور ان حالات پر غور کرنے سے ہمین اپنی علمی عقلی عملی روحانی تمدنی معاشرتی اخلاقی سیاسی اور اصلاحی تدابیر مین بہت سی مدد مل سکتی ہی تعلیم توحید کی منادی سے پہلے "رومن کیتھولک" عیسائی یہودی مجوسیان ایران اور اصنام پرست ہندوستانی موجود تھی اور ان سب مین روحانیت عجیب شکون اور اندازون کیساتھ خانہ برانداز انسان ہورہی تھی عیسائی "صالح خاتون بی بی مریم کی سعید الفطرت فرزند عیسی علیہ السلام کو "روح اللہ" کی غلط فہمی سے ابن اللہ اور خداوند مسیح کہکر عقیدت و ارادت کی مرجذبہ کیساتھ روحانیات کی نہایت پیچیدہ کیفیتون مین الجھتی چلی گئی اگرچہ بعد مین لوتھر کے ہاتھون فرقۂ پروٹسٹنٹ کی بنیاد بھی پڑی مگر ان دونون مین کوئی نمایان خصوصیت نہین اور یہ دونون گروہ تا حال مجرد روحانیت کی خیالی معتقد اور جناب مسیح علیہ السلام کی شان الوہیت کی قایل و پرستار ہین علی ہذا یہودی بھی خداوند کی روح کی پانی پر تیرنے کی تخیل اور خدا کی ان کی شکیر مین جلوہ فرما ہونے کے خیال سے بالآخر روحانیت کی اسی گتھی مین الجھی اور ایک وقت پر عزیر" کو خدا کا بیٹا تسلیم کرکے خود بھی "ابنوا اللہ واحبارہ" کی زعم باطل مین پھنسکر رہ گئی من وسلوای چھین گئی اور پھر دال خورسکر مسور اور اردکی دالون پر آرہے اون کی مذہبی مقتدا احبار نے آیات توریت مین اپنی مقدسانہ موشگافیون اور عقیدت آموزیون سے نذرانون کی ثمن قلیل پر نرالے معنوی اور صوری تبدیلیان کرکے مقدس مسیح علیہ السلام کو اہن فی منکری اور کاذب فتنہ پرداز قوم اور باغی ملک قرار دیکر صلیب پر چڑھایا

مجوسین ایران خداوند دادگر اور یزدان پاک کی روحانی یا نورانی تجلیات آب و آتش باد و خاک شجر و حجر اور مہر و ماہ مین دیکھتی دیکھتی انہین موجودات کی پرستار ہی خدای بخشاینده و بخشایشگر "سرمزد دادار" اور یزدان پاک کا خیال اون مین

Marfat.com

موجود تھا اور اب بھی ہی لیکن روحانیات ہی کی گورکھ دھندون مین پھنکر اوس خالص یزدان پرستی کو جو اونکا بھی طرۂ امتیاز رہ چکی تھی کھو چکے تھے اور بجز مہر و ماہ آب و آتش کو عجیب تسلیم کی عجز آفرین شان نیاز کیا ہتھ جھکتے جھکتے اپنی ان بنی فطرت کا وہ تمام ناز و فخر برباد کئی بیٹھے تھی جسکو ملحوظ رکھنے سے انسان دنیا مین اپنی سیاسی اقتصادی علمی اور سچے اخلاقی حقوق قایم رکھ سکتا ہی مسئلہ وحدت الوجود کی جو صوفی ازم یا تصوف کا ایک عام رواج یافتہ مسئلہ اور امتیازی اصول ہی یا ہی زبان کی مشہور مثل "ہمہ اوست" کی معنوی لذتون سے غالباً ایرانیون کی اسی ہمہ گیر پرستش عناصر و موجودات کی ہواؤن مین نشو و نما پاکر تصوف کی دل آویز پر و بال نکالی چونکہ یہ اصول لا الہ الا اللہ کی ظاہری اور ترکیبی صورت سے بہت مماثل تھا یقینا یہی وجہ ہوی کہ فاتحین اسلام کی نسلین ایران مین آکر خود بھی ہمہ اوست کی لذیذ اور ہمہ گیر دار و گیر مین پھنکر رہ گئی اور مسلمانون ہی مین کی افراد ایران مین تصوف کا خاص اور عجیب مسلک قایم کر کے انا الحق کہ اٹھنے کی مغالطون مین پڑ گئے اور اصفیا کی خاص جماعت مخصوص انداز مین کیا تہ خاک پارس سے پیدا ہو کر دنیا کی اسلام پر چھا گئی

تصوف بنفسہ کوئی بری چیز نہین ہمین خود مذاق تصوف سے خاص اور گہری دلچسپی ہی لیکن اسلام چونکہ عین ان بنی فطرت اور اوسکی تمام علمی عقلی عملی اخلاقی اقتصادی اور تمدنی مطالبات فطرت انسانیہ کی مطابق ہی اسلیے تصوف بنی وہی صحیح اور درست ہوگا جو افراط و تفریط سے محفوظ اور تعلیمات اسلامیہ کی ہم آہنگ اور مقاصد فطریہ کی تکمیلات مین پوری طور پر معاون ہو اور اسکی بابت ہم خاص طور پر اس کتاب کی دوسری جلد مین مفصل طور پر کچھ عرض کرینگے لیکن یہ طاہر ہی کہ ایرانی عناصر پرستی نے ہمہ اوست کا جو سیولا قایم کیا اور "ہمہ از اوست" کی بدترین تمثیل نے جھوٹے خدا کو خدا رسول کو رسول انکی کو بندی کو بندی لوہے کو لوہا چاندی کو چاندی تانبے کو تانبا طلائی خالص کو طلائی خالص جہالت کو جہالت علم کو علم عالمون کو عالم اور جاہلون کو جاہل سمجھنے والی خدا پرست مسلمان جن و تفریسون کی "ہمہ اوست" مین ٹکر کر اپنی تمام علمی عقلی عملی روحانی اخلاقی سیاسی اقتصادی اور تمدنی شانین کھو بیٹھی اس نقصان عظیم کی تلافی ہمہ اوست کا جذبہ مٹ جانے تک بھی نہین کر سکتا سچ پوچھو تو یہی کوتہ فہمی اپنی مقدس روحانی تسخیرتون سے قوم کی قوم کو بیگانہ کر کے بنو امیہ کی برفاب مین بٹھا کر منجمد کر دینے کا خاص باعث ہوی ہی ورنہ صحیح تصوف تو اوسوقت بھی موجود تھا جب خلفای اسلام کی برکت شخصیتین موجود تھین اور خود اوس ہادی برحق رسول محترم نبی محتشم روحی فداہ کی ذات عالی صفات بہ تشخص بشری اور تعین جسمی خدائی ذو الجلال کا یہ تیار رشاد سنائی ہوی نظر آتی تھی اور بصیرت موشگاف کی نگاہین اوسی اب بھی دیکھ رہی ہین

اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا بَاطِلًا ذٰلِکَ ظَنُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنَ النَّارِ

(ای محمد) بیشک جو لوگ خداوند واحد کی سیدہی راستہ کو چھوڑ کر ضلالت کی طرف جاتے ہین اون کیلئے عذاب شدید اور سخت تکالیف ہین حیات مستقبل آخرت اور فردای محشر کی دن بھی ایسے لوگ محروم ہی رہینگے (اور لوگو) ہمنے آسمانون کو اور زمین کو اور نیز جو کچھ اون کی اندر ہی مہمل - بیفایدہ فضول اور باطل نہین پیدا کیا ایسے خیالات اور گمانات کفر بمنزلہ ایک جاہلون اور کافرون کی ہین اور انہین اس کفر سے خبردار کے کچھ حاصل نہین

الحق مری سچ واقعی تلخ ہوتا ہی ممکن ہی ہماری بعض بزرگون کو یہ بیانات ناگوار گذرین مگر حق یہی ہی کہ دین برحق اسلام ایسا خانہ برانداز

Marfat.com

تصوف اور اس قسم کی معرفت لیکر نہیں آیا تھا جس میں الجھکر انسان اپنی تشریف انسانی فطرت کی حقوق و فرائض کو (جو علمی عقلی عملی اخلاقی سیاسی اقتصادی اور تمدنی مساعی جمیلہ کی متہم بالشان صورتوں میں منضبط ہیں) نسیاً منسیاً کر ڈالے اور ان اہم امور کی متعلق روحانیات کی خاص کیفیتوں کیساتھ ہم نچہ اگے چلکر عرض کرینگے لیکن کسی عاقل اور سوچنے والے کا یہ کہنا کسقدر سچا اور درست ہے کہ

جو قوم یا گروہ اپنے عیوب اور نقائص کو سمجھنے اور حق سننے کا جوہر گم کردے حق و باطل کی صحیح امتیاز کی اہلیت ہی کھو دیے اوسکا راہ راست پر آنا سخت مشکل اور دشوار ہے

ربانی اصطلاحات قرآنیہ کی اعتبارات سے یہی مفہوم اَنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ کا ہے بہرکیف فلسفہ قدیم کی اثر اندازیوں سے یہودی عیسائی اور مجوسی ایران جن حالتوں میں گرفتار پڑی تھی وہ آج بھی ظاہر و نمایاں ہیں عرب میں کوئی انتظامی یا قانونی حکومت نہ تھی خود مختارانہ زندگی میں رہنا اونکا قومی امتیاز تھا اور دنیا بھر کی برائیاں اور بے اعتدالیاں اون میں موجود تھیں ادھر ہندوستان میں ہندو عزیزان وطن بھی خدا پرستی کیساتھ کروڑہا دیوتاؤں کی پرستشوں اور ستائشوں کی طلسم میں پھنسی پڑی تھے موجودات عالم اور شواہد مختلفہ کی تخلیق کیلئے مختلف دیوتا اور اون کی جداگانہ خالق تسلیم کی جاتی تھے اور مختلف خالقین موجودات کی مقدسانہ احترام کو زندہ جاوید رکھنے کیواسطے اون کی خیالی فرضی یا مثالی مجسمے بنا بنا کر اونمیں اپنے سرنگون رہنی کو سعادت ابدی کا باعث سمجھنے لگے اور اب تک بھی اون کی تعداد کثیر ایسا ہی سمجھتی ہی اپنی کتاب مقدس وید کی نزول کا زمانہ وہ تمام صحایف آسمانی سے قدیم اور اولین تسلیم کرتی ہیں اور اسی قدامت کو وہ باعث فخر سمجھکر کسی دوسری الہامی اور منزل من اللہ کتاب خصوصاً قرآن کو سننا دیکھنا بھی گوارا نہیں فرماتی کیونکہ باعتبار ایام نزول وید اور قرآن پاک میں گویا بعد المشرقین کا تفاوت حایل ہی مغایرت زبان اور تخالف ہدایت و بیان بھی موجود ہی لیکن دنیا میں اسرار علمیہ کی متبحرین اور ماہرین اسلوب تعلیم اگر یونیورسٹیوں کی نصاب کو سرسال صرف اس نکتہ نگاہ سے بدل دینا ضروری سمجھتی ہیں کہ سال بہ سال انسانی نفوس و قلوب نے ترقیات کی جسقدر اضافے کئے ہیں اونہیں نظر انداز کر دینا گویا آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنا ہی تو کائنات کی اس ربانی کالج اور خدائی دار العلوم میں رہ کر الہیات و طبیعیات اسرار فطرت و قدرت اور سچی و اجب التسلیم نکات علم و اخلاق کو بیان کرنیوالی انتہائی کتاب کو دیکھنے پڑھنے یا سمجھنے سے اتنا گریز کیونکر روا ہوگا کہ اگر اوسکی آواز کان میں پڑجائے تو کانوں کو پھڑ پھڑا کر جھاڑ دیں جدید کو قدیم پر ہمیشہ قابل ترجیح سمجھا جاتا ہی اور ان اعتبارات سے وید مقدس گویا ربانی نصاب تعلیم کی ابتدائی اور قرآن پاک انتہائی کتاب ہے

بعض تعصب پسند افراد کو اگر خفا یا ناراض ہونا ہی تو اون تکالیف و مصایب پر ہونا چاہیے جو اسوقت ہندو اور مسلمانوں پر قریباً یکساں طور پر خلاف قرآن و اسلام زندگی گذارنے کے باعث پیدا ہو رہی ہیں خدائی سچی معارف آموز اور دانش افزین ہدایات سے منہ پھیر کر سب کے سب صرف نروانا نجات مکتی اور جنت فردوس ہی کو حاصل کرنا منتہائی حیات سمجھتے ہیں حالانکہ خدا کی عاقل فرمان پیرو اون اور سوچنے والے ان نونکو اسی دنیا اور اسی زندگی میں بہشت نقد مل سکتی ہے قرآن پاک کا یہ ارشاد کسقدر سچا اور صحیح ہے

Marfat.com

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ
عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ پ ۱۷ ع ۱۶

(ای لوگو) کیا تم نہیں جانتے؟ کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہی اللہ اوس سے بخوبی واقف ہی اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ بات
(دنیا کی تمام واقعات اور آیندہ ہونیوالی حالات) اللہ کی ارادوں کی ازلی کتاب محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں اور اللہ کی ذات
پاک کیلئے سب گذشتہ اور آیندہ حالات کا معلوم کرلینا کچھ بھی مشکل نہیں اور جاہل لوگ خدا کی سوا اون چیزوں فرمان
بردار یان اور ستائیش کرتے ہیں جن کیلئے نہ تو خدا ہی نے پرستش کی کوئی سند اتاری ہی اور نہ اون ہی کے پاس ایسا کرنے
کی کوئی علمی عقلی دلیل ہی (اور علم و عقل کی خلاف چلنا ہی چونکہ ظلم ظاہر ہی) اسلیئے آخرت عقبیٰ حیات مستقبل میں
ایسے ظالمون اور بے انصافون کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا

ای عزیزان ملک و ملت آؤ خدا کی ان سچی اور نہایت بابرکت آیات پر ہم تم سب ملکر غور کریں اور اللہ کی آیات سے محض اپنے
نقص افہام سے ایسے بدظن نہ ہوں جسکا ثبوت ہماری عملی علمی عقلی اور اسکی سیاسی اور اخلاقی اقتصادی حالتون کی
ابتریون اور کوتاہیون سے برابر مل رہا ہی جو لوگ اللہ کی اس کتاب پاک قرآن سے علماً عقلاً اور عملاً خلاف و زیان
کریں اور اسکا سننا سمجھنا اونپر گران گذرتا ہو اونکا فیصلہ بھی خداوند واحد بی ان انفال مقدسہ میں سنا دیا ہی

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ
يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ
اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ پ ۱۷ ع ۱۱

اور (ای سمجھ) جب ان (جاہلون) کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو تم ان نادانون حق کی منکرون
کی صورتون پر ناخوشی کی آثار دیکھتے ہو یہان تک کہ (ایسا قرین قیاس معلوم ہونے لگتا ہی) کہ جن لوگون کو قرآن سنایا جا
رہا ہی یہ جاہل اون لوگون پر حملہ کر بیٹھیں (ای سمجھ) تم ان سے کہو کہ قرآن کی سننے سے کیا خفا ہوتے ہو) آؤ تمہیں
ناخوشی اور خفگی کی ایک نہایت ہی بدتر چیز دکھائیں لو سنو! وہ دوزخ اور نار ہی جسکا وعدہ خدا
سچائی اور دانائی کی منکرون سے (اپنی نظام و عمل کی پختگی کی مطابق) کرتا ہی اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے

ای عزیزان ملک اور برادران قوم تم سچ بتلاؤ کہ تم جنت میں ہو یا جہنم میں مصیبتیں اور تکلیفیں بخوشیں اور ذلتیں جہنم میں
ہوتی ہیں یا جنت میں اور خدا کی سوا اور چیزوں بتوں بندوں ستاروں مزاروں اور اوتاروں یعنے ان نون
کی سامنے گردنیں جھکانا دانائی ہی یا نادانی؟ اور جہالت ہی یا علمیت؟ کاش تم اتنی بات ہی سمجھ جاؤ دیکھو وہ خدائی
ذوالجلال تمہیں تمہاری شرف و اقتدار اور عزت و وقار کو قایم کرنیکے لئے کسقدر کھلے اور صاف احکام سناتا ہی

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ
يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ
مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ پ ۱۷ ع ۱۲

Marfat.com

لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہی اوسی کان لگاکر سنو! کہ اللہ کی سوا تم (اپنا معاون و مددگار اور حامی سمجھکر) جن جن مخدومون
معبودون پیرون اوتارون اور گرورون کو لکارتی ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہین کرسکتے اگرچہ وہ اوسکے
پیدا کرنیکے لئے سب کے سب اکٹھے ہی کیون نہ ہوجائین (اور مزید برآن) اگر مکھی ان ہی کی کچھ چھین لے
جائے تو یہ اوس چھینی ہوئی چیز کو اوس مکھی ہی سے چھڑا تک نہین سکتے کیسے بودی ہین یہ بت اصحاب اور ارباب یا
کاہن وغیرہ جو مکھی کے پیچھے پڑین اور اوسی کو بھی نہ پکڑ سکین اور کیسی ہی وقعت وہ چیز (مکھی) جسکا پیچھا کیا
جائے اور پھر بھی ہاتھ نہ آئے (حق تو یہ ہی) کہ ان لوگون نے خدائی ذوالجلال کی جیسی قدر و عظمت جانی
چاہئے تھی جانی ہی نہین (ورنہ) اللہ تو بڑا ہی زبردست اور سب پر غالب ہی

ایک سلیم العقل اور حق پسند انسان ان ہدایات قرآن پر غور کرکے اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہی کہ اسلام اپنی پرشکوہ تعلیمات حقہ کی
انسان کو کس رفعت اور بلندی پر پہنچانا چاہتا ہی اور اوسکا فلسفہ کسقدر صاف سچا صحیح اور واجب التعمیل و تسلیم ہی لیکن وہ
لوگ جو محض ہٹ دھرمی تعصب اور ناواقفی یا کوتہ فہمی کی سبب خدا کی اس پاک منشور اور کائنات کی رفیع الشان
ربانی دارالعلوم کی نصاب تعلیم کی آخری اور انتہائی کتاب اور اسکے لانیوالی عظیم الشان رسول نقاد فطرت معلم و ادیب
اور اوستاد کامل روحی فداہ کو جھٹلاتی ہین وہ دراصل اپنی ان فی فطرت اور فطرت کی ترانفتون کو جھٹلاتے
ہین اور سچ تو یہ ہی کہ وہ کسی قسم کی علمی عقلی اخلاقی عملی ادراکی اقتصادی سیاسی اور تمدنی اور سچی روحانی
ترقی کرنا چاہتے ہی نہین لیکن ای عزیزان ملک و ملت سچ کہو کہ بلندی بہتر یا پستی؟ عزت اچھی یا ذلت
دانائی خوب ہی یا نادانی؟ اور عملی حالتین موفقیت رکھتی ہین یا محض اعتقادی اور خیالی؟

لاف عشق و گلہ یار زہی لاف خلاف عشقبازان چنین مستحق صد خواند

الغرض قدیم قومون اور ملتون کی تقلب نے انسانی نفوس و قلوب اور ارواح پر جس قسم کا روغن قاز چڑھا رکھا تھا
اوسنے ان نفون مین جن جن طریقون سی دنیا اور دنیا کی لازمی ضروریات حیات کیطرف سی ایک قسم کی دلفریب خود فراموشی
اور مدہوشی پھیلا رکھی تھی ایشیا بھر مین اوسکا اثر اب تک نمایان اور ظاہر ہی رومیون شامیون ایرانیون اور
ہندوستانیون کی علاوہ باعتبار قدامت یونانیون کا فلسفہ بھی قابل توجہ ہی جہان کہین بڑی بڑی لائق اور قابل
حکماء و علماء پیدا ہوئے اور حکمائے یونان کی ایک کثیر تعداد اپنی علمی مساعی اور اخلاقی روحانی مکاشفات کی طفیل بیشک
لایق احترام ہی مثلاً سقراط۔ بقراط سینیکا۔ فلاطون۔ ارسطو دیوجنیز فیثاغورث سولن اور
مارکس اریلیس یہ سب لوگ حقایق عالیہ اور معارف اخلاقیہ عقلیہ مین بلند پایہ رکھتے تھے بعد مین انہین
ہی نسلین رومن کیتھولک کلیسا کی پیرو ہوئین مگر قدامت کا خاص اعزاز ہم ویدمقدس ہی کو دیتے ہین جسیاکہ
اوسکے حاملین کی ایک بتعداد کثیر اس قدامت کی قایل اور معترف ہی

اہل ہند اس امر پر فخر کرسکتے ہین کہ کبھی متھرا اور بندرابن مین یونان و مصر تک کے لوگ آکر الہیات
اور روحانیات کی تکمیل کرتے تھے مصر مین بھی اگرچہ کبھی سحر و افسون کی سحدہ بازیون اور بعد مین روحانیات
کی موشگافیون کی دنگل قایم رہ چکے ہین احرام مصری مین کہا جاتا ہی کہ اول اول روحانیات کی

Marfat.com

تعلیم مخفی طور پر دی جاتی تھی اور سخت شرائط داخلہ کی پابندیوں کی بغیر کوئی طالب معارف روحانیات کی متعلمین کی جماعتوں
میں شامل نہ ہوسکتا تھا ہر ملک میں مختلف دور آتے رہتے ہیں چنانچہ مصر میں بھی علمی عقلی روحانی اور تمدنی کوششوں
کا سلسلہ عرصہ تک قایم رہا لیکن اہل ھند فلسفۂ ویدانت کی مخصوص کیفیتوں سے جس چوٹی کی بات کو اپنی کمالات روحانیہ
سے معلوم کرسکے وہ روح انسانی کی بار بار پیکر پذیر ہونی اور اپنی اعمال و خیالات اور افعال و جذبات کی مطابق
مختلف اجسام میں حلول کرنے کی تھیوری ہے جو آج بھی تناسخ کی سچیدگیوں سے فلسفۂ ویدانت کا گویا
موکتہ الاراسجتھ یا فلسفۂ قدیم کا خاص الخاص موضوع عقل و ایمان ہے

ہم بروست تناسخ کی بابت کچھ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ یہ ساز و سرود ہی ایسا ہے کہ اگر چھڑ گیا تو ہم اپنی موضوع بیان اور
مدعا سے بہت دور ہوجائینگے اسکے لئے علیحدہ طور پر ہم "تنسیخ الاوہام فی البیان الروح والاجسام" کے نام سے ایک تبصرہ
لکھنا چاہتے ہیں لہذا یہاں ان لطایف روحانیہ کو الگ چھوڑ کر فلسفہ قدیم کی اثرات اور حسب ضرورت موجودہ حالات کو
سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تناسخ کی تکذیب اور تصدیق سے سردست ہم بالکل الگ رہنا چاہتے ہیں لیکن اسکے ماننے اور اسی اصول و
عقاید میں داخل کرلینے سے جس جس قسم کی عقلی اور دماغی الجھنیں روحانی اور اخلاقی غلطیاں پیدا ہوتی گئیں اونکا سمجھنا ہم سب
اہل ہند کیلئے نہایت ضروری ہے اور جہاں تک تاریخی یا علمی واقعات قدیم مدد دیسکتے ہیں یہ بات یقینی ہوجاتی ہے کہ ہندوستان
قدیم کی علمائے روحانیات کا یہ مکاشفہ ہے جو ایام ماضیہ میں عرصہ دراز تک حکمائے ہند کا جولانگاہ تخیل رہتی رہتی اپنی
روحانی دل آویزیوں سے ایران و مصر اور یونان و روم تک پہنچا اور اسی وجہ سے کئی ایک حکمائے یونان بھی اس عقیدہ کے
معتقد مانے اور تسلیم کئے جاتے ہیں مثلاً فیثاغورث سقراط افلاطون اور ارسطو وغیرہم کی نسبت ایسی رائیں ملتی ہیں کہ
وہ تناسخ کے قایل تھے ہم کہتے ہیں ہوں چشم ما روشن دل ما شاد حکمائے یونان اور ہندوستان کی علمائے روحانیات یہ
سب لوگ کلہم نبی یا رسل من اللہ تو تھے نہیں یونانیوں کی نزدیک علمی اور نظری مسلمے جنکو کبھی دنیا مانتی چلی آتی تھی آج
جدید علمی تحقیقات اور تجربات سے غلط ثابت ہورہے ہیں پس کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم انکیں ہندی قدماء کی ہر قول کو
خواہ وہ یونانی ہوں یا ہندی مانتے رہیں ہیں ہی تو دل و دماغ دیگئے ہیں اور اللہ نے ہمکو بھی کچھ سوچنے سمجھنے
کی حقوق عطا فرمائے ہیں لہذا ہم اپنی ادبی فطری حق غور و فکر سے عقیدۂ تناسخ کی پیدا کردہ نتایج کو سمجھنا چاہتے ہیں
اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام اقوام و ملل کا فلسفۂ روحانیات اپنی خاص اور اصولی نصب العین (معرفت) کی اعتبارات
سے باہم مماثل ہے اور اس قسم کی بدائتیں بعض مقامات پر قرآن میں بھی موجود ہیں جن سے بنفقس فہمید و بیخ جذبات
عوام میں پیدا ہوئی جو بنظر مدنیت کی تباہی کا باعث قرار پارہی ہیں مگر یہ قصور صرف بعجہ کامی قرآن پاک نے
فلسفۂ قدیم کی کمزوریوں کو بنظر رہتی ہوئی اون تمام اوہام کا قلع قمع کیا جن سے انسان کو کسی قسم کا اخلاقی علمی
عملی روحانی اور تمدنی نقصان پہنچتا تھا اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تناسخ کو بھی بالکل ناقابل توجہ سمجھکر ایک
طرف ہی پڑا رہنے دیا اور بعض ضرر انگیز روحانی الجھنوں کی پیدا ہوجانے اور روحانیات میں زیادہ انہماک و
غلو رکھنے والی قوموں کی مآل کار کو دیکھنے سمجھنے کیباوجود ہادی عالم رسول کو روح کیا ہے کے سوال پر
بارشاد الہی یہ سنانا پڑا کہ قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ○

Marfat.com

الحاصل ابتدائی عالم سے یکبارگی تک فضای درمین جسقدر قومین پیدا ہوئین اور مرین کئی نہ کسی عنوان و انداز سے روحانیات کی خیالات اُون مین ضرور موجود تھے تناسخ کا عقیدہ اگرچہ فلسفہ و دیانت کا مخصوص اور قدیم مکاشفہ ہی مگر جو فروغ اور مجددانہ جلا اسے مہاتما سا کھی منی گوتم بدھ کی مجاہدات اور خیالات سے ہوئی وہ ایک امتیازی حالت ہی

معتقدات تناسخ آجسے کئی ہزار سال پہلے نہ صرف ایشیا قدیمی ہندوستان کی روحانی شغف اور غلو کی سبب نہ صرف ایشیا بلکہ یورپ مین اہل یونان اور رومن بھی اس فلسفہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے ہم گوتم بدھ اور اُون کی ان خیالات کی وجوہات پر کبھی علیحدہ طور پر کچھ عرض کرینگے مگر قطع نظر ازین کہ تناسخ غلط ہی یا صحیح اور حق ہی یا باطل دیکھنا یہ ہی کہ باعتبار نتایج انسانی قلوب و نفوس پر اوسکے معتقدانہ جذبات و خیالات کی کس قسم کا اثر کیا اور اہل ہند و ایران کو اس سے کیا حاصل ہوا یہ فلسفہ اس براعظم مین اپنی گہری دلچسپیون لیساتھ صدیون رائج و راسخ ہوتا رہا صدہا راجہ مہاراجہ پجاری اور پانڈی بید او حکیم (پنڈت) کی کیفیتون سے اثر پذیر ہوکر اپنی نرد ہا علمی عقلی اقتضای اور تمدنی فرائض فطریہ سے غافل ہوتی چلے گئی ایران و مصر مین بھی یہ فلسفہ قدیم روحانی پروبال لگاکر پہنچا یونان قدیم بھی ان خیالات سے عرصہ تک متاثر رہا اور ہم اہل ہند تا حال یہ بازار روحانیات اسی حولا لگاہ خیال مین پڑی ہوئی ہین

آج بھی مختلف طریقون سے یہی اثرات ساری ایشیا پر محیط و مسلط ہین مسلمان اگرچہ مذہباً اور اعتقاداً اسکے قایل نہین لیکن وہ نامعلوم طور پر حسب استبداد اور جمود مین متلا ہوئے اس ابتلای نجات اور قسمت پرستی کی وہم مین ان خیالات کا بہت کچھ اثر ہے جو محض عقیدہ تناسخ کی چکردار آویزشون کی پیدا کردہ اور پروردہ ہین ہندوستان مین آج بھی جسقدر جٹا دھاری ۔ جوگی ۔ اسیت ۔ سادھو ۔ سنیاسی جتی ۔ ستی ناگلے برہم چریہ اور صحرانشین چمٹے بردار نظر آتے ہین یہ سب فیضان تناسخ اور فلسفہ قدیم کی برکت ہی جسکی وجہ صرف یہی کہ تناسخ بجای خود سرحقیقت ہی ایک روحانی مسئلہ تھا روحانیات کا اثر ان کی خیالات و جذبات پر پڑتا ہی اور خیالات و جذبات سے ہی افعال و کردار کا ظہور ہوتا ہی اور اوسکی اچھی اور بری سے ان کی اخلاقی اور عملی زندگی مرتب ہوتی رہتی ہی اور یہ طاہر ہے کہ اخلاق و عمل مین جس قسم کی خیالات و معتقدات کا عنصر مخلوط ہو نتایج بالآخر اوسکی مطابقت مین ظاہر ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اس روحانی سوال پر جسقدر غور ہوتا رہا روحانی سعید گیان اور جسمانی مشکلین بڑھتی گئین اور ایشیا بھر کو علم و عقل کی سنے زندگی گذارنا مشکل ہوگئی

تناسخ کی آجسے کئی ہزار سال قبل اعتقادی طور پر اہل ہندوستان کی قسمتون کا فیصلہ یون کیا کہ ان کی زندگی چونکہ اوسکے گذشتہ افعال حیات کا پھل اور نتیجہ یا مکافات عمل ہوتی ہی لہذا اوسکا اس دنیا مین پیدا ہونا ایک طرح کی شامت اعمال ہی جو نیک اور سعید روحین جنم اور جون کی چکرون سے آزاد ہوجاتی ہین وہ دنیا مین پھر شاذ و نادر ہی جنم لیتی ہین وہ ملکی اور نروانا حاصل کرکے ابد الاباد کیلئے روحانی راحتون اور لذتون مین رہتی ہین دنیا مایا کا جال ہی انسان اوس مین اپنی کرمون ہی سے دکھ سکھ بھوگ کر اپنی ہی کئی سے کبھی مسرور اور کبھی رنجیدہ ہوتا ہی اسلیے دنیا آفتون کا گھر مصیبتون کا جنگل اور آنسوؤن کی وادی ہی یہ جاسی لیکر راجہ بیان دکھی ہی دکھی ہین الغرض ہیولای تناسخ کی آفریدہ یہ کیفیتین خواہ کیسی ہی دلفریب کیون نہ ہون لیکن

Marfat.com

ان فی قلوب و ارواح فی ان خیالات سی اثر پذیر ہوکر حسب ذیل نتایج استنباط کیئے

(۱) انسان کا یہان پیدا ہونا اوسکی سابق اعمال و خیال ہی لہذا یہ جہان (کائنات) کوئی اچھی یا قابل التفات جگہ نہین ہی

(۲) جہان خود ان ہی کی اپنی ہی خیال و افعال کا پیدا کردہ ایک گہرا طلسم ہی (مایا کا جال ہی) اس سی الگ اور دور ہی رہنا چاہیئے

(۳) ان ہی کی زندگی اوسکی پچھلی زندگی کی افعال و کردار کی ماتحت ہوتی ہی لہذا اوس نصیب اور قسمت کے لکھی کا کچھ علاج نہین جیسے ان ہی اپنی موجودہ زندگی سی پہلی کسی گذشتہ یا پیوشتہ سی خود تیار کر چکا ہی کرم کا پھل بر صورت اسی ملیگا چنانچہ فلسفہ قدیم کے ایک بزرگ عارف تلسی داس صاحب لکھتے ہین

پہلے نہی پر البد اوتے پیچھے بنا سریر تلسی داس غریب کا من نا باندہی دھیر

(۴) انسان عیال و اطفال اور دنیا کی حال یا جورو بچون کی جنجال مین رہکر مکتی۔ نجات اور نروانا ہرگز حاصل نہین کر سکتا اور یہی بات ان کیلئی بر ممکن کوشش ہی واجب الحصول بلکہ منتہائی حیات ہی کہ وہ مکت ہو جائے

(۵) عورت ذات (استری) کی شخصیت روح کی ایک مغالطہ انگیز نمائش و نمود ہی جو بعض کمزور اور غلط افعال و خیالات کا نتیجہ ہی یہ کامنی اور موہ نرا فریب ہے اسلیئے عورت کا درجہ ایک مردانہ ہستی سی بہت اسفل اور گھٹیا ہے لہذا اوسی مرد کی اسقدر اطاعت کرنی چاہیئے کہ وہ اطاعت عبادت کی درجہ کو پہنچ جائے تاکہ اوسکا آیندہ جنم مردانہ اور بہادرانہ ہو جو روح کا ایک اچھا اور بہتر مظہر ہے

یہان یہ بات قابل لحاظ معلوم ہوتی ہی کہ اسی خیال نے عورت کی ہستی اور عصمت و عفت کی ان قابل احترام تلیون کو فلسفہ قدیم کی معتقدات نے جنکی آج انہی مردہ شورون کیا تھہ جل مرنے یعنے ستی ہونی پر صدیون آمادہ رکھا ہی کہ اس عاشقانہ اور بہادرانہ فعل کا اثر ہماری آیندہ جنم کیواسطے یقیناً بہت سودمند ہوگا یونان قدیم مین عورات کو عموماً حقیر و ذلیل سمجھکر اون کیساتھ حسن سلوک نہ کیا جاتا تھا اور چونکہ یونان مین یہ معتقدات فلسفیانہ حیثیت سے سنج چکے تھی اور وہ دیوتاؤن کی پرستش بھی کرتے تھی یہان تک کہ بعض اوقات اپنی عزیز جانین اپنی ہاتھون ہلاک کرکے دیوتاؤن پر سے قربان ہو جاتی تھے خودکشی جو ایک اخلاقی اور قانونی جرم ہی محض انہین معتقدات کے سبب یونان مین صدیون مستحسن شمار ہوتی رہی برٹش گورنمنٹ نی جبراً بہ نفاذ قانون ستی کی بری رسم کو بند کیا مگر معتقدات مذہبی کا اثر بڑا قوی ہوتا ہی تاہنوز یہ واقعات ملک مین ہوتی ہی رہتی ہین یہان تک آجتک کی ہندو عزیز کو اپنی حسین ہی حسین اور نیک سے نیک بی بی کی لاش کیساتھ زندہ جلتے نہ سنا مگر صرف عورتون کو گو یا اونکا حال مرنا کوئی عیب کی بات نہین کیونکہ عورت ہی عورت ہونا اون کی روحانی اور ستی ہونا جسمانی سزا ہے اور وہ اسکی مستحق ہین

ایام جاہلیت مین ظہور اسلام سی پہلے عرب مین بھی اسی قسم کی ایک قبیح رسم موجود تھی کہ اہل عرب کے اکثر خاندان ہمارے ملک کے بعض راجپوت گھرانون کیطرح لڑکیون کو پیدا ہوتی ہی مار دیا کرتے تھی مائین بار بار اپنی ہاتھون گڑھا کھودکر بیٹی کی جنی بچیون کو زندہ درگور کر آتی تھین کہ نہین کسیکو اپنا داماد نہ بنانا پڑے یا یہ لڑکی منحوس ہوتی ہی قرآن پاک نے "بای ذنب قتلت" کا تازیانہ لگاکر اہل عرب کو اس رسم بد سی ہٹایا اور پھر بمساوات نسوانیت عورت کو وہ حقوق عطا فرمائی جو اوسکی نوعیت زندگی کی اعتبار سے علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً

۱ فلسفہ ویدانت کی قدامت مین شک نہین چونکہ ہندوستان کی نژاد کا قدیم العقاید تناسخ روحانیات کے خاص شعف اور انہماک مین رہ کر دنیا مین عجایب پرستیون کا دروازہ کھولگئے اسلیئے اتک ہندوستان علمی اور عقلی مسلمات کی عروض عام طور پر عجایبات زیادہ مرغوب ہین تناسخ کی اودھر یونانیون مین بتون اور دیوتاؤن پر انسانی قربانیان مباح کردین تو ادھر اشیاء مین ہندوستانیون کو طرح طرح کی عجایب و غرایب روحانی بیماریون مین پھنسایا چنی اور جاپانی بھی چونکہ ویدانت ہی کے معتقدات اور گوتم کی تعلیمات کی اثر پذیر ہین اون مین اتک ان انسانی قربانیون کا خیال سمجھا جاتا ہی پورٹ آرتھر کا فاتح مشہور جاپانی جنرل نوگی محض تناسخ ہی کی عقاید سی اپنی عزیز جان جو اوسکے جسم مین اللہ کی امانت تھی میکاڈو مرحوم شاہ جاپان کی موت پر اپنی ہاتھون ہلاک کر دینا کار خیر و ثواب سمجھتا ہی اسلام ایسے خیال و فعل کو گناہ قرار دیتا ہی کیونکہ روح ایک امر رب اور جسم انسانی مین خدا کی امانت ہی ان کو ایسے اگر انی اور خیال کی ہلاک و تلف کرنا تو قوم و وطن کیلئی زیادہ مفید رہتا مگر فلسفہ قدیم کی بعقاید تناسخ نکلتی اور نروانا کا جو افیون پھونک رہا ہی اوسنے نہین معلوم اب تک

Marfat.com

اوسکے لیئے شایانِ شان اور اوسکی قیام امن و احترام کیواسطے ضروری تھی اور اِن حالات کی تفصیل بیان سنن سوسکتی
مگر فلسفۂ قدیم نی اپنی عجیب در عجیب اثر اندازیون سی جسمیے خیالات اور مفروضات قائم کرائی بطورِ اختصار
غرض کردہ جذبات کی علاوہ یہ بھی اونہن معتقدات کا ضمیمہ ہن

(۶) اصل چیز چونکہ روح ہی روح ہی جسم روح کا مطیع اور روح جسم کی حاکم ہی لہذا روح ہی کو صاف
اور شدھ کرتے رہنی کا کام عظیم الشان کام ہی کیونکہ یہ آتما جب تک پوری طرح شدھ ہوکر پرم آتما
مین لین نہ ہوجاے انسان جنم کے چکرون مین پھنسا رہی گا اور یہ چکر بہت تکلیف دہ ہن

(۷) کل ذی حیات جاندار۔ خصوصاً حیوانات ایک ہی روح اعظم پرم آتما کی شوا اور روحانیہ ہن
لہذا کوشش یہ ہونی چاہیی کہ راہ چلتے کسی چیونٹی پر بھی پیر نہ پڑی

خدا تو ایک ہی ہے
مگر جو لوگ روحانیات کی خاص
انہماک مین رہتی رہتی اپنی حقوقِ
سیاست و مدنیت کو بھول
چکے ہین وہ محض روحانیت ہی
کے قدیم مغالطون کی سبب
یہ طفلانہ صدا کبھی بلند
کردیا کرتے ہین کہ مسلمانون
کا خدا قہار و جبار ہی ہی
مگر کاش وہ رحمانیت
کی دلفریب وادیون سی نکلکر
فلسفۂ اسلام و قرآن کو خلوص
خاطر سیاستہ سمجھنے کی کوشش کرتے
سعی فرماتے تو انہین معلوم
ہوجاتا کہ جس خدا کو
سرب شکتی مان قادر و مختار
مانا جاتا ہی اوسکی یہ ہی شان
صادق ہی کہ وہ جبار و قہار
بھی ہو تاکہ جاہل و نادان
اوسکی سلطنت مین بی
چانتور و غل نہ مچائین اور
اوسکی سیاست کا نظام عمل
اِن لوگون کو معلوم ہوتا رہی

Marfat.com

گیں ان کیفیات کو ہم "فلسفۂ اسلام پر خارجی اثرات" کی عنوان مضمون مین عرض کرینگے لیکن اشارۃً بر عاقل اس
بات کو سمجھ سکتا ہی کہ فلسفۂ قدیم کی عالمگیر روحانی اشاعتین اور ان ہی جماعتون مین اوسکی راسخ شدہ روایتین نا
محسوس طریقون سی ہر جگہ مسلمانون کی ظاہری اور باطنی پریشانیون روحانی اور جسمانی تکلیفون کا باعث ہوئی ہین

بنائی زاہد کو اپنے محرم زیان بت ہی اٹھای ہم نے ۔۔۔ ہوئی جو دیر مغان مین رسوا کرم ہوا ہی یہ راز دانکا
گری ہوی ہین جو دل یہان پر وہ اپنی محمل کو آپ باندھین ۔۔۔ کہ ایک مدت سی بزم یاران مین ڈھنگ بگڑا ہی سارباننکا

ہم اپنی ہند و عزیزان وطن کو انکہ کا نور اور دلکا سرور سمجھتی ہین ہمین اون کی کوئی ذلت ہرگز گوارا نہین اور نہ ان بیانات سی ہماری
یہ غرض ہی کہ اون کی مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچایا جائی مذہبی خیالات کا تعلق اور رشتہ ان ن کی دل سے بہت نزدیکتر
رکہتا ہی لیکن مندوستان کی فلسفۂ روحانیات کی انتراندازیون نی جو نتایج پیدا کرائی اور قدمائی مند کی روحانی جذبات سے
متاثر ہوکر خدا کو تلاش کرنیوالی اشیای افراد جن طریقون سی خود گم ہوکر رہ گئی یہ اُنہن معتقدات کا انجام ہے
جنکا تعلق خاص طور پر فلسفہ و دیانت سی وابستہ ہی اور ان خیالات کی عام اشاعت اور پرداز قدیم کی باعث اگر مسلمانون
کو نقصانات پہنچی تو یہ بات بہی چندان موجب ملال نہن رہتی، کیونکہ ہمارے ہند و عزیز مسلمانون سی بہی پہلی اس قدیم
فلسفہ روحانیات کی مغالطہ آفرینیون اور اپنی خوش اعتقادیون کا خمیازہ بت پرستی کی صورتون مین بھگت
رہی تھے اور اسوقت ہم مسلمان اور ہندو دونون بھائی اعتقاداً عملاً قدیم روحانیت کی ضرر آفرینیون کی
وبال مین گرفتار ہین غلطی کرنیوالا خواہ کوئی ہو مکافات اعمال و کردار کی ربانی داروگیر سے بچ نہن سکتا

ایک زمانہ اگرچہ ایسا گذرا ہی کہ فلسفۂ قدیم اپنی روحانی دل آویزیون سی قریباً دنیا بہر مین رایج رہ چکا ہی
ویدانت کی قدامت اور اوسکی عالمگیر دلچسپی اہل ہند و مستان کیواسطے باعث فخر و ناز ہوسکتی ہے سنسنین ماضیہ
مین ممالک مختلفہ کی کیفیتون پر جب نظر پڑتی ہی تو ایرانی اور مصری یونانی اور رومی چینی اور جاپانی ترکی اور
ہند و ستانی علوی روحانیت سی باعث عقیدت و ارادت کی ایک ہی رنگ تجرید مین رنگین نظر آتے ہین
ارض شام اور فلسطین مین بتون کی کریایان دیکہی جاتی ہین ۔ یونانی اور رومی ستارون اور دیوتاؤن
کی نام کی کرانی عزیز جانین قربان روحانیات کرتے ہوئی ملتی ہین ۔ قدیم مصری بیلون بچھڑون مندرون
کی علاوہ تہتن اور پیاز تک کی پوجا مین مصروف پائی جاتی ہین موبدان پارس تصدیقان نیاز شعلۂ نار کو
انوار الوہیت سمجھی دست بستہ کھڑی نور و ظلمت کی ستائشین کرتے ہوی دیکہی جاتی ہین جب حضرت ابراہیم کی
حالات اور اون کی قوم کی صنم پرستانہ عقیدت مندیان معلوم ہوتی ہین تو تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ قدمائی ہند
کی روحانی رفعت شعاریون اور نیاز مندانہ خاکساریون نے کبہی دنیا بہر کے قلوب کو مسخر تفلسف رکہا تھا
تناسخ کا عقیدہ اگرچہ ممالک بعیدہ کی قومونکا اصولی مسلمہ نہ بنا مگر قدیم فلسفۂ روحانیات کی حوبیرداز
عام طور پر ساسانی کیانی کلدانی عبرانی یونانی اور شامی اقوام مین رسوخ حاصل کرچکی تھی باعتبار نتایج
اوسکا اثر قریباً تمام اشیا پر یکسان پڑا مگر مشرق مین تو روحین صاف ہوتی رہین اور مغرب مین دست قدرت نے
ظہور اسلام کی بعد فیضان علم و دانش سی انسانی جسمون کو بہی صاف و سپید کرنا شروع کر دیا

Marfat.com

گیئے دونون جہان کی کام سی ہم نہ ادھر کی رہی نہ اودھر کی رہی نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کی رہی نہ اودھر کی رہی

مگر دنیا کی اِنہن عالمگیر روحانی اور اعتقادی غلط فہمیون سیاسی اور اقتصادی فروگذاشتون اخلاقی اور تمدنی خاموشیون کی بحر محیط مین ایک کنول کھلا جسپر ایک مٹی مومن پرتم آتما کی جلال توحید اور اوسکی عظمت یکتائی کی روح پرور سواؤن مین اللہ نورٌ فی السمٰوٰت والارض اور لیس کمثلہ شیئٌ کے علم آموز نغمے گاتا ہوا مستانہ وار جھوم رہا تھا اوسنے دنیا بھر کی انسانی روحون کی خود فراموشانہ نیازمندیان اور خاکسارانہ جبہہ سائیان دیکھکر وہ صدمات محسوس کیئے جو ایک نقاد فطرت اور صحیح الدماغ انسان کامل کے دل بیدار و ہوشیار کو محسوس ہونے چاہیئے اوسنے اپنی قوم پر نظر ڈالی تو اوسپر بھی ظلمت و ضلالت کی اوس بارش بخش طوفان جہالت مین زیر و زبر پایا جس سے قومین رفتہ رفتہ اپنی غلط اندیشیون اور ضلالت پسندیون کیساتھ صفحہ ہستی پر معدوم و گمنام ہوکر رہ جاتی ہین

خدا کی اوس مکمل و اکمل انسان کی سعید فطرت اور باہوش و مقدس روح پر بتائید الہی اس علمی اور عقلی روحانی اور اخلاقی مسلمہ کا پورا پورا انکشاف ہوا کہ خدائی واحد کی عظیم الشان ذات برحق کی سوا کوئی چیز انسان کیلیے معبود و مسجود بننے بنانے کی لائق ہنین کل کائنات پر اوسکا قبضہ ہی مگر وہ خود کسیکے قبضہ اور اختیار مین ہنین وہ خدای ذوالجلال اپنی پوریے کمال و جمال کیساتھہ کائنات کی ذرہ ذرہ پر متصرف و قادر ہی انسان کی اس سی بڑھکر نادانی جہالت دنائت اور ذلت پسندی ہنین کہ وہ اوسی چھوڑکر اور چیزون ستارون حیوانون درختون اور بندون کی سامنے جبین نیاز رکھہ رکھکر ذلیل و خوار ہوتا رہی اور غیر اللہ کسی آسمانی یا زمینی ہستی کو اپنا معاون و مددگار بناتا پھرے چنانچہ اوس محسن خلق رہنما نے ان لوگون کو اوہام و جہالت کی تاریکیون سی نکالکر تمدنی اور سیاسی اخلاقی اور عملی برکات کیساتھہ عقیدۂ تناسخ کی بغیر علم و عقل کی سطح مرتفع پر لانیکے لیئے خدا کی زبان منہ مین رکھکر فلسفہ جدید یا تعلیم اسلام کیصورت مین روحانیات کی قدیم پردازون سی جدا اور نمایان جو جو کچھہ فرمایا وہ ٹھنڈی دل سی سننے سمجھنے اور سوچنے کی لائق ہے

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ ط ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ وَاِنْ یُّکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ پ ۲۲ ع ۱۳

لوگو! اپنی خدا کی بندوا اوس خدای برتر (اللہ) کی جو جو احسانات و انعام تمپر ہین اونکو یاد کرو بھلا (کیا) اللہ کی سوا کوئی اور بھی (تمہارا اور اس کائنات کا) پیدا کرنیوالا ہی (کہ) تمکو وہی خداوند تو ہمتین تحت و فوق سے روزی و رزق دیتا ہی (یعنے آسمان سی پانی برساکر اور زمین سی اناج اور پھل پھول اگاکر تمہاری خبر رکھتا ہی) تو ایسے مہربان و کریم خالق کی سوا کوئی دوسری چیز قابل ستائش و عبادت ہنین مگر تم کدھر بہکے جا رہے ہو؟

چونکہ دنیا کی ہر دور اور زمانہ مین ایسے لوگ اکثر موجود ہوتے ہین جو اپنی خود پسندانہ عادتون اور اباو اجداد کی قدیم رسمون

Marfat.com

نیاز کیشانہ یا بندیون سی حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھکر صداقت اور سچائی کیطرف سی مُنہ پھیر لیتے ہین کیونکہ صدیون سے
جس قسم کے معتقدات خیالات اور جذبات مین اُونکی عمرین گذرتی ہین اُون کی قلوب اور طبائع اُون راسخ شدہ
عقاید و خیالات کی خلاف کسی دوسری خیال کو خواہ وہ حقیقتاً کتنا ہی صحیح درست اور سچا کیون نہ ہون اوسکے
تسلیم کرنے سی عموماً گریز کرتے ہین دین اور مذہب کی باتون مین چونکہ جبر پر گنجایش روا نہین رکھا گیا اسلیئے
مذکور الصدر کے بعد خدائی ذو الجلال کا ارشاد پاک ان الفاظ مین صادر ہوتا ہی

وان یکذبوک فقد کذبت رسل من قبلک والی اللہ ترجع الامور ہ

(اور ای پیغمبر) اگر یہ لوگ (باین ہمہ صداقت توحید) تجھی جھٹلائین (تم آزردہ دل نہ ہونا) تمسے پہلی ہی انبیاء
جھٹلائی جا چکے ہین (نادانون نی سچ کہنی والون کو اپنی نقص عقل و فہم سی اکثر ستایا اور برا بھلا کہا ہی اور آخر کار ساری
باتون نے اللہ ہی کی حضور مین پیش ہونا ہے

اصلاح اخلاق و عمل نظام معاشرت اور حال و مستقبل کی فلاح و فوز کیواسطے نہایت ضروری ہی دنیوی کاروبار مین سچی
سے ان ن اکثر روحانی اور اخلاقی فرائض کی نگہداشتون سی غافل ہوجاتا ہی اسلیئے یا ایھا الناس اذکروا
نعمت اللہ علیکم کی بعد روح کو بیدار اور دلکو ہوشیار کرنیوالا ارشاد ذیل سنایا گیا

یا ایھا الناس ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم
باللہ الغرور ہ ان الشیطن لکم عدو فاتخذوہ عدوا ط انما
یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر ہ پ ۲۲ ع ۱۳

ای لوگو! اللہ کا وعدہ پرسش اعمال (روز حساب و جزا) برحق ہی تو ایسا نہ ہو کہ دنیائی زندگی تمھین دہوکی مین ڈالی رہے اور
اوسکی مغالطہ انگیزیان تمھین اللہ سی غرور مین نہ ڈالدین (کہ کرو تو نافرمانیان اور رہو بخشش کی امیدوار) اس مین کچھ شک نہین کہ
شیطان (خصایل بہیمیہ نفس امارہ) تمہارا جانی دشمن ہی تم بھی اوسی اپنا دشمن ہی سمجھتے رہنا وہ اپنی ڈھب کے لوگون کو اپنی طرف
اسی غرض سی بلاتا ہی کہ وہ دوزخیون مین آخر کار جا شامل ہون

منکرین صداقت اور غلط اندیش و غلط کار لوگون کیلیئے تفصیل مزید کی طور پر پھر ارشاد ہوتا ہے کہ

الذین کفروا لھم عذاب شدید پ ۲۲ ع ۱۳

خدائی ذو الجلال کی قایم کی ہوی سیدھی راستہ کو چھوڑنی اور اوسکے نظام عمل و جزا کی جھٹلانیوالونکو سخت سزا ہونی ہی
عاقل سمجھدار اور دانا و باایمان بندون اور عملاً اخلاقاً راہ راست پر چلنے والون کو یہ کچھ خبر سنائی جاتی ہے

والذین آمنوا وعملوا الصلحت لھم مغفرۃ واجر کبیر ہ

جو لوگ خدائی واحد پر ایمان لائی اوسکی احکام و نظام کی پابند ہوئی اور اپنی عملی حالت درست رکھی یعنی نیک کام کئی
اُونکیلیئے بخشش کیا ہے اون کی اعمال نیک کا بڑا اجر ہے (جو یہان اور وہان دونون جگہ اسن دیا جاتا ہے)

روحانیات کی پرانی معتقدات اور قدیم خیالات کی انسانون مین جس قسم عقلی علمی سیاسی معاشرتی اور تمدنی ناتوانیان
کچھ صدیون سی پیدا کر رہی تھین اور قومین عام طور پر غلوی روحانیات کی باعث جاہلانہ عجز و انکسار کیساتھ فطرت کی

Marfat.com

کو جامع طور پر سمجھ سکنے یا بھول جانے سے جس طرح قلبی ضعف اور جسمی حرکی خیالات میں دیکھی تھیں اوسنے دور کر سکنے کی
یہ ہمت آفرین ارشاد حق سنایا گیا تاکہ ان اپنی فطرت کی علمی سیاسی اقتصادی اور تمدنی مقاصد سے غافل نہ ہی

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنہم فی البر والبحر ورزقنہم من الطیبات
وفضلنہم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا

اور البتہ ہمنے ان کو بزرگی اور فضیلت بخشی ہی اور خشکی و تری میں اوسے مختلف سواریوں پر سوار کیا اور اپنی پاکیزہ
نعمتیں اوسے کھانے پینے کیواسطے عطا فرمائی ہیں اور اپنی مخلوقات میں اوسے بیشمار چیزوں پر فوقیت بخشی ہے

مگر ان نے تھوڑا دلا اور دولت و مال کو پاکر صداقت کو جلد بھلا دینے والا ہی اسلیے ان آیات کی بعد ان فی طبایع کو
تناسب اعتدال پر قایم رہنے کیواسطے نظام اخلاق و عمل کو درست رکھنے والا یہ حکم بھی ساتھ سنا دیا گیا

یوم ندعو کل اناس بامامہم فمن اوتی کتابہ بیمینہ فاولئک یقرؤن
کتابہم ولا یظلمون فتیلا ہ ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ
اعمی واضل سبیلا ہ

(اور حقیقی یاٹری برتری تو اوسدن ظاہر ہوگی) جبدن ہم سب لوگوں کو اون کی ہادیوں رسولوں اور رہنماؤں سمیت اپنی
حضور میں بلائینگے جنکا نامۂ اعمال اونکی دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ خوشی خوشی اوسے پڑھ چلینگے اور بندوں پر اونکی
جزا و سزا کی اعتبار سے تل برابر ظلم بھی نہ ہوگا (جیسا جسنے کیا ہی اوسی ویسا ہی بدلا دیدیا جائیگا) اور جو شخص اللہ
کی قایم کردہ آئین عالم اور نظام عمل کو سمجھنے کیلیے اس دنیا میں اندھا بنا رہا وہ روحان حیات بعد الموت اور حیات
یا آخرت میں بھی اندھا ہی ہوگا بلکہ زیادہ گمراہ اور رستہ سے ٹکرا ہوا

یہ بات ہر سمجھدار اچھی طرح سمجھ سکتا ہی کہ آدمی کو ایک جسم کیساتھ ایک ہی روح دی گئی ہی ایک ہی دل اور ایک ہی دماغ عطا
کیا گیا ہی جسمیں اوسکی علمی عقلی اقتصادی سیاسی عملی اخلاقی روحانی اور تمدنی فرائض کی تکمیلی اغراض کیلیے مختلف
ظاہری اور باطنی قوتوں کیساتھ مربوط و مضبوط کیا گیا ہی لہذا ان اگر اپنی اکیلی اور واحد ذات کو ایک سے زیادہ
مخدوموں یا معبودوں کا مطیع بنانا چاہی اور بنائی تو اوسکا نظام عمل و خیال اور ترتیب عقاید ادراک کبھی درست نہیں
رہ سکتی بلکہ یہ حالت ان کی فطرت شریف کی سچی ترقیات علم و اخلاق کیواسطے سنگ راہ ہی دین برحق اسلام نے
اسی لیے مختلف اصنام و عناصر کی علاوہ غیر اللہ کسی دیوتا۔ ان۔ پیر اور پیغمبر کو مسجود و معبود بنانے کی ضعف
اور زوال انگیز خیال کو "شرک" قرار دیکر گناہ عظیم گردانا اور یہ فرمایا کہ ایسے معتقدات و خیالات سے تابند لوگ
دلکا سچا امن زندگی کی کامیابیاں راحتیں اور سعادتیں ہرگز حاصل نہیں کر سکینگے آدمی کی فلاح و صلاح اور خوبی
برکت اسی قانون حق میں مستتر ہی کہ وہ ایک خدای ذوالجلال معبود برحق کا عاقل فرمانبردار بنکر رہے اگر
غور کیا جائے تو قرآن پاک نے اصولاً اور عملاً توحید حق کی عظمتوں برکتوں اور شرک کی ذلت آفرینیوں
اور ذلتوں کو انیا عنوان بیان رکھا ہی اور جا بجا انبیاؤں کو احرام و اصنام عناصر و موجودات اور بندوں
بلکہ نبیوں رسولوں اور پیغمبروں کی الوہیتوں کی عقاید و خیالات سے بشدت منع کیا ہی اور اسلام کی یہ ایک
امتیازی اور نہایت ہی نمایاں خصوصیت ہی جسکی مثال فلسفہ قدیم میں شاذ و نادر ملتی ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

Marfat.com

مگر بیان یہ بات قابل بیان ہی کہ خدائی برحق کا یہ ارشاد جسے ہم بیان بیان کرنا چاہتی ہین قرآن پاک مین بحوالہ عیسیٰ علیہ السلام سنایا گیا ہی کہ انہون نے بنی اسرائیل کو یہی فرمایا تھا کہ اعبدوا اللہ کی سوا کوئی ہستی اور کوئی چیز قابل عبادت نہین شان الوہیت کا اکیلا وارث وہی خدائی برحق خالق الارض والسموات ہی اور بس مگر افسوس کہ فلسفہ قدیم کی آمیزشون کی سبب جو حکمای یونان کی ایام مین حلول روح اور تناسخ کی دل چسپیون کیسا تھہ روم و یونان تک پہنچ چکا تھا) توریت اور انجیل کی ماننے والی بھی روحانیت کی سچی معیار کو قایم نہ رکھہ سکے اور یہی غلطی اون کی زوال کا باعث ہوی یورپ ظہور اسلام سے پہلے جس حالت مین دبا پڑا تھا وہ تاریخی واقعات مین جس پر کوئی ان پردہ نہین ڈال سکتا یہی غلطی ہماری ہندو عزیزون کی سیاسی اقتصادی اخلاقی اور تمدنی حقوق و فرائض کی بے ترتیبیون اور تباہیون کا باعث ہوی اور جب مسلمان عرب سے نکلکر مختلف ممالک مین اقامت پذیر ہوگئی تو روحانیات کا یہی قدیم ڈھنگ جس سے تمام اقوام قدیم کو جو چند چند تباہ و برباد ہوی تھین اور اون مین رفتہ رفتہ دیوتاون بندون کاہنون احبارون راہبون ستارون بلکہ حیوانون اور قدرت کی مختلف کرشمون تک کی ستایش رسوخ حاصل کرتی گئین مسلمانون مین بھی روحانی دلفریبیون کیساتھہ شامل ہوتا گیا اور بالآخر اون کیلیے بھی آسمان سے وہی بلا نازل ہوی جو خداوند کی عادت قدیم اور آیین برحق کی مطابق افراط تفریط مین مبتلا ہوے اور دین و مذہب کے اعتدال کو کھو کر روحانیت کی معیار صحیح کو معدوم کر دینے سے قومون پر نازل ہوا کرتی ہی کہ اون کی تمام سیاست مدن اور اخلاق و علم کی الوان کی بنیادین متزلزل ہوگئین اللہ کو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے خود گم ہوگئے ایک خدا کی جگہ عملاً صدہا چیزین معبود بنالی گئین اور ایک رسول کی عوض ہزارہا پیران نابالغ روحانیت کی قدیم دلفریبیون کو ساتھہ لیکر لساناً تو رسول کی خادم مگر عملاً خود خدائی قوم بن گئے اسلام کا سیدھا اور سچا فلسفہ نامعلوم طریقون سے اوسی نوعیت کا ہوگیا جسے ساتھہ لیکر کوئی قوم دنیا مین زندہ نہین رہتی اور اوسکی تمام آسایشین برکتین شوکتین - خوشحالیان اور کامیابیان خاک مین مل جاتی ہین - آمدم برسر مطلب چنانچہ اسی بات کو قرآن پاک ان الفاظ مین بیان فرماتا ہے

انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماوہ النار وما للظالمین من انصار ٥ پ ٦ ع ١٤

اور اس مین کچھ شک نہین کہ (جو قوم یا شخص) اللہ کیساتھہ صفاتی یا ذاتی طور پر مخلوقات کی کسی چیز کو شریک کریے تو اللہ کیطرف (عقاید و اخلاق کی بے ترتیبیون کی سبب) جنت (امن و آسایش) اوسپر حرام ہوجاتی ہی اور اوسکا ٹھکانا دوزخ ہی اور ایسے ظالمون کا کوئی بھی مددگار نہین (ہوتا)

مسلمانون کو یورپ مین قدیم عیسایئون اور ایشیا مین ایرانیون اور ہندوستانیون پر جو جو فتوحات حاصل ہوئین محض اسلیئے کہ یہ لوگ غلوی روحانیات کی سبب مذہب یا دھرم کی اصلی شان کو گم کر چکے ہوی تھے اسی لیئے خدائی واحد نے بہ تعلیم قرآن ظہور اسلام کی عہد مین افراط تفریط مین پڑی ہوی عیسایئون کو جو رومن امپایر کا عنصر خاص تھے ارشاد ذیل علی الاعلان سنایا

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ وما من الہ الا الہ واحد

Marfat.com

وان لم ینتهوا عمّا یقولون لیمسّ الذین کفروا منهم عذاب الیم

جو لوگ کہتے ہین کہ خدا تو انہی تین مین کا ایک تیسرا ہے یہ لوگ بھی اب کہنے سے بیشک کافر ہوگئے یعنے ایک
جہالت کیطرف چلگئے حالانکہ خدای واحد کے سوا اور کوئی معبود و خدا نہین اور خدا کی ذات مین جسمی جسمی
باتین یہ لوگ کہتے ہین اگر اون سے باز نہین آئینگے (یعنے اوسی جہالت اور روحانی سیر بصیرت مین پھنسے رہینگے)
تو جو لوگ یہ کفر کرتے رہینگے (اے پیغمبر) اون پر منجانب اللہ خدا کا دردناک عذاب نازل ہوگا اور یہ

رومن امپائر تباہ ہوئی ایران پر زوال آیا ہندوستان بھی غازیان اسلام کی حربون سے نہ بچا مگر اب تک صرف
مسلمانون کو ظالم اور جابر کہا جاتا ہے اور اسلام کی سچی روحانیت اور اوسکے پرشکوہ نصب العین اور
اوسکی صاف و نمایان تعلیم من یشرک باللہ فقد حرّم اللہ علیہ الجنۃ پر کچھ بھی خیال نہین کیا جاتا
فلسفہ اسلام اپنی حق آموزیون اور ہمت آفرینون سے انسان کو جس قسم کی اخلاقی علمی عقلی استواریون اقتصادی سیاسی اور
تمدنی پائیداریون کیساتھ ایک صحیح زندگی کیطرف رہنمائی کرتا ہے وہ طوعاً کرہاً انسان کو اختیار کرنی پڑتی ہے کیونکہ
انسان کی فطرت محض روحانیت اور عجز و انکسار کو دامن مین باندھکر اپنا تناسب توازن اعتدال اور معیار
کمال ہرگز قائم نہین رکھ سکتی اسی لئے فلسفہ اسلام روحانیت کیساتھ مدنیت اور عقیدت کیساتھ ہر جگہ عقل و علم سے
کام لینے اور جینے رہنے کی ہدایت فرماتا ہے اور پھر ان ساری باتون کیساتھ روحانیت کو مادی کثافتون سے
بچانیکے لیئے فرماتا ہے کہ کل شیٔ ھالک الا وجہہ یعنے تمام چیزین ہلاک ہونیوالی ہین مگر اوسکا جمال ہر جلال
زندگی بخشتا ہے اور وہ ہر جگہ آشکارا و نمایان اور بی نقاب و حجاب ہے اسی راز کو حافظ یون لکھتے ہین

جمال یار ندارد حجاب و پیرایہ ولی تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

اب بھی درمیان سے اٹھنا ایک ہوشمندانہ کام ہی جیسے انسانی سلیقہ شعاریون کیساتھ نہ کرنے سے قومین اپنی
اجتماعی اور انفرادی ہستی کھو بیٹھتی ہین مثل مشہور ہے کہ مردی و نامردی قدمے فاصلہ دارد اسیطرح غور کرو
تو دانائی اور حماقت کفر اور اسلام توحید اور شرک کی بین الفصل مین بھی بہت تھوڑا فاصلہ ہے
قدیم فلسفہ نے اپنی روحانیت کی سپید سازشون سے انسانون کو بھرون گھرون سے لنگوٹیان بندھوا کر صحرانشین
بنایا نبی بجوّن سے الگ رکھے پہاڑون کی غارون مین بٹھایا کسیکو سر گھٹوا لینے اور کسیکو گیسو دراز
یا جٹا دھاری بن جانے کا فدائی کیا لیکن فلسفہ اسلام نے بادیہ نشینون کو ایوان نشین بنا کر دکھایا -
جاہلون کو عالم اور عالمون کو اسرار قدرت و فطرت اور رموز مدنیت و روحانیت کا باہوش راز دان بنایا خواجہ
حافظ علیہ الرحمۃ نے فلسفہ اسلام اور دنیا کی اوس عالی پایہ حکیم و منجی رسول عرب علیہ التحیات والسلام کی
دانش آموز تعلیمات کی شوکتون اور سچی روحانی رفعتون کو سمجھکر یہ اشعار کیقدر خوب فرمائے ہین

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند
نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست کلاہ داری و آئین سروری داند
ہزار نکتہ باریک تر ز مو این جاست نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری دا

Marfat.com

فلسفۂ اسلام کی سچی فوقیت خود مسلمان ہی کھوئی بیٹھے ہین دوسرون کو کیا کہا جاسکتا ہی مگر جب خدا کی دی ہوئی کتاب پاک اور اوس کتاب کے لانیوالی محتشم ہادی عالم کی عملی اور علمی خصوصیات پر نگاہ عمیق ڈالی جاتی ہی تو اوس محسن خلق مرسل من اللہ رہ نما پر نثار جان سی نثار ہو ہو کر یہی کہنا پڑتا ہے کہ

غلام ہمت آن رند عافیت سوزم کہ در گدا صفتی کیمیا گری داند

ہم بیان ضمن کلام مین اوس محترم پیغمبر اور کامل و مکمل انسان کی چند عملی خصوصیتین عرض کرنے پر معذور ہین جس سے فلسفۂ قدیم کی شتالع شدہ غلط فہمیون کو سمجھنے مین آسانی ہوگی "الشیخ پاک دامن معذور دار مارا"

ایک خوردسال یہودی لڑکا مکہ کی کسی گلی مین غلہ کی پوٹ اٹھائے جارہا ہی آپ احساس اخلاق و کرم سی متاثر ہوکر اوس گٹھری کو "میان لڑکی لاؤ ہم اٹھالین" فرماکر اٹھالیتے ہین لڑکا ایکو اجنبی سمجھکر کہتا ہی کہ اگر تم اپنی گٹھری کو لیجاؤ تو پھر آپ مسکراکر فرماتے ہین "بچے تم سچ کہتی ہو ایسے لوگ بھی ہین مگر تم ہماری چادر کا دامن پکڑ لو اور ہم تمہاری ساتھ ساتھ چلتے ہین جہان تمہارا گھر آئے وہان بتلادو ہم اس بوجھ کو وہان دھرکر واپس چلے جائینگے" آپ اوسی حالت مین بچہ کیساتھ ساتھ اوسکے بوجھ کو خود اٹھائے اوسکے مکان تک پہنچتے ہین بعض یہودی جو ایکو پہچانتے اور مذہبی تعصب کی سبب برا بھلا کہتے تھے دیکھکر اس اخلاقی کیفیت سی اثر پذیر ہوکر متحیر ہوجاتے ہین اور آپس مین کہتے ہین یہ تو وہی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی جیسے ہم سب لوگ کو سمجھتے ہین کہتے ہین کہ اوہی دن یہودیون کی تیرہ گھر مسلمان ہوئے

آپ اپنی مسجد مین بیٹھے ہوئے نماز مغرب کیواسطے وضو کررہے ہین ایک جاہل عرب (بدوی) اکر بڑی درشتی سی نامہذب الفاظ مین کہتا ہی کہان ہی وہ شخص جسنے مکہ مین نیا دین ایک خدا کو ماننے کا انوکھا مذہب جاری کیا آپ مسکراکر اوسی فرماتے ہین "بھئی سمجھ جاؤ وہ شخص ہمتین اب مل جائیگا نماز سی فارغ ہوکر آپ اوس شخص کے پاس آتے ہین اور فرماتے ہین کہ تم دور سی آئے ہو رات ہوگئی ہی بستر ہی آج تم رات یہین گذارو اور وہ شخص ہمتین آج نہ ملی تو کل صبح آخر ملیگا ایکو آپ اوسی خاص اپنی حجرے مین جگہ دیتے ہین اپنا بستر اور اپنی لحاف اوسی اڑھاتے ہین کہانا کھلاتے ہین سو اتفاق سی اوس شخص کو کسی اندرونی وجہ سی پاخانہ کی حاجت ہوتی ہی جسکی شدت اتنی سی وہ بستر پر ہی ہگ مارتا ہی آپ صبح مسجد مین تشریف لاکر مہمان کی خبر لینا چاہتے ہین تو دروازہ سی بدبو آتی ہی آپ دروازہ کھولتے ہین تامل کرتے ہین کہ مہمان کو کوئی ندامت کا موقع نہ ملے شاید سنگا ہو صحابی رضی اللہ عنہما بھی خلاف معمول حجرہ سی بدبو کی آنے پر تعجب ظاہر کرتے اور باعث پوچھتے ہین آپ اوسنے انیکلی سی خاموش رہنے کا اشارہ فرماتے ہین بہت دیر کی بعد وہ مہمان شرم آلود لگاہون کیا تھہ دروازہ کھولکر جھانکتا ہی آپ قریب جاکر فرماتے ہین برخوردار مت اٹھاؤ ایسا کبھی خود ہمین بھی ہوجاتا ہی لیکن اگر تم ایکو اپنی طبیعت کا صحیح حال کچھ بیان کردیتے تو کوئی دوا استعمال کی جاتی یہ فرماتے ہوئے وہ نجاست آلود چیتھڑے کو اپنے ہاتھون سی اٹھاکر باہر لاکر دھونے لگتے ہین صحابی اکر اصرار کرتے

Marfat.com

کہ یا رسول اللہ آپ یہ کام ہم لوگون کو دین آپ فرماتے ہین کہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی مہمان ہمارا اور اوسکی خدمت ہم نہ کرین
یہ کام ہمارا ہی فرض ہی ۔ اس حیثیت بحث وہ بدوی معلوم کرلیتا ہی کہ محمدؐ ہی میرا میزبان ہے ذوق صداقت
اور تاثر اخلاق سے متاثر ہوکر بیتابانہ پاس آکر کہتا ہی کہ اے میزبان اگر وہ شخص محمدؐ تو ہی تو مین جان ودل سے
شہادت دیتا ہون کہ تو واقعی رسول ہی تیرے اخلاق تیری رسالت کی گواہ ہین یہ کہکر آپکے حلقہ بگوشان
توحید مین داخل ہوکر للکارا اٹھتا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اسرار فطرت وقدرت کا یہ مہتمم بالشان مبصر جاہلون اور مخالفون کی تمام ایذائین صبر وشکر کیساتھ برداشت
کرتا لیکن جب نادانون کی شوریدہ دماغیان مسلمانون کی سخت جانی اور جانبازی لگاتار تکالیف کا باعث ہوتی ہین
اور وہ لوگ آکے پاس اکر پوچھتے ہین کہ ہم کیا کرین آپ صبر وتحمل ہی کی ہدایت فرماتے ہین لیکن جب وہ لوگ
مخالفین کی روزانہ شرارتون سے سخت تنگ ہوکر آپکے پاس آتے ہین کہ یہ جہال ہمارے گھرون مین اندھیرے سویرے
پتھر برساتے ہین لڑکون کو زخمی کرتے ہین ہماری نیند حرام ہورہی ہی اللہ کا نام بھی ہم بامانیش نہین لے
سکتے تو یہ بزرگ ومکمل انسان عین فطرت انسانی کے مطابق بارشاد حق مدافعت اعدا کیلیے حوز
ایک جرار سپہ سالار اور بہادر جرنیل کیطرح ہتھیار لگا کر تیار ہوتا ہی محض دعا اور ورد وظیفہ کرتے رہنے کی
ہدایت نہین فرماتا بلکہ مدافعت اعدا کی عملی علمی اور عقلی صورت دکھاتا ہی اور اپنی لوگون سے فرماتا ہی کہ تم
اپنے آپکو بچھے ہوئے کی مجاز سمجھو کہ تمہاری جایز آزادی مین حائل ہوجائے اگر ناحق نا روا ظلم کروگے تو
ظالم کہلاوگے اور اللہ ظلم وجبر کرنیوالون کو ہرگز عزیز نہین رکھتا یہ سب کچھ ہوتا ہی تمام بلائین آتی ہین مگر وہ اپنی
منصب رسالت کی کام کو برابر کیے جارہا ہی اور اپنی بے لاگ اور بے غرضانہ ہدایات توحید پر بارشاد الہی فرماتا ہی

قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ط ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر ج وما مسنی السوء ان انا الا نذیر ولبشیر لقوم یومنون ۰ پ ۹ ع ۱۲

اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ مرا ذاتی نفع ونقصان بھی میری اختیار مین نہین وہی ہوتا ہی جو اللہ کو منظور ہوتا ہی اور اگر مین غیب
جانتا ہوتا تو اپنا بہت سا فایدہ کرلیتا اور مجھی کبھی کسی طرح کا گزند وضرر ہی نہ پہنچتا (لوگو) مین تو بس (اللہ کیطرف سے)
سمجھدار بندون کو دوزخ کا ڈر اور بہشت کی جو خبر ہی سنانیوالا ہون

وان کذبوک فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریء
مما تعملون ۰ پ ۱۱ ع ۱۰

اور اے پیغمبر (اگر اتنا سمجھانے پر بھی لوگ تجھی جھٹلائین تو ان سے کہدو کہ میرا کیا مجھی اور تمہارا کیا تمہین تم میرے
اعمال کے ذمہ وار نہین اور مین تمہارے افعال وکردار کا جوابدہ نہین

قل یقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون له عاقبة
الدار ط انه لا یفلح الظالمون پ ۷ ع ۳

Marfat.com

ای پیغمبر لوگون سی کہو کہ بھائیو تم اپنی جگہ عمل کرو اور مین اپنی جگہ عمل کر رہا ہون پھر اگی چلکر تمکو معلوم ہوجائیگا کہ کسکی عاقبت بخیر ہے مگر ہان اس مین کچھ شک نہین کہ ظالم اللہ کی حدود کو توڑنیوالی تو فلاح پا نہین سکتے

قل ما اسئلکم علیه من اجرٍ وما انا من المتکلفین ٥ ان ھو الا ذکرٌ للعلمین ط ولتعلمن نباہ بعد حین ٥ ص ۲۳ ع ۱۴

ای پیغمبر ان لوگون سی کہو کہ مین اس تبلیغ صداقت پر تم سی کچھ معاوضہ اور مزدوری نہین مانگتا اور نہ مجھی تکلف کرنا آتا ہے یہ جو کچھ (قرآن) مین تمکو سناتا ہون تمام اہل عالم کیواسطے (مفید) نصیحت ہی اور (اگر اب نہین) تو کچھ دنون بعد تمکو اسکی حقیقت معلوم ہوجائیگی -

الغرض ان ہدایات پر جسقدر غور کیا جائی فلسفۂ الہیات واخلاق اور اسرار علم ودانش کی اس محترم ماہر کی صداقت آموزیون پر مشکور ہونا پڑتا ہی اور فلسفہ قدیم کی مقابلہ مین فلسفۂ اسلام کی پائیداریان نمایان اور آشکارا سونی لگتی ہن اس ہادی برحق نے ایسی روحانیت بی شبہ نہین سکھائی جو زمین پر رہنی والی ان لون کیواسطے نہین بلکہ آسمان پر رہنی والی بے خور وخواب فرشتون کیواسطے مخصوص ہی

اس بزرگ حکیم حق اور فلسفہ آموز عالم اوستاد وادیب نے ان نی فطرت کی خلاف برہم چریا بننے کیلیے لنگوٹی نہین باندھی اور نہ ایسا کرنے کی دوسری کسیکو تحریک کی ہی بلکہ عین خدا کی قایم کردہ فطرت انسانی کی صحیح مقتضیات کی مطابق نکاح کیا ہی صاحب آل واولاد بننا مستحسن سمجھا ہی اور عقلا عملا اخلاقا اوس زندگی کو سپرد کیا ہی جس سے کسی ان ن کو مفر نہین اور جسے فلسفہ قدیم کی بعض روحانی دل فریبیون کی سبب اب تک ٹھیک طور پر نہ سمجھ سکنے کی وجہ سی تمام اہل الدنیا کو جینے کی لالی پڑی ہین

عقیدۂ تناسخ کی اعتبار سی چونکہ ایک راجہ اور فرمان روا کی جون اور حالت روح کو صدہا جیرون مین سی گذرنے کی بعد میسر آتی ہی اس خیال نے ہندوستان مین راجہ پرستی کو رواج دیا جاپانی اور چینی جو سائکی منی گوتم کی برکات تعلیم سی تناسخ کی راسخ الاعتقاد معتقد ہین اپنی راجاؤن اور فرمان رواؤن کو اب تک سجدی کرتے رہی چینی عدالتون مین اب تک مجرم ججون کی سامنے سجدہ کرتے تھے لیکن فلسفہ اسلام کا فیض حریت یورپ کی راہ سی آخر وہان پہنچا سو پہنچا چین نے مساوات فطرت کو سمجھکر بالآخر اس جاہلانہ طلسم جبہ سائی کو توڑا اور نظام مملکت کو جمہوریت مین بدل دیا جسکے ملحوظات سی قوم کا ہر فرد وہی درجہ رکھتا ہے جو پریزیڈنٹ یا حکمران کا ہی مگر کیا یہ اوس ہادی برحق کی سنائی ہوئی ارشاد حق کی عملی اور نمایان تفسیر نہین ؟ جو ان الفاظ مین سنایا گیا ہی کہ ان ھو الا ذکرٌ للعلمین ولتعلمن نباہ بعد حین" - لوگو یہ قرآن تو تمام اہل عالم کیواسطے ایک کارآمد نصیحت ہی اور کچھ دنون کی بعد تمکو اسکی حقیقت معلوم ہوجائیگی - عقلمند اور ارباب فہم وبصیرت ہی اس کھلی اور نمایان بداہت وصداقت کو سمجھ سکتے ہین کہ فلسفۂ اسلام کسقدر صحیح - سچا اور عین علم وعقل ہی - کیا یہ

Marfat.com

غلط ہی کہ اب تک تمام اہل انتیا اور مندیر جس قسم کا علمی عقلی ادراکی اور تمدنی انجماد مسلط ہی یہ فلسفہ قدیم کی روحانیت
اور اوسکی برکتون کا نتیجہ ہی روحانیات کی اس پرواز نے صدیون ہم سبکو محض فرمان بردار یان اور عقیدتمندیان
سکھائی ہین دنیا کی اس آدھی حصہ پر اب تک جٹا دھاریون جوگیون خلوت نشینون اور یز جنم کی حکمرون
سی مکتی حاصل کرنیوالی کسٹول بردارون کی فرمان روائی ہی ہندوستان کی اب تک محکوم رہنی کا اصلی راز
یہی ہی کہ یہان کی ہواکی سرشت اور اون لوگون مین رہنی والی برہمن کی روح نروانا اور نجات کی خیالون سے
بی حد متاثر اور ہر نئی نوا نا بلد استیت اور سادھو کے سامنے دست بستہ کھڑی رہنی کے عجز آموز اور انکسار آفرین
نیازمندیون کا مرکز ہی برٹش حکومت نے اپنی آزادانہ حکمرانیون سی یہان لوگون کو کمشنریان تحصیلداریان
منصفیان اور ججسیان دی دی کر فرمان روائی کی بہت کچھ تعلیم دی ہی لارڈ رپن مرحوم نے اپنی عہد مین
شہرون مین منیوسپلٹیان قائم کرکے گویا ہندوستانیون کو علم حکومت کی ابجد کا سبق سکھایا مگر تاہنوز
ہم اپنی طرز عمل سی مذہبیاً علماً عقلاً اور عملاً اپنی روحانی اور جسمانی کیفیتون کو نرالی اور عجیب انداز سی ظاہر کرنی کی حالت کو
باعث نجات سمجھتی ہین حالانکہ برہمان کی نجات اور صلاح وفلاح کا مدار عاقلانہ اعمال وکردار اور ہوشمندانہ افعال
وخیالات کیساتھ اپنی ہی علمی اخلاقی عقلی اور ادراکی کوششون پر ہے کسیکی نیکیان اور کسیکے محاسن کسی
دوسرے کی ہرگز کام نہین آسکتے ایک مجرم کی عوض دوسری کسی شخص کو قانون مکافات کردار کی گرفت مین
لینا نہین چاہتا بیٹے کا کیا بیٹی اور باپ کا کیا ہر صورت سی باپ ہی کو بھگتنا پڑیگا یہ اللہ کا ازلی اور ابدی
قانون ہے دنیا مین بھی تمام تاجدارون اور فرمان رواؤن کی آئین وقوانین اسی ربانی نظام عمل کے
ماتحت ہین قرآن پاک نے جزا وسزا کی بیانات مین اسی صداقت کو یون بیان فرمایا ہی

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہی تو اوسکا وبال اوسی پر پڑیگا اور کوئی شخص کسی دوسری کی گناہ ہونگا نوجہ
اپنی اوپر نہین لیگا پھر (اے لوگو) تم سبکو اپنی پروردگار ہی کیطرف لوٹکر جانا ہی جب اوسکی حضور مین حاضر ہوگے
تو (وہ پروردگار) تمہاری تمام اختلافات علمی اور اخلاقی کی نسبت سب حقیقت بتا دیگا

آج ہم مسلمان اگرچہ نجات وبخشش کو بنی اسرائیل کیطرح اپنا مخصوص حق اور حصہ سمجھکر بہت سی علمی عملی عقلی اور اخلاقی
کوششون سی غافل وبی نیاز ہو رہی ہین مگر آیات ذیل مین خدائی ذوالجلال اپنی محکم نظام وآئین کو بیان فرماکر
لوگون کی تمام خودساختہ منطقون اور فرض کردہ فضیلتون کا طلسم توڑتا ہے

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَا اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ پ ۵ ع ۱۵

مسلمانون نجات وفلاح اور عقبیٰ کی بہتری نہ تمہاری آرزون پر موقوف ہی نہ کسی اور اہل کتاب قوم کی تمناؤن اور

Marfat.com

دلخوش کن امیدون پر بلکہ سوچنیدانہ افعال و اعمال پر موقوف ہی (بات تو یہی) کہ جو شخص غلطی یا کوئی بُرا کام
کریگا اوسکی سزا پائیگا اور اللہ کی سوا اوسی نہ تو کوئی حمایتی ملیگا نہ مددگار (یعنے وہ غلطی اور جرم کرنیوالا شخص
جبتک اللہ کی قائم کردہ قوانین و نظام کا پابند اور مطیع نہ ہوگا اِس زندگی اوسی نصیب نہ ہوگا اور یہی اللہ کی حمایت ہے)

الغرض فلسفۂ اسلام نی عقیدۂ تناسخ کو جس باطل آفرینون اور روحانیات کی مغالطہ انگیزیون کی باعث اِن کیواسطے مضر سمجھا
اور اوسی ناقابل التفات مان کر عطائی توبہ لقائی تو کی مصداق اپنی اصول مین داخل نہن ہونی دیا یہ حقیقت روحانیات کی
قدیم اثرات اور اوسکی ضعف آفرین کیفیات پر نگاہ عمیق ڈالنی سے سمجھ مین آتی ہی اور اِسکی بابت ہم کہین علیحدہ طور پر
عرض کرینگے مگر کیا کوئی سمجھدار اور سوچنیدان یہ بات تعلیم قرآن کی صحیحہ مفہومات اور اوسکے نمایان نصب العین کو
سمجھکر کہسکتا ہی کہ فلسفۂ اسلام نی جزا و سزا اور مکافات عمل و کردار کی نسبت جو اسلوب بیان اختیار کیا ہی
وہ ناقص یا فلسفۂ قدیم اوس سے بتر ہی؟ کاش انسانی قلوب و نفوس بیدار ہوکر اپنی حال و مستقبل کو سوچین اور
ہندوستانیون کی نہ ابر سکنے کی وجوہ پر کافی غور کرین تو اسلامی روحانیت کی مقابلہ مین وہ جس مجرد اور دلفریب
قدیم پر دار روحانیت پر ناز و فخر کرتے ہین اہنین وہ یقیناً قابل اصلاح معلوم ہوگی جسکی بابت قرآن پاک
پکار پکار کر ارشاد ذیل سنا رہا ہی

یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا
من قبل و اضلوا کثیرا و ضلوا عن سواء السبیل ۶ پ ۶ ع

(اے اہل کتاب لوگو اپنی دین مین (بربنای روحانیات) ناحق ناروا زیادتی نہ کرو اور نہ اپنی بڑون اور خاندانی
بزرگون کی خواہشون پر چلو جو تم سے پہلی (اہنین اوطنون مین رہکر) راہ راست سے بہک چکی ہین اور بہتیرون کو
بہکا چکی ہین سیدھی اور سچی راہ اہنین معلوم ہی نہ ہوئی (یعنی وہ صرف آتما شدتی ہی مین لگی رہی اور ادھر
فطرت انسانی کی علمی عملی سیاسی اقتصادی تمدنی اور صحیح روحانی ترافتین چلاتی ہی رہگئین)

مگر مزید برآن فلسفۂ اسلام نی انسان کو جہان عقلاً علماً عملاً اور اخلاقاً پوری آزادیون کیساتھ جاہلانہ انکسار و عجز کی
ظلمتون سے نکالکر علم و عقل اور ہوش و بینش کی جان پرور وادی مین کھڑا کیا ہی وہان اوسنے برائیون سے بچنے
اور قلب و دماغ مین نیک جذبات و خیالات کی پیدا کرنے کی سہل العمل ترکیبین اور ہدایتین بیان فرمائی
ہین وہ ایک بھلی مانس اور سمجھدار انسان کیواسطے تو کافی سے بھی زیادہ ہین زبان کسیکی پکڑی نہین جاسکتی بیشک
اللہ کی اِس ازلی صداقت اور ابدی روحانیت کی فضیلتون کو خدا کی متقی اور پاک باطن بندی ہی سمجھ سکتے
ہین اور نجات و امن کا صحیح فلسفہ بھی اوسنہی کی سمجھ مین آسکتا ہی کہ کس قسم کی روحانیت کیساتھ انسان دنیا مین
اپنی ان نی ترافتون کو من کل الوجوہ قایم رکھکر جی سکتا ہی جسکی موت بھی قابل رشک ہوگی سزا و جزا کی
متعلق قرآن نی بے شمار آیات الہیہ بندون تک پہنچائی ہین اور اعمال صالح کی اہمیتون پر بھی ساتھ ہی ساتھ بحث
جاری رکھی ہی ہان اوسنے نہین فرمایا تو صرف یہ کہ تمہاری اٹھارہ لاکھ جنم اور جونون کی چکر مین اور حیات بعد الموت

Marfat.com

میں ایک ہی مرتبہ جبکہ اور پرستش اعمال کیلئے پھر پیدا ہونی پڑے زیادہ زور دیا ہی عوز کیا جائے تو تو بار بار پیدا ہونی اور مرنے کی اہمیت کی مقابلہ میں انسان کو یہ کہنا اور سمجھانا زیادہ موزوں ہی کہ ایک شخص تیری پاس یہ ایک ہی تیر ہے دوسری تیر کے ملنے کی آرزو مت کر لہذا تجھی کو شش کرنی چاہی کہ تیرا یہ تیر خالی نہ جائے ہدف میں ترازو ہو ماضی گذر چکا مستقبل پر اگرچہ تیرا قبضہ نہیں لیکن وہ تیری موجودہ زندگی کی طرز عمل کا یقینی ایک نمایاں انجام اور نتیجہ ہوگا پس حال ہی حال ہے اسی کو سدھارنے اور سنوارنے کی پوری سعی رکھہ خداوند ظالم نہیں وہ تجھی تیری اعمال کا ذرہ ذرہ معاوضہ ہر صورت میں دیگا اور دیتا ہے "ہر عمل اجری و ہر کردہ جزائے دارد" چنانچہ

من عمل صالحاً فلنفسہ ومن اساء فعلیہا کی صداقت کو زیر نظر رکھتی ہوئی یہ ارشاد حق بھی گوش ہوش سے سننے اور سمجھنے کی قابل ہے جسے اللہ کی سچی اور باہوش و ایمان مندی ہی سمجھ سکتے ہیں

ومن یعمل من الصلحت من ذکر او انثی وھو مومن فاولئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون نقیرا ۵ پ ۵ ع ۱۳

اور جس شخص نے نیک کام کئے خواہ وہ مرد ہو یا عورت مگر وہ حشر و نشر اور قانون جزا و سزا کی نمایندگی خدای واحد پر عاقلانہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ان صفات کی بندے امن و آرام کی زندگی کیساتھ جنت میں داخل ہونگے اور اون میں سے کسیکی تل برابر بھی حق تلفی نہ ہوگی (یہاں بھی تل برابر حق تلفی نہ ہونیکا مضمون سمجھنے کی لائق ہے)

لیکن ان فلسفہ ایمان و عمل سکھانیوالی ارشادات کی بعد عنایات مزید کی طور پر ارشاد ہوتا ہے "الحمد للہ علی احسانہ"

من احسن دینا ممن اسلم وجھہ للہ وھو محسن واتبع ملت ابراھیم حنیفا ط واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا ۵ وللہ ما فی السموات وما فی الارض ط وکان اللہ بکل شیء محیطا ۵ پ ۶ ع ۱۶

ایسے شخص سے بہتر مذہب اور دین کس شخص کا ہو سکتا ہے جس نے (موجودات و عناصر بندوں اور بتوں کی تمام کمزور سہاری چھوڑ کر اللہ کی آئین و نظام کی پیروی سے) اپنا سر تسلیم اللہ کی سامنے جھکا دیا ہو اور وہی خدای برحق تو ان کا اصلی محسن ہے (عقلمند انسان) ابراہیم کی ملت حنیف ہی پر چلتا ہے کہ وہ ایک خدای ذو الجلال کے فرمان بردار رہے تھے) اور خدای ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خالص بندہ قرار دیا تھا اور (لوگو!) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین کی اندر بار موجود ہے سب خدا کا ہے تو واحد ہی کا ہے اور تمام حزبین اوسی ذات پاک قادر مطلق کی قابو میں ہیں (مختلف دیوتاؤں اور بندوں کو اسکا شریک بناؤ)

فی الجملہ فلسفہ قدیم اور فلسفہ اسلام کو سوچمند نہ طریقوں سے بالمقابل رکھکر دیکھا جائے تو بڑی اسرار علم و عقل کھلنے لگتی ہیں، اور نہ صرف ہندوستان بلکہ ایشیا بھر کے گران بار جمود کا حقیقی باعث نمایاں طور پر نظر آنے لگتا ہے اور ایک ہوشمند سمجھ جاتا ہے کہ کل ممالک مشرق میں جس قسم کا انحطاط اور علمی عقلی اخلاقی اور اقتصادی زوال عرصہ دراز سے مسلط ہے سبب فلسفہ قدیم ہی کی برکت ہے مسلمان اسی فلسفہ قدیم کی نامعلوم آمیزشوں سے علمی اور

Marfat.com

اخلاقی۔ عملی اور تمدنی تباہیون کا شکار ہوکر رہ گئی لیکن شکر ہی کہ وہ اپنی شاندار دولت توحید کو کبھی نہیں بھولی۔ یورپ عرصہ دراز سے مسلمانون کو اپنا حریف سمجھکر محض اعتقادی غلط فہمیون اور اپنی سیاسی ضرورتون کی بنا پر مٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہی خدائی واحد کا نام لینے اور اوس داعی حق رسول (محمد) روحی فداہ کی مقدس روح پر صلوۃ وسلام بھیجنے والی حکمران افراد (ترکون) کی مختصر جماعت کو ناپاک سمجھکر اپنی پاک سرزمین یورپ سے نکالنے کیواسطے جنگ بلقان کیصورت مین اٹھی چوٹی کا زور لگا چکا ہی لیکن نہ محض فلسفہ اسلام اور اوسکی پاک موحدانہ تعلیم توحید کا اثر تھا کہ مسلمان اپنی سخت علمی ناتوانیون اور تمدنی یا اقتصادی کمزوریون کی حالت مین بھی مٹ نہین سکے بلکہ وہ اس ٹھوکر سے گری ہوئی اولٹی پیرون پر کھڑی ہوگئی ہین اور علم توحید کا رحامل زمین کے جس حصہ اور جس ٹکڑی پر پڑا تھا یورپ کی اس چوٹ کی ضدی کو محسوس کر گیا ہی "صدقت یا رسول اللہ" قومی جس روحانیت اور روحانیات کی جس صحیح فلسفہ خود مدنی کی تعلیم دی ہی وہ دنیا ہر کیواسطے واجب العمل ہی شرک کرنے اور شرک سے بکنے رہنے سے کوئی ان کسی قسم کی فلاح وبرکت کا منہ نہین دیکھ سکتا سچ ہے کہ

غلام نرگس مست تو تا خمار انند خراب بادۂ لعل تو سوشیار انند

ہماری ملک کے مغرز پنڈت سوامی دیانند جی نے سر توڑ کوشش کرکے "وید مقدس" کی تعلیمات کو صنم پرستی کی معتقدات سے پاک بنانے کی عملی سعی فرمائی مگر مادہ اور روح کی تنازعی الجبون سے وہ بھی نکل نہ سکے اور یہ خیال نفرمایا کہ اوس رسول محترم کی تناسخ کو کن کن اخلاقی خرابیون اور روحانی یا تمدنی تباہیون کا موجب سمجھکر مردود عقاید قرار دیا ہی یہ بات ہم بیان عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ اسی مضمون کی لکھنے مین آج ہمنے لندن کے ایک خاندانی لارڈ "ہیڈلی" ایڈیٹر امیر الامرا کی حلقہ بگوش اسلام ہونے کی اطلاع بذریعہ ریوٹر سنی ہی لارڈ ممدوح وموصوف کی نسبت تفصیلی حالات لکھنا ہمارا فرض نہین لیکن ہماری دل کی بھی اندر والی دل مین ایک چیز ہی جو اپنی حق نمایون سے ہمین علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین کیساتھ یہ امر بصراحت دکھا رہی ہی کہ یورپ نے اپنی یک طرفہ مادی اور سیاسی کامیابیون سے کسقدر آسودہ ہوکر فلسفہ اسلام کی صداقت، سادگی اور سچائی پر جس دن نظر ڈالی اوسیلے آہنی جہازون کی تمام (کمپنیان) قطب نما اوسیے مرکز قبلہ نما کا کام دینے لگینگے اور مسیحی روحانیت کیساتھ فلسفہ تثلیث کی مقابلہ مین خدا کی ہمت آفرین اور علم آموز تعلیم توحید کا حلقہ بگوش بنکر دنیا کی اوس سچی منجی اور با اقتدار وحلال فلسفہ آموز کی سکھائی ہوئی واجب التسلیم روحانیت کو پائیدار روحانیت سمجھیگا جو آجسے تیرہ سو پچاسی سال پیشتر تمام قومون کی غیر معتدل اور بگڑی ہوئی روحانیت کی نتائج کو سمجھکر بانشاد حق یہ پیغام الہی سنا اور پہنچا گیا ہے

الحمد للہ الذی خلق السمٰوات والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون ۝ ھو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلاً واجل مسمی عندہ ثم انتم تمترون ۝ پ ۷ ع

Marfat.com

ہر قسم کی تعریف وستائش اور حمد وثنا اوسی ذات پاک خدا ہی کو ہی جس نے آسمانون کو پیدا کیا اور نیز زمین کو بنایا
اندھیری اور اُجالی کو ظاہر فرمایا اس (نمایان ہدایت کی ہوتی بہی جاہل لوگ خدا کی سوا جن اور اور جنون
بندون بتون ستارون اوتارون اور انسانون کو پروردگار کیا ہے بُرائیون مین حصہ دار بہی بنتی
جہالت (کفر) کرتی ہین (یہ جہالت کبہی زیادہ نمایان ہو رہی ہی) لوگو وہی قادر مطلق ہی جس نے تم لوگون کو
مٹی سی پیدا کیا پھر تم مین ہر ایک کیلئی زندگی کی میعاد ٹہرائی (اور ایک میعاد قیامت کی ہی) جسکا صحیح وقت کسیکو
معلوم نہین مگر اللہ کی نزدیک وہ متعین اور اٹل ہی ہے پھر بہی تم لوگ اوس خدا کی خدائی مین شک کرتی ہو

فلسفہ جزا وسزا اور مکافات عمل کی نسبت مزید تصریح نیز جنم کی چکر دار روحانی گردش کو چھوڑ کر دین برحق
اسلام بالفاظ ذیل سناتا ہے

وکل انسان الزمنٰہ طٰٓئرہ فی عنقہ ونخرج لہ یوم القیمۃ کتٰبا یلقٰہ
منشورا ٥ اقرء کتابک ط کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا ٥ من اھتدی
فانما یھتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا ط ولا تزر وازرۃ
وزر اخرٰی ط وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ٥ پ ۱۵ ع ۲

اور (لوگو) ہم نے ہر آدمی کی بُرائی بھلائی کو (اوسکی نظام عمل سی) لازم وملزوم کر کی اوسکے گلی کا ہار بنا دیا ہی اور آخرت
حیات مستقبل قیامت مین ہم (ہر شخص کا) نامہ اعمال نکالکر اوسکو دکہا دینگے اور انسان اوسی اپنی روبرو کھلا
ہوا دیکہہ لیگا اور ہم فرمائینگے کہ یہ اپنا نامہ اعمال پڑھ لی اور (اپنی بندی) اپنی کئی کا محاسبہ کرنیکے لئی تو آپ ہی
کافی ہی (لوگو!) جو شخص سیدہی راستہ پر چلا تو وہ اپنی ہی بھلی کیلئے چلتا ہی اور جو بہٹکا تو اوسکی بہٹکنے کا خمیازہ
بہی اوسیکو بھگتنا پڑیگا اور کوئی متنفس کسی دوسری کے بار گناہ کو اپنی اوپر نہین لیگا اور جبتک ہم رسول اور
(خاص رہ نمائی توحید) بہیجکر اتمام حجت نہ کرین کسی (قوم) کو سزا مین نہین پکڑتے

لیکن اسی لئی دنیا کی نئے دور علم وتہذیب کا آغاز ہوتی ہوئی قدیم روحانیت کی آویزشون مین خدا نے اپنا آخری
منجی اور برحق رہ نما بہیجکر اتمام حجت بہی فرما دیا اور اسلام کی سچی بنہ سکنے والی روحانیت کی نور علم کی
شمع کو منہ کی پھونکون سی بجہانیوالی کاہنون احبارون اور راہبون کو علی الاعلان سنایا

یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ
ولو کرہ الکفرون ٥ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق
لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ٥ پ ۱۰ ع ۱۱

(اے محمد جاہل لوگ چاہتے ہین) کہ خدا کی نور اسلام کو منہ کی پھونکون سی مار کر بجہا دین اور خدا کو منظور ہی کہ وہ اپنی نور حق
کی روشنی کو ہر طرح پورا کر کے رہی اگرچہ جاہلون کو بُرا ہی کیون نہ لگی (لوگو) وہی ذات پاک (ستایش وثنائی لایق)
ہی جسنے اپنی رسول محمد کو ہدایت اور دین حق دیکر بہیجا تاکہ اوسکو تمام دوسری دینون پر غالب وسرفراز کری خواہ
مشرک سرنیوالی لوگون کو بُرا ہی کیون نہ معلوم ہو

Marfat.com

لارڈ ہڈلی اوسی شمع نور کی پروانی بنی ہین جسی مسیحیت کی اضمحلانہ روحانیت کی مقدس وارثون پاپاؤن نی اپنی منہ کی پھونکون سی بجھادینی کی متفقہ کوششین جاری کر رکھی ہین اور نیز جسپر مسٹر عبداللہ کولیم اور الگزینڈر ویب" اپنی مدت سی جی جان نثار کر چکے ہین اور ابی ہمین معلوم مخفی طور پر کون کون آیرلش سکاچ امریکن اور فرنچ مردانہ اور زنانہ روحین اسلام کی پُر انوار شمع توحید کا طواف کر رہی ہین صدقت یارسول اللہ"

ایکہ با سلسلۂ زلفِ دراز آمدۂ فرصتت باد کہ بیگانہ نواز آمدۂ

ای دنیا کی واجب الاحترام منجی اور خدا کی سچی روحانیت کی مجسم مفسر ہم تری دی ہوی دولت توحید کی مخلص امین رہنا چاہتی ہین ہماری دماغون اور دلون پر اپنا روحانی فیضانِ علم و عقل نازل فرماتا رہ تاکہ ہم بحیثیت قوم جہالتون کی ذلتون اور رسوائیون سی نکلین تری سچائی سوی پیغام حق کی مطابق سرمحبدار دل ہمین تری پاک تعلیم کی رسوخ کا پورا الیقین ہی حب باطل دنیا کی معدوم سو جائیگا اوسوقت تیری ہی علمی عقلی صداقتین اخلاقی اور روحانی شرافتین شوکت دوام کیساتھ کرۂ ارض پر نمایان ہوکر پایدار و زندہ ہونگی اور یہ کام اب بی ہوتا جارہا ہی "تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشا لیست"

جاپان فلسفۂ قدیم کی تمدن کش روحانیت سی بدگمان ہوکر قلبی اور روحانی تسلیون کیلی مدت سی ادھر اودھر جھانک رہا ہی یورپ تثلیث کی تقدس آمیزیون کو قوم کی انفرادی اجتماعی عملی اخلاقی سیاسی اور اقتصادی زندگی کیواسطے نامکمل اور ناکافی سمجھ رہا ہی وہ چینی جیسے یورپ نے عرصہ دراز سی زرد خطرہ خیال کر رکھا تھا اور وہ اپنی چوٹی کی ایک بال کا کٹنا گناہ کبیر سمجھتی تھے وہ اب ساری سر کو صاف کرا دینی پر فخر کرتی ہین اور اپنی قوم کی سیاسی اقتصادی عملی علمی اخلاقی اور تمدنی زندگی کیلیے نظام جمہوریت قایم کر چکے ہین اور اپنی قدیم مذہبی پردارین سی وہ بی مطمئن نہین جاپان و چین کیچڑ سی نکلکر خواہ کمی اور اندھی باوڑی مین جا گرین اس سی ہمین کچھ سروکار نہین لیکن حق یہی ہی کہ دنیا مین ان نون کیطرح جنی کیواسطے فلسفۂ اسلام کی سوا کوئی فلسفہ انسان کی رہنمائی نہین کر سکتا اسلام کی بغیر دنیا مین کوئی قوم کامیاب و منصور زندگی حاصل نہین کر سکتی خود مسلمانون کا زوال اس امر کی کافی شہادت ہی کہ وہ اسلام کی مقدس فلسفہ روحانیات کو بھلا دینی اور اوسکی سچی شاہراہ اعتدال کو چھوڑ دینی سی معرض خطرات مین گھر گئے

لیکن کیا مسلمانون کی علمی عملی کوتاہیان اخلاقی اور عقلی بی اعتدالیان دنیا مین کسی سمجھدار انسان کو اسلام سی بدظن کر سکتی ہین؟ ہرگز نہین دین برحق اسلام اور اوسکا علم آموز فلسفۂ توحید خدای واحد کی ایک ازلی صداقت اور ابدی بداہت ہی جسکے باعث اقصای مغرب مین کئی نکتہ رس اور سعید الفطرت انسان فلسفۂ اسلام کی نگاہ ناز کا شکار ہوکر وحدان مسلم کی زبان معنی اسی کہ رہی ہین

دز دیدہ فگندی ہمن از ناز نگاہیے قربان نگاہ تو شوم باز نگاہیے

للذین استجابوا لربھم الحسنیٰ جن لوگون نی خدای واحد کی نظام و آئین کو سمجھکر خدا کی ہوشمندانہ فرمان برداریان اختیار کین اور اللہ کی ارشادات کو نہ صرف اعتقاداً بلکہ علماً عقلاً اور عملاً مانا

Marfat.com

اُون کی حق مین دینی اور دنیوی اعتبارات سی یہان اور وہان بہتری ہی اور جو لوگ اس عملی حالت کو قایم نہ رکہ سکین اور محض خیالات و معتقدات ہی کی خوشیان منا تی رہین اُون کیلئے کسی اور نی کیا کہنا ہی خدا ہی کا یہ ناطق فیصلہ

اولئک لھم سوء الحساب وما واھم جھنم وبئس المھاد ۱۳ ع ۸

یہی وہ لوگ ہین جن سی بڑی سختی اور کاوش کیساتہ محاسبہ اعمال کیا جائیگا اور اونکا آخری ٹھکانا دوزخ ہی جو بہت ہی بُری جگہ ہے

بہرکیف اب ہم یہ دیکہنا چاہتی ہین کہ فلسفۂ قدیم نی اپنی غیر معتدل روحانیت کی جرآفرینیون سی کن کن طریقون سی انسانی آزادیون کو سلب کرکے علمی عقلی سیاسی اقتصادی اخلاقی - تمدنی اور سچی روحانی ترقیات کی راہین بند کردین تھین جنین اسلام اور واقعیٔ اسلام نی اپنی بی لاگ اور بے شکوہ تعلیم توحید سی کھولا ہی لہذا ہم اپنی اس عنوان بیان کو بالفاظ ذیل قایم کرتے ہین یعنے "فلسفۂ قدیم کی جبرآفرینیان اور اسلام"

کیسکے دردِ محبت نی عمر بہر کیلئے خدا سے مانگ لیا انتخاب کرکے مجھے

"فلسفۂ قدیم کی جبرآفرینیان اور اسلام"

ساقی ار باده ازان دست بجام اندازد
میکشان را همه در شرب مدام اندازد

اِنسان کی معتقدات اور خیالات مین جبر و قدر کا اُشتراک کسی نہ کسی صورت مین ہر جگہ کم و بیش موجود پایا جاتا ہی انسان جبلی طور پر جبر و اختیار کے بین بین رکہا گیا ہی اور اس بحث پر حکمای یونان و روم علمای ہند اور عرفای اسلام نے بہت کچہ لکہا ہی اجتماع ضدین اگرچہ کسی جگہ تسلیم نہین کیا جاتا اور انسان اپنی اختیاری حالتون کو ناگہانی حوادث اور قدرت کی ظاہری و باطنی آثار و اسباب کے باعث بہت کچہ مجبور پاتا ہی اسلیئے وہ طبعاً خود کو مجبور سمجھنی مین زیادہ بآسائش اور مطمئن دیکہتا ہی لیکن اِن خیالات کا آخر انجام یہ ہوا کہ خود حکمای اسلام اور فلاسفہ دین مبین کے جبریہ اور قدریہ دو گروہ ہوگئے اور اونکی متضاد خیالات کی آویزشون کی پرورش دنیای اسلام مین ابتک ہوری ہے اور یہ ایک نہایت لطیف بحث ہی جسے ہم مفصل طور پر بیان لکہنے کی محل سمجھتے ہین

بہرکیف جو کچہ ہو بات تو یہ ہی کہ دنیا مین ہر جابر و مجبور قاہر و مقہور اور ظالم و مظلوم اوسی خداوند لایزال قادر ذوالجلال کی قبضۂ اقتدار و اختیار مین ہین جسکی مختارانہ اور قادرانہ کبریائی قوتین اپنی نہ رک سکنے والی ظاہری اور باطنی اثرات اور سلسلۂ اسباب و آثار کی ماتحت کائنات کی ذرہ ذرہ پر محیط و مسلط ہین جابر چند روز اپنی مغالطہ انگیز اور مزاآفرین نخوت سی خدا کی زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتی ہوئی طلسمی تصویرون کیطرح لوگون کو گھورنے اور دبانے کی فریب مین پھنسی رہتی ہین اور مجبور و مظلوم اپنی مجبوریون کی سختیان اور تکلیفون کی کوفت سہتی سہتی صبر و تحمل کی خاص شان کو پیدا کرکے مرجاتی ہین مگر دونون اپنی اپنی طرز عمل اور شعار زندگی کی مطابق باقی رہنے والی نسلون کی

Marfat.com

یئی قابل یاد رہتی ہین اور ان دونون کی یاد مین جو تفاوت ہی عقل سلیم اوسی ہمارا ن کرنیکی ئی کافی ہی

ظالم نمرد و قاعدۂ زشت او بماند　　عادل برفت و نام نکو یادگار کرد

موت سی نہ حابز بچ سکتا ہی نہ مجبور نہ ظالم رہائی پاسکتا ہی نہ مظلوم حیات و موت قدرت کا ایک نہایت متم بالبنیان
سر مکتوم ہن جنکی حقیقت اور اصلی کیفیت کا عام لوگون پر منکشف ہونا خدائی ذوالجلال کی پرشکوہ مصلحتون کی
خلاف اور انسان کی سبت ہی علمی اخلاقی عملی سیاسی اقتصادی اور تمدنی ترقیات فطرتہ کی رفتار مین سنگ راہ ہی
جبطرح خدائی مقرر کردہ ضابطون کی مطابق وقت و موسم سی پہلے درختون پر پھل پھول پیدا نہین ہوتی اسی طرح وقت
معین سی پہلے اللہ کی نظام و آئین کی پابندیون کی بغیر انسان کو کوئی چیز نہین ملتی علی ہذا نوع انسان ایک نامعلوم مدت
تک مصروف علم و عمل رہکر جب اپنی فطرت کی مقاصد عالیہ کی تمام مدارج طے کرلیگی اوسوقت اگر ملک الموت کسو
بی مرحانا پڑی تو کچھ عجب نہین اوسدن جہالت فنا سو جائیگی ہر طرف سچ ہی سچ برسرکار ہوگا خداوند اپنی نوری جلال
جلوۂ جمال دکھلائیگا عاقل و ہوشمند اور خدا کی باہوش فرمان بردار بندی ابد الآباد کی راحتون مین ہونگی ہر انسان کا
کیا دہرا کی کم و کاست اوسکے سامنے رکھا جائیگا جابر و ظالم اوسدن پشیمان و ذلیل ہونگی مگر مظلوم اور سختیان برداشت
کرنیوالی اپنی صبر و تحمل کا صلا پائینگے چنانچہ خدائی برحق فرماتا ہی کہ جب ہم اچھی بری لوگون کو ایک جماعت کیساتھ جمع کرینگی تو

ثم لننزعن من کل شیعۃ ایہم اشد علی الرحمن عتیا ۝ پ ۱۶ ع ۸

پھر ہر گروہ مین سی اون لوگون کو ہم الگ الگ نکالکر کھڑا کرین گے جو دنیا مین خدائی رحمان سی اکڑی اکڑی پھرتی تھے

الغرض حیات و موت کی کیفیتین خدائی ذوالجلال کے دل آویز اسرار مخفیہ ہین اور انکا قبل از وقت کسیکو معلوم ہونا
ہرگز مفید نہین ستر پنہانست اندر زیر و بم　　فاش گر گویم جہان برہم زنم

عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ جسمی اور روحانی تعلقات کی ناگفتنی حالات کی نسبت خوب لکہتی ہن

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز　　ورنہ در مجلس رندان خبری نیست کہ نیست

بر حال موت کا ہر جسکے لئی لازمی اور ضروری ہی اور اسی جہن اون اختیاری کیفیتون کی اسرار و رموز بی مستورہن
جن کی بنا پر انسان کو سزا و جزا کی خبرین سنائی گئی ہن ان مین مجبور ہی یا مختار سردست اس سی الگ رہو لیکن
سوچا جائے تو خود ان کی فطرت ان کی جائز اختیارات کی بداشتون پر شاہد اور گواہ ہی آدمی نہ تو مجبور محض ہی
اور نہ مختار کل اور ایسا ہی ہونا بی چاہی تھا یہ دار الاعمال عالم دار الامتحان بنی ہی اور اسی کشمکش اختیار و جبر مین
لطف زندگی اور کیف امتحان ہی

کوئی میری دل سی پوچھی تیرے تیر نیم کش کو　　یہ خلش کہان سی ہوتی جو جگر کی پار ہوتا

مگر ای عزیز نوع مرنا نہایت ضروری۔ یقینی۔ لازمی اور ایک عجیب چیز ہی مرنے سی بچنے کی سعی کرنا
ایک دھوکا اور عاقلانہ طریقہ کی مرنکا راستہ ڈھونڈھنا در اصل زندگی ہی موت جسقدر لازمی ہی اوسقدر ان کا
کیواسطے مفید و سودمند بی ہی اور اسی لئی خدائی انتظام ہی ایسا کر رکھا ہی کہ ان کو اوس سی الگ رہ ہی نہین سکتا

Marfat.com

چنانچہ قرآن پاک نے کس عمدگی کیساتھ اس حقیقت کو مفید الاثر الفاظ مین بیان فرمایا ہی کاش سننے والی کچھ سمجھتی بھی۔

اینَ ما تکونوا یدرککّم الموت ولو کنتم فی بروج مشیّدۃ ط وان
تصبھم حسنۃ یقولوا ھذہ من عند اللہ وان تصبھم سئیۃ
یقولوا ھذہ من عندک ط قل کلٌ من عند اللہ ط فمال ھٰؤلاء القوم
لا یکادون یفقھون حدیثًا ۝

لوگو! تم خواہ کیسی ہی رہو اور خواہ نہایت سنگین اور پکے گنبدون ہی مین کیون نہ رہو موت تو ضرور آکر رہی گی اور ای پیغمبر ان لوگون کو کچھ فایدہ پہنچتا ہی تو کہتے ہین کہ یہ اللہ کیطرف سے ہی اور اگر کچھ نقصان پہنچ جاتا ہی تو کہنے لگتے ہین کہ (ای نبی) یہ تیری وجہ سے ہے سو ای پیغمبر تم ان سے کہو کہ نفع و نقصان سب اللہ ہی کیطرف سے ہے (کیونکہ دنیا کی تمام اسباب و آثار کا تعلق بالآخر اوسی کی ذات واحد پر جاکر ختم ہوجاتا ہے یعنی وہ علۃ العلل اور کاز آف دی کاز ہی) تو ان لوگونکا کیا حال ہی کہ یہ بات کی تہ اور سمجھ کے پاس ہوکر ہی سنن نہین سکتے

دین برحق اسلام نے تناسخ کو صدہا معاشرتی اخلاقی اور تمدنی خرابیون کی باعث ناقابل التفات اور موجب اغلاط بتلاکر اور حکمای اسلام یا عرفای دین کی محترم جماعت مین جن جن بزرگون نے ان کیفیتات کو بیان کیا اور اپنے روحانی مکاشفات سے اوسی پختہ طرح دکھایا انہون نے واقعی غلطی کی ہی اور ان کی اسی قسم کی روحانی غلط پردازیون سے مسلمانون مین بھی فلسفۂ قدیم ہی کی ماننے والی قومون کی دل آویز جبر آفرینیان رفتہ رفتہ پیدا ہوتی گئین اور توحید پرست مسلمان روحانی آویزشون کیساتھ ترک دنیا اور تجرید کی جھوٹی سریٹ کر عجایب پرست بنتے چلے گئے اور روحانیت کی پیچ در پیچ دل آویزیون سے "خود کردہ را خود کردہ گو و خود گل کردہ" کی عجب آفرین کی اعتقادی وحدت جس سے ان کی صحیح معیار اخلاق و عمل اور سیاست و مدن مین پرتنایون کا عنصر غالب پیدا ہوجاتا ہی تمام دنیای اسلام پر حصول نجات اور ترک و تجرید کی مقدس پر و بال لگاکر چھاگئی حالانکہ اسلام نے اقوام قدیم کی اس روحانی بے اعتدالیون کو ان کیلئے ضعف و ناتوانی کا باعث مستور سمجھکر اصلاح اخلاق و عمل کی نہایت موثر اور معنی خیز ہدایات فرماکر اوسے اوسکی فطرت شریف کی تمام علمی عقلی۔ اقتصادی سیاسی اور اخلاقی اور تمدنی معاشرتی حقوق و فرائض سے نہ ہلا ہلاکر خبردار و ہوشیار فرمایا

مگر ادھر فلسفۂ قدیم کی ایوان زرنگار کی بنا ہی چونکہ اسی عقیدۂ تناسخ پر قایم تھی اور اوسکے روحانی یا مجردانہ نشیمن محل کا مرکزی اور اصولی ستون ہی مسئلہ "ناربا روئیدن" تھا اسلیئے مسلمان بھی اقوام قدیم کیطرح روحانیات کی عجب در عجب جبر آفرینیون کا حلقہ بگوش بنکر رہ گئے اور وہ نورانی حقیقتین آج بھی اون کی اتھاہ تہ نہین سکتین اور مسلمان صدہا معرفت آموزون کا دل آویز طوق غلامی بنی ہوئی فلسفہ اور قرآن پاک کی ہمیت آفرینیون اور آزادانہ عقل آموزیون سے بدکتی اور گھبراتے ہین حالانکہ تمام آسمانی اور مقدس الہامی نوشتون کی مقابلہ مین خدا کی اس پاک کتاب قرآن کی ایک جامع اور سچا یا فائق دستور العمل اور کامل ہدائیت نامہ ہونیکا یہی ہتھیار ان رازِ عقل و علم کی کہ وہ ان کو اپنی سچی آسان اور سہل ہدایات سے عین ان کی فطرت

Marfat.com

کی اغراض اور اُون اغراضِ عالیہ علمیہ کی مطابق اوس معتدل اور واجب العمل روحانیت کا وارث بناتا ہی جسکی برکت سی انسان
اپنی نوری شرف و اقتدار کیساتھہ آزادی تمام اپنی حقوق کو قایم اور محفوظ رکھہ سکے اور فلسفۂ قدیم کی بناسی متعقدات سی یہ شان
اِن فی معرض خطرات مین محصور ہوجاتی ہی چنانچہ ہندوستان اور اہل ہند کی ناتوانیان اور آتما فرسائیان اس
امر کا کافی ثبوت ہن جنکے خیالات بیان تمام نوعون کی نفوس و قلوب مین انتہائی رسوخ حاصل کیی ہوی ہن
مانگویم بدو میل بہ ناحق نہ کنیم — حامۂ غیر سیہ دلق خود ارزق نہ کنیم
آسمان کشتی ارباب ہنر میشکند — تکیہ آن بہ کہ براین بحر معلق نہ کنیم

یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہی کہ کوئی انسان من کل الوجوہ خدائی ذو الجلال کی نامتناہی اسرار اور قدرت کی لاانتہا راز و رموز کو احاطہ
کر لینے کا دعویدار نہین ہوسکتا انبیائی عظام اور خود آن حضرت نبی محترم پیغمبر عرب و عجم روحی فداہٗ فی بھی کہن یہ ادعا نہین فرمایا
کہ تمام کنہ ذات سرمدی اور جلال خداوندی پر ہم محیط ہوچکی ہن انسا وہی لوگ کر سکتے ہن کہ جنہین فہم سلیم عطا نہوا ہو ورنہ
حقیقت یہی ہی کہ انسان پر جون جون علمی انکشافات ہوتی ہن وہ ذات الہی کی عظمتون اور اپنی ناتوانیون کا اعتراف
کرتے ہوی بصد شان عجز و نیاز اوس نور فی السموات والارض اور حتی الذی لایموت ذات برحق کی سمنے جھکنا
اپنا فرض انسانی سمجھتا ہی "ما عرفناک حق معرفتک" علم و سوشس کی اسی مکاشفہ عالی کا نتیجہ ہی مگر خدا کی برگزیدہ
اور مقدس نفوس بندون کی علاوہ یعنی انبیا علیہم السلام کی محترم شخصیتون کی سوا یہ فیضان معارف علی قدر وسعت و فہم دنیا
مین اون سعید الفطرت انسانون تک بھی پہنچتا ہی جنکی طبایع مین صلاحیت عملی اور دور بینی معاملہ فہمی حق پسندی کا
جوہر قابل کسی خاص حد تک ودیعت ہوتا ہی اونکی مدارج علمیہ اخلاقیہ اور عقلیہ کا پایہ عوام الناس سی علماً عقلاً اور عملاً
فایق و بلند ہوتا ہی نظام الہی کی جن صداقتون اور قدرت و فطرت کی جن جن سراستون کو وہ لوگ معلوم اور محسوس کرتی
ہین عامۃ الناس اپنی علمی عقلی کوتاہیون دماغی اور دلی نارسائیون سی اونہین سمجھنے سی عموماً معذور و قاصر ہوتی ہن اور
بالفرض اگر اسرار الہیہ کی خواص اونہین جیون کی متون سنادی جائین تو بجای مفاد کی اونہین ضرر پہنچتی ہین مثلاً
تیز تلوار ایک باہوش اور کاردان بہادر کی ہاتھہ مین اوسی دشمن کی حملون سی محفوظ رکھتی اور بچاتی ہی لیکن نادان بسا اوقات
تیز تلوار کی اٹھانی رکھنے سی اپنی اونگلیان کاٹ لیتا ہی یہی خاص وجہ اوس ہادی برحق کو یہ سچا اور عاقلانہ ارشاد
سنانی پر آمادہ کرتی تھی اور آپنے فرمایا کہ "تکلموا الناس علی قدر عقولھم" یعنی انسانون سی
اون کی سمجھہ کی مطابق گفتگو کرنی چاہی اور یہ وہ اصول علم و عقل ہی جسپر دنیا مین ہمیشہ ہر عاقل متکلم اور ہوشمند سپیکر
نی ملحوظ رکھا ہی مخاطبین اور سامعین کی خیالات اور مدرکات کا اندازہ کیی نہ کسی حد تک کیی بغیر آج بھی کوئی
لکچرر مقرر کامیاب تقریر کر نہین کرسکتا کیی سلطنت کی کیی قانون کا نفاذ کرتے وقت اگر کوئی مشیر حکومت
ذمہ وار ان اور مقننین اوس قانون مین عام انسانون کی سہولتون اور آسایشون کی ضروری مقصد کو
کو بھلا دیگا تو اوسکا نفاذ حکام مملکت کی حق مین کبھی سودمند ثابت نہ ہوگا جسقدر جبر و تشدد کا اضافہ ہوتا جائیگا
اوسیقدر نظام سلطنت مین خرابیان بی ترتیبان اور مختلف پریشانیان بانواع مختلفہ نمایان ہوتی رہینگی

Marfat.com

علیٰ ہذا القیاس خدا کی اس جامع دستور العمل قرآن پاک میں فلسفہ قدیم کی تمام جرآفرسنیوں کو دور کرنیکیلئے روحانی اور جسمانی علمی اور عقلی۔ اقتصادی اور تمدنی برکات کی حصول کیواسطے بہت ہی سہل و آسان اور صحیح اسلوب بیان کیا گیا روحانیات کی وہ خاص تصویریں جو ظہور اسلام سے قبل عہد قدیم میں مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک شائع و رائج تھی اور اوسکی وجہ سے غیر اللہ صدہا طرحکی سناتیشون اور پرستشون کی دلفریب راستے کھلے ہوئے تھے دین برحق اسلام نے اوسی وقت سے اول تو انہی سچے فلسفہ توحید مطلق کی بنایات صادقہ کیساتھ محض لایعنی مفروضہ اور غلط خیال ثابت کیا ترک و تجرید کی جن خیالون کی دل آویزیان یہودیون اور عیسائیون میں احبارون اور راہبون کی بے انتہا تقدس نمائی کا باعث ہوکر مردم پرستیون کا ڈھنگ ڈالی تھی اوسنے قرآن پاک نے اپنی عقل آموز تشریحات قدرت و فطرت کی مسلمہ بنایات سے ظنیات اور اوہام باطلہ کی ذیل میں رکھا

روحانی سچیدگیون کی خطرناک آویزشون کو سمجھنے کیواسطے روحانیات کی جان جاننے مستفسرین کو ذیل کا ارشاد الٰہی سنا کر مطمئن فرمایا کہ ای محمد یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ۝ خدا کو کھلی انکھون سے محسوسات عالم کیطرح دیکھنے والی عرفان پسندون کو خضر موسیٰ صاعقا کا واقعہ یاد دلایا اور راز و رموز کی سچیدہ باتین پوچھنے والی عاشقان معارف کو اصلاح اعمال و اخلاق کی مفید ہدایات سناتے ہوئے خدا کا یہ ارشاد سنایا تاکہ ان کی قلوب مختلف الجنون سے آسودہ رہ کر عملی برکات حاصل کرسکین

یا یھا الذین آمنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسؤکم وان تسئلوا عنھا حین ینزل القرآن تبد لکم عفا اللہ عنھا واللہ غفور حلیم ۝ قد سالھا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بھا کفرین ۝ ع

مسلمانو! باتون کو کرید کرید کر نہ پوچھا کرو (کیونکہ بہت سی ایسی باتین ہین) اگر تم پر ظاہر کردی جائین تو تمھین ناگوار ہونگی اور ایسے وقت مین کہ قرآن پاک نازل ہورہا ہی باتون کی بہت ٹوہ لگاوگی تو تم پر ظاہر ہی کردی جائیگی (مگر) پھر بُرا مانوگی اسلئے اللہ نے تمہاری اس خیال بیہود کو معاف کردیا کہ اللہ بخشنے والا اور بردبار ہے (لیکن حق یہی) کہ تم سے پہلی ہی لوگون نے اپنی اپنی ہادیون اور مرسلون سے ایسی باتین دریافت کی ہین پھر جب بتادیگیا تو اون کی تعمیل سے گریز کرنے لگے (اور طرح طرحکی حیالون مین پھنکر مجہول ہوگئی)

ہماری ہابوش اور سچیدہ ناظرین فلسفہ قدیم اور قرآن کریم کی تعلیم برحق کی امتیازی خصوصیتون اور فوقیتون کو سمجھکر مایۂ ناز عقیدۂ تناسخ کی بضاعت کو بھی دیکھ سکتے ہین یہان اس امر کا اندراج لغو نہ ہوگا کہ قرآن پاک کو تمام عملی علمی عقلی اخلاقی سیاسی اور تمدنی مجبوریون سے بچاکر کس قسم کی مفید دورین اور نظام حیات کی اعتبارات سے آدمی کیا ہے قیامت تک سمجھ سکنے والی روحانیت کی طرف رہنمائی کرتا ہی

طالب لعل و گہر نیست و گرنہ خورشید ہمچنان در عمل معدن و کانست کہ بود

سزوانا نجات اور مکتی کی حیلہ گر دوراندیشون نے جس قسم کی مجبوریان اور معاشرتی پریشانیان ہندوستان مین پیدا کرائین ہم اون پر کچھ آگے چلکر عرض کرینگے لیکن اس بات پر جسقدر افسوس کیا جائے کم ہی کہ ہم مسلمان ہی

Marfat.com

اسی فلسفہ قدیم کی غیر محسوس روحانی یا باطنی اثر اندازیوں ہی اپنی مستی کھو بیٹھے اور ایک خدای واحد کی پرستش اور فرمان برداری کرنیوالوں کی نہایت مفید عالمانہ محققانہ حکیمانہ علمی اور مذہبی اخلاقی اور عملی ذخایر میں مختلف عقیدتمندوں کی خیالات و عقاید کی آمیزش سی جس قسم کی ضعف آخرین اور ناقابل حل الجھنیں اور دور روزگار باتیں جگر روحان ہو گئیں یہ سب عنایات اونہیں قوموں کی معتقدات عجیبہ کا نتیجہ ہیں جو تا ہنوز اعتقاداً تمام آدرا کی علمی سیاسی اخلاقی اور تمدنی ضروریات حیات کو نظر انداز کر کی بہمہ اقتدار النسانیت روحانیت کو بڑی ندرت پسند لگا ہو یی دیکھنی کی عادی ہیں اور تعلیمات قدیم کی مطابق حلول روح تناسخ اور کئی لاکہ جون اور جنم کی معتقد ہیں

خدائی راست کہ او آفریدہ است از ہیچ معمہ ایست کہ ہیچ آفریدہ نکشادہ است

ان نی عقل جس فائق سی فائق درجہ علم و عقل تک راسخ و رسا سوسکتی ہی اور ان ن منصفان فطرت و قدرت کی برکات عالیہ سی منصیاب سونیکا اہل ہی اسلام اون تمام مدارج علم و عقل اور محاسن اخلاق و عمل تک فائز المرام سونیکیلئے انہی شاندار فلسفہ توحید اور تذلیل شرک و ضلالت سی جن صداقت آموزیون اور ہمت بخشیون سی کام لیا ہی اونہیں اللہ کی سعید الفطرت ان ن اور مجید اردندی سی محبتی ہیں دین برحق اسلام کا طرہ امتیاز ہی یہ خصوصیت ہے کہ ان ن روحانیت اور مدنیت کی بین بین رہی کیونکہ وہ ان ن ہی نہ کہ ملک اور وہ دنیا میں بشرف آفرینش اون متہم بالت ن اخلاقی علمی اور تمدنی شوکتون کو نمایان کرنیکیلئے پیدا سوا ہی جنہیں اپنی محدود فطرت اور خاص قسم کی نوعیت کی سبب فرشتے بھی انجام نہ دیسکتے تھے

دوشش دیدم کہ ملایک در میخانہ زدند گل آدم سرشتند و بہ پیمانہ زدند

اسلام اور نی شب اسلام ہی نی ان ن کو صحیح طور پر یہ بتلایا ہی کہ وہ کیا ہی؟ اور وہ کیون پیدا ہوا ہے؟ علمی عقلی ترقیات روحانی اور اخلاقی کمالات صادقہ کا یہ راز ان ن کو محض اسلام کی جان پرور فیض بخشون اور سرور افزا دانش آمیزیون سی معلوم سوا کہ وہ ان ن ہی اور اوسکی قوای علمیہ ادراکیہ انسانیہ کی پرواز فطرتاً منجانب اللہ بہت ہی بلند اور ارفع من مقدس اسلام ہی نی یہ سکہایا کہ ای ان نون تمہاری فطرت اس قانون کی برگز متقاضی نہیں سوسکتی کہ کوئی جابر اور ظالم تمہاری ایک گال پر تھپڑ رسید کری تو تم دوسرا رخسارہ بھی میں خوشی اوسکی طرف پھیر اسکو البتہ تم کسیکے جرو تشدد کو خود معاف کردو تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی اخلاقی صفت ہوگی اللہ درگذر کرنیوالی صابرون اور بردبارون کو عزیز رکھتا ہی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ
انہ لا یحب الظالمین

اور بدی کا بدلا ویسی ہی بدی ہی (جیسی کوی کری) مگر جسنے کسی کی بدسلوکی کو معاف کردیا اور اپنی نفس کی آرزوی انتقام کی اصلاح کری اوسکی اس عالی ہمتی کا معاوضہ اور اجر اللہ پر ہی وہ ضرور دیگا وہ پروردگار یقیناً ظلم کرنیوالی ظالمون اور جابرون کو پسند نہیں فرماتا

Marfat.com

حصولِ مغفرت و بخشش کا آئینِ حق یوں سکھایا جاتا ہی

والذین عملوا السیّاتِ ثمّ تابوا من بعدھا و آمنوا انّ ربّک من بعدھا
لغفورٌ رحیم ۵ پ ۹ ع ۷

جن لوگون نی گناہ کئی پھر اُون کی بعد (اپنی غلطی کو سمجھکر) توبہ کری یعنے اوس بدی کو ہمیشہ کیلئی ترک کردیا اور اللہ کی جلال و نظام سی ڈرکر اوسپر ایمان لائی یعنے اللہ کی ضابطون کی عملی پابندی اختیار کی تو بیشک (ای پیغمبر) تمہارا پروردگار برحق ایسی توبہ کی بعد لوگون کی گناہ معاف کرنیوالا مہربان ہی

عفوِ تقصیر اور بندون کیساتھ حسنِ سلوک اور باہمی جائز ہمدردیون کو بالفاظِ ذیل سکھایا جاتا ہی

الذین ینفقون فی السرّاء والضرّاء والکاظمین الغیظ والعافین
عن الناس واللہ یحبّ المحسنین پ ۴ ع ۴

جو لوگ غربت اور امیری دونون حالتون مین (بحد مقدور) جایز بخششون کی وقت) خدا کی نام پر خرچ کرتے اور غیظ و غضب کو روکتے اور بندون کی قصورون کو درگذر کرتے ہین (اُون کی لیی زمین و آسمان مین امن ہی) اللہ نیکی لوگون کیساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنیوالون کو عزیز رکھتا ہی

الغرض دینِ برحق اسلام نی فلسفۂ قدیم کی پُر از افراط تفریط ہدایتون کی مقابلہ مین اپنی تعلیمات حقہ سی انسان کو وہ میانہ روی اعتدال اور سترپیانہ روشِ زندگی سکھائی ہی جسپر کاربند ہونی سی انسان علم و عقل اخلاق و عمل کی تمام برکتین کسی زیادہ خانفرسائی کی بغیر مفتے کھیلتے اسیطرح حاصل کرسکتا ہی جیسے کہ ایک حد تک اوسکی فطرت آسانی اور سہولت کی خواہان ہی لا یکلف اللہ نفسًا الّا وسعہا کیا حقہ اسی خصوصیت کو ملحوظ فرماتی ہوی اوس ہادیِ محترم رسولِ محتشم روحی فداہٗ نی دینِ برحق اسلام کی نسبت "الدین یسیر" بھی فرمایا یعنے کہ اسلام تمام بگڑی ہوی ادیانِ سابقہ سے فائق سیدھا اور سہل ہی کیونکہ وہ عین فطرت ہی

ہم ہندو بزرگانِ سلف کو برا کہنا تو الگ رہا انمین کسیکی ذات پر سفیہانہ حملہ کرنا نہایت نادانی اور حماقت ہی لیکن واقعات سی انمین ذہن ہوسکتا اسلیئے ہماری یہ التماس ہماری کسی عزیز ملک و وطن کو غالبًا ناگوار نہ ہوگی کہ فلسفہ قدیم کی غیر معتدل روحانیت نی کروڑہا انسانون کو شاہ راہ مستقیم سی کھینچکر بڑی انتہا محبوریون اور ناتوانیون مین پھینک دیا مہاتما بدھ کی منی گوتم اپنی ذات سی بیت ہی نیک نفس اور ایک بزرگ انسان تھے آج بعض یوروپین اصحاب کی نظرین بھی بڑی انتہاق سی اُون کی فلسفۂ اخلاق و عمل پر پڑی ہین لیکن اوسکے خلاف فطرتِ انسانی کا ثبوت اس سی بڑھکر کیا ہوگا کہ خود گوتم کی ماننی والی بڑی عقیدت پیشہ اور جانباز اور ہمارے ہندو عزیزانِ وطن بھی اس روحانیت سی اعتقادًا ہین مگر عملاً تنگ ہوکر صحرانشین جٹا دھاریون جوگیون اور آلہہ کی صدائین بلند کرنیوالی فارغ نشینون سی بیزار اور مفت خورون سی نالان ہورہی ہین،

انسان طبعًا آزادی پسند پیدا کیا گیا ہی انسانی نفوس قدرتًا جبر و تشدد سی گھبراتی ہین، لوگ شدائد و استبداد سے

Marfat.com

فطرتاً گریز کرتے ہین اور بے جا دباؤ سے نالان و کشیدہ خاطر ہونا انسان کی جبلت مین رکھا گیا ہی کیونکہ وہ نایب خدا اور "خلیفۃ الارض" ہی یہی وجہ ہی کہ مہذب حکمران قومین اس انسانی شرف و اقتدار کو قایم رکھنے کی خصوصیت پر فخر کرتی ہین اور اس شاندار شرف فطرت کا بابرکت دروازہ اسلام نے عہد قدیم مین دنیا کی بے انتہا تاریکیون اور موجودات پرستیون کی ایام تاریک مین اپنی شاندار اصول توحید کی تعلیمات سے کھولا اور بندون کو اصنام و عناصر اور ان فنون کی علامیون سے نکالکر علم و عقل کی اوس رفیع سطح مرتفع پر کھڑا کیا جہان انسان کو اپنی مہتم بالشان علمی عقلی اخلاقی اقتصادی روحانی اور تمدنی طاقتون کا صحیح اندازہ ہونے لگتا ہے اور پھر اوسی خود بخود غیر اللہ کی آسمانی اور زمینی چیز یا ان فنون بتون اور قدرت کی کرشمون کی سامنے عاجزانہ جبہ سائیان کرتی ہوئی شرم اور ندامت محسوس ہوتی ہی مگر آہ ان کی بیقدر ناسپاس اور ضدی ہی کہ ابھی تک حقیقت حال سے بے خبر ہونے کے باعث عملاً اسلام ہی سے منحرف مگر اعتقاداً اسلام ہی سے متنفر بھی ہے

لیکن قطع نظر ازین جبر و تشدد کی کیفیتون پر غور کیا جاے تو معلوم ہوتا ہی کہ ان کو اتنا نقصان کسی خارجی مجبوری اور بیرونی معذوری سے برگزشتہ پہنچتا جسقدر کہ ان کی اپنی غلط معتقدات اور خیالات کی روحانی جبر آفرینیون اور دلی دماغی مجبوریون سے اٹھاتا ہے کوئی ظالم و جابر ان فنون کی جسم و لباس پر قبضہ کرسکتا ہی مکانون اور ایوانون کو آگ لگا سکتا ہی اسباب و سامان کو لوٹ کر لیجا سکتا ہی سخت سے سخت خدمتین اور غلامیان کرا سکتا ہی یہ سب کچھ سہی لیکن روحون اور دلون پر قبضہ برگز شتہ نہین کرسکتا لیکن جب صداقت سے بے نیاز یان ہونے لگتین نزدیک آسمانی اور زمینی چیزین ستان تقدس کی سایہ سے ان کی ستائیشون اور جبہ سائیون مین اعتقاداً اور مذہباً داخل ہو جائین اور نہ صرف مال پر بلکہ مقدس روحانی آونرشون کی سایہ سے ان فنون کی روحون اور انکی دلون پر قبضہ کیا جاے جذبات و خیالات کو جابرانہ نظرون سے دیکھا جاے ہم خود بخود کسی مالدار امیر حاکم اور پیر و مرشد کی ہاتھ مین محض ایک آلہ کیطرح رہنا پسند کرین اور جو کچھ خلاف علم و عقل ہمسے کوئی کرانا چاہی ہم اوسی سعادت و برکت سمجھکر کرتے رہین تو ہمسے گویا اخلاقی علمی قومی ملکی اور مذہبی طور پر وہ گناہ کیا ہی جو کبھی بخشا نہ جائیگا اور اوسکا تمام وبال ہمین پر ہی ہماری غلط خیالات ہمین پر الٹی مار دیگی جانیگی

یہی وہ اصول عقیدت و روحانیت ہی جس سے بے انتہا مجبوریون سینہ فرسائیون کا ہنون اور غلامیون کی راہین کھل جاتی ہین اور شرف انسانیت کا امتیاز نعمت مساوات اور ترقیات علمیہ اخلاقیہ کا مقدس عنصر ان فنی نفوس و قلوب سے معدوم و مفقود ہوکر رہ جاتا ہی ایسے لوگون کا ابھرنا سخت مشکل ہوتا ہی وہ اپنی آزادیون اور آسایشون کیواسطے ہوا سے لڑتے حکام وقت سے جھگڑتے ہین لیکن اپنی معتقدات باطلہ اور خیالات ناقصہ کی اصلاح کرنا گناہ سمجھتے ہین صرف اسلیئے کہ سالہا سال سے جس عقیدت و روحانیت کے اثرات مین رہتے رہتے اون کی روحین معاملہ فہمی اور بصیرت کا نور مبین کھو چکی ہین اوسی وہ دیکھ اور سمجھ سکتے ہندوستان کا عرصہ دراز سے محکوم اجانب رہنا ایسی فلسفہ قدیم اور دین حق سے خلاف ورزیون کا نتیجہ ہی

Marfat.com

کیقدر حیرت ہی اون لوگون پر جو خواہ مخواہ اپنی غلط پردازیون سی بات بات پر گورنمنٹ کے سر ہوتی اور عمال ملک کے منہ آتی ہین یہ بات سمندر پار کی عاقل قوم یہان خدا ہی کی نہیں ہوئی آئی ہی اور جب وہ اصول حکمرانی کی شریف رعایا پرور احسان عدل کو محسوس کرتی رہی گی اوسی کیلئے بد دعائین اور فتنہ پردازیان ذرہ بہر نقصان نہین پہنچا سکینگی یہ اللہ کا قانون ہی

باین ہمہ حریت آزادی اور مساوات دین برحق اسلام اپنی پاکیزہ تعلیمات سی ایک انسان کو انفرادی اور قوم کو اجتماعی طور پر وارث حکومت و اقبال ہونے کی حالت مین بہتر فرمان روا اور محکوم ہونیکے ایام فرمان برداری مین نہایت شریف خادم اور وفادار محکوم بننے کی ہدایت فرماتا ہی

ایک باہوش مسلمان تاجدار کو ملو اوسکے جذبات کا اندازہ لگاؤ اور اوس سی جب یہ کہو کہ ایکی مملکت بڑی زرخیز مامون شاندار اور وسیع ہی تو وہ جلال الہی سی متاثر ہوکر جواب دیگا کہ یہ سب کچھ اللہ کا ہی ہے میں بھی اوسکا ایک ادنی بندہ اور اس ملک و زمین کا محافظ ہون اور بس! یہان من و تو کی گنجائش کہان شاہ جہان کا وہ تاریخی واقعہ جبکہ وہ اپنی وسیع سلطنت ہندی دارالخلافہ مین نہایت شاندار دربار منعقد کرکے تخت طاؤس پر رونق افروز ہوا جسکا تکیہ ہی صرف ۱۰ لاکھ کی لاگت کا تھا عین اوسوقت جبکہ کل امرا و ارکین دربار اپنی اپنی مقام پر دست بستہ مودب کھڑی تھے ایوان جلوس زرکار پردون اور جواہر نگار ستونون نقرئی اور طلائی چیزون سی جگمگ جگمگ کر رہا تھا یہ خدا پرست سلطان خدائی واحد کی جلال اور اوسکی عظمت کبریائی سی متاثر ہوکر تمام اہل دربار کی سنے آبدیدہ ہوتا اور فرماتا کہ

ای وزرا و ارکین سلطنت اور امرای مملکت اور ای اہل دربار تمہین یاد ہوگا کہ مصر کی ایک جابر فرمان روا فرعون نی ۲۴ لاکھ کی رعایت پر انیوس اور ہاتھی دانت کی تخت یا کرسی کیا تھا اپنی جباری اور کبریائی کا دعوای کیا تہا فقال انا ربکم الاعلی مگر تم سب لوگ گواہ رہو کہ میں جو خدا کا ایک عاجز بندہ ہون باین ہمہ جاہ و حشم تم سب کے سامنے بارگاہ الہی مین اپنی عبودیت کا اقرار اور اعتراف کرتے ہوئی سجدہ شکر و نیاز بجا لاتا ہون یہ کہا اور وہین سربسجود ہو گیا

یہی وہ دین برحق اسلام کی تعلیم توحید کا فیضان مساوات جسکی شان بیت اللہ اور اسلامی معابد یعنی مسجدون مین امیر و غریب حاکم و محکوم اور خادم و مخدوم کی دوش بدوش کھڑی ہونے پر ہر جگہ نظر آسکتی ہی بتبک اسلام نہایت آزاد ان کے وقار فطرت کا محافظ اور شریف و درست مذہب ہی اور وہ انسان کو کسی قسم کی اعتقادی علمی عقلی روحانی اور تمدنی مجبوریون مین گرفتار رکھنا تو درکنار دیکھنا بھی پسند نہین فرماتا خدای ذوالجلال کا یہ ارشاد برحق ہر عاقل اور مجید ر انسان کیلئے تمام علمی عقلی اخلاقی روحانی اور تمدنی حضوصیات کے اعتبارات سی سوچنے سمجھنے اور غور کرنیکے لائق ہی

ان الدین عند اللہ الاسلام وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد
ما جاءھم العلم بغیا بینھم ومن یکفر بایات اللہ فان اللہ سریع الحساب

Marfat.com

الغرض اسلام اپنی پاکیزہ تعلیم اعتدال سی یو قار مساوات اور آزادی نفوس ترامر و غریب خادم و مخدوم بندہ اور مولی کو
حسن ترین لفیانہ روشن زندگی اور امن پسندی صبر و تحمل کی تعلیم دتیا ہی اور لا تفسدو فی الارض بعد اصلاحہا کیساتہ
ان اللہ لا یحب المفسدین کی جو ہدایات فرماتا ہی اسوقت بہی مسلمانون کی چالیس کروڑ مجموعی آبادی کی یہ توی
اون کی طرز عمل سی مل سکتا ہی مسلمان چین اور تر تما مین بہی آباد ہین جاوا سماٹرا اور ملایا مین بہی وہ موجود ہین
سیلون اور لنکا مین بہی اونکا وجود پایا جاتا ہی روس اور انگلستان مین اونکا عنصر موجود ہی ہندوستان مین ۷ کروڑ
کی جمعیت کیساتہ محکومانہ مگر حلب دمشق فلسطین شام اور یورپ کے مقدس و قدیم حصہ مین وہ حاکمانہ اور شاہانہ
شان سی جی رہی ہین یورپ اگرچہ محض اعتقادی غلطیون کی سبب مسلمانون کو بدنام اور خدا کی پاک و مقدس کتاب قرآن
کو کوسنے برا بلا کہنی کا ٹھیکہ لی رکہا ہی لیکن یہ بالکل سچ ہی کہ جب تک اونہین کوئی چھیڑی اور دق نہ کری وہ کان تک
نہین ہلاتی لیکن جب اونہین کوئی لی جا دبانا چاہی اور اون کی شریفانہ خود داریون مین خلل اندز ہو اون کی پاکیزہ مسلک
اسلام کی وضعداریون مین کسی قسم کی رکاوٹین پیدا ہون تو وہ گہبرا اوٹھتی ہین اون کی دل و دماغ مین ہیجان پیدا ہو
جاتا ہی کیونکہ انہون نی روحانی حرتیون اور دلی دماغی آزادیون کی معتقدات توحید مین پرورش پائی ہی
باین ہمہ مسلمان کل کائنات اور اپنی مال اسباب اولادون اور سامانون بلکہ مملکتون کو اللہ کی دولت سمجہتی ہین اور یہ وہ
تعلیم اسلام ہی جس سی کوئی بڑی سی بڑا امیر الامرا بلکہ تاجدار مسلمان بہی خود غرضانہ فتنہ پردازیون اور ناحق کی شورشون مین
ہرگز ٹیر نا سکتا ہندہین کر سکتا مسلمانون نی غلامون تک کو حکومتین دی ڈالی ہین اور وہ فتنہ و فریب عیاری اور کیادی
کی کمینہ زندگی کو ایک لعنت سمجہتی ہین اونہین ظاہر و باطن کی مختلف اللون انسانون اور ابلہانہ جاہلوسی کرنیوالی ہندون سی
نفرت ہی وہ چاہتی ہین کہ ہمین جو کچہ کہا جائی صاف کہا جائی اور جو کہا جائی اوسکے مطابق کیا جائی اور بس کیونکہ اونہین
لم تقولوا ما لا تفعلون کا مفہوم کچہ نہ کچہ یاد ہی
مسلمانون کی اخلاقی علمی عقلی اور تمدنی تباہیون کا فسانہ یقیناً بہت دردناک ہی مگر ہم پہلی ہی عرض کر چکی ہین کہ
فلسفہ اسلام کا شاندار ذخیرہ تفلسف قدیم ہی کی جبر آفرینیون اور اوسکی غیر معتدل روحانی آمیزشون سی تباہ ہوا مسلمانو
کو ہر جگہ اصنام و عناصر اور انسانون کی پرستش جکڑنے والی اقوام سی سابقہ پڑا ظہور اسلام کیوقت روحانیات کا یہی رنگ
تمام ممالک شرق و غرب مین پہیلا پڑا تہا اور روحانیت کی یہ پرواز جسکی بنا اصولاً تناسخ کی مدوّر معتقدات پر قایم
ہی جسکے تمام استدلالات ان نی آفرینش کی غرض کو مکتی اور نروانا پر لاکر ختم کر دیتی ہین بظاہر کل شیٔ ہالک الا وجہہ
اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کی دل آویز سرور انگیزیون سی بہت مماثل تہے اسلیے مسلمان نہایت ہی غیر محسوس
طریقون کیساتہ روحانیات کی جبر آفرین طلسم اور بعض انسانون کی خود ساختہ دام تزویر مین جو ہمرنگ زمین لوگ کی
مصداق تہی شکار ہو گرفتار استبداد ہو کر رہ گئے گویا یہی حالت ہوئی کہ

سبز ہو شی بخط سبز مرا کرد اسیر دام ہمرنگ زمین بود گرفتار شدیم

یہان یہ بات نا بیانی نہ ہوگی کہ جن مردم پرستیون کا ہیولائی مقدس مسلمانون مین عرصہ دراز سی کام کر رہا ہی وہ

Marfat.com

اسلام کی سچی فلسفۂ الہیات اور تعلیم روحانیات سے الگ اور چیزی دیگری ہی قرآن پاک اپنی اعلیٰ نصب العین توحید سے ان ن
کو خود مددی خود شناسی اور خود داری کی ترفعانہ ہدایت فرماتا ہی جو ایک نہایت مہذب اور ہمت آفرین تعلیم ہی تمام قرآن
پاک فضایل توحید اور تذلیل شرک وجہالت کی کھلے کھلے حالات سناتا ہی مگر سن معلوم ہوتا کہ خدا پرست مسلمانون نے
خدا کی ان صاف اور کھلی ہدایات حق کو نظر انداز کیونکر کر دیا؟ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ
کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ پ ۹ ع ۱۴

(ای ترک کرنیوالو) تم خدا کی سوا جن لوگون کو (یعنے احبارون راہبون اور کاہنون کو) اپنی مدد کیلئے پکارتی ہو وہ بی تو تم ہی
جیسے بندے ہن (اگر وہی کارساز اور مشکلکشا ہن) تو تم اُنہن بلا دیکھو اور وہ تمہاری فریاد کو سنچین؟

مدعا یہ کہ ای انسانون اپنی مشکلکشائیان آپ کرنیکے اسرار علم وعقل سے خبردار ہنون اپنی مدد آپ کرنیکا شریفانہ شعار زندگی اختیار
کرو خدا کی ذات برحق سرگنہ اور ہر حالت مین ہران ن کی مددگاریان کرنیکے لئے تیار ہی مگر اسکے بہتیرے سوہتمند انسانون کے
طرز عمل کی نسبت مالیفاظ ذیل وضاحت ہوتی ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝

جو لوگ حق شناس وعاقل ہن جب کبھی کوئی خیال بد یا شیطانی وسوسہ اُنہن چھو بھی جاتا ہی تو وہ (اپنی غلطی کو محسوس کرکے فوراً
متنبہ ہو جاتے ہن (یعنے خود بخود خلال حق سے ڈر کر راہ راست پر آجاتے ہن اور وہ اوسی وقت اپنی عیب وثواب کو
نگاہ بصیرت وہوش سے دیکھنے لگتے ہن - (یعنے اصلاح حال واعمال کا یہی عاقلانہ طریقہ اختیار کرنا چاہی)

ہم دین برحق اسلام کی ان سوکت آفرین اور ہمت افزا تعلیمات صادقہ کی نسبت کہان تک اور کیا کیا عرض کرین برحق
پسند اور خدا پرست ان ن اپنی معاملہ مہمون اور خدا ترسیون سے حقیقت حال کو سمجھ سکتا ہی لیکن قرآن پاک
مین اک جگہ خدائی ذوالجلال اوس محتشم ہادی عالم اور منجی اعظم رسول انام علیہ التحیات والسلام کی ذریعہ شان
جلالی سے جو کچھ ارشاد فرماتا ہی وہ جی تھام کر بخلوص قلب سننے اور سمجھنے کی لائق ہی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ
اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۝ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ
وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی
اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ فِیْ مَا ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ
کٰذِبٌ کَفَّارٌ ۝ لَوْ اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰی مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ
سُبْحٰنَہٗ ھُوَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ
یُکَوِّرُ الَّیْلَ عَلَی النَّھَارِ وَیُکَوِّرُ النَّھَارَ عَلَی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کُلٌّ یَّجْرِیْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّی اَلَا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ۝ پ ۲۳ ع ۱۵

Marfat.com

تحریری درجہ کا یہ فرمان۔ خدا کی حضور سی صادر ہوتا ہی جو زبردست اور حکمت والا ہی (ای پیمبر یہ) کتاب حقیقت مین ہم ہی نی
تمپر اتاری ہی (لہذا) خالص خدا ہی کی فرمان برداری مدنظر رکہہ کر اوسیکی اطاعت کیا جاؤ سنو جی! خالص فرمانبرداری تو
خدا ہی کیلئی ہی اور جن لوگون نی خدا کی سوا ایرون غیرون کو حمایتی بنا رکہا ہی اور کہتی ہین کہ ہم تو اونکی اطاعت اسلیئے کرتی
ہین کہ یہ بت یا بندی ہمین خدا کی نزدیک کردین (مگر) اصل یہ ہی کہ نا سمجہی سی جن جن باتون مین یہ لوگ اختلاف کررہی
ہین خدا قیامت کی دن اُن من اِن باتون کا فیصلہ کردیگا بیشک جو شخص جہوٹا اور ناشکرا ہو خدا اوسی ہدایت نیک
نہین دیا کرتا (اور ای یہود و نصاریٰ) اگر خدا اکیلو ہی اپنی فرزندی مین لینا چاہتا تو مخلوقات لشتری مین سی جسکو
چاہتا پسند فرماتا (یعنے موسیٰ و عیسیٰ علیہ السلام سی بہاری بڑی بڑی مرسلین الہی پیدا ہوچکی ہین وہ خدا کی بیٹے نہ ہوئی) لیکن
اللہ کی ذات پاک زن و فرزند کی جنگٹرون سی منزہ ہی (لوگو) وہ خدا اکیلا خداوند ہی بڑا زبردست اوسی نی کیسی مصلحت کے
محکم اور سچی نظام کیساتھ آسمان و زمین کو پیدا کیا وہی خداوند برتر رات کو دن پر لپیٹتا ہی اور وہی دن کو رات پر لپیٹتا ہی
اور اوسی قادر مطلق نی چاند اور سورج کو مطیع فرمان کر رکہا ہی یہ سب اجرام فلکیہ اُنکے وقت مقرر تک اسی طرح
کام کرتے چلے جائینگے سنو جی! وہی خدای ذوالجلال زبردست اور بڑا ہی بخشش والا ہی

ہم طول امل کی وجہ سی چند درمیانی آیات کو چھوڑتے ہین مگر ان سب کے آخر پر ارشاد ہوتا ہی کہ ای لوگو! دیکھو سنو اور سمجھو

ذالکم اللہ ربکم لہ الملک ط لا الٰہ الا ھو فانی تصرفون ۲۳

انہی صفات و کمالات کا وارث خدا تمہارا اللہ ہی سب اوسی کی حکومت ہی اوسکے سوا کوئی بھی ستائش و عبادت کی
لائق نہین پھر اسپر بہی تم لوگ کدہر کو بہکے اور بھٹکے چلے جارہی ہو؟

قرآن پاک کی ان ہدایات پر غور کرنے سی حق و باطل آئینہ کیطرح نمایان ہوجاتا ہی مگر جو لوگ فلسفہ قدیم کی روحانی آویزشون
سی ملوث ہوکر اسی قسم کی جرأ آفرین روحانیت کو اسلام کا مایہ نازش خزانہ سمجہتی ہین اُنہین واقعی دین برحق اسلام کی خبر
ہی نہین اور قال اللہ اور قال الرسول کی تسوکت آموزیون کو وہ کچہ ہی نہین جانتی ہم تسلیم کی لیتے ہین کہ جس شخص کا
کوئی شیخ نہ ہو اوسکا شیخ شیطان ہی ہوتا ہی لیکن یہ طریقانہ ستم اوس قوم کی ایمان دار لوگون پر کیا جاتا ہی جو لا الہ الا اللہ
کی فلسفہ توحید کو مان کر دنیا کی اوس زبردست منجی رسول برحق روحی فداہ کو راہ راست اپنا شیخ طریقت اور پیر و مرشد
بنا چکے ہین ہم نہین کہہ سکتے کہ خدا کی زندہ کلام اور اوس کلام کی لانیوالی زندہ رسول محترم کی ہوتی کسی دوسری شیخ و شناب
کی ضرورت کیون کر ہوسکتی ہی؟ اسلام کی نکتہ رس عالم رندانہ مرتب صوفی اور باہوش حافظ قرآن خواجہ حافظ کیا
خوب فرماتی ہین

بندۂ پیر خرابات شدم کہ لطفش دائم است ورنہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

"صدقت یا رسول اللہ" ہم تری دی ہوئی کتاب پاک کو اگر غافل منکر لیسنت نہ ڈال دیتی اور تری صداقت
آموزیون کو گم نہ کرتی تو ہم تری نام لیوا دنیا مین ذلتون، بختیون، تکلیفون اور پامالیون کی زندگی مین
اسیر ہوکر ہرگز نہ رہتی لیکن تری ہمت آفرین تعلیمات ربانیہ کو اگر آج بہی ہم سمجہ در منکر بصیرت و ہوش کی چشم
حق بین سی نہ دیکہین یعنی تو ہماری تمام جسمانی اور روحانی روگ دلی اور دماغی عوارض ظاہری اور باطنی بیماریان دور
ہوسکتی ہین اور ہماری تمام اخلاقی معاشرتی اقتصادی تمدنی اور عملی پرت بنیان فضائل علمیہ اور محاسن عقلیہ

علمای یہود و نصاریٰ
اپنی کوتہ نظریون سی رسول مقبول
کی ذات عالی پر طرح طرح کی الزام
لگاتی ہین آہ یہ حق ناشناس لوگ
اوس سچی رہنمای عالم روحی فداہ
کو عیاش اور خرابات پسند کہتی
ہین عارف حافظ اوسی بات کو
گویا طنزاً فرماتی ہین کہ ہان
ای نادان لوگو ہمین اوسی بیزبان
کا خادم ہون جسکا فیض تعلیم
توحید ابدی طور پر دنیا مین
جاری رہ کر کام کرتا رہے گا
شیخ و زاہد کی مہربانیون کا
کیا ٹھکانا کبہی ہمن اور کبہی
ہمین ندرانے دیتی رہو تو
حضرت صاحب مہربان ہمن
اور نہ دو یا ضیافت نہ
بہلاؤ تو اپنی تمام برکتون

Marfat.com

کی صورت میں بدل سکتی ہیں یا رسول اللہ تونے رہبانیت پسند راہبوں اور احباروں کی سجدہ گاہوں کو چھوڑ کر قدیم روحانیت کی جرآفرین اور طلسماتی آویزشوں کو توڑ کر میکدۂ کائنات میں جلوہ فرما کر انسانیت کا وہ مکمل نمونا پیش کیا ہی جسکی امتیازی فوقیتوں اور انہی خصوصیتوں کو زاہدانِ خلوت پسند سمجھ ہی نہیں سکتے

دوش از مسجد سوے میخانہ آمد پیر ما ۔۔۔ چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما
یارب این نو دولتان را بر خر خود کشان نشان ۔۔۔ کاز غرور رعونت سر بخود کوبند در تکفیر ما

معزز ناظرین ہمیں معاف فرمائیں کہ ہم لکھنے لکھتے عنوان مضمون سے دور نکل گئے مگر کیا عرض کریں قوم کی حالت پر سخت حیرت ہے مگر ہم پھر اپنی موضوع بیان کیطرف آتے ہیں کہ فلسفہ قدیم نے آجسے نزدیک دو سال پیشتر معتقدات تناسخ روحانی حلقہ بندیوں سے کس قسم کی جرآفرینیاں ہندوستان میں پیدا کردی ہیں جنکے اثرات اب تک یہاں انسانی مجبوریوں کی نزاکتوں اور مقدس شانوں کیساتھ موجود ہیں "ای باد صبا این ہمہ آوردۂ تست"

ترک دنیا اور آتما شدہی کی اس فلسفہ عجیب نے جو محض معتقدات تناسخ کی لہروں میں پرورش یافتہ ہی جب ہمارے ہندو عزیزان وطن اور بزرگان قوم کو اپنی بعض ناممکن التعمیل معاشرتی مجبوریوں اور دلآویزیوں سے تنگ کیا تو انہیں بڑی مشکلات کا سامنا ہوا کیونکہ وہ بھی تمام لوگ ہماری ہی جیسے انسان اور لباس و خوراک کھانے جینے والی ہندی تھے

لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ اگر ترک دنیا کرکے سنت گوتمی کی مطابق سخت جسمانی ریاضتیں اور مجاہدے شروع کرتے ہیں تو زندگی اور معاش و رزق کی راہیں تنگ ہوجاتی ہیں قوم کی اجتماعی زندگی معرض خطرات میں آپڑتی ہی تمام نظام قوم و ملک اور مملکت تباہ ہوکر رہ جاتا ہی اور اودھر اگر دنیا کیطرف جاتے ہیں تمدنی کاروبار کو سنبھالتے ہیں تو یہ دنیا "مایا کا جال" ہی یہاں کی زق زق و بک بک ہماری جسم اور روح کی الجھنوں میں اضافی کرتی ہی ۔ ادھر نجات مکتی اور نروانا ہی خاص مدعائے آفرینش اور اصل الاصول چیز بتائی جاتی ہی ہم کریں تو کیا کریں اور بیچ جسم کی الجھنوں سے چھوٹیں تو کیونکر ؟ فلسفہ قدیم کی مایہ ناز روحانیت کی اعتبارات سے یہ سوالات جسقدر مشکل اور ناممکن الحل ہیں نظر آرہی ہیں لیکن آخر چونکہ جیتے جی کسی جیسے مرا نہیں جاتا اور یہ بات خدائی ذوالجلال کی شاندار اغراض ہستی کی لحاظ سے خلاف علم و عقل ہی ہی بالآخر ہندوستان قدیم کی بزرگ ہی اس دلفریب موت کو اپنی نزدیک بادلربایوں کیساتھ ہی بہانے جیسے عموماً معذور ہوئی مگر جو خیالات بوجوہ چند درچند تقدسات مذہبی کی صورت اختیار کرلیں اونسے دماغوں اور دلوں کو رہائی مشکل ہی سے ملا کرتی ہی لہذا اون بزرگان قدیم نے قوم کو چار طبقوں پر تقسیم کیا اور تناسخی خیالات کی اثر اندازیوں سے چونکہ ان کا بیان کسی غریب گھر میں پیدا ہونا یا ذلیل خدمات انجام دینا اوسکے سابقہ اعمال و افعال کا نتیجہ ہوتا ہی اور اون کی رہائت کیلئے تدلای گویا بدل نہیں سکتی اسلیئے خدمات قومی یا ملکی کی تقسیم عمل کی طور پر قومی جماعت کو چار طبقوں پر منقسم کرکے اُن کی خاص خاص فرائض مقرر دیئے

اوّل برہمن علمی اور عقلی عملی یا اخلاقی اعتبارات سے جنکا جنم بعقائد تناسخ اچھے کرموں کا نتیجہ ہوتا ہی اونہیں تمام معارف علمی اور حقائق روحانی یا مذہبی کی وراثت دی گئی دینی تعلیم لینے تھی مگر مقدس مذہبی پیشوائی مذاہب طے

Marfat.com

ابتک وارثان روحانیات کی ہی ملک حکومتین قایم ہین اور وہ علم وفضل بزرگی و دانائی کی تمام خزانی انہی کی تحویل مین سمجھتی ہین حالانکہ علم اللہ کا ایک نور ہی وہ چھپکر یا کسیکے سینہ مین بند ہوکر رہ نہین سکتا نور چھپنے اور پوشیدہ رہنے کیلئے بنا ہی نہین وہ تو ازل ہی سے ابتک کھلا ہی اور کھلا ہی رہی گا بہرکیف علمی روحانی حقایق اخلاقی اور عقلی معارف سے گیانی پنڈتون اور برہمنون نے دوسرون کو نا اہل ٹہرا کر رفتہ رفتہ محروم کرنا شروع کیا اور انہون نے نرا رتا رنگ آمیزیان کردین

دوم چھتری جنہین محاربات جنگ اور حفاظت ملک کی خدمات سپرد کی گئین مگر مذہبی معتقدات کا اثر چونکہ انتہایت قوی ہوتا ہی اور جب اونہین اپنی فضلیتین قایم کرنیکے خیال غلط سے مذہبی رہنما اپنی صناعیون سے زیادہ موثر بنانی کی خاص اور خود غرضانہ کوششین کرنے لگ جاتے ہین تو بہت کم لوگ اثر پذیریون سے بچ سکتے ہین چنانچہ عقیدت و ارادت مکتی اور نجات یا نروانا کی خاص مقصدی انہین ہی برہمنون کی سنے سرنگون کر اکر اون کی تمام شجاعتین بہادریان اور ہمتین کمزور کردین کیونکہ بندون اور بتون کی سنے جنکے ہی اصلی حرارتین رخصت ہوجاتی ہین

تیسری مہیش انہین غالبًا حباس کی پیداوار کرنے کھیتی باڑی کی کامون کو انجام دینی اور اسی غرض کیلئے مویشی وغیرہ پالنے اور اون کی نسلون کو محفوظ رکھنے کے کام پر متعین کیا گیا یہ غریب کاشتکار اور قابل عزت گروہ اگرچہ اپنی جانکاہ محنتون سے معزز تھا مگر اون کی جفاکشانہ زندگی علم وحکمت اور گیان دھیان کی مالک برہمنون کی اونچی نظر مین حقیر تھی اور یہ لوگ علمی برکتین سراہ راست حاصل کرنے سے معذور ہی رہتی چلے گئی اونہین جو کچھ اپنے پیشوایان قوم کی زبانین حصول برکات کیلئے کچھ منتر پڑھکر سنا جاتین وہ انہین پر قانع رہی سر ڈالے اپنا کام کرتے رہی اور اب تک علمی کوتاہیون ہی اپنی سود و ضرر کو سمجھنے سے بہت کچھ معذور ہین

چوتھی طبقے مین شودر ہین جنہین مذکورہ بالا تینون قومی جماعتون کی اجتماعی ضروریات زندگی کی بہم رسانی اور اون سبکی خدمات بجالانی کی خدمت تفویض کی گئی اور یہ قانون جاری ہوگیا کہ کل پیشہ ور - دستکار صناع موچی ٹہٹہی لہار سنار نیچے بقال دھنیے جلاہی تیلی - تنبولی شودرون کی ذیل مین شامل کیگئی ممکن ہی کہ اس بانٹی بنا نظام قوم کی بہتری پر ہی ہو مگر دوسرون کی خدمتین انجام دیتی دیتی محض بوجہ جہالت اور بعقیدہ تناسخ شودر گروہ کا ہر شخص اپنی نظرون مین خود حقیر بنتا چلا گیا حالانکہ الخادم مخدومہ کی مصداق سب پیشہ ور لوگ قابل عزت ہین نہ کہ لائق حقارت اسلام نے اسی بنا پر الکاسب حبیب اللہ کہکر اونکا اعزاز قایم کیا ہی مگر ہندو ہی اور تہی پنر جنم کی معتقدات اور حصول نروانا کی خیالات کسیکو بھی گیانی برہمنون کی سنے سے سر نہ اٹہانے دیتی تھے آخر انجام یہ ہوا کہ برہمن اپنی بزرگیون کی غرور بے جا سے خود کو سب سے بالا اور قوم دوسرے تمام افراد کو حقیر سمجھنے لگے اور یہ سوا ایمان تک بگڑی کہ چھتری مہیشون کو اور پھر دونون ملکر شودرون کو حقارت و نفرت سے دیکھنے لگی

جسوقت مسلمان ہندوستان مین آئے مندر و غرزان وطن مین اوسوقت ان خود پسندیون اور ذات پات کے تفرقون کا بازار گرم ہوچکا تہا باہمی حقارتین قومی ہم قدمی اور اتفاق و ہمدردی کی ستون کو در اصل صدمہ پہنچا چکی

موچی کا لفظ ہم نے یون ہی لکہہ دیا قدیم ہندوستان مین موچی یقینیًا نہ تھے کیونکہ چمڑا استعمال نہ ہوتا تھا اتنک فلسفہ قدیم کی زیادہ راسخ الخیال معتقد ننگے پیرون رہنا پسند کرتے اور رہتے ہین اور پیشوؤن کی طشتریون مین کھانا کھاتے ہین یہی وہ تمدن جسکی بنا پر اڑن کھٹولے کی ایجاد کا سہرا باندھکر اس دور ترقی مین دکھایا اور سنایا جاتا ہی مگر حیوانون بیلون بندرون اللہ انون اور درختون کی پوجا کرنیکے ساتھہ دنیا مین اکیان ان ن بہی علمی عقلی ترقیات عملی اور اخلاقی برکات کا وارث کیان ن سکتا ہی یہی وجہ تہی کہ اسلام خالص خدا پرستی سکھانی کہ دنیا سے جہالت معدوم ہو اور نوع ان ن اللہ کی دولتون نعمتون اور برکتون سے پوری طور پر منفعت حاصل کرسکے جبر و استبداد اور جمود اٹہا جائے اور ان ن آزاد از اوہام ہوکر اپنی حقوق فطرت کا راز دان ہے

Marfat.com

ہین بتون کو نہ پوجنے والی قوم (مسلمان) ان کیلئے ملکی قومی مذہبی اور اعتقادی اعتبارات سے انوکھی مذہب کے ماننے والی گویا عجیب اور اجنبی لوگ تھے انہین سب ملکر کوسنے اور ملیچھ کی گنہاونی لفظ سے پکارنے لگے اصحاب کے مقابلون پر تفرقی قدرتاً کم ہوجایا کرتی ہین مرہٹون اور پانڈون چھتریون اور مہیشون کو ضم پرستی کی جہالتین علماً عقلاً اور اخلاقاً بہت کمزور کئی ہوئی تھین آخر وہ ہوا جو بطلان مین مبتلا ہوجانی پر ہوا کرتا ہی

باین ہمہ ہماری عزیزان وطن مین سے قدامت پرستون کی سب اسکات اس بات پر بہت ہی کم غور فرمایا کہ مسلمان دراصل کیا ہین ؟ یا دین برحق اسلام کا حقیقی نصب العین اور اصلی مطالبہ کیا ہی ؟ اور وہ انسان کو مکتی یا نجات کیواسطے کس قسم کا مسلّم فلسفۂ توحید سکھاتا ہی ؟ لیکن ای عزیزان نوع ہم مسلمان دنیا کی ہر حصہ پر صرف ایک خدای واحد کو جہکاتے ہین بتون بندون درختون حیوانون اور قدرت کی کرشمون کی بزرگیان ہماری دلون کو مسخر نہین کر سکتین کیونکہ دین پاک اسلام کی فلسفۂ اخلاق و عمل کی ہمین یہ وجوہ احسن سکھا دیتا ہی کہ اللہ کی سوا کسی ارضی سماوی چیز کو سر جھکانی سے ہمارا شرف انسانی اور وقار روحانی ہرگز قایم نہین رہی گا تم ذلیل ہوجاوگی تم پرستون اور جہالتین چھا جائینگی اور جس برگزیدہ ہستی خدا کی مقدس انسان اور دنیا کی واجب الاحترام رہنمای برحق نے ہمین یہ پاکیزہ تعلیم دی ہی وہ وہی منجی اعظم رسول محترم ہی جسکے باعث شوکت اسلام اور صداقت توحید کو محسوس کرکے خدا کی سنگ بندی ایران و روم حبش و شام اور عراق و عجم سی بچتے ہین مگر وہ بزرگ انسان کی قومیت انسان ہی قرار دیتی ہوئی سبکو ایک ہی خط مساوات پر کھڑا کر دیتا ہی گوری اور کالی ایرانی اور رومی حبشی اور شامی شودر و مہیشی کو خدای واحد کی خالص فرمان بردار یون کیلئے یہ علم آموز اور عقل افزا ہدایات حق سناتا ہی

الم تر وا ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاہرۃ و باطنۃ ط ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدی ولا کتاب منیر ط واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا ط اولو کان الشیطن یدعوہم الی عذاب السعیر ط پ ۲۱ ع ۱۰

(لوگو) کیا تمین نظر نہین کی کہ جو کچہ آسمانون مین ہی اور جو کچہ زمین مین ہی سبکو اللہ نے (تمہاری آسایشون کیلئے) اپنی نظام و فرمان سے کار پر رکہا ہی اور تم پر اپنی ظاہری باطنی روحانی جسمانی تمام نعمتین پوری کی ہین اور لوگون مین سے کچہ ایسے بہی ہین جو ذات الہی کی (ذاتی اور صفاتی کیفیات کی متعلق) جہگڑتے ہین مگر نہ تو انہون اس امر کی بابت ٹھیک ٹھیک علم ہی اور نہ اللہ کیطرف سے صحیح روحانی ہدایت اور نہ ہی اون کی پاس کوئی ایسی مفصل و روشن کتاب حق ہی جو انہین سیدھا راستہ دکہائی (مزید برآن) جب جب ان لوگون سے کہا جاتا ہی کہ قرآن پاک جو منزل من اللہ ہی اسکی ہدایات پر چلو تو جواب دیتے ہین کہ نہین بلکہ ہم تو اونہین باتون کو مانینگے اور اونہین پر چلینگے جن پر ہم نے اپنی بزرگون اور بڑون کو پایا ہی (مگر) بہلا شیطان اگر ان کی بڑون کو غلط معتقدات کی پیروی سی شدائد و مصایب اور جہنم ہی کی راستے کیطرف بلا تا رہا ہو (تو کیا) یہ لوگ انہی کی طریقہ پر چلتے رہینگے ؟

دین برحق اسلام نے انسان کی قوم انسانیت ہی قرار دیتی ہوئی اپنی پاکیزہ تعلیمات سے فلسفۂ قدیم کی جبر آفرینیون کو جس جس علمی اور عقلی طریقون سے دور کیا اور ان کی نفوس مین آزادی و مساوات کی جو برق پاش قوت و ہمت پیدا کی اوسکی حقیقت نفسا

Marfat.com

"ما وجدنا علیہ اٰباءنا" کہنی والی قدامت پرست قلوب پر برگز منکشف نہیں ہوسکتی اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام اقوام عالم اور تمام ملتیں خدا ہی کو مانتی ہیں لیکن اسلام اپنی واجب العمل فلسفہ الہیات سے تناسخ اور آواگون کی مدوّر تصویر کو الگ پھینک کر انسان کو چورس (اسکوئر) بناتی ہوئی جس خدائے واحد کو مانتی اور تمام قوتوں کو اوسکے آئین ونظام کی پیروی میں لگادینی کی ہدایت فرماتا ہے تو نوع انسان میں آئین مساوات کی خلاف ذاتوں کی تقسیم اور چھوت یا اچھوت کا ظلم جس نے اب تک ہندوستان کو صدہا علمی اور تمدنی برکتوں اخلاقی اور اقتصادی ترقیوں سے روک کر طرح طرح کی ذہنی اور روحانی پیچیدگیوں میں الجھا رکھا ہے کبھی قائم نہ ہوتا اور نہ ہمارے عزیز وطن کو اچھوت جاتی کے لوگوں کو شدھی کی وہ کوشش کرنی پڑتی جنکی بدولت آجسے تیرہ سو برس پہلے اسلام نے واضح طور پر سنادی ہیں مہذب ممالک میں پیشہ وروں کی طبقوں کو عزت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے مگر فلسفہ قدیم کی جراثیم نے ہندوستان میں لوہاروں سناروں حلاّلوں دھوبیوں کلالوں نٹوں بڑیوں معماروں غرضیکہ کل کام کرنے والے اور پبلک کے کام آنیوالی افراد کو شودروں کی ذیل میں رکھکر اونہیں ازدل اور مبتذل بنادیا یہاں تک کہ وہ لوگ عموماً خود کو اب تک خود بھی مبتذل ہی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ سب انسان ہیں اور فطرتاً مساوات کے حقدار ہیں لیکن دیکھئے کہ آیات بالا کے بعد بلا استثنائے قومیت ہر انسان کو ان کو جان بوجھکر دین برحق دنائت وسفاہت سے بکلیتے محجوبیوں اور متسکنوں سے بچنے کیلئے امن ونجات کی واحد تین دینی وسیلے کسقدر سچی بات کیطرف بلاتا ہے

ومن یسلم وجھہ الی اللہ وھو محسن فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ
والی اللہ عاقبۃ الامور ۰ پ ۲۱ ع ۱۲

اور جو انسان (اپنی طرف فطرت کی اعتبار سے) اپنا ہر تسلم براہ راست اللہ ہی کی طرف جھکائے اور وہ بالجملہ اعمال نیک کردار بھی ہو تو بیشک اوسنے مضبوط رسّی کو تھام لیا اور آخر کار تمام معاملات اللہ ہی کے حضور میں پیش ہونیوالے ہیں (یعنے سبکو اپنے کئے کا جواب دینا ہے)

یہ بات بلاشبہ تسلیم کرنی پڑتی ہے کہ انسان کے دل ودماغ میں سچی شرافت اخلاق وعمل کی نمو خالص توحید پرستی کی بغیر ہرگز پیدا نہیں ہوتی دنیا میں یورپ اگرچہ تہذیب وتعلیم کی اتباعت کا مدعی ہے ہندوستان اپنی قدیم روحانیت کی فلسفہ جراثیم کے زعم میں روحانیات کا اوستاد ہے لیکن یہ کون عقلمند باور نہ کریگا کہ سچی تہذیب اور عاملانہ روحانیت کا راز خدائے ذوالجلال کے سامنے بلاواسطہ سر تسلیم خم کرنے اور علماً عقلاً عملاً اوسکے آئین ونظام کی پابندیوں سے معتقد توحید ہونے میں مستتر ہے کیا سچی اور حق لگتی بات ہے کہ شرک اور شرافت دو متضاد چیزیں ہیں کبھی مشرک خواہ وہ مشرک بالعقائد ہو اور خواہ مشرک بالاعمال لیکن دونوں حالتوں میں محاسن اخلاقیہ علمیہ اور عقلیہ سے یقیناً محروم رہیگا اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے شرک کو خواہ وہ کسی رنگ اور روپ میں ہو ہرگز روا نہیں رکھا بلکہ گناہ عظیم قرار دیا ہے

لیکن جسطرح شرک اور شرافت دو ضدیں ہیں ایسے ہی جہالت اور اسلام دو جداگانہ چیزیں ہیں جہاں رات ہو وہاں دن نہیں اور جہاں دن ہو وہاں رات کی تاریکی کبھی تسلیم نہیں کی جاسکتی اسی طرح جہاں اسلام ہو وہاں جہالت اور جہاں جہالت ہو وہاں اسلام کا ہونا محالات سے ہے چنانچہ خدائے ذوالجلال اپنی مقدس ہدایت نامہ (قرآن) میں ان کیفیات علمیہ کو ان کی نفوس کی مجبوریاں دور کرنے اور گری ہوئی روحوں کو جاہلانہ انکسار وعجز کی پستیوں سے اوپر اٹھانے کیلئے بایات ذیل خبر دار فرماتا ہے سلیم الطبع حق پسند اور معاملہ فہم لوگ حقیقت حال کو سمجھ سکتے ہیں

Marfat.com

وللّٰہِ یسجد من فی السمٰوات والارض طوعًا وّ کرھًا وّ ظلٰلھم بالغدوّ والاٰصال ہ
قل من رب السمٰوات والارض ط قل اللہ ط قل افاتخذتم من دونہٖ اولیاءَ
لا یملکون لانفسھم نفعًا وّ لا ضرًا ط قل ھل یستوی الاعمٰی والبصیر اہ
ھل تستوی الظلمٰت والنّور پ ۱۳ ع

اور خدا کی جسقدر مخلوقات آسمان و زمین مین ہی (وہ اللہ کی نظام و آئین کی ماتحت) چار و نا چار اللہ ہی کی سامنے سر بسجود ہی (یعنے اللہ کی قایم کردہ ضابطون سی مصروف اطاعت ہی) ایسے ہی صبح و شام کی سایی (کہ وہ بہی نظام الہی کی مطابق کبھی اودھر ہوتی ہین کبھی اودھر) ای پیغمبر ان لوگون سی پوچھو کہ آسمان و زمین کا پروردگار کون ؟ (مگر یہ تو انکا جواب کیا دینگے ہین) سو تم ہی ان سی کہو کہ اللہ (ہان) ان سی کہو کہ کیا تم نے اوس ذات برحق کی سوا دوسری دوسری وجود یعنے بت ان ن اور مظاہرات قدرت وغیرہ اپنی معاون اور کارساز بنا رکہی ہین حالانکہ یہ سب چیزین اپنی ذاتی برتریون اور مضرتون کی بہی مالک نہین (ای پیغمبر ان لوگون نا سمجہون سی کہو کہ بھلا کہین اندھا اور انکہہ والا برابر ہو سکتے ہین یا کہین تاریکی اور روشنی اندھیرا اور اجالا مساوی تسلیم کیا جا سکتا ہی ؟

فلسفہ قدیم مین اگنی والیو چاند سورج یعنے عناصر و اجرام اور اصنام کی تقدیس نے انسانی دلون اور دماغون کی وہ قوتین جنہین سمجہنے کی بعد ان ن تحت و فوق کی سب ہی چیزون پر علمی اور عقلی طریقون سی قابض و متصرف ہونے کی قابل بناتی اور اپنی فطری شرف و اقتدار کو نمایان طور پر دکہاتی ہوئی تمام اخلاقی عملی اقتصادی اور تمدنی برکتون کی وراثتین حاصل کر لیتا کی "روحانیات" کی عجیب و غریب پیچیدگیون مین ڈالکر پامال اوہام کر دیتی تہی لیکن اسلام نے اس جراگیز مغالطے اور افراط و تفریط بلکہ جہالت اور دنائت پیدا کرنیوالی واہمہ کا استیصال کرنے کی لیئے یہ حقیقت بیان فرمائی کہ اگ پانی ہوا خاک شجر حجر یہ کل چیزین اللہ کی مخلوقات ہین اور اللہ نے ان سبکو اپنی محکم نظام و آئین سی جن جن خدمات پر لگا رکہا ہی وہ مصروف عمل ہین اور اون کی یہ مصروفیت اللہ ہی کی اطاعت ہی اون کی مجال نہین کہ ذرہ بہر بہی سرتابی کر سکین لہذا ان ن کو جو ان سب مظاہرات مین شریف و اشرف مظاہرہ ہی اوسی کی یہی مناسب ہے کہ وہ براہ راست اوس ہستی مطلق کی سامنے سر بسجود ہو اور اوس ذات برحق قادر ذو الجلال کی ضابطون کا عاقل پابند بنکر دنیا مین جیئے اشرف المخلوقات انسان کی علمی عقلی شوکتین اخلاقی عملی سعادتین اقتصادی اور تمدنی برکتین اسی بات مین مستور ہین کہ وہ مخلوقات کی ستائشون کی فریب سے نکلکر اوس منعم اوس خالق کائنات کی ذات برحق کیطرف کردی جو اپنی شان جلال و جمال سے ظاہر و باطن کی ہر اثر و مظہر پر محیط و مسلط ہی اپیل کرنے سی ان ن کی دل مین عالی ہمتی بلند نظری اور خود داری و شرافت کا وہ جوہر شریف نمایان ہوگا جس کی برکتین عظیم انسان شوکتون اور سعادتون کا منبع ہین اور پھر ان ن تمام مشکلات عقلی کا خود بخود کٹتا سمجہ ہر قسم کی علمی عقلی ناتوانیون اور اخلاقی عملی مجبوریون سی نکلکر آزاد ہو جاتا ہی اور اوسی تنگی و تکلیف کہین بہی نظر نہین آتی چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

قل لعبادِ الذین اٰمنوا اتقوا ربکم ط للذین احسنوا فی ھذہ الدنیا حسنۃ
وارض اللہ واسعۃ ط انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب ہ قل

Marfat.com

انی امرت ان اعبد اللہ مخلصا لہ الدین وامرت لان اکون اول المسلمین ٥
قل انی اخاف ان عصیت ربی عذاب یوم عظیم ٥ قل اللہ اعبد مخلصا
لہ دینی فاعبدوا ما شئتم من دونہ ط قل ان الخاسرین الذین خسروا
انفسہم واہلیہم یوم القیمۃ ط الا ذالک ہو الخسران المبین ٥
لہم من فوقہم ظلل من النار ومن تحتہم ظلل ط ذالک یخوف اللہ بہ
عبادہ ط یعباد فاتقون ٥ پ ٢٣ ع ١٦

(ای پیغمبر) لوگون سی کہو کہ ایماندار بندہ بنکا کام اللہ سی ڈرنا ہی لہذا تم بہی اللہ سی ڈرو (ایسا کرنے سی تم یہان اس جہان مین حسنات علمیہ عقلیہ اور محاسن اخلاقیہ کی رزدار ہوگی) اور جو لوگ اس دنیا کی زندگی مین محاسن اخلاق وعمل کا خیال رکہتی اور نیک کام کرتی ہین اون کی لئی حیات بعد الموت مستقبل عقبی اور آخرت مین بہی بہلائی ہی اور اون کیلئی خدا کی زمین فراخ ہی وہ تو بردباری اور تحمل وصبر کو بہجتی ہین (اور صبر کیساتہ علمی عقلی اخلاقی اقتصادی روحانی اور تمدنی کوششون کی محنت مین لگی رہتی ہین) جنکا معاملہ بہ قوانین ربانیہ بیان اور وہان اونہن کی حد وحساب مل رہی گا (ای پیغمبر) ان لوگون کی کہو کہ مجہی تو خدا کی حضور سی یہی حکم ملا ہی کہ مین خالص خدا ہی کی فرمان برداری مدنظر رکہون (یعنے اللہ کی نظام وآئین کا پابند رہون اور اوسی کی عبادت واطاعت کرون اور نیز یہ فرمان الہی بہی ملا ہی کہ تم سب مین سی پہلا حق پرست بنون (ای پیغمبر) کہو کہ اگر مین حق پرستی کی خلاف چلون اپنی حمیز وقلب نفس ناطقہ اور دماغ کو اور اور چیزون کا فرمان بردار وغلام بناؤن تو ایسی حالت مین مجہی آخرت کی سخت عذاب سی ڈر لگتا ہی (کیونکہ مین بہی اللہ کا ایک بندہ ہون)

(ای پیغمبر) لوگون سی کہو کہ مین تو اللہ ہی کی فرمان برداری مدنظر رکہکر اوسی کی ستایش وعبادت کرتا ہون (باقی رہی تم) سو تم اوسی چہوڑکر جسکو چاہو پوجو اس جہالت کا خمیازہ کبہی علمی عقلی پستیون ملکی اور قومی پریشانیون اخلاقی اور عملی ناتوانیون کی صورتون مین کبہی تمہین کو بگہتنا پڑیگا (ای پیغمبر) ان لوگون سی کہدو کہ فی الحقیقت وہی لوگ سخت گہاٹے مین ہین (جو اپنی جہالتون اور شرک ورزیلون سی اپنی جانون اور اہل وعیال کی روحون کا نقصان کرلینگے۔ سنو جی! یہی تو صریح گہاٹا ہی ایسے لوگون کی اوپر (کبہی جانی بی امیدون اور اندرونی بی چینون کی صورتمین) آگ ہی کا اوڑہنا اور ان کی نیچی آگ ہی کا بستر ہوگا (جسپر یہ لوگ اپنی نادانیون اور جہالتون کی پاداش مین پڑی لوٹتی ہونگی) یہی تو وہ عذاب ہی جس سی خدای ذوالجلال اپنے بندون کو بچانیکے لئی ڈراتا ہی تو ای خدا کی بندو اللہ ہی سی ڈرو (یہی ڈرنا سب سے بہتر ڈرنا ہی)

آیات بالا کی رفیع الشان معنوی علمی اور اعتقادی نکتون پر نظر ڈالنے سی فلسفہ اسلام کی برکتون اور تفلسف قدیم کی جبر آفرینیون کا حال بالبداہت معلوم ہوتی لگتا ہی جس مین آبک آگ اور ہوا برق اور باد کی ستایشون کی منتر اور موجودات وعناصر کی الوہی تعریفون کی جگہ انبی ارواح ونفوس کلیہ صدنا روحانی مجبوریان اور البتہ غلامیان پیدا کرا رہی ہین قطع نظر ازین تناسخ ہی کا ایک عقیدہ اور خیال ایسا ہی جسکے پیچیدہ محسوسات اور معتقدات سی بی شمار اخلاقی اور عملی تباہیون علمی اور عقلی آزادیون کا سد باب ہوجاتا ہی الغرض باعتبار شرف فطرت اسلام ان کو جس قسم کی اخلاقی اور عملی شرافت روحانی اور جسمانی تہذیب عقلی اور علمی اقتصادی اور تمدنی برکات کیطرف رہنمائی کرتا ہی اون کی حقیقت فلسفہ قدیم کی جبر آفرینیون مین رہنے سے ہرگز معلوم نہین ہوسکتی یہ ایک بداہت ہی فرضی یا خود ساختہ بات نہین "عیان را چہ بیان" بتیک اوس شخص ہی بڑا بہر شریف لوگون ہا جسنے غیر اللہ تمام ارضی اور سماوی ہستیون سی ہٹکر اپنی گردن نیاز عاما عقلا اخلاقا اور عملا اللہ کے

Marfat.com

توحید نے تمام لاتحصیٰ صفات سے جنکا دی اور اوسکے نظام و آئین کا عاقل مبصر سوکر البتہ ہی کا مطیع اور فرمان بردار بنا - اور اوس سے بڑھکر رذیل و سفیہ
ربانیہ کو کاکل پیچان یا زلف درراز کون ہوگا ؟ جو اپنی مال اسباب کی الفتون نفس بدکی پرستشون موجودات و عناصر کی ستائشون اور غیر اللہ بندون اور بتون
سے تشبیہ دی ہی کیونکہ جسطرح زلف کی غلامیون مین اسیر رہا دینا کا ہر ذی ہوش اور سمجھدار ان اس بات کو آج محسوس کر رہا ہی کہ کیا بلحاظ روحانیت اور کیا باعتبار مدنیت
مین بے شمار بال ہوتے ہین کہ انسن کوئی مترتب مسلک اور کیش یا مذہب انسانی ضروریات حیات کی مطابق ہوسکتا ہی تو وہ صرف اسلام ہی
آدمی گن نہین سکتا ایسے صفات زلفش کہ یک زمانہ بیک تار مو بہ لبت ، راہ ہزار چارہ گر از چار سو بہ لبت
الہی اسقدر لاتعداد اور پیچیدہ ہین تا عاقلان بہ بوئی پیمنیش دہند جان ، بکشود نافہ کہ در ہر آرزو بہ لبت
کہ ان ن اونکا شمار ہن کرسکتا
مگر اون تمام صفات الٰہیہ مین خدا ایک مسلمان اگر لحم الخنزیر کو اسلیے کھانا پسند نہین کرتا کہ خدا کی پاک کتاب قرآن نے روکا ہی اور یہ رکاوٹ منجانب اللہ اسلیے ہوی کہ لحم الخنزیر انتہا
کی ایک اور یکتا و واحد ہونے کی درجہ کا حیوانت انگیز قوای شہوانیہ بہیمیہ کی نظام اعتدال کو بگاڑنے والا اور اوسکا اثر انسانی خون مین فاسد جراثیم کو پیدا
صفت ایک ایسی نمایان اور ممتاز کرنیوالا ہی تو وہ بر سر حق ہی خدا کا یہ احسان ہی کہ اوسنے نہ صرف مسلمانون کو بلکہ جو انسان تثریف و نجیب ہیکر اوسکے علم
صفت ہی کہ کسی عقلمند کو اس سے توحید کا حامل بننا چاہی اوسنے حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اوحل لہ لغیر اللہ کا
مفر نہین ہوسکتا نزار توحیدین اخلاق آموز ارشاد سناکر انسانیت تہذیب اور تمیز و عقل کی راہ دکھائی ہی
"ہونڈو" خدا کو تین یا کروڑ ہا ایک مسلم اگر گائی کو ماتا مان کر بیل کو باوا بنانا پسند نہین کرتا اور اپنی زندگی کو محض گائی کی قیام وجود پر منحصر کرکے متروک بننا پسند
دیوتاون کو مانینی کا فلسفہ بیان نہین چاہتا تو وہ جھوٹا نہین تمام فضلیتین اور بزرگیان عظمتین اور قدوسیان صرف اللہ ہی کیلئے ہین گائی کو اگر کسی
کرو مگر عقل سلیم اللہ کی توحید کے قدیم بزرگان ہندوستان کی زرعی اعتبارات ہی مفید سمجھکر بیلون کی افزائش نسل لیئے اوسکا تلف ہونا پسند نفرمایا تو یہ
شاندار عقیدہ کی بغیر ہرگز مطمئن امرگائی کی اوس عظیم الشان تقدیس کا باعث نہین ہوسکتی جسکی بار بار آج علم و عقل کی دوران مین ہتیا اور رکھشیا کا نام لیکر
نہین ہوتی اور چارہ کار آخر قایم کرنے کی سعی کیجاتی ہی عاقل اور دانا قومین تو زرعی ضرورتون کیواسطے بھی برقی اور دخانی قوتون سے کام لیرہی ہین
اسی پر اکتفا کرتا ہی کہ اوس قادر قربانی کا مضمون جداگانہ مبحث ہی اور اوسکے لیئے یہ بھی لازمی اور ضروری نہین کہ خاص طور پر گائی ہی کو کام مین لیا جائے
ذوالجلال کو واحد و لاشریک ہم ہندو و غیران وطن کیلئے اگر وہ اسی بات سے خوش ہوسکتے ہین تو لحم البقر کی آرزو کو اون کی خوشی پر قربان کردینے کیلئے تیار
ہی مانا جائے چنانچہ عارف شیراز ہین کیونکہ ہمین خدائی ذوالجلال کا یہ ارشاد بھی یاد ہی اور ہم اوسکا ادب کرنا چاہتے ہین چنانچہ ارشاد ہوتا ہی
خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ اپنی خاص
انداز بیان مین اسی عقلی اور لن ینال اللہ لحومہا ولا دماؤہا ولکن ینالہ التقوی منکم کذالک سخرہا
علمی حقیقت کو ظاہر کرتے ہوئے لکم لتکبروا اللہ علی ما ہدیکم وبشر المحسنین پ ۱۷ ع
توحید الہی کو "یک تار مو" جیسے خدا کا تو ان (قربانی کی) جانورون کی گوشت ہی پہنچتے ہین نہ ان کی خون بلکہ اوس ذات پاک تک تمہاری خالص فرمانبرداری
تشبیہ دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ یہ ایک اور عاقلانہ پرہیزگاری ہی رسائی ہوتی ہی خدائی دوسری موجودات کیساتھ ان حیوانات کو بھی اپنی لیئے تمہاری لیئے مسخر کر رکھا ہی
تار مو ان تمام عقلمند انسانون تاکہ تم کو اوسنے اغراض معاشرت ہدایت اور روحانیت کی قایم کرلینے لیئے جو جو ہدایتین فرمائی ہین تم مین اونکی یاد قایم
کی دلون کو باندھ لیا اور اس رہی اور نیکون کو نیکیون کی بشارتین دیتی رہو (یعنے تم ہی کہی قدیم یونانیون اور مصریون کیطرح حیوانات کی پوجا نہ کرنی لگو)
گرینر کرنے کی عقل سلیم کو کوئی چارہ کار ان آیات کا یہ مفہوم ہین کہ ہم مسلمان خدا کی نام پر اپنی جانی اور مالی قربانیون کیساتھ دوسری قربانیون کو ترک کردین
معلوم نہ ہوسکا اور ریب کچھ گویا ہان گائی کی خصوصیت بھی لازمی نہین لیکن دین برحق اسلام تمام دنیا کی انسانون سے حسن مین ہندو عزیزان وطن بھی شامل ہین
اسلیے ہوا کہ تمام عقلمند بندی نفیسان علم و عقل کی یہ ایک بات کہتا ہی کہ لوگو خدا کی سوا کسی حیوان اور انسان بلکہ کسی چیز کو بھی ایسا محترم نہ بناؤ اور اوسی ایسی بزرگیان
توحیدی مشفیض ہوکر علمی عقلی اخلاقی
عملی روحانی اور تمدنی ترقیان کرین
اور دولت توحید کو جان سے عزیز
سمجھین کہ یہی پاکیزہ شاعری ہی

Marfat.com

نہ وجس سی تم اپنی انسانی شرافتون اور غیرتون کو کھو بیٹھو انسان سی حیوان کسی حالت مین شریف و افضل نہین ہوسکتا

سو چاہئی تو ہندوستان مین گائی کی شرف کا مضمون باعتبار زراعت ایسا ہی ہی جیسا کہ عرب مین جنگلی اور سواری کی ضرورتون کی سب گھوڑی مستحسن سمجھی جاتی ہین بلکہ کل دنیا ایسا ہی سمجھتی ہی لیکن جنگلی ضرورتون کی بنا پر گھوڑون کی قربانیان نہین فرمائین بایں ہمہ اگر کوئی شخص بی اپنی عربی گھوڑی کو جو بلحاظ اوصاف دوسری نسلون کی گھوڑون سی شریف و افضل بی مانا جاتا ہی گولی سی مار دی یا تلوار سی حلال کردی تو یقیناً کوئی مسلمان گھوڑی کی حرف تفنگ یا معمول شمشیر ہونی پر غل عظیم برپا نہ مچائیگا اور گھوڑے کو غیر معمولی عظمت و تقدیس کا وارث نہ سمجھیگا اوسکی لید کو ہر حالت مین ناپاک اور اوسکی پیشاب کو پلید ہی قرار دیگا کیونکہ یہ ایک تو یہ بات صاف ہی کہ نباتات پھل پھول اور پانی وغیرہ یعنے کھانی پینے کی کل چیزین جب تک انسانی اور حیوانی جسم کی معدی اور اوسکی انتڑیون مین سی ہوکر نہ گذر جائین وہ انسانی استعمال کیلئی طاہر و طیب ہرگز نہین رہتین دوسرا یہ کہ مقدس اسلام نی کروڑ باتون کی یہ ایک بات نہایت گرانقدر سکھائی ہی کہ اے ہندو اگر تم مخلوقات کی کسی چیز کو غیر معمولی عظمتین دیکر اپنی زندگی کی جسمانی اور روحانی ضرورتون کو اسی ایک چیز پر منحصر کر لوگی تو تمہاری علمی عقلی تمدنی اقتصادی۔ عملی۔ اور ادبی ترقیات کی تمام رفتارین رک جائینگی اور تم اپنی اس نی شرافتین پامال اوہام کر کے بیٹھ جاؤگی یہ بات حق پسند اور معاملہ فہم ہندی سمجھ سکتے ہین

دریای گنگا کی کنارے گرم ریت پر دھونی رمائی سر مین خاک ڈالی جسقدر ناگا دھاری سادھو لوگ نظر آتے ہین کاشی جی (بنارس) مین راجگھاٹ کے پاس ایک ہاتھ کو کھڑا کر کی بیکار کردینی والی ناگی جسقدر دم سادھی خاموش بیٹھی ہین سردوار اور ترنبی مین جتنے ایت آسنی مونی جوگی کی تختون پر بیٹھی ہوئی سکھہ دکھہ کی احساس کو ایک کردینی کی کوشش مین محو نظر پڑتی ہین یہ سب افراد ملک و وطن اس مایا کی جال دنیا مین قدیم نہال معرفت کی شاخ تناسخ کی مختلف ثمر ہین جن سی مکتی اور نروانا کا رس ٹپک رہا ہی روحانیات کی ایک اعتقادی مغالطہ نے کسقدر ضرر انگیز اور جبر آفرین صورین اختیار کی ہین لیکن تمام سمجھدار ہندی ایسے لوگون کو قوم و وطن کیواسطے علم و عقل اخلاق و عمل اور تہذیب و تمدن کی ہر اعتبار سی ایک بلای خاموش سی کم نہین سمجھتے مگر چونکہ یہ تمام مظاہر بے عقیدہ تناسخ کی ناگزیر الحاق عقایدسی پیدا ہوئی ہین اسلیے ان لوگون کی مدافعت کا کوئی سامان فلسفہ قدیم کی جیب مین نہین کیونکہ اوسکا سارا ایوان تفلسف یا روحانیت تناسخ ہی کی دایرہ دار بنیادی اینٹ پر کھڑا ہی ان تمام بلاؤن سی بچنے کیواسطے اور کوئی صورت نہین کہ روحانیات کی انہماک بے حدسی نکلکر ان ن اعتدال کی راہ پر آئی اور روح کی ماہیت معلوم کرنے کی کوششون کو چھوڑ کر اپنی فطرت شریف کی فرائض کو علماً عقلاً سمجھنے کی عاقلانہ سعی کری اور دلکو ان تفکرات سی مطمئن کرنیکے بعد یہ سمجھی کہ روح اوس خدای ذوالجلال کا ایک امر ہی اور اس مین اتنا علم نہین دیا گیا کہ ہم پوری طور پر اوسکی حقیقت اور ماہیت سی آگاہ ہوسکین اسی مفید اور سچی بات کو ان ن کی اخلاقی علمی اقتصادی اور تمدنی مفاد کیواسطے دین برحق اسلام نی منجانب اللہ ان الفاظ مین بیان کیا ہی

قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ○

(ای پیغمبر محمد) ان عاشقان روح کو اس سوال پر کہ روح کیا ہی؟ کہدو کہ روح میری پروردگار کا ایک امر ہی جسکی ماہیت اور حقیقین معلوم کرنیکے لیئی تمکو پورا علم نہین دیا گیا (اور یہ اللہ کی مصلحت ہی کہ اوسنے ایسا کیا ہی)

مگر کسقدر عجیب بات ہی کہ ہمارے وہ ہندو عزیزان وطن جو روحانیت کی خاص جذبات کو لیکر ہوی بفیضان فلسفہ قدیم ذات مین ذات الاذقی

اس بات پر ہمین اعتماد ہی کہ وید مقدس مین اگر وہ واقعی منزل من اللہ ہین تو گائی کی جسدسی بڑھی ہوئی تقدیس اور اوسکے بول و براز کی بزرگی کا کوئی لفظ نہ ہوگا یہ سب اختراعات احبار یہود کیطرح ہندوستان مین ہی مقدس برہمنون کی مکروہ ایجادات ہین جنہون نی قوم کی افراد کو ایک حیوان کا پیشاب تک پلوانی اور اونکی دماغ و دل کی تزئین جوہر عقل و فہم کو برباد کرنی کیواسطے عجیب و غریب سمرتیان اور منتر تصنیف کر کے وید کیساتھ ملحق کردی دنیا کی قلیل مالی منفعت کیلئے سب سے پہلی یہ لوگ خود گمراہ ہوئی لہذا قوم کو راہ راست یہ لوگ کہان دکھا سکتے تھی بقول سعدی (کو خویشتن گم است کرا رہبری کند) مگر سچی بھائی ہندو ہمتیان نروانا اور نجات کی جان نثار اور عقیدت و ارادت کی فدائی قوم برہمنون کی نقوش قدم پر جسطرح کرتی رہی اور آج بھی اوسنکے طلسمات اور اوسنکی سحر و افسون بایں ہمہ نقصانات علم و عقل سیاست و تمدن ہندو عزیزان وطن کو اوس قدیم فلسفہ کی دل آویزیون سی الگ نہین ہونی دتیی اور جب تک یہ حال ہی اہل ہند کا ترقی کرنا معلوم ہی

Marfat.com

کی فدائی ہین گائی کو مقدس مانتی ہوئی وہی لحم الخزیر کو مباح سمجھتی ہین اکثر سور مابیر اور راجپوت لحم الخزیر کو خوب کھاتی ہین ادھر
اوہین کا ایک گروہ ایسا بھی ہی جو بر بنای روحانیات گوشت حوزی کو برا اور ساگ پات پر ہی گذارہ کرنیکو مستحسن سمجھتا ہی
حالانکہ ان نے مطلقاً گوشت حوزی پر شاید ہی کیونکہ وہ حوذ بھی گوشت واستخوان ہی کا مجسمہ ہے
غور کرنے سی معلوم ہوتا ہی کہ اعتقاد وعمل کی یہ تمام مختلف حالتین سندون مین اسی لیے پیدا ہوئی تین کہ فلسفہ ویدانت
مین اعتدال اور میانہ روی کو ملحوظ نہ رکھا گیا جسکا لازمی انجام یہی ہونا تہا کہ اوسکے حاملین مین بے انتہا اعتقادی اور
عملی اخلاقی اور روحانی تمدنی اور اقتصادی بے اعتدالیان پیدا ہوجائین دودھ اور مکھن بھینس بھی بہت دیتی ہی
گائی کا دودھ اگر طبی طور پر مفید بھی مانا جای تو بکری جو جنگل کی جڑی بوٹیان کھانیوالی ہی اوسکا دودھ بھی مفاد سی خالی نہین
لیکن اوسکی پروا نہین کیجاتی اور اوسکا نام بھی لیا نہین جاتا مگر حس بلک مین عقل وعلم کا یہ حال ہو تناسخی روحانیت نے صدہا
روحانی جسمانی اور اعتقادی مشکلات پیدا کرا کر ان نی قلوب کو حصول نروانای خیال ہی محض آتما فرسائیون کیلئے وقف
کر رکھا ہو وہان کی لوگ کیا ترقی کر سکتے ہین؟ اور عقل بھی باور نہین کرتی کہ دنیا مین اونہون نے کبھی تہذیب وتمدن
کی ترقیات کا ساز وسامان بہم پہنچایا ہو یا وہ اڑن کھٹولی بنای ہون جنکی ایجاد قدیم کا دعوای کیا جاتا ہی کیونکہ گائی
اور بیل ۔ سانپ اور بچھو نیل کنٹھ اور بندر وغیرہ کو محترم سمجھنے والی کوئی قوم علماً عقلاً اخلاقاً اور عملاً اپنی اپنی
شرافتین اور عاقلانہ فضلیتین کہان قایم رکھ سکتی ہی؟ اور فلسفہ قدیم اسی قسم کی جرآفرینیون سی بھرا پڑا ہی مگر
ان سب مجبوریون اور جرانگیزیون کا استیصال انسان کی عملی اخلاقی علمی اور عقلی ترقیات کیلئے اسلام نے بالفاظ ذیل کیا ہی

الا ان للہ من فی السموٰت ومن فی الارض ط وما یتبع الذین یدعون من دون اللہ
شرکاء ط ان یتبعون الا الظن وان ہم الا یخرصون پ ۱۱ ع ۱۲

(الوگو) یاد رکہو کہ جو کچہ آسمانون مین ہی اور جو کچہ زمین مین ہی سب اللہ ہی کی فرمان برداریون کیلئے ہی اور جو لوگ خدا کی سوا اپنی
فرض کردہ مددگارون معبودون کو پکارتے ہین وہ محض توہمات کی پابند ہین اور نری ظنیات کی اٹکلین دوڑاتے ہین

اسکے بعد ان نے روحون کی علمی عقلی رفعتون ادراکی اور عملی شوکتون کیواسطے ذیل کا ارشاد حق سنایا جاتا ہی

ہو الذی جعل لکم الیل لتسکنوا فیہ والنہار مبصراً ط ان فی ذالک لایٰت لقوم یسمعون

(الوگو) اوسی قادر مطلق خدای ذوالجلال کی ذات لائق احترام وستایش کی جسنے تمہاری لیئے رات کو بنایا تاکہ تم اوس مین آرام کرو
اور دن کو بنایا تاکہ تم اوسکی روشنی مین دیکہہ بھالو اور سب طرحکی فرایض انجام دیسکو اس مین کچہ شک نہین کہ رات دن کی بدلنے
مین اون لوگون کیلئے جلال حق کی بڑی نشانیان ہین جو معقول باتون کو گوش ہوش سی سنتے اور سمجھتے ہین

مگر قاعدہ ہی کہ جب اجتماعی یا انفرادی طور پر کسی قوم کی قوم یا شخص جیسے کوئی اصولی غلطی ہوجای تو فروعات مین بے انتہا پیچیدگیان
اور غلطیان پیدا ہوتی چلی جاتی ہین اور جب تک اوس اصولی غلطی کا قلع قمع نہ کیا جای اوس مبحث یا عنوان کی جسقدر نتایج
مترتب ہونگی وہ بھی کلہم مملو یا غلط ہونگی ہر فروع کا اپنی اصول اور ہر کل جزو کا اپنی کل کی مشابہ ہونا ایک علمی اور عقلی مسلمہ ہی
چنانچہ ایسا ہی ہوا معتقدات تناسخ نی قدیای مذہب کو بے انتہا الجھنون مین الجہایا انہون نی اگرچہ قوم کو برہمنون چھتریون
مہیشون اور شودرون کی چار طبقون پر بانٹا مگر چونکہ روحانی ضروریات کو انہون نی تناسخ ہی کی عینک لگا کر دیکہا ہوا تہا

Marfat.com

اسی لیئے وہ پیر جنم کے عقیدہ اور جونین بدلنے کے چکروں سے آزاد ہونے اور نروانا حاصل کرنے کی خیالوں سے آسودہ نہ ہوسکے قوم کی اوس مجموعی تقسیم اصناف وعمل کیا تہ انہین منفردہ طور پر ترتخفی زندگی کو مجبوراً تین حصّون پر بانٹنا پڑا مثلاً

پہلا حصہ بدنی نشوونما پرورش تربیت اور تحصیل علوم وفنون کیواسطے خاص کیا گیا

دوسرا کسب معاش ورزق کی ضرورتون اور متابل ہونے کی فطری احتیاجون کی تکمیلات کیلیئے مقرر ہوا

تیسرا ۳ حصہ یعنی ایام پیری سنت گوتمی کی مطابق مجاہدات تزکیہ نفس اور حصول نجات ومعرفت کیواسطے قرار دیا گیا

ہماری ہندو عزیزان وطن اپنی اسلاف کی اس تقسیم زندگی کو اونکا بترین کارنامہ تصور کرتے ہین لیکن سوء اتفاق سے محض بہ بیولای تناسخ یہ صورت عمل بی اسقدر خلاف علم وعقل واقع ہوی کہ جسکا بطلان بالبداہت انکار ای بچپن اور جوانی مین تو قدرتاً ہر قوم کو ایسا ہی کرنا پڑتا ہی لیکن حصول نجات کی ضرورت کو بڑھاپی پر منحصر اور موقوف کرنا سراسر خلاف عقل ہے کیونکہ یہ کون جان سکتا ہی کہ ایک انسان یقیناً یا ایک بچہ جو ابھی پرورش اور تربیت پا رہا ہی واقعی بوڑھا ہوکر ہی مریگا؟ علاوہ ازین جس شخص نے جوانی مین اپنی خیالات کو محض کسب معاش اور حصول رزق ومال ہی کی جذبات سے وابستہ رکھا ہو وہ اگر بالفرض موت کی ناگہانی دارو گیر سے بچ بھی رہا تو پیری مین پہنچکر اپنی راسخ شدہ خیالات وخصایل کی ایسی نمایان اصلاح کیا کرسکتا ہی جس سے وہ مستحق نجات ہوجای۔ بچپن ہی کی عادات کا جوانی مین بدلنا سخت مشکل ہا! جاتا ہی حہ جای کہ ہم آخروی فلاح وسعادت کی حاصل کرنیکو صرف زمانہ انحطاط اور ایام پیری پر ہی موقوف رکھین اگر توبہ کیواسطے بڑھاپی ہی کو مخصوص کردین تو جوانی کی زندگی کا ناہموار بلکہ شرمناک ہونا یقینی ہوگا جس سے نہ نظام قوم ہی درست رہ سکتا ہی اور نہ اعزاز انسانیت اسی بانکو محسوس کرسکے ایک اسلامی بزرگ نے کیا خوب فرمایا ہی

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبر ست　　وقت پیری گرگ ظالم میشود پرہیزگار

مگر آہ یہ تمام مجبوریان حصول نروانا اور نجات کی دل آویزیون سے فلسفہ قدیم نے بانواع مختلف پیدا کردین اور روحانیات کا ایسی رنگ جس مین قدمای ہند نے تناسخ کی ہفت رنگی پٹریا گھول رکھی تہی اور اسی اصول کو زیادہ پایدار واستوار بکر ان نے زندگی کی منتہای غرض صرف مکتی۔ نجات یا نروانا کی حاصل کرنے پر منحصر کرچکے تھے رفتہ رفتہ اپنی دلفریب جبر آفرینیون کیا تھہ خاصکر عہد گوتم سے لیکر ظہور مسیح وموسیٰ تک یونان وروم۔ ایران ومصر اور چین وسیلون مین ہر جگہ پھیل چکا تھا حکمای یونان مین سے کوئی ایک اس خیال کو لبیک کہتے ہوئے تسلیم کرچکے تھے اون کی خیالات وجذبات سے رومن کہان محفوظ رہ سکتے تھے اگرچہ اونھون نے تناسخ کو مذہباً نہ مانا مگر خیالات مین نامعلوم طریقون کیا تہ حصول جنت وفردوس کی آرزو سے وہی عقلی اور عملی انحطاط پیدا ہوا جو ہندوستان مین قدیم سے آتک موجود ہی اور مسلمان باوجود تناسخ کو نہ ماننے کی نامحسوس طور پر اوسی فلسفہ نجات کی متابعت ہو رہی ہین ایسی ہی رومن جب عیسائی ہوئے تو رومن کیتھولک" چرچ نے ترک وتجرید کی برکتون مین کنواری مریم کی تقدس اور مسیح کی تجرد کی باعث غیر معمولی اضافے کیئے اور وہ بھی گویا بحر مستی مین پڑکر قدما کی فرض کردہ نجات اور خیال تجرید کی نورانی اور دل آویز لہرون کیا تہ بہ گئے اور اون کی یہ خوش اعتقادیان اور علمی عقلی محبوریان ایسی راسخ ہوگئی ہین کہ مسلمانون نے جب اون پر قسطنطنیہ مین فتح پائی اور یورپ کے کئی مقامات مسخر باسلام ہو رہی تہی تو اسی قسم کی تلفیف نجات وتجرید سے اون کی زندگی

Marfat.com

جو گیانہ اور راھبانہ زندگی کا نمونہ تھی سب کے سب فردوس و خلد ہی کی عاشقانِ زار تھی عقیدت کی ایسی تیلی کر ترکی جرار اور بہادرانِ اسلام قسطنطنیہ میں بھی داخل ہو چکی ہیں لیکن آرچ لبشپ وہاں کی لاٹ پادریصاحب شہر کے عیسائی عورتوں مردوں کو ایا صوفیہ کی گرجی میں یہ پرتاثیر وعظ سنا رہی تھے کہ ڈرو مت تم ہی خدا کی مقبول بندی ہو تمہاری مدد کیواسطے ابھی فرشتے آسمان سے نازل ہوا چاہتی ہیں ۔ چنانچہ انجام یہ ہوا کہ فرشتوں کی عوض غازیانِ اسلام جو اوسوقت رسولِ محترم کی تعلیماتِ حقہ اور قرآن پاک کے فیضانِ علم و عقل سے عاقلانہ طور پر سچی روحانیت اور دینِ برحق اسلام کی علمی عقلی ۔ اور اخلاقی اقتصادی اور تمدنی خصوصیتوں کو بخوبی سمجھی ہوئی تھے "اللہ اکبر" کی نعرے لگاتی گرجے میں جا داخل ہوئی اور وہ مقدس پادریصاحب جو قوم کی سچی بہالی عقیدتمندوں کو خلد و نجات کی حالات سنا سنا کر امدادی فرشتوں کی نازل ہونے کی خوشخبریاں دے رہی تھے وہیں انجیل کو پلپٹ پر پھینک ، روحانیت کی پروبال لگا کر پچھلی کھڑکی کی راہ جان بچا کر نکل بھاگ نکلے جن کی نسبت قسطنطنہ کی آس پاس بسنے والی ترکی اور بلقانی عیسائیوں کا یہ اعتقاد ہی کہ عنقریب جب مسیح علیہ السلام دنیا میں تشریف لائینگے اور سب قوموں کو آسمانی بادشاہت میں داخل فرمائینگے تو وہ غایب شدہ پادریصاحب ایا صوفیہ کی مسجد میں جو اسوقت (خدا نہ کرے) گرجا بن چکی ہوگی انجیل کا باقیماندہ وعظ اوسی جگہ سے سنائینگے جہاں سے چھوڑ کر اونہوں غایب ہوا تھا ۔ العجب العجب فلسفہ قدیم کی انسانی دلوں کو ان کی عجایب پرستیوں کیساتھ علمی اور عقلی محبوریوں میں مبتلا کیا اور اسی کی برکاتِ قدیمہ سے عقلی محبوریوں اور علمی ناتوانیوں کی سبب بعینہ یہی حال سومنات میں اون اشیخ الاعتقاد بت پرست پجاریوں اور برہمنوں کا ہوا تھا جو محض ملتی اور نروانا ہی لیلیے جی رہی تھے اور چاہتی تھے کہ جون و جنم کی چکروں سے آزاد ہو کر مکت ہو جائیں دنیا کی اب تک اگرچہ ہزاروں ملتی کھاہی علمی اور عقلی انکشافات کی کثرتوں نے باطل مفروضات کا بہت کچھ قلع قمع کیا اسلام کی فیضِ قرب سے یورپ نے وہ سب پایا جو پانا چاہی قومیں ہی عملاً اسلامی معتقدات کی قریب آتی جاتی ہیں لیکن غلط روحانیت کی جو پردہ دار عرصہ درازی سے پڑ چکی ہی وہ ملک میں اب تک اپنا قدم جمائی بیٹھی ہی عقاید کا رسوخ صدیوں تک کام کرتا رہتا ہی مند و عزیز وطن کو تو برہمنوں اور پنڈتوں نے اور خدای واحد کو ماننے والی مسلمانوں کو ناقص العقل مولویوں گمراہ شیخوں اور جاہل پیروں نے یہ روز بد دکھایا کہ وہ اپنی تمام موحدانہ شوکتیں اور دینی رفعتیں فراموش کیے ہوئی پڑی ہیں ،

برو بکار خود ای واعظ این چہ فریاد است مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتاد است

ہندوستان میں اگرچہ بعض لائق پنڈت نکتہ رس برہمن اور قابل نفوس بھی پیدا ہوئی لیکن اسمیں بھی کلام نہیں کہ بخیالات تناسخ یہاں روحانیت نے طرح طرح کی دشوار العمل عقاید اور جبر آفرین آیین پیدا کر ادی جنکا اثر اب تک ہندوستانیوں کو آزادیِ فطرت علمی اور عقلی اخلاقی اور عملی اقتصادی اور تمدنی ترقیات میں خلل انداز ہو رہا ہی

قدما بذاتہ بھلے لوگ تھے مگر انہوں نے فلسفۂ روحانیات کو تجربہ سے ثابت نہیں کیا بلکہ قایم کیا جس میں ترک و تجرید اور حصولِ نجات کیواسطے دنیا کی کاروبارِ زندگی کو چھوڑنا لازمی رکھا گیا اور یہ غلط سیولای تفلسف تناسخ ہی کی اس خیال سے پیدا ہوا کہ انسان کا یہان وجود پذیر ہونا ہی اوسکی شامتِ اعمال ہی قسمت پرستی اور فلک کجرفتار کی دلِ آزاریوں کی

Marfat.com

گیلے شکوی سب ایسی قسم کی خیالات کی برگ وبار تھی جو عاقل اصفیای اسلام کی بعد عام گیسو درازون کی روحانی قابلیتون کی سب مسلمانون
مین رواج پاتی گیئے اور ان حالات کو تم اسلام پر خارجی اثرات کی عنوان مین بیان کرینگے لیکن آپ سمجھدار انسان اس بات کو
سمجھ سکتا ہی کہ اگر کمال توحید اور غایت تصوف یہی انداز تغافل و قناعت ہوتا جو فلسفہ قدیم کی اثر اندازیون سی بگڑ کر مسلمانو
کی حمود و جمود کا باعث ہوای تو اسلام کی ہوا ہی عرب سی نکلنے نہ پاتی حافظ علیہ الرحمۃ کیا خوب لکہتے ہین - یعنی اگر

آسمان کشتی ارباب ہنر مے شکند　　تکیہ آن بہ کہ بر این بحر معلق نہ کنیم

آسمان پیر کی مساعدت پر بروسہ کرنا ستارون کی نحوست اور سعادت بخشی کا اقرار کرنا اس قسم کی تمام باتین فلسفہ اسلام کی طمنیات
کی ذیل مین رکہکر انسان کو نہایت ہمت افزا اور عقل آموز تعلیم دی ہی مگر افسوس کہ خود مسلمان ہی ہوگئی چنانچہ ارشاد ہی کہ

لوگو فما لکم کیف تحکمون ہمتین کیا ہوگیا ہی؟ تم لوگ کیسے کیسے فیصلے کرتے ہو اور پھر فرمایا جاتا ہی کہ
وما یتبع اکثرھم الا ظنا ط ان الظن لا یغنی من الحق شیئا ط ان اللہ
علیم بما یفعلون ٥٥ پ ١١ ع ٩

اور ایسا کرنے والے لوگون مین اکثر تو بس اٹکل ہی پر چلتے ہین سو اٹکلون کی تیر تکے حق اور صداقت و سچائی کی مقابلہ
مین کچہ کام نہین دیتی (گویا ایسا کرنے ہی اونہین مقصد کامیابی کوئی ہی حاصل نہین ہوتی) بیشتہ اللہ بندون کی ہر فعل و
خیال سے ہر حال مین اور ہر جگہ ہر وقت آگاہ و واقف ہی

اسکے بعد دین برحق اسلام کی علمی اور عقلی صداقتون کی لازوال اثرات کی بنا پر خدای ذو الجلال کی طرف سی قرآن پاک کی نسبت ارشاد ہوتا ہی

وما کان ھذا القرآن ان یفتری من دون اللہ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ
وتفصیل الکتب لا ریب فیہ من رب العلمین ٥ پ ١١ ع ٩

اور لوگو یہ قرآن پاک اس قسم کی کتاب نہین کہ خدا کی سوا کوئی ایسی خود بخود اپنی طرف سی بنا لای - (اگر تم سوچو تو یہ قرآن بلکہ ایسی اتم)
کتاب حق ہی کہ جو کتابین اسکے زمانہ نزول سی پہلی کی موجود ہین یہ اون کی تصدیق کرتا اور اون کی احکام کی تفصیلات کو کہول
کہول کر بیان کرتا ہی لہذا اس امر مین ہرگز شک نہین کہ قرآن اپنی صداقتون کیساتہ منجانب اللہ ہی

اسمین کچہ شک نہین کہ فلسفہ اسلام اور دین برحق کا پاک اور علم آموز لٹریچر فلسفہ قدیم کی متبرکانہ روحانیت اور تناسخانہ تفلسف کی تصادمات
سی بلکل بچکر رہ گیا اور جب مسلمان نبی فلسفہ قدیم کی اثر اندازیون سی اپنی عملی حالت کو متبدل کر کے علماً عقلاً اور اخلاقاً اوسی اڈی پر آگئے
جس پر ہندو غیر ان وطن سیکہے ہوئے نروانا اور مکتی کی خیالون مین مگن ہوکر جھوم رہے تھے تو خدای ذو الجلال نے اس ملک کی مخلوق
کی پاسبانی کرنیکے واسطے ایک ستیری قوم کو اپنی حقوق خلافت کیساتہ سات سمندر پاری چلا کر یہان پہنچا دیا اللہ کو سب غیر من
کوئی قوم اوسکی رشتہ دار نہین جو اوسکے قانون اور اوسکے نظام و آئین کا عاقل پابند نہ ہوگیا دنیا و آخرت مین امن وہی پائیگا

صوفیانہ خیالات کی بہت ہی یورپین صاحبان جنہین خاص طور پر "تھیا صوفیکل سوسایٹی" سی دلبستگی ہی وہ عموماً مہاتما
"گوتم بودھ" کی تعلیم کی بہت مداح ہین اور ساتہ ہی پرزور قائل تناسخ بہی ہین جسکی بڑی وجہ صرف یہی ہی کہ مہاتما موصوف کی
تعلیم روحانیت اپنی انداز تجرد اور ترک دنیا کی اسلوب سے مسیحی روحانیت کی ہمرنگ اور بہت کچہ اوسکے مماثل ہی یورپ مین تناسخ
کا عقیدہ یا خیال خلمائی یونان کی ملفوظات خاص کا اثر ہی مگر کیے آمدی و کی پیشدی مبصرین اور معاملہ فہم ارباب

Marfat.com

بہت تھوڑی عرصہ مین معلوم ہوجائیگا کہ کروڑہا انسان فی نفوس وارواح کو اسی تفلسف نی علماً عقلاً کن درجون پر پہنچایا ہی
یورپ نے مہاتما گوتم کی ملفوظات کی تشریحات ہی پس پردہ اگر کوئی نیا اور موثر ساز چھیڑا ہو تو یہ کوئی چیذان قابل ممرت
بات نہین ہوسکتی اس روحانی رگ کے دبانی سے ہندوستانی بہت کچھ مسخر و خاموش ہونیکی قابلیت رکھتی ہین
مگر ای عزیزان ملک و ملت آؤ ہم تم سب ملکر اپنی تمام مجبوریون کو پھینک کر اوسی پوتر گیتا (روح) کی رکھیا کرین
جسکا کلمہ گیان اور دانش کی صورت مین سری کرشن جی نی بہی بچپن مین بھایا تھا اس کلمہ کو وہ جہان پاتی چراتے
تھے کیونکہ علم و حکمت کی باتین عقلمندون کی گم شدہ دولت ہوا کرتی ہی اور اون کی واجب الادب مان جسودھا
بہی اونہین اپنی سعید روح کی عاقلانہ ہدایات کا یہی مکھن نکال نکال کر اکثر کھلاتی تھین
آؤ ہم تم اسی پوتر گیتا اپنی اپنی روح کو مہتیا سے بچائین جسکی تباہی اور ہلاکت مہا پاپ ہی اور اسکی مہتیا گناہ عظیم ہے
مگر یہ جب مرتی ہی حماقتون نادانیون اور طرح طرح کی غافلانہ افعال یعنے بری کرمون سے مرتی ہی
ای پیاری عزیزو! یہی تمہاری روح وہ سندر دیوی ہی کہ جب وہ جلال الہی کو سمجھکر بدھی اور گیان سے اپنی شرافتون
کو پاجاتی ہی تو وہ اپنی پوری جمال مین آتی ہی اور اپنی ہوشمندانہ قوتون سے نفس امارہ کی خونخوار شیر پر قابو حاصل کرکے
اوسپر سوار ہوجاتی ہی اور پھر اوسی حد پر چاتی ہی چلاتی ہے اور ایک ہی وقت مین وہ کئی کامون کو انجام دیسکتی ہی
انہی مضمونات کو تصاویر کے ذریعہ ایک شیر سوار دیوی کی کئی ہاتھ بناکر دکھایا جاتا ہے
ای برادران ملک و وطن آؤ ہم تم جہالت کی سانپ کو اپنی پیرون تلی رکھکر اوسپر کھڑی ہون اور مستانہ اندازون سے
اللہ کی جلال توحید کے وہی دلکش نغمے گائین جو سری کرشن جی صاحب گایا کرتے تھے اور اپنی پوتر گیتون روحون
کو خدای واحد کی جلال و وقار کی سبزہ زار وادیون مین کھلا چھوڑدین جیسے کہ سری کرشن جی کیا کرتے تھے کیا ہم
اتنی بات بہی نہین سمجھ سکتے؟ کیا ہمسے ایسا نہین ہوسکتا؟ ورنہ اس بات کو نہ بھولو کہ یہ جسمانی گائے ایک حیوان ہی اور وہ
انسان سی کسی حالت مین بہی شریف و اشرف اور بہتر و مقدس شمار ہونے کے قابل نہین
ہمارا ملک زرعی کوششون کیلئے قدرتاً نہایت موزون واقع ہوا ہی لہذا آؤ ہم تم زراعت کی آسانیون اور زرعی ضرورتون کی
سہولتون کیلئے اوسی قسم کی برقی اور دخانی آلات بنائین جو یورپ نے بنا رکہی ہین کھیت کاٹنے اور دانہ بوئی کی زود کار کلین
ایجاد کرین زمین کو علمی اصولون سی اچھی کھاد دیکر زیادہ پیداوار کی قابل بنائین اور نہ صرف گائے اور بیلون کو بلکہ
دوسری حیوانون کو بہی بار برداریون کی زحمتون سے حتی الامکان نجات دینے کی کوششین کرین تو وہ پرم آتما خداوند
قادر ذوالجلال معبود ہمین گزشتہ نجات دیگا ہم ملکت ہونگے اور دنیا کی دوسری قومین اوسوقت ہماری فلسفہ
نجات کو رغبت سے سنین سمجھین تو کچھ عجب نہین لیکن موجودہ روحانیت کو دنیا مین کوئی سمجھدار انسان قبول
نہین کرسکتا یورپ مین کوئی اکا دکا اگر اسی نروانا اور نجات کی گیت گاتا ہو تو بھلا وہی مین مست رہنا

دین برحق اسلام نی تمام اقوام عالم کی علمی عقلی استبداد اور اقتصادی اخلاقی تمدنی انجماد کی اسباب پر غائر نگاہین ڈالکر ان کو پوری
آزادیان عطا فرمائین اور وہ تمام کھڑکیان جو فلسفہ قدیم کی نابہمار روحانیات بند کر رکہی تھین توحید الہی کی ہمت افزا اور

مس اینی بسینٹ
ایک یورپین مائی جو فلسفہ ویدانت
کی مطالعہ سے متاثر ہوکر تناسخ کی
موئید اور صوفیانہ جذبات کی
عجیب و غریب حامی ہین ہم صاحبہ موصوف
کی ذات پر کوئی حملہ نہین کرنا چاہتے
لیکن حیرت یہ ہی کہ جو ملک علمی عقلی
معلومات مین اسوقت تک تمام
ممالک سے پچھے ہی اور جسمین عام
طور پر تعلیم عام کی ضرورت ہی اوسی
وہ تصوف ہی کے سبق دیکر
روحانیات ہی کے چکر مین
ڈالنا اور ہندوستانیون کے
دلون پر یہی نقش کرنا چاہتی ہین
کہان انہین چکرون مین پڑے
رہو سکتی اور نروانا سے بڑھکر
انسانی آفرینش کا اور کوئی مقصود
نہین مگر ہم عرض کرتے ہین کہ
اوحترم مائی خدا تیرا بھلا کرے
یہ تعلیم تمہی ہندوستانیون کو سکھانے
کی ضرورت نہین بلکہ اپنی اہل یورپ
کو سکھا جنکے دل کچھ نرم ہون
ہم ہندوستانیون نے تو بیسیون صدیون
پڑھے ہین اور روحانیات کی اپنی
چکرون مین رہنے سے ہم سب ہندو
مسلمان اپنا سب کچھ کھوئی بیٹھے
ہین — ایک یورپ کی مائی اور
اہل ہند کو فلسفہ روحانیات کی
تعلیم معنی خیز بات ہے

اسی مکھن کی بابت بھگت کبیر صاحب
فرماتے ہا خوب کہا ہے
کبیرا مایا ڈولنی پون جھکورن ہار
سنتان ناکھن کھایا جھاپھ پڑا سنسار

Marfat.com

عقل افزا ہدایات سنا کر کھولدین اور ایک ایسی معتدل افراط تفریط سی پاک مدنیت اور روحانیت کی جامع شریعت خدا پرستون کے سامنے پیش کی جو ان کی تمام روحانی جسمانی عقلی علمی عملی آخلاقی اقتصادی سیاسی اور تمدنی ضروریات حیات کی کفیل ہو سکے اور خدا ترسی حق شناسی کی انتہائی تاکیدین فرماتی ہوئی ذیل کا مضمون آفرین ارشاد حق سنایا:

یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ٥

اے خدا کے بندو ایماندارو (مسلمانون) اللہ سے (جیسا) ایسا ڈرتے رہو جیسا کہ ڈرنیکا حق ہے اور خدا کی نافرمانیون اور قاعدون کی پابندیون یعنے اسلام کی حق پسندیون ہی پر مرنا (کیونکہ یہی ایک ایسا دین ہے جو ابد الاباد تک ساتھ دیسکتا ہے)

آج مسلمان اگرچہ اسلام کی علمی عقلی اخلاقی اور تمدنی خصوصیات کو بھلا ئے بیٹھے ہین لیکن ایک بیدار اور ماضی و حال کی واقعات کو سمجھنے والا شخص اوس ہادی محترم رسول محتشم روحی فداہ کی کمالات علمیہ اور محاسن عقلیہ کو کیونکر بھلا سکتا ہے "صدقت یا رسول اللہ" تو نے توہمات اور ظنیات کی تاریکیون مین علم و عقل اور اخلاق و عمل سکھانیوالی جو مقدس کتاب حق منجانب اللہ دنیا کی سامنے پیش کی اور اٹھارہ لاکھ جنمون اور جولونکی بجائے ایک ہی بار دنیا مین آئے اور ایک ہی تیر حیات کو ہدف مراد پر لگائی زندگی کو نہایت ہوشمندیون سی استعمال کرنی مدافعت اعدا کیلئے ہر وقت تیار رہنی اور نفس امارہ شیطان کو دشمن جانی سمجھنے اور نہ صرف اعمال بلکہ خیالات و جذبات تک کو پاک اور شریفانہ رکھنی مشکلات زندگی کو خدا کی ذات واحد پر کامل بروسہ کرکے خود حل کرنے اپنی حاجتون کا آپ حاجت روا بننے دنیا کی شدائد و مصائب کی وقت دلکو زیادہ مضبوط رکھنے اور خالصاً اللہ ہی کی ذات برحق کی سامنے سر جھکانیکا جو مہتم بالشان اور سچا فلسفہ اسلام سکھایا اور سکھایا ہی وہ دنیا مین جواب نہین رکھتا

تیری پاکیزہ تعلیمات کی اگرچہ ابھی تک نفوس و قلوب کو تہ فہمیون کی سبب شکوک و شبہات مین مبتلا ہین اور بوجوہ چند بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا ہی کی خیال پر علم و عقل کا خاتمہ سمجھتی ہین مگر وہ دن آرہے ہین کہ باطل سے صداقتین شور مچاتی ہوئی الگ ہو جائینگی اگرچہ اون دنون کی گھڑیان اور مہینے کچھ لمبے ہین لیکن اون سے آنی ہین جسمین شک نہین جہالتین یقیناً دور ہونگی نور علم و تعلیم عاقل و فرزانہ ہوگی توہمات باطلہ اور فرسودہ خیالات کو کوئی انکنہ اٹھا کر ہی نہ دیکھیگا اوسوقت تیری ہی دی ہوئی کتاب حق اور تیرا ہی فلسفہ اسلام قبول عام کی زینتین حاصل کرکے دنیا مین ثبات و قیام کا مستحق ہوگا کیونکہ وہ ان کی روحانی جسمانی تمدنی اخلاقی علمی عقلی عملی اور ارکی ضرورتون کی بالکل مطابق اور عین فطرت ہی لہذا تیری نام لیواؤن کو لوگون کی ہٹ دھرمیون اور خواہ مخواہ کی معرکہ آرائیون سی ملول ہونی کی ہرگز ضرورت نہین اونہین معلوم ہی کہ تو نے کیا سکھایا ہی اور کسقدر پرشکوہ تعلیم دی ہی وہ اوس تعلیم کو آج نہین تو کل کل نہین تو پرسون اور پرسون ہی نہین تو برسون کی بعد ہی جب سمجھی گی اوسی فلسفہ قدیم کی جبر آفرینیون اور فلسفہ اسلام کی حریت بخشیون کا حال ضرور معلوم ہوگا

بولہبی تو اگر بندہ خویشم خوانی کار سر خواجگی کون و مکان برخیزم

اشھد ان لا الہ الا اللہ واحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

Marfat.com

قانونِ اخلاق اور اسلام

بحسنِ خلق توان کرد صیدِ اہلِ نظر
بدام و دانہ نگیرند مرغِ دانا را

اس امر کو تمام اقوامِ عالم نے بالاتفاق تسلیم کیا ہے کہ محاسنِ عمل و اخلاق انسانی زندگی کا نہایت ہی ضروری حصہ ہیں اور اسی لیئے تمام مذاہب و ادیان کی مقدس کتابیں واجب التعظیم ٹھہرتی ہیں کہ اون سب میں کسی نہ کسی عنوان و انداز سے انسان کی انہیں قوتوں کو بیدار و باکار کرنے کی سعی کی گئی ہے جس کی بیداری کا اصل مفہوم محاسنِ اخلاق ہی کی مہتم بالشان مقصدیت والبتہ ہے

انسان کیلیئے دنیا کی ہر حصہ میں قوانینِ اخلاق اور ضوابطِ اعمال نہایت ہی ضروری ہیں اور اسی وجہ سے انہیں منضبط کرنے کے لیئے منجانب اللہ وقتاً فوقتاً جیسے جیسے برگزیدہ بندے اور پاک نفس انسان پیدا ہوکر کوششیں فرماگئے ہیں اون کی عزت کرنا ہم سبکا ایک اخلاقی اور علمی فرض ہے اور انہیں ملحوظات سے قوانینِ اخلاق و اعمال کی عاقلانہ پابندیاں عام اس سے کہ انسان کسی ملت و مشرب اور مذہب و مسلک کا ہو کی حد ضروری اور لازمی ہیں فی الحقیقت محاسنِ اعمال و اخلاق ہی سے انسان انسان ہے

اس امر سے انکار کرنے کی گنجائش واقعی کسی مجرد انسان کی خیال میں نہیں آسکیگی کہ اگر اصلاحِ اخلاق اور تہذیبِ نفس کا خاص اور لازمی حصہ مذہبی تعلیمات سے الگ کردیا جاے تو مذہب ایک بوسیدہ "ہیچ" کیطرح رہ جائیگا ہر ملت اور مذہب کا مقدس نوشتہ خصوصیت کے جس مہتم بالشان راستہ کیطرف انسان کو ڈالنا چاہتا ہے وہ محاسنِ اعمال و اخلاق ہی کی راہ مشترک ہے جو ہر انسان کیواسطے دورانِ عالم کی ہر زمانہ اور زمانہ کی ہر حالت میں زمین کی ہر حصہ پر ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے کے لائق ہے

اگر غور سے دیکھا جائے تو خداوند ذوالجلال خالقِ واحد کی ہستی برتر کو پہچاننے جاننے سمجھنے اور نیز اوسکے اٹل اور سچے احکام کے ماننے کی ضرورت اسی لیئے ہے کہ انسان کی وہ پاکیزہ قوتیں جن کی کمال و شرف سے تمام محاسنِ علمیہ۔ عقلیہ اور اخلاقیہ کی تکمیل ہوتی ہے نمایاں مجلا اور برسرِ کار و بیدار ہوں اور انسان واقعی انسان بنکر دنیا میں جیئے اور مرے

اس بات کو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا کی تمام مذاہب کسی نہ کسی نہج سے انسان کو اللہ ہی کیطرف بلاتے ہیں اور خدا کی قدوس و پاک ذات سے کسی ملت و کیش کو انکار نہیں اللہ ماشاءاللہ بعض "نیچریلیسٹ" یعنے مادہ پرست لیکن دنیا بھر کی تمام مذاہب و ادیان اور اسلام میں جو بات مابہ الامتیاز ہے ہمیں یقین ہے کہ ہماری محترم ناظرین گذشتہ صفحات کے دیکھنے سے اوسی بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ وہ اوس ہستی برتر خداوند واحد کی عظمت و وحدت یعنے توحید مطلق ہے کیونکہ اخلاقِ عالیہ بلند نظری رفیع الخیالی اور عالی ہمتی کی بغیر پیدا نہیں ہوتی اور عالی ہمتی کا مقدس نور انسان کی ضمیر و قلب میں اپنی پوری شانوں کیساتھ خدا کی مطلق توحید کو مانے اور اوسی بلاشرکت غیرے اپنا معین و یاور اور خالق و معبود سمجھے بغیر ہرگز پیدا نہیں ہوتا تمام بداخلاقیاں کمزوریاں ناتوانیاں اور عقلی علمی پستیاں خدای ذوالجلال کی عظمتِ توحید کو نہ پہچاننے اور شرک و کفر یا بطلان و اوہام کی اختیار کرنے سے انسان میں نمایاں ہونے لگتی ہیں

پس خدا کی پاک دین اسلام نے جس بنا پر خاص سے اپنی ممتاز لصب العین توحید کو پیشِ نظر رکھکر دنیا میں ہر انسان کو اوس اکیلے معبود کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے اور جبین عجز و نیاز رکھنے کی دانش آموز تعلیم دی ہے وہ سرچشمہ سے سمجھداروں اور عقلمندوں کیواسطے قابلِ غور و تفکر ہے اور اس نے روحِ اس مسلمہ اسلامی اصولِ توحید کو

Marfat.com

اور اسپر غور کرنیکی لئی فطرتاً اوس روز تک مجبور رہینگی جب تک کہ بساط ارض کا ذرہ ذرہ ان نی علم توحید کی یقین اور نور ایمان کی روشنی سی عملاً اخلاقاً جگمگانہ جائی خدا کا یہ ایک ازلی منشا اور رحیمانہ ارادہ ہی نادان اور کوتہ نظر افراد خواہ کتنا ہی سر ماریں اور اسلام کو مٹانی کی کتنی ہی جاہلانہ کوششین کیون نہ کریں الدانی اس ارادی کو پورا کرکی رہیگا اس منشور ازل کی اطلاع خدائی برحق نی آجسے تیرہ سو سال پہلی ہی دنیا کو دی اور اوسکی پاک کتاب آج بی سنا رہی ہی

یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو
کرہ الکفرون ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ
ولو کرہ المشرکون ۝

نادان لوگ چاہتی ہین کہ خدا کی نور (اسلام) کو منہ کی پھونکون سی بجھا دین اور خدا کو یہ منظور ہی کہ وہ اپنی نور کی روشنی کو پورا کریگا ہی خواہ کافرون کو برا ہی کیون نہ لگی (لوگو) اللہ وہ ذات پاک ہی جسنی اپنی رسول محمد کو کتاب ہدایت اور دین حق دیکر دنیا مین بہیجا تاکہ (بطلان توحید) تمام دینون پر ظاہر ہو خواہ شرک کرنیوالی جاہلون کو برا ہی کیون نہ لگی

مگر قطع نظر ازین اخلاق کا لفظ نفس مدعا کی لحاظ سی بجائی خود بحث طلب ہی کیونکہ محاسن اخلاقیہ کی تعلیم بی خاصتہً کم و بیش ہر ملت و مذہب مین موجود ہی حسن سیرت و صفات کی اکتسابی کوششون کیواسطے تمام صحائف اور مقدس کتابون مین کچھ نہ کچھ کہا گیا ہی ہم جانتی ہین کہ راہ چلتی چیونٹیون کو پیر کا صدمہ سی بچانیکا خیال رکھنا جذبہ اخلاق ہی کا کرشمہ ہے ہم سمجھتی ہین کہ رنگینے اور بھدکنی والی چاندارون حتیٰ کہ سانپون تک کو نہ مارنا بی کرشمہ اخلاق ہی کی خصوصیت ہے کسی وقت پر چوروں رہزنون بلکہ قاتلون کو بی چھوڑ دینا حسن اخلاق ہی کی ایک خاص صفت ہی تمام چیزون کو مظہر ذات الہی سمجھکر اون مین سی بعض کی پرستش سی منع کرنے سی نامعلوم طور پر انسان کی دل مین عجز و انکسار کی ایک خاص شان پیدا ہو جاتی ہے جو محاسن اخلاقیہ کی تکمیل مین ممد اور معاون ہو سکتی ہی لیکن اخلاق کاملہ انسانیہ کو بنظر عمیق دیکھتی ہوئی یہ جملہ قوانین اخلاق اور آئین کرم محتاج اصلاح و اعتدال نظر آتے ہین کیونکہ پروردگار کی ذات یکتا و بی ہمتا کی بعد کائنات مین انسان کی ہستی شرف و اقتدار کا وہ خاص درجہ رکھتی ہی جو ملکوت کو بی نصیب نہ ہوا پس مخلوقات کی کسی چیز کی لئے منع کرنی اور عناصر و موجودات کو سرچشمہ فیاضی سی انسان مین اخلاق کاملہ کی وہ شریف اور پاکیزہ قوتین ہرگز نشو و نما نہین پا سکتین جنکے مخصوص اغراز انسانی کی بنا پر اسی خدا کی خلافت و نیابت کا خلعت فاخرہ عطا ہو چکا ہی

آفتاب و مہتاب کی ستائشین برق و باد اور آب و آتش کی تنا خوانیان بتون اور بندون کی پرستشین انسان مین بلند ہمتی اور عالی نظری کا جوہر قابل پیدا ہی نہین کر سکتین ایسا کرنے سی نامعلوم طور پر انسان عالی اخلاقاً عقلاً اون تمام فضائل انسانیہ اور محاسن صادقہ سی محروم رہ جاتا ہی جو حقیقتاً باعتبار شرف فطرت علمی عملی سیاسی۔ اقتصادی اور تمدنی فرائض کی صورت مین اسکی جذبات کیلئے مخصوص کئی گئی ہین اور فلاح و نجات کا مقصود صحیح ان تمام فرائض کی انجام دہی کی بغیر فی الحقیقت ہرگز پورا نہین ہوتا کسی عاقل نی کیا خوب کہا ہی

ہمت بلند دار کہ مردان روزگار — از ہمت بلند بجائی رسیدہ اند

الحاصل بلند ہمتی اور عالی نظری قانون اخلاق و عمل کی تدوین کیلئی ایک اصولی چیز ہی اور اخلاقی جرأت شجاعت

Marfat.com

بلند ہمتی عالی حوصلگی - مردانہ فیاضی - ایثار علی النفس - استقلال - صبر و تحمل - عفو - ہمدردی یہ تمام صفات حسن اخلاق کا جزو لاینفک ہین مگران سب محاسن کا تعلق انسانی پیکر مین اوس عضو نازک سے ہی جسے "دل" کہتے ہین لہذا یہ ماننا پڑیگا کہ ایک انسان جسمانی قوت کی اعتبار سے کیسا ہی تنومند بہادر اور سورما نظر کیون نہ آتا ہو یہ ضروری اور لازمی نہ ہوگا کہ اوسکا دل بھی ایسا ہی قوی - شجاع یا جری ہی کیونکہ دل کا تعلق حسیات معتقدات اور جذبات و خیالات سے ہے پس معتقدات اگر غلط یا لیت اور ضعف آفرین ہین تو اوس شخص مین جو بظاہر جسمانی قوت کی اعتبار سے بڑا سورما بہادر اور بہادر معلوم ہو ہاے اصلی شجاعت مردانگی اور ایثار و استقلال کا جوہر مبارک جو اخلاق عالیہ کا ضروری حصہ ہی مفقود ہوگا موجودات و عناصر کی ستائیش مبدون اور بتون کی پرستیش اور غیر اللہ کسی ارضی و سماوی چیز کی تناخوانیان خواہ کیسی ہی شان خلوص و نیاز کیا ہے کیون نہ کی جائین انسان مین حقیقی تہور اور یا مردی کی نشو و نما نہین کرا سکتین اور نہ اخلاق عالیہ کی صفات کاملہ پیدا ہوئی دیتی ہین فی الجملہ شرک و زریون اور باطل پرستیون کی دلفریب معتقدات سے کوئی انسان صحیح معنون مین شرف انسانیت کی حقیقی مقصود کو دینی اور دنیوی ملحوظات سے ہرگز حاصل نہین کر سکتا لہذا باطل معتقدات خودساختہ اوہام اور مفروضات عجیبہ جب کبھی جس قوم مین رسوخ اور رواج پاجاہین وہ قوم صفات انسانیہ اور اخلاق عالیہ کی مقدس درجون سے گر جاتی ہی یہی وجہ دنیا مین مسلمانون کی عام زوال و ادبار کی ہوی ہی لیکن جب تک اون کے عقائد مین فتور اور خیالات مین فساد پیدا نہ ہوا تہا جذبات پاکیزہ اور احساس شائستہ تھے وہ اخلاق و عمل کی ہر حیثیت سے ہر جگہ پر بامراد خوشحال باہمت اور کامران تہے اون کی روحین نجابت لیئے ہوے اور دل و دماغ اعلے جذبات انسانیہ کا مرکز تھے ایک ادنی عبا پوش مسلمان دوسری قومون کی شہنشاہون کی سامنے جاکر اپنی عالی خیالیون اور بلند ہمتیون سے اون کی بھری دربارون کو مرعوب کر لیتا تھا اور دیکھنے والے اوسے دیکھکر حیران رہ جاتے مسلمانون کی اخلاقی حرارتون شجاعتون بہادریون اور یامردیون سے تاریخ عالم مزین ہی

مگر حسب سے اون کی معتقدات مشرکانہ خیالات اور مختلف اوہام کی تصادم مین آئی جاہل رہنماؤن اور نافہم اسلام پیشواؤن کی ملکوتی نعمتون سے مدہوش ہوے نہ انہین قانون اخلاق ہی کا خیال رہا نہ سیاست اور تجارت کا نہ اونکا نظام دینی قایم رہا نہ دنیوی نہ اون مین ذوق علم و تعلیم بحال رہ سکا نہ شوق فلاح و بہبود سب کے سب لنگر لنگوٹ کسکر اللہ میان کی پیچھے پڑ گئے بات تو بڑی مرغوب اور سچی تہی مگر یہ کسیکو بہی خیال نرہا کہ وہ خدایے برتر و یکتا ہمین حصول فلاح و نجات کیلیے فرما کیا رہا ہے ؟ یا یہ کہ اوسنے ہمین تمام قسم کی اخلاقی عملی - عقلی روحانی اور تمدنی ترقیات کیواسطے کون قانون حیات عطا فرمایا ہی

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

آہ قوم کی یہ داستان تو نہایت الم انگیز اور دردناک ہی مگر اب دیکھنی اور غور کرنیکے قابل یہ امر ہے کہ دین برحق اسلام نے ایک عالمگیر ضلالت و جہالت کی ایام تاریک مین نوع انسان کو تمام قسم کی دنیوی دماغی روحانی اور جسمانی کمزوریون سے نکالنے اور اخلاق عالیہ کی حاصل کرنیکے واسطے کس قسم کی تعلیم دی اور سکہایا تو کیا سکہایا۔

Marfat.com

ہمین بار بار اون عبرت انگیز حالات زمانہ کی بیان کرنی کی ضرورت نہین جبکہ تمام ساسانی اور کلدانی رومی اور شامی
ہندی اور یونانی تمام قومین اقتدار انسانیت کو برباد کرکے عناصر و اصنام اور احبار و رہبان کی پرستشون
سے پامال او ہام ہو رہی تھین دنیا مین شرک و ضلالت نے ایک حیرت انگیز اندھیر مچا رکھا تھا بتون اور بندون
کی کبریائیون منتایخون راہبون اور کاہنون کی خدائیون نے اپنی گران بار اور دنایت آفرین استبداد سے
حضرت انسان کی گردنین اللہ کی برشوکت کارگاہ عالم مین نادانون بہرون اور گونگون کیطرح جھکا رہی تھین
قانون اخلاق تھا تو یہ کہ سانس تک کے صدی سی ہوا مین نظر نہ آنیوالی باریک بھنگلے بھی مرنے نہ پائین کوئی ایک گال
پر دھپڑ ماری تو دوسرا بھی اوسکی طرف پھرادو عصمت و عفت کی پتلیان یعنی نوجوان لڑکیان اگر جیتے جی اپنی
مردہ شوہرون کیساتھ جل مرین تو مرنی دو ان بتون پر اپنی عزیز جانین قربان کرکے اگر ہلاک ہو تو ہونی دو۔
کلیسا کی گوشون مین بیٹھنے اور رہنے والی مرتاض راہب جوگی کاہن اور مذہبی لوگ اپنی باطنی سیہ کاریون سے
اغماز کرکے ظاہری تقدس مآبیون کیساتھ جس جس قسم کی عامی عقلی عملی اور روحانی فریب دین انمین بلا غور و تامل
شان عقیدت و ارادت سی مانتے چلی جاؤ کیونکہ نجات و بخشش اور فردوس و جنت پر انمین کا قبضہ ہی
اللہ! اللہ! کسقدر جہالت افزا اور ضلالت انگیز معتقدات تھی جنون نے مختلف صورتون سی دنیا بھر کی انسانی
روحون پر تسلط قایم کر رکھا تھا اور اشرف المخلوقات انسان انسانون ہی کی دام تزویر مین پھنسے ہوئے کراہ رہا تھا
لیکن خدای غیور و کریم کی کبریائی عزت کو یہ انسانی ذلتین کیونکر گوارا ہو سکتی تھین اوسنے اپنی بصیر نگاہون
اور پر جلال نظرون سی زمینی خداؤن اور باطل معبودون کو بڑی نفرت کیساتھ دیکھا اوسکے جلال وحدت اور
کمال کبریائی نے آسمان و زمین مین ہل چل ڈالدی اور اوسکے عمیق و وسیع ماجرۂ الوہیت نے انسانون کو تاریکی
اوہام و بطلان سی نکالنی کیلئے مکہ کے ایک معتبر فطرت راز دار ہمت و قدرت معلم اخلاق و علم مکمل و اکمل
انسان مولای محتشم رسول محترم پیغمبر عرب روحی فداہ کی ذات عالی صفات کو انتخاب فرمایا

ستارہ بدرخشید و ماہ مجلس شد　　دل رمیدہ مارا انیس و مونس شد

اوس مقدس و پر صداقت روح نے جو دنیا مین انسانی روحون کی سچی ہمدردی کیواسطے پیکر مصطفوی مین ظہور پذیر ہوئی تھی
جب خدائی خاص تائید اور رحمت سی اسرار فطرت کو عمیق نگاہون سی دیکھا رموز قدرت کو سمجھا اللہ کی دی خاص بینش و بصیرت سے
جملہ کائنات پر ایک محققانہ اور معتبرانہ نظر ڈالی اور بین المخلوقات انسانی وقار کا من کل الوجوہ موازنہ فرمایا تو اوسپر عالم مظاہر و
اسباب کی تمام کیفیتین منکشف ہوئین تمام مخلوقات ہستی کی مدارج حیات اوسپر معلوم ہوئی روحانی اور جسمانی علمی اور عقلی
اقتصادی اور تمدنی حیثیتون سی خالق و مخلوقات کی کل تعلقات نظر آگئے انسان کی درجہ اقتدار کا علم اوسپر کھلا اور
خالق کائنات کی بے انتہا جلال الوہیت اور وقار احدیت کا عظیم الشان یقین جو دنیا کی مشرکانہ اور جاہلانہ طرز زندگی کے
تاریک اور گھناؤنے اندرز حیات مین چھپا ہوا تھا خالص وحدت پرستی کی صورت مین اوسکی دل دانا مین قایم ہو گیا اور یہی چیز تھی جس

Marfat.com

اخلاق و عمل ایمان و علم کمال و فضل کا اصل الاصول ہی کہ اللہ کی ذات واحد کو بلا ترکت غیری دنیا مین اپنا خالق و معبود اور معین و یاور مانا جای سبحان اللہ و بحمدہ - صدقت یا رسول اللہ

لگا مین کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت بغمزہ سبق آموز صد مدرس شد

مگر کسقدر عجیب بات ہی کہ علم و عقل کا یہ نہایت گرانقدر مسلمہ اب تک کروڑہا انسانون کی سمجہ مین نہین آسکا لیکن قطع نظر ازین جب اوس ہادی محترم نی اپنی عہد کی موجودہ قومون یعنی یہودیون - نصرانیون مجوسون اور صنم پرستون کی جوگیانہ سینہ فرسایان دیکہین اور بندون کو بندون کی بیحد بیاگی اور بتون کی سامنے سرنگون ہوتی دیکہا تو جلال الہی سی متاثر ہوکر استواری ایمان و عمل اور پایداری اخلاق و فضل کیلیے اوسنے توحید کی اتم اہمیت عظمت کو ان نہایت ہی مقدس اور مختصر الفاظ مین رکہکر دنیا کی سامنے پیش کیا کہ "لا الہ الا اللہ" اور بقول عارف شیراز خواجہ حافظ یہی وہ "غمزہ سبق آموز صد مدرس" تہا جیکے دیکہنے سننے اور سمجہنے سے ایرانی شامی رومی تاتاری اور مصری افراد بصیرت و فہم کی روشنی سی فلک الافلاک پر پہنچ گئین اور تمام معقول پسند انسانون کی عقلون اور سمجہون نی اوس رسول امی لقب روحی فداہ کی مدرکہ مقدس کیسامنے گردنین ڈالدین

احسنت یا رسول اللہ نگاہ تو چہ شرابی بعاشقان پیمود کہ علم بے خبر افتاد و عقل بے حس شد

بیشک دنیا مین اللہ کی ذات باجلال و جبروت کی سوا کوئی چیز سزاوار ستائش و پرستش نہین قرآن پاک مین خدائی برحق نے اسی اصول علم و عقل اور نیاز آموز ناز محمدی کو مختلف عنوانات پیغامات ارشادات اور تشریحات کیساتہہ سنایا اور پہنچوایا ہی کہ لوگو وہی تمہارا اصلی یاور وہی معین و حامی اور وہی محافظ و مولا ہی جسنے اپنی کاملہ قدرت اور خالقانہ حکمت و علم سی اس کائنات کو پیدا کیا ہی لہذا ای انسانون تم اپنا سر دنیا مین جاہلون اور نادانون کیطرح کسی چیز کیسامنے جہکا جہکا کر خود کو ذلیل نہ کرو کیونکہ تم انسان ہو اور تمہارا پایہ اقتدار و شرف جملہ مخلوقات عالم مین بہت بلند ہی

کون انسان یہ کہسکتا ہی کہ فضائل انسانیہ اور اخلاق عالیہ کی تکمیل کیلیے اس اصول علم و عقل سی بڑہکر بہی کوئی دوسری بات ہوسکتی ہی آہ ... اسی صداقت کی اہمیت کو سمجہی ہوی اوس محترم معلم اخلاق و عمل نی اپنی بابرکت ذات کو بندون کیسامنے ایک معمولی انسان ہی کیصورت و شان مین پیش کیا خدا کا بیٹا بنانی یا رشتہ دار کہلانی اور منوانی سے سخت بیزاری ظاہر فرمائی کیونکہ ایسا کرنے اور سمجہنے سے نوع انسان کو صدہا علمی اخلاقی عقلی عملی اور تمدنی بلکہ روحانی نقصانات عظیم پہنچے چکے ہی اصنام و عناصر اور موجودات یا انسانون کو پوجنی والی قومین جن جن توہمات مین پھنسکر خود دار یون انسانی شرافتون اور خود مدیون کی ایوان اعظم سی گرکر پامال جہالت ہورہی ہین یا مردی کی سیاسی اور تمدنی علمی اور اخلاقی برکتون کی اون سی جہان جہان منہ موڑ رکہا ہی سب دلخراش حالتین اللہ کی پرشکوہ کائنات مین اسی اصول مسلمہ لا الہ الا اللہ کی خلاف ورزیون کا ہولناک انجام ہین اسلیے اوس شفیق و کریم محسن پیغمبر عربی ۴ نی پکار پکار کر ساتہہ ہی ساتہہ یہ سنایا کہ لوگو محمد اوس خدا کا رسول اور تمہارا ہی جیسا انسان ہی اور بس استحکام اخلاق و عمل کیلیے اوس منجی اعظم روحی فداہ نی اس امر کو ایک قانون دوام نبا دینی کی لحاظ سی اصول ایمان و عقاید مین داخل کردیا کہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور حصول صلاح و فلاح کی اس اصول زرین کو انسان ہی کی دینی و دنیوی برکتون

Marfat.com

تمدنی اور روحانی ترقیون اخلاقی اور عملی فضیلتون معاشرتی اور منزلی بہبودیون کیواسطے ذیل کی پانچ کلمات مقدسہ
کی اقرار لسانی اور تصدیق قلبی سی مربوط و مستحکم کردیاگیا اور عاقل و ذی فہم ان تین کو عقلاً علماً حساً اور اوراگا بنای ایمان و
یقین ان پر قایم کرنے اور رکنی کی ہدایت فرمائی تاکہ جہالت و ترک اور بدعت و ضلالت کا ہمیشہ کیواسطے سد باب رہے
اور نوع ان کم از کم مسلمان اپنی اخلاقی۔ علمی۔ عملی اور تمدنی کمالات کی حاصل کرنی مین کبی کمزور اور ضعیف
یا محتاج اغیار و اجانب نہ ہون چنانچہ اون کلمات مقدسہ کو ہم بیان ترتیب وار درج کرتے ہین اگرچہ
مسلمانون کیلئے یہ پرشکوہ کلمات معروف عام اور معمولی سی بات ہین لیکن بہ نظر عمیق دیکہا جاے تو ان نی عروج و
کمال شوکت و سیادت معارف و علوم تمدن و ترقی اور محاسن اخلاق و اعمال کی تمام اسرار جنہین آج مسلمان
دنیا کی یونیورسیٹون ابزرویٹریون یا حجرون اور خلوت خانون مین تلاش کرتی پھرتے ہین انہین مین موجود ہین
کاش مسلمان ان کی مطالب اور مفہومات عالیہ پر غور کرین مثلاً

(۱) **کلمۂ طیب** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی دنیا کی کوئی چیز اور کوی ہستی لایق پرستش و ستائش نہین مگر اللہ کی ذات برحق محمد (روحی فداہ)
اوس اللہ کی سرکار کی ایک رسول - پیغام بر اور مرسل من اللہ ہین

(۲) **کلمۂ شہادت** اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کی سوا کوئی معبود نہین وہ اکیلا اور بیمہ صفات یکتا ہی اوسکا کوئی
شریک اور ساجھی دار نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اوس اللہ کا بندہ اور رسول ہے

(۳) **کلمۂ تمجید** سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم

یعنے - پاک ہی وہ خداوند سب تعریفین اللہ ہی کو ہین اللہ کی سوا کوئی شی لایق عبادت و ستائش
نہین - اللہ ہی سب سی بڑا ہی نیکی کرنے اور برائی سی بچنی کی طاقت خدای بزرگ کی توفیق بخشی کی سوا نہین

(۴) **کلمۂ توحید** لا الہ الا اللہ واحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی
ویمیت وھو حی لا یموت ابدا ابدا ذو الجلال والاکرام بیدہ الخیر
وھو علی کل شی قدیر ہ

یعنے - اللہ کی سوا کوئی معبود نہین وہ اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین کاینات اوسکے زیر نگین ہی اوسیکے
لیے تمام تعریفین ہین وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہی اور وہی خود ابدالاباد تک پاینده و زندہ ہی اوسی کبی فنا
نہین بزرگی اور بخشش کا صاحب ہی اوسکی ہاتھ مین خیر ہی خیر ہی اور وہی ہر بات پر قادر ہے

(۵) **کلمۂ استغفار** استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمدا او خطا سرا او
علانیۃ واتوب الیہ من الذنب الذی اعلم ومن الذنب الذی

Marfat.com

لا اعلم انّك انت علّام الغيوب وستّار العيوب وغفّار الذّنوب و
لاحولَ ولاقوة اِلّا باللهِ العلّي العظيمه

یعنے مین اپنی مولا خداوند تعالیٰ کی حضور مین ہر گناہ سی توبہ کرتا ہون (خواہ) مینسے کوئی گناہ جان بوجھکر بھولکر چھپکر یا ظاہر طور پر کیا (ہر گناہ سی) اللہ کی حضور مین تایب ہوتا ہون نیز اوس گناہ سی جو مجھی معلوم ہی اور اوس گناہ سی بھی جو مجھی یاد یا معلوم نہین توبہ کرتا ہون (ایخداوند) یقیناً تو غیب کے جاننی والا اور ہماری عیوب کو ڈھانکنے والا ہی اور گناہون کی بخشنے والا ہی نیکی کرنی اور بدی سی بچنے کی قوت (ایخدای بزرگ) تیری توفیق بغیر نہین ہی

(٦) **کلمہ ردِّ کفر** اللّٰھم انّی اعوذ بك من ان اشرك بك شیئاً وانا اعلم ،،
والستغفرك لما لا اعلم به تبتُ عنهُ وتبرّات من الکفر والشرك
والکذب والغیبة والبدعة والنمیمة والفواحش والبهتان ،،
والمعاصی کلّها واسلمتُ واقولُ لا اله الا الله محمد رسول الله

یعنے ای اللہ مجھی اپنی پناہ مین رکھہ جو مین جان بوجھکر ترا کسی شئی کو شریک ٹھہراؤن اور انجانی شرک و جہل سی بھی مین تری حضور مین تایب ہوتا ہون اور مین ترک۔ کفر۔ جھوٹ غیبت بدعت تہمت لغو بات بہتان افترا غرضیکہ تمام گناہون سی سخت متنفر ہوتا ہون مین تری تمام احکام اسلام کو تسلیم کرکے پھر بھی اقرار کرتا ہون کہ اللہ کی سوا یعنے تری ذات پاک کی سوا کوئی چیز تعریف و عبادت کی لائق نہین محمدؐ ترا اک رسول ہی الغرض جلال توحید کی ہمت افزائیان اور اخلاق آموزیان اور ترک و کفر کی ضعف آفرینیان مذلت بخشیان جداگانہ بحث و تفصیل چاہتی ہین مگر مذکور الصدر کلمات مقدسہ جسقدر علماً عقلاً عملاً اور اخلاقاً ضروری ہین ہر مسلمانون مین معروف اور ایک (کامن نالج) کا درجہ رکھتی ہین لیکن مابین ہمہ تخصیص تعلیم و علم بہ یقین غالب یہ کہا جا سکتا ہی کہ قوم کی نرر ہا نا تعلیم یافتہ جاہل افراد کی سوا صدہا ایسے مہذب جنٹلمین بھی ہونگی جنہون نی ڈارون اور سپنسر کے فلسفہ کو چھوڑکر کبھی ان لمعات انوار اسلام کیطرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا ہوگا مگر یہ وہ مجمل اصول ہین جنکا پڑھنا اور سمجھنا ہر مسلمان پر واجبات دینیہ سی ہے اور ابھی انہین پر اکتفا نہین کر لیا گیا بلکہ قانون اخلاق کی تدوین اور اصلاح اعمال کی تعلیم کی لحاظ سی ان انوار علمیہ پر استواری ایمان و یقین کیلیے دو اور کلمات بھی صفات ایمان کی صورت مین تلقین کیئے ہین مناسب ہوگا کہ ہم بیان اونہین بھی لکھہ دین چنانچہ وہ حسب ذیل ہین

ایمانِ مفصّل آمنت بالله وملئکته وکتبه ورسله والیوم الاخر والقدر
خیره وشرّه من الله تعالیٰ والبعث بعد الموت

یعنے مین ایمان لایا خدائی واحد پر اوسکے فرشتون پر اوسکی نازل کردہ جملہ کتابون پر اوسکے تمام نبیون اور مرسلون پر روز جزا قیامت کی دن پر نیکی اور بدی کی اوس اندازہ و مقدار پر جو اللہ نی ایک توازن کیساتھہ قایم کیا ہی کہ اوسکا قایم ہونا اللہ ہی کیطرف سی ہے اور نیز مرنے کی بعد پھر جلائی جانی پر کہ یہ سب برحق ہے

Marfat.com

ایمانِ مجمل اٰمنت باللہ کما ھو باسمائہٖ وصفاتہٖ وقبلت جمیع احکامہٖ
اقرارٌ باللسانِ وتصدیق بالقلب ٥

یعنے مین اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے اسماؤ صفات کیساتہہی اور مینے اوسکے تمام حکمون کو مان لیا
جنکا اقرار بلسان مین دلی صداقت کیساتھ کرتا ہون یعنے میرے اقرار لسانی کیساتہہ قلبی تصدیق بھی شامل ہی

قانون اخلاق وعمل کی ان اعتقادی اصولون کو جہان تک بھی بنظرِ تعمق دیکھا سمجھا جاے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہی کہ تکمیل اخلاق
اور اصلاح اعمال واعمال کیلیے علم و عقل کی رو سے ان کلمات بالا سے بڑھکر کوئی عقیدہ موجب خیر و صلاح اور
باعث برکت و رحمت نہین ہوسکتا لیکن بایں ہمہ اب یہ بات جداگانہ دیکھنے سمجھنے اور غور کرنیکے قابل ہی کہ خدائے
حکیم وعلیم اپنی اوس محتشم رسول اور مصلح عالم یعنے ارمر روحی فداہٗ کی ذریعہ ماکرام خاص الخاماتِ مزید کی طور پر کیا کیا
عنایات بے المضاعف فرمائی ہین جو بصورتِ قرآن پاک محفظ اللہ ہی کی ربانی حفاظت سے اب تک محفوظ ہین
اور یقیناً محفوظ وسلامت ہی رہیگی مگر یہ بات یہان یاد رکھنے کی قابل ہی کہ ان نون کی تمام زلتون عقلی اور علمی لغزشون
تمدنی اور سیاسی خود فراموشیون دینی اور دنیوی حق ناشناسیون کا اصلی باعث شرک اور جہالت ہی تہی اسلیئے دین
برحق اسلام نے اونکا ابدی طور پر سدِباب کرتے ہوے توحید مطلق کی دانش افزا تعلیم حق کو ایوان اخلاق وعمل اور
تمدن وسیاست کا سنگ بنیاد سمجہا مخلوقات یا موجودات کی سمتے جہہ سائیان کرنے سے اللہ کی ذات پاک کو
کوئی نقصان نہین پہنچ سکتا بلکہ حقیقت یہ ہی کہ اس قسم کی جاہلانہ طرز زندگی سے نہ تو انسان اخلاق عالیہ کی تکمیل کرسکتا ہی
اور نہ دنیا مین امن وعزت اور آرام وتمکین کی انسانی زندگی کے راز سے واقف ہوسکتا ہی

اسی لیئے قرآن پاک مین خدائے عزوجل نے ہر انداز واسلوب اور ہر ممکن الفہم پیرایہ کلام سے اس ہمت آفرین اور
شجاعت افزا ہدایت کو بار بار تاکیدی احکام سنانے مین تاکہ لوگ کہین اس اصول وحدت پرستی کو
چھوڑنے یا بھلادینے سے پھر ضلالت وذلت کی مستدل زندگی کا شکار نہ ہوجائین لیکن افسوس کہ شامتِ اعمال سے
مسلمانون ہی مین یہ تمام عیوب عام طور پر پیدا ہوگئے حالانکہ دوسری جملہ مذاہب اور اسلام مین یہی ایک خاص اور
امتیازی بات ہی کہ اسلام نے خالص خدا پرستی سکہائی ہی تاکہ انسانی نفوس کی علمی عقلی اخلاقی روحانی تمدنی اور
عملی ترقیون مین کبھی کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو مگر مسلمانون نے نامحسوس طریقون سے موحد بالخیال اور مشرک بالعمل
بنکر اپنی تمام چلتے کام بند کر لیے اپنی لمبے گردن کو اجاڑ لیا اور ایک عبرت انگیز جمود کی مرہون منت ہوکر رہ گئے جسکے باعث
مشرک اور متبدل عقاید رکھنے والی اقوام کو محض مسلمانون کی حالتون کو دیکھتے ہوے یہ کہنے کا موقع ملا کہ اسلام مانع ترقی ہی
عجب! عجب! ثم العجب مگر اسلام انہین کو یا یہ جواب دے رہا ہی

کس نیاموخت علم تیر از من کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد

بہرکیف اب ان مفاسداتِ حائلہ کا علاج اسکے سوا اور کچھ نہین کہ مسلمان پھر اپنی ہوش وحواس ٹھکانے کرکے
اللہ کی دی ہوی پاک کتاب قرآن کو سوچ سمجھکر پڑھنے کی پوری پوری سعی کرین اور اربابا من دون اللہ کے

Marfat.com

فریبِ نجات یی نجات پاکر اخلاقاً عملاً اور علماً حصولِ فوز و فلاح یی اللہ کے سامنے سرخرو ہون

یہ بات کسقدر قابلِ عزور فکر ہی کہ خدا کا ایک اولوالعزم رسول حضرت ابراہیم خلیل اللہ اپنی عمد کی مشرکون بت پرستون اور کج اخلاقون یی اس سوال پر کہ ای ابراہیم تو ہم یی یتعلم توحید کی متعلق کہن دل لگی تو نہن کرتا یہ جواب دتیا ہی کہ لوگو نہن مین دل لگی ہرگز نہن کرتا بلکہ اصل حقیقت یہی ہی کہ اللہ ہی کی ذاتِ واحد قابلِ ستائش و پرستش ہی اور مین اوسکی عظمت توحید پر ایک گواہ ہون

بل ربکم رب السموات والارض الذی فطرھن وانا علیٰ ذالکم من الشٰھدین

(ای عزیزو دل لگی کی بات نہن) بلکہ درحقیقت وہی خدای واحد تمہارا معبود ہی جسنے اس کائنات کو بنایا اور مین اوسکی شان وحدت اور عظمت توحید پر ایک گواہ ہون

لیکن وہ ہادی محترم رسولِ محتشم اخلاقِ انسانیہ کی تکمیلی اغراض اور اپنی فایق و خالص تعلیم اسلام کی متمم تاآن نصف العین کی اعتبار سی اپنی قوم کی ہر فرد کو گویا درجہ نبوت کی اعزاز کی اطلاع دتیا ہی اور فرماتا ہی کہ انتم شہدا اللہ فی الارض یعنی ای مسلمانو تم زمین پر تعلیم توحید کی اخلاقی اور عملی خصوصیتون کی اعتبارات سی اللہ کی جلال وحدت کی گواہ ہو لیکن نہایت افسوس ہی کہ آج وہی لوگ جنہن شہد اللہ فی الارض کا مژدہ سنایا گیا تھا اونکی اخلاقی پستی عملی سستی اور دماغی پریشانی پر دنیا کی دوسری قومین گواہی دی رہی ہن بلکہ ہم مسلمان خود اپنی طرزِ عمل و علم کی موجودہ اندرز عام سی اپنی حیاتیون نحوستون سستیون محال اندیشون عجایب پرستیون اور لیت خیالیون پر شاہد ہین اللہ! اللہ قرآن پاک کی ہوتی یہ انقلاب ایک عبرت انگیز انقلاب عظیم ہی فاعتبروا یا اولی الابصار

این چہ شوریست کہ در دور قمر میبینم — ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر میبینم
البہان را ہمہ شربت ز گلاب وقند است — قوت دانا ہمہ از خون جگر میبینم
اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان — طوق زرین ہمہ در گردن خر میبینم
ہیچ رحمی نہ برادر بہ برادر دارد — ہیچ الفت نہ پدر را بہ پسر میبینم
(حافظ)

بہرکیف اب ہم یہ دیکھنا چاہتی ہن کہ اللہ کی دین برحق اسلام نے اون چند اصولِ اخلاق و ایمان کی اعتقادی اور عملی تعلیمات کیساتھ جنہن ہم پیچھے بیان کر چکے ہن اصلاح اخلاق و اعمال کیلیے بایاتِ ربانی کس قسم کی قوانین و ضوابط کا پابند رہنے کی ہدایت فرماتی ہی اور بصورتِ قرآن پاک ہمین کیا کیا کچھ سنایا سمجھایا اور پہنچایا ہی اور یہ احکام خاص طور پر سمجھنی اور دیکھنی سننے کی قابل ہن اگرچہ من حیث التعلم تمام و کمال اخلاق عالیہ انسانیہ اور اعمال صالح کی تعلیمات مقدسہ سی مملو ہی سایت اور تمدن بہی اخلاق عالیہ ہی کا جزو لاینفک ہن جنہن ترک اور افراط تفریط مین پڑ جانیوالی قومین بہول لنبار چلی ہین اسلیے توحید الہی کا سمجھنا اور جانا نسبت سی ضروری اور مقدم تھا مگر قطع نظر ازین بیان ہم قرآن کریم کی چند خاص وہ احکام نقل کرتی ہن جنہن پڑھ سمجھکر سعید الفطرت روحین جھومنی لگتی ہن سلیم صحیح الحس اور اللہ سی ڈرنیوالی قلوب جلال وحدت اور عظمتِ توحید سی اثر پذیر ہوکر اندہی اندر اپنی مولا کی سامنی جھک جاتی ہین چنانچہ ہم پہلی اوس مقدس فرمانِ حق کا ذکر کرتی ہن جو خاصتہً توحید کی مانی والی ایماندار النانون دائرہ اسلام مین آئی ہوئی بندون یعنی

Marfat.com

مسلمانون کو برکاتِ آسمانی کی طرف پہنچایا اور سنایا گیا ہی

یا ایھا الذین اٰمنو اتقوا اللہ حق تقتہٖ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۝ پ۴ - ع

مسلمانون اللہ سی ڈرو اور ایسا ڈرو جیسا کہ اوس سے ڈرنیکا حق ہی اور مرنا تو اسلام ہی پر مرنا (یعنے تمہاری موت آئین حق ہی یعمیل اور اصلاح اخلاق وعمل ہی کی تکمیل کی خدمات کیساتہ ہونی چاہئیے)

یہ ہر عاقل سمجہ سکتا ہی کہ جب تک کسی گروہ یا قوم کی اخلاق اچھی نہ ہون اون کی خدمات شائستہ نہ ہون اون مین اتفاق واتحاد کا مبارک خیال پیدا ہی نہین ہوسکتا اور بفرضِ محال اگر خیال پیدا بھی ہوجای تو جب تک اخلاقی حسنیت سی وہ قوم یا گروہ صفاتِ حسنی کی واقعی دلدادہ اور اون کی اہمیت سی پوری طور پر اگاہ نہ ہوجای اخلاقی خدمات کی تحمیل کا اثر عملی صورت ہرگز اختیار نہین کرسکتا ایک دوسری سی محبت کرنا ایثارِ نفس اور ہمدردی کی عملی ثبوت دینا ایک قوم یا شخص کی اخلاقی درستی اور شریفانہ اعمال کی استواری کا ثبوت ہین مگر نزولِ قرآن کی وقت چونکہ مسلمانون کا نظام قومیت عام طور پر درست نہ ہوچکا تھا اور اون مین بعض صابی اور بعض وجوہ کی بنا پر بعادتِ قدیم عرب مین کچہ شکر رنجیان اور عملی سُستیان پائی جاتی تہین اسلیئے ارشادِ بالا کی بعد خدای عزوجل نے ایماندارون کو بایاتِ ذیل اپنا پیغام حق پہنچوایا

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً پ۴ - ع

اور سب ملکر اللہ کی دین (اسلام) کی رسی کو مضبوطی سی پکڑی رہو اور آپس مین تفرقہ مت ڈالو اور اللہ کا وہ احسانِ عظیم یاد کرو جب تم ایک دوسری کی دشمن تہی پہر اللہ نی (دین اسلام کی برکت سی) تمہاری دلون مین (باہمی) الفت پیدا کی اور تم اوسکی فضل سی بہائی بہائی ہوگئے

بعض کوتہ بین دوسری مذاہب کی لوگ بوقت نماز مسلمانون کی قبلہ رو کھڑی ہونی سی اُنہین قبلہ پرست کہتی ہین حالانکہ اسلام مین اعتقاداً عملاً خدای ذوالجلال کی واحد ذات کی بغیر دوسری کسی چیز کی پرستش جایز ہی نہین رکہی گئی کیونکہ اس اصولِ مقدس کی سوا انسان کی اخلاقِ عالیہ کی برکتون اور اپنی فطری شرافتون کی دولتون سی بہرہ یاب ہی نہین ہوسکتا مگر پرستش اور ستائش کی وہ دلدادہ قومین جن مین احرام و اصنام کی سوا بیلون بندرون کی اُن نون حیوانون اور درختون تک کی پوجا اصولِ سعادت و فلاح قرار دی گئی ہی وہ اہلِ اسلام کی قبلہ رو ہوکر سربسجود ہونے کو اپنی نادانی اور غلط خیالی کی باعث قبلہ پرستی سمجہتی ہین یہ اون کی اپنی ہی خوش فہمیون کا نتیجہ ہی مسلمانون کا عبادت مین صف بستہ ہوکر یا مغرب کیطرف منہ کرکے اللہ کی سامنے جہکنا محض ایک نظامِ عمل اور اتحادِ قومیت کا انداز ہی وہ قرآن پاک کی اس ارشادِ الہی کو کسی حالت مین بھلا نہین سکتے جس مین کسی خاص سمت کیطرف جہکنے کو مستحسن نہین بلکہ عملی اور اخلاقی درستی کو قابلِ استحسان سمجہا گیا ہی اور خدای واحد فردای محشر آسمانی کتابون فرشتون اور اللہ کی رسولون پر ایمان و یقین قائم کرنیکی ساتہ اپنی مالون کو اللہ کی محبت قرابت دارون یتیمون واجب الرحم مسکینون اور قابلِ امداد مسافرون انسانی جبر و تقید سی چھڑانی کی واسطے غلامون پر خرچ کرنیکی پاکیزہ تعلیم دی گئی ہی علاوہ ازین ادائی عبادت و زکوۃ کی تنبیہ کیساتہ اونہین اپنی وعدون اقرارون کی پورا کرنے

Marfat.com

شدائد و مصائب اور تکالیف و آلام کیوقت ثابت قدم رہنے کی اخلاقی اور عملی استقامت سکھائی گئی ہی

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاخر والملئکۃ والکتب والنبیین واٰتی المال علی حبہ ذوالقربی والیتمی و المسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واٰتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی البأساء والضرآء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون ۝ ع

مسلمانو! صرف یہی بات نیکی نہین کہ تم نماز کیوقت اپنا منہ مشرق کیطرف کرلو یا مغرب کیطرف بلکہ اصل نیکی تو تو اُن کی ہی جو اللہ کی ذات حی القیوم پر روز آخرت پر خدا کی فرشتون اور رسلون کی پیش کردہ کتابون پر خود نبیون پر اور اپنی دولت کو اللہ کی حُب پر قرابت دارون یتیمون مسکینون اور قابل امداد مسافرون یا سوال کرنیوالون پر اور علاوہ ازین غلامی کی قیدی انسانون کی گردنین چھڑانے پر دیتی ہین اور اللہ کی عبادت کرتی اور زکوۃ دیتی رہی اور جب کبھی کوئی وعدہ عہد یا قول و قرار کیا تو اوسی کو پورا کیا اور تنگی مین تکلیف و مصیبت مین اور جنگ کیوقت پامردی کیساتھ قایم رہی یہی لوگ ہین جو اللہ کی راہ مینے سر تسلیم خم کرنے یعنے مسلمان ہونے کے دعوی مین سچے نکلے اور یہی لوگ پرہیزگار ہین

آیات بالا مین جو قانون اخلاق و عمل سنایا گیا ہی واجب الرحم مساکین اور معذور الحال محتاجون کی مدد کیواسطے کسی مذہبی خصوصیت کی بغیر جو واجب التسلیم ہدایت کی گئی ہی کیا وہ اس قابل نہین کہ اوسی سرانسان اپنا دستور العمل بنائی؟ کیا اپنے عہد و پیمان کا پورا کرنا قانون اخلاق سے باہر ہے؟ کیا خدائی واحد کی عبادت کرنا قابل امداد غربا یتمی اور مسکینون یا مسافرون کی وقت پڑنے پر مدد کرنی آئین اخلاق نہین کہلا سکتا؟ کیا مصایب و شدائد یا تکالیف حیات کے کسی حادثہ کیوقت انسان کا پامردی مردانگی اور استقلال و ہمت کیساتھ اپنی پیرون پر کھڑا رہنا اخلاقی جرارت و استقامت کا کرشمہ نہین؟ کیا اخلاقی ہمت اور شرافت اس حالت کا نام ہوگا کہ کسی تکلیف مصیبت یا سختی کا ظہور ہو تو انسان ان نون متون درختون اور ستارون کی سامنے سر ڈالکر لوٹ جاوے؟ ہرگز نہین اس مین شک نہین کہ عرصہ دراز کی دینی غفلتون اور اسلامی بے بنیادیون کی باعث آج مسلمان عام طور پر اخلاقاً عملاً اور علماً بڑی پست درجہ پر آرہی ہین مگر دیکھنا تو یہ ہی کہ اونہین تکمیل اخلاق اور اصلاح اعمال و حال کیواسطے جو اصول سکھائی گئی تھے اور خدا کی دی ہوئی پاک کتاب قرآن اونہین اسوقت بھی جو کچھ سنا سمجھا رہا ہی وہ کیا کچھ ہی۔

طالب لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید ہمچنان در عمل معدن و کانست کہ بود

مذکور الصدر ارشادات الہیہ کی بعد ایک جگہ استواری اخلاق و عمل کیلئے بالفاظ ذیل ہدایت ہوتی ہی

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون پ ۲ ع

مسلمانو! آپس مین ایک دوسری کی مالکو ناحق ناروا طور پر خورد برد نہ کرو اور نہ مال و دولت کو حاکمون کی پاس رسائی

Marfat.com

پیدا کرسکا ذریعہ بناؤ اور نہ لوگوں کی مال میں سی حوکچہ مٹھے چڑھی اوسی جان بوجھکر ناحق مضم کرجاؤ

آجکل ہماری اخلاق اسقدر متبدل ہوگئی ہین کہ ایک دوسری کی مال کو خورد برد کرنیکی علاوہ قوم کی وہ خوش نصیب افراد جنہین پروردگار نے اپنے فضل وکرم سی دنیوی اعتبارات سی کچھہ خوشحالی اور فراغت بخشی ہی اللہ کی دی ہوئی دولت کو عموماً بی سوچی سمجھی محض حکام وقت کو خوش کرنے اور بسا اوقات اپنی ہی بھائیون کو نقصان و ضرر پہنچانیکے لیئے خرچ کرتی ہین حالانکہ ان ن اگر خدا کی قایم کردہ اصول اخلاق وعمل کا خیال رکھی اور واقعی مسلمان بنی تو وہ تمام افراد نوع کو خواہ وہ حاکم ہون یا محکوم اپنی خصایل حسنہ اور صفات عالیہ انسانیہ سی خوش رکھہ سکتا ہی مگر قاعدہ ہی کہ جب سچی معتقدات صرف زبان ہی زبان پر رہ جائین حال وقال مین تناقض پیدا ہو جای اصلیت اور حقیقت کی جگہ مفروضات اور ہوا وہوس مین آلودہ شدہ خیالات حکمانا بنالین تو ان ن کا نہ تو نظام عمل واخلاق ہی درست رہ سکتا ہی نہ اندازِ سیرت وصفات

آج قوم مین زوال اخلاق وعمل کی جو دردناک کیفیت نمایان ہی صفاتِ عالیہ کی عوض جس قسم کی خیالاتِ اسفلہ پائی جاتے ہین یہ تمام کیفیتین اس امر کی بیتین شہادت ہین کہ ہم مسلمانون نی متابعت اعمال سی اللہ کی سکھای ہوی تمام اصولِ اخلاق وعمل اور آئین ایمان ویقین کو معناً بوجہ جہالت بھلا بیٹھا کر عام طور پر بالکل الگ پھینکدیا اور تمام معتقدات یقین وایمان صرف نوک زبان پر رکھی رہ گیے ورنہ عظمتِ وحدت اور جلال توحید کی امانت دارون کا یہ حشر اخلاقی۔ عملی علمی۔ سیاسی۔ اقتصادی۔ روحانی اور تمدنی تباہیون کیصورت مین نگرز نمایان نہ ہوتا مگر دیکھئے کہ خداوند کیطرف سی اونہین کیا کیا سنایا جاتا ہی

یا یھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃً ولا تتبعوا خطوات الشیطٰن انہ لکم عدوٌ مبین ۝ فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینت فاعلموا ان اللہ عزیزٌ حکیم

مسلمانو! دائرہ اسلام مین پوری طور پر مسلمان بنکر داخل ہوجاؤ اور ابلیس خناس کے قدمون پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہی پھر جبکہ تمہارے پاس اللہ کی صاف احکام (اخلاق وعمل) پہنچ چکے تو اسپر بھی تم اگر بھٹک جاؤ تو جانی رہو کہ وہ خدای ذوالجلال معبود واحد زبردست حکیم ودانا ہی (یعنے تم اوسکی گرفت سی نہ بچوگی)

آیات بالا مین "ادخلوا فی السلم کافۃً" کا مقدس ایما عوز کی قابل ہی گویا خداوند عزوجل فرماتا ہی کہ مسلمانون اسلام مین پوری طرح سچی یقین وایمان کیساتھہ داخل ہوجاؤ اعتقادی کمزوریان کبھی تمہاری اخلاقی اور عملی بربادیون کا باعث نہ ہون اور معتقدات کو جب تک تم علم وعقل سی سوچ سمجھکر قلبی تصدیق کیا تھہ دلون مین نہ رکھوگی اخلاقی سستیون اور عملی کمزورین کا پیدا ہونا بالکل یقینی ہی اور جب اخلاقی پستیان اور عملی سستیان تم مین نمودار ہوگئین تو تمہاری سمتین حرائتین شجاعتین حوصلہ داریان اور استقامتین سب خاک مین مل جائینگی اور جب ایسا ہوگا تو تمہین امن وآرام اور عزت کی زندگی دنیا مین کہین نصیب نہ ہوسکیگی تمہین مردم پرست اور مشرک اقوام اٹھتی بیٹھتے ڈرائینگی اور تم دیوانون کیطرح اِدھر اُدھر بھاگتے پھروگے اور تنکون سی بھی ہراسان اور ترسان ہوتے رہوگے چنانچہ بالانجام اخلاق وعمل کی بربادیون سی ایسا ہی ہوا آج سینٹ پیٹر کی روسی خانقاہ سی ایک ندا اٹھتی ہی کہ مسلمانون کو مٹادو تو مسلمان مبہوت ہوکر رہ جاتے ہین کلیسای فرانس سی حریت ابیض کی عاشقان مسیح پلیٹون سی اترکر اپنی حکومت کی توپون پر ہاتھہ رکھکر آوازہ کستے ہین کہ مسلمان

Marfat.com

تہذیب وترقی کی راہ مین سنگ راہ بنی ہوئی ہین اہین مٹاؤ تو بیچاری توحید پرست ہر جگہ سہمی ہوئی صورتون لیئے ہوئے
اون صداؤن کو سنتے ہین آج اگرچہ نظام حکمرانی اور آئین سلطنت اوس نہج پر نہین رہی جیسا کہ کبھی تھے حکومتون
نے ہر طرح امن وامان قایم کرنے اور رکھنے کیلئے بین الاقوام وممالک عمدہ عمدہ قوانین کا نفاذ کیا ہی امیر وغریب ادنی اور
اعلےٰ شاد وسرور پای جاتی ہین خصوصاً برٹش حکومت نے ہندوستان کی حالت کو بہت کچھ درست کیا تعلیم وعلم کو
باقاعدگی کیا ہے ملک مین رواج دیا مگر مسلمانون کا شیرازہ عمل واخلاق بجای خود بگڑا پڑا ہی اون کی اصلاح تو وہی
آسمانی قانون حق ہی کرسکتا ہی جو قرآن پاک کی صورت مین اُن کو دیا گیا ہی

ہم اس بات کو پہلے ہی بیان کر چکے ہین کہ تمدن اور سیاست اخلاق عالیہ انسانیہ ہی کی صورت الگ ہین ہین اپنی
خود داری شرافت خود مدد کی قوت اور جسمانی جانی آزادی جب معرض خطر مین آجای تو اللہ کی دی ہوی
ان نعمتون اور دولتون کو شریرون اور دشمنون کے ہاتھون سے بچانے کیلئے انسان کا پامردی کیساتھ کھڑے ہونا ہی
اخلاقی جرارت اور انسانی حمیت وشرافت ہی کا مقتضا ہی جو قوم رفتہ رفتہ اس مقدس احساس شریف کو ہی تباہ
کردی اوسکا گذارا اس مصروف کار وعمل کارگاہ عالم مین بہت مشکل ہی کیونکہ

جو گریگا مرتبے سے وہ گرایا جائیگا جو بڑھیگا جو صلہ اوسکا بڑھایا جائیگا

اسی انداز وحقیقت کا ایک حکم انجیل مقدس مین بھی ہی کہ "جسکے پاس ہی اوسے اور دیا جائیگا اور جسکے پاس نہین اوس سے
رہا سہا بھی چھین لیا جائیگا" اسی حقیقت اور صداقت کو ملحوظ رکھتی ہوئی خدای واحد نے مسلمانون کو اون
کی بقای حیات کیواسطے مدافعت اشرار کی خیال سے اپنی سیاست بحال رکھنے کیلئے ارکان اخلاق ہی کی طور پر
یہ فیصلہ بھی سنایا کہ بے امنی اور ذلت کی زندگی کو موت سے بہتر نہ سمجھنا ان حالون دنیا مین کوئی قوم اپنا نظام
عمل واخلاق قایم نہین رکھ سکتی اور یہ بات عین انسانی جذبات فطرت کی مطابق ہی اور مسلمانون کیلئے یہ کوئی
نئی تعلیم نہین بلکہ تمام مسلمان حفاظ اور ناظرہ خوان تلاوت قرآن کیوقت اس حکم الہی کو پڑھتے ہین

کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم وعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم وعسیٰ ان
تحبوا شیئاً وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پ ۲ ع

مسلمانو! تم پر اپنی آزادی نفوس اور بقای جان ومال کی جد وجہد یعنی جہاد فرض کیا گیا اور وہ تمہین ناگوار ہی
گذریگا اور عجب نہین کہ ایک چیز تمہین بری لگے اور وہ تمہاری حق مین بہتر ہو اور (یہ بھی) عجب نہین کہ ایک چیز تمکو بھلی
لگے اور وہ تمہاری حق مین مضر ہو (حق تو یہ ہی) کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہی اور تم اپنی سود وضرر کو نہین جانتے

نوٹ مگر یہ بات قابل غور ہے کہ مسیحی سلاطین یورپ اگر اسی جہاد کیلئے ہاتھون مین صلیبین لیکر نکلین تو اونکا نام اونہون نے "ہولی وار" یعنے مقدس اور پاک لڑائی رکھا ہوا ہے مگر مسلمان اگر اوسی مدافعت کیلئے تیار ہون تو وہ کشتی اور گردن زدنی طریقہ مین ... عنوان

ان ایات مقدسہ سے خدای واحد کا یہ منشا بھی ہین کہ مسلمان خواہ مخواہ بیٹھے بٹھای بڑے لونگ مجاہدین اور ایسا امنون نے یقیناً نہ
کیا ہی نہ کبھی کرینگے جنگ بلقان کیوقت اس امتحان عمل کا وقت باوقعت ترکی حکومت کیلئے کم از کم بہت کچھ تھا
مگر یورپ اس بات کو سمجھ سکتا ہی جبکہ باوجود تسوکت وحکومت ایک مسلمان حکمران نے اپنی نازک حالت مین بھی ایسا نہین
ہونے دیا تو مسلمان کہان تک محتاط اور دور اندیش صلح پسند ہین یورپ کے روشن ضمیر مادری صاحبان اگر یہ جہاد

Marfat.com

کی لفظ کو ہمیشہ اپنی فرصت و بیکاری مین دہا- رہا کر اپنی حکمرانون کی سنے پیشین کرتی رہتی ہین اور مسلمانون کی خلاف
آیی دن سازشین ہوتی رہتی ہین خصوصاً رومن کیتھولک حکومتین باخلاق آموزی انجیل اہل اسلام اور اسلام کے
مٹانی کیلیے گویا اڑھار کھاے بیٹھی ہین لیکن وہ قرآن پاک کی دوسری تعلیمات مقدسہ اور نیز اسباب جہاد کو
قطعاً محض ایک قسم کی تعصب اور قدیمی عناد کی باعث نظر انداز کر جاتی ہین مسلمان اس جہالت اور بی خبری کے
زمانہ مین بہی ایسے مبتذل نگزرہین کہ خواہ مخواہ لاٹھیان سنبال کسی پر چڑھ دوڑین اونہین یاد ہی کہ خدای پاک
شرارت و فساد کرنیوالون کو ہرگز پسند نہین فرماتا ان اللہ لا یحب المفسدین

اس تمام ذکر و بیان سی ہمارا مدعا تو یہی ہی کہ مسلمان اگر اپنی اطوار دینیہ اور اخلاق اسلامیہ کو چہوڑا جس سے اون کی تمدنی شوکتین فنا ہو
گئین اور افلاس و ادبار نی گہیر لیا اور وہ ایک محکم اور سیدہی راستہ کیطرف چلنے کی بجای میچی راہبون اور یہودی احبارو
کیطرح دم سادھ کر محض روحانی صفایان حاصل کرنیکے لیئے روز روشن کو رات بناکر خلوتخانون مین جا گھسے
لہذا مسلمانون کا جو حال ہوا اون کی اپنی ہاتھون ہوا کسیکا اس مین کچہہ قصور نہین

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان مسلمان جہان ذراسی عنایت مہربانی شفقت اور ہمدردی سی مسخر ہو جاتی
ہین وہان قدرتاً وہ اپنی ذراسی بی آبرویی اور پامالی شرافت و عزت کو دیکہتی ہوی بی اختیار ہو جاتے ہین مگر مانین ہمہ
اون مین احسانات کا یاد رکہنا انسانی تکالیف کا خیال کرنا اور فتنہ و فساد سی دور رہنے کا ایک خاص احساس
بہی ہی اور یہ سب اسلام ہی کی سکہای ہوی قانون اخلاق کا فیض ہی آج مسلمان یقیناً برٹش حکومت کی زیر اثر اپنی
حسب وقار اور شان اسلام کیساتہہ بازآدیی لغونس زندگی گذار رہی ہین اسکا اعتراف وہ صدہا مرتبہ کر چکی ہین اور حکومت
کی عقلمندی اسی مین ہی کہ اون کی مذہبی جذبات اور اخلاقی عملی محسوسات کو صدمات نہ پہنچای لیکن یہ ایک پیش پا افتادہ
اور قدرتی بات ہی کہ وہ دینی یا مذہبی طور پر آداب اسلامیہ کی لحاظ سی اپنا جسمانی اور جانی فرمان روا اللہ کی ذات کے
بعد اوسی سلطان المعظم خاقان بحر و بر امیر المسلمین خلیفۃ المؤمنین کو سمجہین جو حرمین شریفین کا محافظ ہی اور اوسکی
تاج فرمان روائی پر لا الہ الا اللہ کا طرۂ امتیاز نصب ہی اور اوسکی سر پر وحدت پرستی کا علم توحید لہراتا ہی

مگر ہم یہ کہی بغیر نہین رہ سکتے کہ مسلمانون نے اخلاق اسلام کی ضوابط و آئین کو چہوڑکر اپنا بہت کچہہ برباد کیا عیش و
عشرت کی زندگی امیرون نی اختیار کر لی غریبون اور مفلسون نی حقارت کی اور مشقت کو چہوڑکر بی حیائی کیساتہہ گدائی اور
دریوزہ گری کی زندگی اپنا مسلک قرار دی لی اور طرح طرح سی بہیک مانگنا بہت سے مسلمان خانوادون اور خاندانون
کی وراثت مین آگیا محنت مشقت کو عار و ننگ مگر بیکاری حیلہ سازی مکر و فریب اور ریاکاری کیساتہہ دوسرون
کی دی ہوی پر پلنے رہنی کو عزت و فضیلت سمجہنی لگی حالانکہ یہ تمام صفات اسفلہ اور خصائل مذمومہ اخلاق آموزی اسلام کی
سراسر خلاف آداب دین کی برعکس صلحای سلف کی طرز حیات سی الگ جاہلون کا شیوہ ہین، اور مسلمان ہی اب اس جہل مین بدنام ہین،

عارف شیرازی خوب لکہا ہی کہ تکیہ بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف مگر اسباب بزرگی ہمہ آماده کنی

Marfat.com

قوم کی پریشان حالی پر اخلاقی عملی۔ علمی۔ اقتصادی روحانی اور تمدنی غرضیکہ جس حیثیت سے نگاہ عمیق ڈالی جاے اوسکی زندگی اخلاق اسلامیہ اور آداب النبائیہ سے متغایر نظر آتی ہے واقعی ہم مسلمانون نے جہان اخلاق عالیہ کو بھولا ہے طرح طرح کی اخلاقی عملی تمدنی اور سیاسی غلطیان کی ہین وہان اندرز معاشرت اور منزلی اغلاط کا بھی ایک دلخراش منظر پیش نظر ہوتا ہے ہم تسلیم کرتی ہین کہ دین برحق اسلام نے بوجوہ خاص ایک مرد کو چار بیبیان کر لینے کی سہولت عطا کی ہے لیکن ایسا کرنے کی مخصوص اسباب اور خاص وجوہ بھی اسلام نے ملحوظ رکھی ہین

مثلاً ایک شخص کی بیوی اگر کسی حادثہ اور عارضہ سے دایم المرض مفلوج۔ اندھی مجزومہ اور ایاسج ہوجاے سب سے بڑھکر یہ کہ وہ اولاد پیدا کرنے کی لایق نرہے تو وہ دوسری بیوی تلاش کرسکتا ہے علی ہذا اسی قسم کی وجوہ کیساتھ اگر دوسری اور دوسری کی بعد تیسری ناقابل نسل ثابت ہو تو چوتھی بیوی کو بعقد نکاح گھر مین لاسکتا ہے بایں ہمہ ان تعلقات کیساتھ مرد کیلیے اون سب مین عدل و انصاف اور خبرگیری کی پوری پوری تاکید لگی ہوئی ہے مگر تعیش اور محض نفس پرستی کیلیے ان تعلقات کو قایم کرنا اسلام نے سخت مکروہ ممنوع بلکہ ایک قسم کا اخلاقی جرم قرار دیا ہے آن حضرت پیغمبر عرب روحی فداہ کی ذات عالی صفات پر یورپ کے عاشقان تجرید راہب نروانا اور ملکتی کے بعض جان نثار جوگی بھی اگرچہ کثرت ازدواجی کا الزام لگاتی ہین مگر اوس مصلح عالم رسول کی ان تمام تعلقات کی نہایت مخصوص وجوہ تھین جنہین عرب کی اون مختلف قبائل کو ایک اور باہم شیر و شکر کرنیوالا مقنن معاشرت اور نقاد فطرت و قدرت منجی اعظم اور خدا کا کامل انسان ہی بتاید الہی سمجھ سکتا تھا وہنین کلیسای یورپ کے خانقہ نشین راہب گرجون مین چھپ چھپ کر قوای شہوانیہ سے مغلوب ہونیوالی تجرید پسند اب تک نہین سمجھ سکے مندرون اور شوالون مین بیٹھکر تاگاہ داری انثیت اور برہمچریہ اب تک اپنی تجرد اور نروانا کی ٹہر ہا نکتی ہین لیکن اون مین سے جسقدر بھی ٹٹولی گئی باطناً روسیاہ اور شہوانی مجرم ثابت ہوئی

مگر قطع نظر ازین پیغمبر عرب روحی فداہ کا کثیر الازدواج ہونا ملکی اور قومی مصالحت اور بین القبائل اتحاد و قرابت پیدا کرا کر اونہین باہم جوڑ دینے کے پاکیزہ خیال پر مبنی تھا علاوہ ازین اور بھی کئی اسباب تھے جنکی بابت علمای دین نے بہت کچھ بیان فرما چکی ہین مگر مسلمانون کیلیے عام طور پر یہ اندرز معاشرت مسنون قرار نہ پاسکتا تھا اور قرآن پاک نے اس امر کی تصریحات بیان فرمادی ہین خصوصاً بین الازدواج باہمی عدل و انصاف کا جو تقید لگا ہوا ہے اسپر غور کرنے سے اس معاملہ کی حقیقت آشکارا ہوجاتی ہے اسلام یہ ہرگز نہین فرماتا کہ ایک غریب یا امیر مسلمان خواہ مخواہ تین تین اور چار چار بیویون کا تانتا اپنی پیچھے باندھتا رہے ایک حکمران مسلم امیر بہمہ تاجداری و حشمت بیش از بیش اپنی منکوحہ بیگم اور بیوی کی تاجدارانہ اعزاز کیلیے اپنی ایوان حرم مین چند خواصین رکھ سکتا ہے بیش ازین اگر اوسکی ایک شہنشاہ بیگم کی ہوتی اپنی نفس پر بھروسہ نہ ہو اور کہین ارتکاب گناہ کا اندیشہ ہو تو دوسری بی بی بھی مگر یہ تو اسلام نے ہرگز معالج قرار نہین دیا کہ ایک حسین اور خوبصورت عورت خواہ کسی نسل و قوم کی ہو اوسی طرح سے کسی ایک مسلمان امیر اپنی بی بی بنانے کا نصب العین پیش نظر رکھی اور شاہی مطبخ کے خاص طبیبون سے کشتہ جات اور معجونات ہی بنوا بنوا کر کھاتا رہے یہ تو صریح نفس پرستی اور ہوسہای خام کی غلامی ہے

Marfat.com

افسوس کہ جاہ وحشم اور ثروت واقبال کی حاصل ہونی پر بہت سی مسلمان امراؤ سلاطین عیش وعشرت مین پڑگئے اور اخلاق اسلام کو بھلادنی سے اونہن اپنی فرائض اور اہم ملحوظات جہانداری بی بھولگئی اور یہ نہ سمجھی کہ "جنکے رتبی ہین سوا اُون کو سوا مشکل ہی" سلاطین مغلیہ کی نسل کی سرد لعزیز مگر مشرک نما مسلمان شہنشاہ اکبر نے خواہ اپنی مخصوص پولیسی سے غیر اقوام کی عورتون کو اپنی محرمات مین داخل کیا اور خواہ ہماری ہندو عزیزان ملک نے اوسکی قشقہ نما پیشانی کو دیکھکر خود ڈولے دیئے مگر ہم اوسکی اس حرکت کو آداب اسلام کی خلاف ایک اخلاقی لغزش اور سیاسی غلطی سے تعبیر کرتے ہین جسکے نتایج مختلف سازشون اور ایوان شاہی کی اندرونی جھگڑون کیصورت مین اوسکے بعد اوسکے جانشینون کو بھگتنے پڑی اور مغلیہ وقار سیاست کا ستون متزلزل ہوگیا یہی وجہ یورپ مین اسلام کی آزاد سلطنت ٹرکی کی سیاسی تنزل کا باعث ہی من جملہ اور اسباب کی ہونی ہی اکثر ترک امراء کی گرویدگین فرانسیسی جرمنی اور اطالوی بیویان بنی گئی ہین جنہن بڑی سہولت سے اپنی اقوام اور ممالک مین ٹرکی کی سیاسی اغراض اور ایوان حکومت کی اسرار کا راز درپردہ طشت ازبام کر دینے کا موقعہ ملتا رہتا ہی ممکن ہی کہ اب اُون لوگون کو کچھ سمجھ اگئی ہو زوال ہسپانیہ کی واقعات ان باتونکا ثبوت ہین

اس بات کو حکماء نے مانا ہی کہ اختلاط نسل سے قومین تباہ ہوجاتی ہین انگریز دنیا مین جہان رہتے ہین غیر اقوام خصوصاً ایشیائی عورتون کو اپنی بیوی بنانا بہت کم پسند کرتے ہین کبھی انگریز نے کبھی ہندوستانی یا ایرانی عورت کو بیوی بناکر انگلستان لیجانا احتمال یقینا مستحسن نہ سمجھا ہوگا کیونکہ جسطرح اچھی بری سوسایٹی سے افراد قوم پر اثر پڑتا ہے نظام عمل وخیال مین تغیر واقع ہوتی ہین ایسے ہی مختلف قومون نسلون اور ملکون کی بیویون سے خاندانون گھرون اور قومون کو اخلاقی عملی طور پر اور اگر افراد قوم رجال حکومت ہون تو سیاسی نقصانات عظیم ہی پہنچتے ہین اور رفتہ رفتہ قوم اپنی مخصوص اندازِ معاشرت اور طرز اخلاق وعمل کو کھو بیٹھتی ہی

مسلمان اگر اس امر مین صرف اس خیال سے خوش ہوتی ہون کہ ہم دوسری اقوام کی عورتون کو تو لیتے ہین مگر دوسری اقوام مین بخیال مذہب ہماری ہمقوم عورتین بہت کم جاتی ہین تو یہ محض اونکا اپنا ہی دلخوش کن وہم ہی ایسا کرنے سے بالانجام وہ نفع مین نہین بلکہ نقصانات ہی مین رہی ہین اور رہینگے لیکن ہم تعلق ازدواج کی نسبت قرآن پاک کا وہ قانون اخلاق وعمل پیش کرتے ہین جسکا بھلا دینا مختلف تباہیون کیساتھ علماً عملاً قیامت تک ثابت ہوا ہی مسلمان اکثر ارذل اور اسفل اقوام تک کی عورات کو صرف لسانی طور پر کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھوا کر نہر وین ڈال لینا ایک معمولی بات سمجھتے ہین اور قبول اسلام کو محض اسی پر منحصر خیال کرتے ہین حالانکہ اکثر اوقات اوس تعلق سے اونکا مقصد بھی عموماً تعیش اور صرف نفس پرستی ہوتا ہی اخلاق اسلامیہ کی خبر نہ میان کو ہوتی ہی نہ اوس بی بی کو جو صرف گونسٹ کہا لینے سے مسلمان ہونا چاہتی ہی مگر اللہ فرماتا ہی

ولا تنکحوا المشرکات حتی یؤمنّ ط ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم
ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا ط ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم ط

اور مسلمانو مشرک عورتون سے جب تک وہ بطیب خاطر مسلمان نہ ہون نکاح نہ کرو اور مشرک عورت خواہ تمہین کیسی ہی دلپذیر کیون نہ معلوم ہو اوس سے ایک مسلمان لونڈی کہین بہتر ہی اور ایسے ہی مشرک مردون کو جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہون اپنی عورتین نکاح مین نہ دو خواہ

Marfat.com

مشرک مرد تمہین بھلا ہی کیون نہ لگی اوس سی تو ایک مسلمان خادم کہین بہتر ہے

قرآن پاک کے ہزارہا ارشاد حق کی تہ مین ہزارہا اسرار علمیہ اور رموز اخلاقیہ مستور ہین جنہین ہر شخص خواہ وہ مسلمان ہی کیون نہ ہو عام طور پر سمجھ نہین سکتا لیکن ایک مسلمان عام اس سی کہ وہ عالم ہو یا جاہل آیات قرآنیہ کی صریح الفہم معانی و مطالب کو سمجھنے مین ہرگز قاصر نہین رہ سکتا ایک مسلمان اپنی کوتہ فہمی سی اگر یہان یہ خیال کرے کہ عورت اپنی معتقدات کو رکہی مرد اپنی عقاید کی مطابق جنکی اس مین ہرج ہی کیا ہی "عیسی بدین خود موسی بدین خویش" لیکن کتاب اللہ نی چونکہ ہر دعوی کساتہ دلایل و برہان پیش کی ہین اسلیئے اوس نے چون وچرا کا موقعہ خود ہی نہین رکہا اور اسلامی اخلاق و عمل کی حفاظت کیلئے اوسنے نہایت ہی بلیغ انداز بیان کیا تہا ایماندار قلوب انسانیہ کی تسکین بارشاد ذیل فرمادی ہی کہ

اولئک یدعون الی النار واللہ یدعوا الی الجنۃ والمغفرۃ باذنہ ویبین ایاتہ للناس لعلہم یتذکرون ۰

(کیونکہ مسلمانو! یہ مشرک مرد وزن (اپنی شرک آمیز جاہلانہ خیالات سی) لوگون کو دوزخ کیطرف بلاتی ہین یعنے چونکہ یہ لوگ بوجہ شرک کوتہ بین اور غلط اندیش ہوتی ہین ان تمام تدابیر اور خیال و اعمال کا نتیجہ عموماً بندون کیواسطے طرح طرح کی پرتیابیون نی جیسیون سینہ کا دیون اور گمراہیون ہی کیصورت مین ظاہر ہوتا ہی پس ای مسلمانون اللہ تمہین شرف اسلام اپنی تمام اخلاق آموزیون اور دانش افزائیون سی امن و آرام نسبت اور مغفرت کیطرف بلاتا ہی اور اپنی احکام بندونکو کھول کھول کر بیان فرماتا ہی تاکہ وہ ہوشیار اور خبردار رہین

اہل علم و نظر اس بات کو بخوبی سمجہتی اور جانتی ہین کہ تمام ادیان سابقہ کی مقابلہ مین اپنی اصول اخلاق و عمل کی دیتی ہوئی تعلیم بلحاظ انسانیت مردون اسلام نی عورتون کو ایک درجہ پر رکہا قبل از اسلام یونانیون رومیون ایرانیون اور ہندیون مین عورتون کو جیسا کچہ سمجہا جاتا تہا اور جیسے جیسے سلوک محض اونہین عورت ہونی کے باعث اپنی قوم کی مردون کیطرف سی دیکہنی پڑتے تہے یہ سب حالات تاریخی واقعات ہین مگر دین برحق اسلام نی عورتون کو مردون کیساتہ علماً اخلاقاً اور عملاً ایک سطح پر کہڑا کیا اور اپنی تعلیمات حقہ سے تکمیل اخلاق و عمل کیواسطے ارشاد ذیل سنایا اور اونہین حصول فلاح و سعادت کا مبارک راستہ دکہایا

من عمل صالحاً من ذکر او انثی وہو مؤمن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینہم اجرہم باحسن ما کانوا یعملون ۰ پ ۱۴ ع ۱۹

جو شخص نیک کام کریگی خواہ مرد ہو خواہ عورت مگر وہ ایماندار ہو اوسکی زندگی اچھی طرح سے بسر کرائینگے اور اون کی بہترین اعمال کا صلہ اونہین (ہم) حیات بعد الموت آخرت مین بہی ضرور عطا فرمائین گی

اسلام نی جو قانون اخلاق و عمل مقرر کیا اوس سے بہتر یا اوسکے مقابلہ مین کوئی دوسرا نظام صلاح فلاح مل نہین سکتا ہمارے مسیحی عزیزان نوع کفارہ مسیح پر اک محض اپنی خوش فہمی اور عقیدت سی اتنی بندگی بڑہی ہین حالانکہ اونکا یہ عقیدہ علماً عقلاً اخلاقاً اور قانوناً کیسی طرح بہی واجب التسلیم قرار نہین پاسکتا مگر قرآن پاک قانون اخلاق و عمل کو یون بیان فرماتا ہے

من کفر فعلیہ کفرہ ومن عمل صالحاً فلانفسہم یمہدون ۰

جس کسی نی (اللہ کی ضابطون کو جہٹلاکر) جہالت کی اوس جہالت کا وبال اوسی کی جان پر ہی اور جسنے نیک کام کیا اوسکا بدلا بہی اوسی کام کی کرنیوالی کی جان یا نفس ناطقہ کو ملیگا اور ایسا شخص اپنی حال و مستقبل کی بہتری کر رہا ہی

Marfat.com

گرجون مین ہر مسیحی مرد اور عورت کیلئے آٹھوین دن اقرار گناہ کا دستور العمل جاری ہی یعنے ہفتہ بھر مین جسقدر اخلاقی لغزشین اور چھوٹی بڑی بے اعتدالیان یا گناہ سرزد ہون وہ پادریصاحب کے کان مین کہدینے سے معاف ہو جاتی ہین ہم سن چکے ہین کہ مسیحی عقیدہ کی مطابق اس طرز عمل مین نجات و بخشش کا کونسا راز مستور ہی ان ن کی باطنی حالتون اور اندرونی کیفیتون کو خدای علیم و بصیر کی ذات ہی جانتی ہی ایک گنہگار مرد اور فاسقہ عورت اگر پادریصاحب کے پاس اعتراف گناہ کیلئے نہ بھیجے تو اون کی پاس اون کی سیہ کاری اور کسی گناہ کو معلوم کرنی یا پہچاننی کا کونسا آلہ ہی ہم تسلیم کرتی ہین کہ اقبال جرم کرنی سے ایک مجرم ضمیر کی اندرونی ملامت سے کسقدر آسودہ ہو جاتا ہی اور بیرونی ندامت اوسی ارتکاب گناہ سے کچھ نہ کچھ رکاوٹ کا باعث بن سکتی ہی لیکن پردون مین چھپکر کئی سو گناہ ان ن کو عموماً اعتراف معصیت سے بے نیاز کر دیتے ہین اور تا وقتیکہ کوئی اپنی انکہ اوس شخص کو عین صدور گناہ کی حالت مین نہ دیکھی وہ نہ ضمیر کی ملامت محسوس کرتا ہی تو ندامت اور رفتہ رفتہ اوسکی زندگی مخفی طور پر نہایت ناپاک گندی اور گھناؤنی ہو جاتی ہی اسلیئے یہ مسیحی دستور العمل اصلاح اخلاق و عمل کیلئے اسقدر بودا اور بیکار پڑتا ہی کہ انسانی نفوس و قلوب کی اصلاح حال صحیح معنون مین قریباً محال ہو جاتی ہی اور بوجوہ کاملہ ایسا ہی پایا بھی جاتا ہے

لیکن اب اصلاح عمل و اخلاق کی اسلامی قانون کو دیکھنے سے ایک سمجھدار ان ن کو بلا تامل تسلیم کرنا پڑ جاتا ہی کہ صلاح و فلاح کیلئے ایسا مکمل جامع اور لاجواب قانون دوسرا ہرگز نہین ہو سکتا خدا کی سمجھدار بندی سمجھین اور غور فرمائین

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پ ۱۴ ع ۲۰

(اے محمد) پھر جو لوگ بوجہ جہالت گناہ کرتے ہی پھر اوس کی بعد انہون نے توبہ کرلی اور توبہ کی بعد اپنی حالت کو انہون نے درست کر لیا (یعنے پھر گناہ نہ کیا) بیشک تمہارا پروردگار ایسی توبہ اور ایسے اقرار جرم کی بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہی

اس باتکو ہم کئی مقامات پر بیان کر چکے ہین اور یہ کھلے واقعات ہین کہ ظہور اسلام کیوقت تمام اقوام کا پیمانہ اعتدال سخت بگڑا ہوا تھا نوع انسان اخلاقاً عملاً اور علماً گمراہی اور ضلالت مین بھینسی تھی شرک جو تمام ذلتون دنائتون بد اخلاقیون اور خود فراموشیون کا باعث ہوتا ہی کسی نہ کسی نہج کی تمام مذاہب و ادیان سابقہ مین رائج و راسخ تھا بلکہ اب تک ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اخلاق و عمل کا نمونہ وہی لوگ مانے جاتے ہین جو مذاہب مین دینی مذہبی اور روحانی خدمات پر مامور ہوتے ہین لیکن روحانیات کی پرواز قدیم اور حصول نجات کی فوز عظیم کی خیالات کی سبب اکثر مقتدایان مذاہب ترک و تجرید کی توہمات مین پھنکر خراب ہو رہی تھی اور انہین اوہام عجیبہ کی سبب معیار اخلاق و عمل نہایت متزلزل ہو رہا تھا مثلاً ایک شخص اگر تن بدن اور سر پیر کیطرف سے مدہوش ہو کر یا لنگوٹی باندھی بیٹھا ہی یا بالکل ترک و تجرید کی دم بھر رہا ہی اور خلاف مقتضیات فطرت تمام فرائض حیات کو پھینک کر نفس کشی کی مجاہدات شاقہ مین پڑا ہی ایسے افراد کو عام طور پر اخلاق عالیہ اور فضایل انسانیہ کی تمام بلندیون پر پہنچا ہوا سمجھا جاتا اور حصول سعادت کیلئے انہین لوگون کی تقلید مایۂ نازش خیال کیجاتی مسلمانون مین بھی یہ خیالات اوسی عہد تاریک کی یادگار اور ایسے ہی خوش فہم ارادت مندون کی فکر رسایی سے پیدا ہوئی ہین جنہون نے اخلاق اسلامیہ کی معیار صحیح کو بوجوہ چند در چند

Marfat.com

اقوام سابقہ کی فلسفۂ روحانیات کی تصادم سی اونہین کی غلط جذبات نجات مین مخلوط کرکی درد یا حسن کے باعث آج مسلمانون مین
بہی صدہا کی سر و یا چلہ کش - جٹا دہاری چمٹہ بردار کفنی پوش گیسو دراز اور نبگ نوش یا محض بخیال خویش تارک الدنیا
اخلاق اسلامیہ اور فضایل روحانیہ کا مجسمہ سمجہی جاتی ہین لیکن اس قسم کی ہر خود غلط افراد یہود و نصاریٰ جب آن
حضرت روحی فداہ کو اگی سچے منڈلاتی باکثرت نظر آئی تو اس معیار غلط کو درست کرنیکی لئی خدا نی ارشاد فرمایا

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

ای پیغمبر ان لوگون سی پوچهو که الله نی جو زینت کی ساز و سامان اور کهانی پینی کی ستهری چیزین اپنی بندون کیواسطے پیدا کی ہین اون کو (تم پر) کیونکر حرام
کیا ہی (یہ تو اسکا جواب کیا دینگی لہذا) تم ہی ان کو کہدو که جو لوگ دنیا کی زندگی مین اپنی خدائی واحد پر ایمان لائی (یعنے الله کی تمام احکام و
قوانین اعمال و اخلاق کو مانا وہ قیامت کی روز بہی الله کی خالص بندون مین سمجہی جاینگے (ای پیغمبر) اسی طرح ہم اپنی احکام سمجهدار لوگون
کیلئی تفصیل کیساتهہ بیان کرتے ہین (تاکه لوگ معیار اخلاق اور قانون اعمال و کردار کو سمجهنے مین غلط اندیش ہی نه بنی رہین)

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نی جہان گلستان مین رموز اخلاق و فقر درویشی اور صفا کیشی کی نسبت بہت ہی دلپذیر نکات بیان
کیئے ہین ذیل کا شعر آیات بالا کی مفہوم کی مطابق ہی لکہا ہے شیخان فارس مین یہ شیخ شیرازی بہی خوب ہی شخص تهها

در عمل کوش هرچه خواهی پوش بار سائی نه ترک جامه و بس

تصوف اور درویشی جداگانه مبحث ہین لیکن اصل تو یہی ہی که خدا کی پاک کتاب قرآن کی بتائی ہوی قوانین اخلاق و عمل کیخلاف
انسانی مفروضات کو لغو مین دباکر نه کوئی شخص صوفی بن سکتا ہی نه درویش نه عارف نه فقیر اور نه مسلمان تارک دنیا ہونی کے
صحیحه مفہوم پر اول تو خود خدائی ذوالجلال نے پهر اوسکے سچی ہوی منجی اعظم رسول محترم روحی فداہ نی پهر اوس رسول کے
سچی غاشیه برداروں یعنے سلف صالحین نی بہت کچه بیان فرمایا ہی مگر ہماری بدبختی اور شامت اعمال ہی که ہمنے
کتاب الله سی بے نیاز ہوکر اصولاً اور فروعاً مجازاً اور حقیقتاً بہت سی اخلاقی اور عملی علمی اور تمدنی روحانی اور اقتصادی بلکه معاشرتی غلطیان
بہی پیدا کرلین لیکن خدا کا دیا ہوا قانون اخلاق و عمل اوسکے فضل و کرم سی ہماری پاس اپنی زندہ جاوید اور روشن ہدایات سے
اب تک موجود ہی اور موجود ہی رہیگا ضرورت ہی که ہم خود غرض اور ہر خود غلطاره نماؤن کی عنایت فرمائیون اور فضیلت
نمائیون سی الگ ہوکر اوس قانون الہی کو خود ثابت قدمی اور حق ترسی کیساتهہ دیکهنے سمجهنے کی مبارک سعی کرین آیات بالا
کی بعد الله نی قابل ترک و نفرت چیزون کو ہماری اصلاح حال کیلئے صاف لفظون مین بیان فرماکر ہمپر کسقدر عنایت کی ہی سنو اور سمجهو

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

ای پیغمبر ان لوگون سی کہو که میری پروردگار نی (جن چیزون کو قابل ترک و تنفر فرمایا ہی وہ اوّل تو تمام قسم کی لغویات
فواحشات یعنی بے حیائی کی حرکتین ہین خواہ وہ ظاہر پر ہون خواہ چهپکر پهر ہر قسم کی گناہ اور ناحق دوسرون پر زیادتی
کرنے کی باتین ہین اور پهر یہ که تم کائنات کی کسی چیز کو الله کا شریک عظمت و تقدیس بناؤ جسکی اوسنے کوئی سند نہین اتاری
(علاوہ ازین یہ بہی) که تم بے سوچی سمجهی الله کی ذات پر کسی کو وہ باتین کہو جنہین تم نه جانون نه بوجهو! یہ سب کچه حرام ہی

Marfat.com

دین برحق اسلام کی اپنی نامتناہی برکات عظیمہ میں سے ان فنون کو اخلاقاً عملاً جس معیار مستقیم پر کاربند رہنے کا قانون تلقین فرمایا اور سکھایا ہی اگر ہم اوسی غلط یا فراموش نہ کردیتی تو ہم پر کوئی تباہی اور مصیبت ہرگز نازل نہ ہوتی اخلاق عالیہ کی تکمیل کیلئے غصہ اور غضب کو کم کرنا بھی نہایت ضروری ہی صلحا اور کاملین کا ایک یہ بھی امتیاز ہی کہ وہ نہایت خلیق بردبار متحمل اور عفو پسند ہوتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص اگر یہ سمجھے کہ غصہ اور غضب کے جذبہ کو اپنی سرشت انسانی سے بالکل معدوم و فنا کردینے کی سعی ہمیں اخلاق عالیہ کی بلندی تک پہنچا سکیگی یہ ایک دلفریب مغالطہ اور اخلاقی دھوکا ہی کیونکہ اللہ نے وجود انسان میں اپنی بالغہ حکمتوں سے جن جن جذبات اور کیفیات کو مستقر کیا ہی وہ کسی ضرورت اور اہمیت کی بغیر نہیں ہیں غصہ کیا ہی؟ اور کیوں ہی؟ یہ تو ایک بحث طویل ہی مگر مختصر طور پر یہ ہوگا کہ حیات انسانی میں اوصاف انسانیہ اور اخلاق عالیہ کی تکمیل اغراض ربانیہ کی اعتبارات سے جذبہ غضب کا ہونا بھی نہایت ضروری ہی اور اسلام اوسی کا بالکل فنا و معدوم کر دینے کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ غصہ اور غضب کا صحیح محل استعمال اور تمام جذبات باطنیہ میں اعتدال قائم رکھنا سکھاتا ہی اور سب سے بڑھکر یہ کہ ان کو کسی اپنی ذاتی غرض اور ہوا و ہوس کی خیال سے کسی قسم کی نقصان و ضرر پہنچانیکی حرکت کو اسلام نے نہایت مذموم قرار دیا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ اس قسم کی تمام افعال محاسن اخلاقیہ سے الگ صفات وائیہ کی ذیل میں رکھی گئی ہیں اگر یہ نگاہ عمیق دیکھا جائے اور ہم غور کریں تو صرف ایک یہی بات کہ ان اپنی ذاتی اور نفس کی بیجا حوا ہتات کیلئے کسیکو ضرر نہ کریں ان فنون کو انسان بنا سکتی ہی غصہ اگر کوئی شخص اپنی نفس بد کی مقابلہ میں صرف کریں تو نہایت مبارک ہی چنانچہ اسلام نے اسی مہتم بالشان خیال فلاح کو پیش نظر رکھکر النافون پر رحم و کرم اور عفو عطا کرنے کی ہدایتیں فرمائی ہیں لیکن باطل و افترا لغویات اور بدعات و فواحشات کیلئے یا حمایت حق محض اللہ کیلئے غصہ کو جائز طور پر استعمال کرنا عین انسانیت اور فطرت حقہ کا صحیح مقتضا ہے اور تمام قوانین سیاست اسی ایک بات کی تحت میں ہیں اور سیاسی لوازم کو پھینکدینے سے ان فنون کی قومی یا شخصی زندگی ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی کیونکہ جہاں رحم کی رحم ڈیری ڈالدی وہاں سے عدل و انصاف مفقود ہوجاتے ہیں اگر عدل و انصاف دنیا سے اٹھ جائے تو دنیا میں اودھم مچ جائے ان فنون کو امن اور آرام کی زندگی کہیں نصیب نہ ہو تمام اعتدال و تناسب غارت ہوکر رہ جائیں یہی وجہ ہی کہ قرآن پاک میں خدائے ذوالجلال و کریم نے اپنی تمام صفات کریمی و رحیمی کیساتھ اپنا جبار و قہار ہونا بھی ظاہر فرمایا ہی تاکہ ربانی سیاست سے بندوں کی نظام اخلاق و عمل میں صحیح اعتدال ہمیشہ قایم رہی تعجب ہی اون مہاتماؤں اور مہاتماؤں پر جو اپنی کوتہ نظری سے یہ خیال کرتے اور فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا خدا قہار و جبار ہی ہی حالانکہ خدا تو کل کائنات کا رب ہی ہی اور اوسکا قانون اخلاق و عمل بھی ایک ہی قانون اعظم ہی جو قرآن پاک میں بیان فرمایا گیا ہی چنانچہ ذاتی جذبات بد کو مغلوب رکھنے اور غصہ و غضب کو صحیح محل استعمال پر برتنے کیلئے ارشاد ہوتا ہی

الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ط
واللہ یحب المحسنین ۵ والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ
فاستغفروا لذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون ۲)

Marfat.com

جو لوگ خوشحالی اور تنگدستی مین (حتی المقدور) خدا کی نام پر (اپنا مال) خرچ کرتی اور غصہ کو روکتی اور لوگون کی قصورون کو درگذر کرتی ہین (وہی نیک اور با اخلاق ہین) اور اللہ بندون کیساتہ احسان و نیکی کرنیوالون کو عزیز رکہتا ہی

آیات مذکور الصدر مین پہلی تو عفو و کرم کرنیوالونکا ذکر فرمایا گیا ہی اور چونکہ جنکے جرمون اور قصورون سی درگذر کرنیکی ہدایت کی گئی ہی وہ بی انسان ہی ہین اسلیئے پہلی ذکر احسان و کرم کی بعد اون ممنون احسان ہونیوالون کو نہایت لطیف پیرایہ مین اپنے جرم و قصور کا اعتراف کرنے کی تعلیم دی گئی ہی تاکہ اون سی بی عنطیان سرزد نہ ہوتی رہین اور وہ ہمیشہ عفو و کرم ہی پر سہارا نہ لگائی رہین کیونکہ ایسا کرنے سی انسان اپنی اصلاح سی نہین رہسکتا اور یہ امر مسلم ہی کہ اصلاح حال کی ہر انسان کو ضرورت ہی خواہ کوئی عامل ہو خواہ معمول اور خواہ خادم ہو خواہ مخدوم غریب ہو یا امیر چنانچہ والذین اذا فعلو سی اون عفو و کرم کی امیدوارون کو جو کچہ فرمایا گیا اوسکا مفہوم یہ ہے کہ

اور وہ لوگ (جو ایسے نیکدل ہین) کہ بہ تقاضای بشریت جب کسی بی حیائی کی کام اور لغو حرکت کو کر بیٹہتے ہین تو (ملامت ضمیر کی متاثر ہوکر) اللہ کو یاد کرنی لگتے ہین اور اپنی اعمال بد کی معافی مانگتی ہین

لیکن اسی آیت مین ساتہ ہی اس خیال سی کہ عفو جرم کرنیوالی یہی کہین اون لوگون پر اپنا احسان رکہکر اخلاقی ابتری مین مبتلا نہ ہو جائین یا کسیکا قصور معاف کردینی اور غصہ کو روکنی کی بعد اونکا نفس اونہین اس فعل سی مغرور نہ بنا دی کہ ہمنی فلان شخص کا قصور معاف کیا ہی یا لوگ سی اونہین بالکون پر چڑہا ہین اور وہ نامحسوس طریقہ سی شرارت نفس کا شکار ہوکر اوسی دلدل مین جا پڑین جس سی بچنے اور نکلنی کی عملاً اخلاقاً ضرورت ہی اسلیئے سنایا گیا کہ ومن یغفر الذنوب الا اللہ

یعنی اللہ کی سوا بندون کی گناہ معاف کرنیوالا ہی کون یعنی جنون نی کسیکا قصور معاف کیا ہی اون کی دل مین بی یہ عالی ہمتی اور بلند خیالی اللہ ہی کی پیدا کرائی ہوئی ہی جو عین حقیقت ہی

مگر ان بیانات کیساتہ ہی پھر انسان کو صدور خطا و قصور پر اپنی گناہ کو سمجہنی اور تسلیم کرنیکا ایما کیا گیا ہی کیونکہ اصلاح کا ایک یہی یقینی طریقہ ہی کہ آدمی اپنی غلطی کو سمجہی اور مانے جبتک کسی انسان کی دل مین اپنی غلطی کو غلطی سمجہنی کی اہلیت پیدا نہ ہو اوسکا اعتراف گناہ تحسین ناشناس کی مطابق ہوگا جس سی اوسی کچہ فایدہ نہین پہنچ سکتا چنانچہ آیات بالا مین انداز کلام ہی کی مطابق اگر جملہ معترضہ ومن یغفر الذنوب الا اللہ کو سمجہ لیا جائی تو اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ واستغفروا لذنوبہم کا ربط بیان و لم یصروا علی ما فعلوا وہم یعلمون سی مربوط و منسلک ہوگا یعنی وہ لوگ ایسے نیکدل ہین کہ اعتراف گناہ کی بعد اللہ سی معافی مانگتی ہین اور نیز جو بی جا بات کر بیٹہتے ہین اوس غلطی کو محسوس کرکی دیدہ و دانستہ اوسپر اڑتی اور اصرار نہین کرتی ہین،

اب جو شخص خود کو انسان سمجہتا ہو وہ بیان چشم انصاف و عقل کو بروئکار ذرا نظر کری کہ نظام عمل اور اصلاح اخلاق کیلئے قرآن پاک نی کقدر گران قدر اور لطیف و عجیب قوانین بیان فرمائی ہین جو ہر انسان کیلئے ہر طرح واجب التسلیم اور سہل التعمیل ہین ایک انسان اپنی کسی غلطی کسی قصور اور جرم کو اپنی ہی دل مین ایک نظر ڈالنی سی بآسانی معلوم اور محسوس کرسکتا ہی اور ایسا کرنی سی کسیکو کچہ پیسے اور روپئی خرچ نہین کرنی پڑتے بلکہ اسکے برخلاف اگر ہم کسی دوسری کی مدد پر سہارا لگائین اور اپنی جہالت سی

Marfat.com

اپنی آسان سی آسان عملی اور اصلاحی ضرورتون اور تائید الہی اپنی ہی محنت وہمت سی پوری ہونیوالی احتیاجون کو اگر اورون کی پابس کر جائین
تو یہ طرز عمل یقیناً ہمین بہت گران اور مہنگا پڑیگا اور اتلافِ مال واسباب بہی یقیناً ہوگا جب ہم اپنی کرنیکی کسی کام کو عمداً
یا سہواً کسی دوسری سے کرائینگے تو وہ شخص حسنِ طلب کی کسی نہ کسی تدبیر اور صورت سی انپر احسان یا محتنا نہ تو ضرور وصول
کریگا اور اگر وہ نہ بہی مانگی تو بہی نذرانی یا دعوت ونیاز کی شکل مین خواہ مخواہ کچہ نہ کچہ ہمین خود دینا پڑیگا حالانکہ یہی
زر نقد اگر خدا اور رسول کی ارشاد کی مطابق کسی جایز حقدار مدد واستعانت کو دیتی کسی مفلوک الحال یتیم معذور محتاج اور
واجب الرحم قریبی کو پہنچاتی یا اللہ کی راہ مین کسی دوسری قومی یا اسلامی ضرورت مین مبنتین کرتے تو ہماری لیئے زیادہ بہتر ہوتا
مگر ظہور اسلام کیوقت گمراہ شدہ مجہول یہودیون اور نصرانیون کی انہین بدعنوانیون اور اون اقوام کے
مقدس رہنماؤن کی ایسی ہی بداخلاقیون کو دیکہکر خدائی ذوالجلال نے اصلاح اعمال واخلاق کی ہدایتین فرماتے
ہوئی مسلمانون کو بآیاتِ ذیل خبردار کیا اور پکار پکار کر سنایا اس ارشادِ حق کو اگرچہ ہم پہلی بہی کئی جگہ نقل کر
چکے ہین مگر یہان پہر اوسکا اعادہ ضروری معلوم ہوتا ہی چنانچہ اللہ نے فرمایا کہ

یا ایہا الذین اٰمنوا انّ کثیراً من الاحبار والرہبان لیاکلون اموال الناس بالباطل و
یصدّون عن سبیل اللہ ط والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا
فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم ہ

مسلمانو! اہل کتاب کی اکثر علماء اور مشایخ لوگون کی مال ناحق ناروا ڈکوستے اور اڑاتی ہین اور اللہ کی سیدہی
راہ (خود مدد یی) سی بندون کو روکتی ہین (ایسی) جو لوگ اس طریقہ سی سونا اور چاندی جمع کرتی رہتی ہین اور اوس اپنی
اندوختہ کو کبہی خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے ای پیغمبر ایسے لوگونکو روز قیامت کے سخت عذاب کی خبر سنادو
غریب سادہ مزاج اور محتاج تعلیم مسلمان تو ان باتون کو جب کبہی سمجہینگے سمجہینگے مگر کاش اس ارشاد الہی کو قوم کی وہ بزرگ جنہین
اپنی اخلاق آموزیون اور فضیلت نمایون کا ادعا ہی وہ مقدس شاہ صاحبان اور حضرات عالی مقام ہی قرآن پاک
کی قانونِ اخلاق وعمل پر غور فرمائین اور ایسی پر آشوب حالت مین غریب ومفلس قوم کی مال کو کسی صحیح محل استعمال پر
خرچ کرائین تو قوم کیطرف سی قابل تشکر اور عند اللہ ماجور ہوسکتی ہین اور اون کیواسطے کوئی مشکل بات نہین
لیکن قطع نظر ازین اسلام نی عورتون مردون کو بحیثیت انسانی چونکہ ایک درجہ پر رکہتا ہی اور اخلاق وعمل کی اصلاحی ضرورتون
کی اعتبار سی اوسنے عورتون کو کسی رعایت کا مستحق نہین سمجہا کیونکہ وہ بہی انسان ہین لہذا خدائی پاک پے اپنی ہمہ گیر اور نہایت سچی
ہدایاتِ اخلاق وعمل ذیل کا وسیع العنوان اور رفیع الشان فرمان جن مخصوص کرم فرماؤن سی مسلمانون کو سنایا
وہ نہایت ہی بالغ النظری اور صداقت باطنی کیساتہ سنیئے سمجہیے اور غور کرنیکے قابل ہے!

انّ المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقنتین والقنتات والصّدقین
والصّدقات والصّابرین والصّابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدّقین
والمتصدّقات والصّائمین والصّائمات والحافظین فروجہم والحافظات

Marfat.com

والذّاکرین اللہ کثیراً والذّاکرات اعدّ اللہ لھم مغفرۃً واجراً عظیماً ہ پ ۲۲ ع ۲

بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتین فرمان بردار مرد اور فرمان بردار عورتین راست باز مرد اور راستی پسند عورتین صبر کرنیوالی مرد اور صبر کرنیوالی عورتین خاکساری کرنیوالی مرد اور خاکساری کرنیوالی عورتین راہ خدا مین صدقہ دینی والی مرد اور صدقہ دینی والی عورتین روزہ رکھنی والی مرد اور روزہ رکھنی والی عورتین اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالی مرد اور حفاظت کرنیوالی عورتین اور کثرت سی خدا کو یاد کرنیوالی مرد اور یاد کرنیوالی عورتین اللہ نی ان سب کیلئی اون کی گناہون کی معافی تیار رکھی ہی اور اسکی علاوہ ایکی لئی بڑی بڑی اجر بھی ہین،

ان آیات مقدسہ پر جسقدر غور کیا جائی اسلام کی تعلیم اخلاق و عمل کی بلندی - شوکت عظمت اور صداقت نمایان ہوتی ہی یورپ یا انگلستان اپنی بین الاقوامی مساوات اور حریت پر اگرچہ مخر کرتا ہی لیکن وہ کچھ عرصہ سی ہنگامہ آرا اور ملک کی حقوق طلب عورتون کی ہاتھون جسقدر تکلیفین برداشت کررہا ہی قرآن پاک کی ان آیات پر خصوصیت سی غور کرنیکا محتاج ہی یورپ عرصۂ دراز کی بعد عورتون کی جن فطری فضائل اور صنف نازک کی منزلی یا معاشرتی خدمات کو سمجھنی سی زنانہ تعلیم کی نصاب مین تبدیلی کی ضرورت محسوس کرنی لگا ہی اونہن پیش نظر رکھتی ہوی چشم بصیرت کھولکر وہ قرآن پاک کی جامع ہدایات پر جس مقصد حیات کی تکمیل اور جس شعبۂ زندگی کی درستی و اصلاح کیلئی نظر ڈالی وہ تسلی پا سکتا ہی

آج بوجوہ جہالت مسلمانون مین عام طور پر اخلاقی کمزوریان اور عملی سستیان راسخ ہورہی ہین اور سب سی رنج دہ یہ امر ہی کہ وہ اپنی خود داریان نفسی شرافتین اور خود مدیان یا مال تذلیل کرچکے ہین یورپ اٹھتی بیٹھتی ہر انداز و ناز سی اپنی موّرل کرج" اور "سلیف رسپکٹ" کی ادائین دکھاتا ہی مگر اوسنے یقیناً ابھی تک یہ نہین سمجھا کہ دین برحق اسلام کی تمام تعلیم اخلاق و عمل اور بیانات صلاح و فلاح کا لب لباب یہی ہی کہ انسان اپنی عزت اور اپنی مدد آپ کریے کسیکا دست نگر اور کسی پر سہارا لگا کر نہ جیئے اور کسیکو نہ جکی مگر اللہ کو اوس ہادی محترم بانی اسلام علیہ التحیات والسلام کی ذات عالی مقام کی تائید حق خدا کی خاص شرف رسالت سی اس امر کو من کل الوجوہ سمجھ لیا تا کہ انسان دنیا مین خدا کی سوا غیرون پر سہارا لگا کر رہیے اور بھروسہ کر کی جینے کی معتقدات باطلہ سی ہلاک و تباہ ہوجاتا ہی تو اوسنے قوم کو نہین نہین بلکہ دنیا بھر کو سکہایا کہ ھوالاول ھوالاخر ھوالظاہر ھوالباطن یعنی "لا الہ الا اللہ" مگر نہایت حیرت اور افسوس ہی ہی کہ مسلمان دوسری قومون کی اعتقادی اور عملی اثر اندازیون سی نہ بچے اور وہ اسقدر کیطرح خود بخود غافل کردیئے یا ذات مین ذات ملادینی کی فلسفہ نجات اور سرور نروانا کی حاصل من الرالدی دی ہوی سب نعمتون اور دولتون کو بھولگی، اور پھر بہت سی بزرگان خوش فہم اخلاق عالیہ انسانیہ کی تکمیل کیلئے کونڈی اور سوٹی کو لیکر بیٹھ گئی

چلا ہی عرش معلّے پہ شور نالون کا خدا بھلا کریے آزار دینیوالون کا

ہم صوفیانہ یا درویشانہ مسائل روحانیات کو دوسری جلد مین بیان کرنا چاہتی ہین اسلیئے ہم نی اس جلد مین اون لاطایل اذکار و بیانات کو بخصوصیت چھیڑنا پسند نہین کیا لیکن ضرورت ہی کہ ہم خود داری اور خودمدی یا عزت نفس (سلیف رسپکٹ) کی فطری کیفیات کو بعنوان ذیل لکھکر جلد اوّل کو ختم کردین -

Marfat.com

اسلام کا نصب العین

بالا بلند و عشوہ گر سرو ناز من
کوتاہ کرد قصۂ زہد دراز من

اس حقیقت کو ارباب بصیرت و فہم بخوبی سمجھتے ہیں اور نیز ہم ان اوراق میں اس امر کو کئی جگہ بیان کر چکے ہیں کہ ظہور اسلام سے قبل فلسفہ مذہب و حیات کا دفتر محض نجات اور رہبانیت کی پُراسرار مرکز تجرید پر معلق تھا تمام قومیں ترک و تجرید کی راہبانہ خیالوں کی بنا تہ عالم ملکوت کی داخلہ تقدیس کیواسطے جبہ سائیاں کرتے ہوئے گھس جا رہی تھیں انسانی نفوس زہد دراز کے قصۂ طول و طویل کی آویزشوں میں الجھے پڑے تھے مگر دین برحق اسلام نے اپنے بابرکت ظہور سے ان سب طلسمات عجیبہ کا جادو گھر توڑ کر انسان کو اخلاق و عمل اور زہد و عبادت کا وہ معتدل اور سہل و آسان طریقہ سکھایا جو خانقہ نشین راہبوں مقدس احبارون اور جبرلیند کاہنوں کی پُراسرار اور دلفریب تقدس آموزیوں سے بالکل الگ نمایاں صاف اور نہایت آسان ہی تاکہ انسان اپنی فطرت شریف کی تمام شعبہ ہائے علم و عمل کی تکمیل کرتا ہوا منزل مقصود پر پہنچے اور دنیا میں اپنی پوری آزادی حمیز و قلب کیساتھ شان وقار و فضل کو قایم رکھتا ہوا جیئے تمدنی اور معاشرتی اخلاقی اور علمی برکات نامتناہی سے بہرہ مند بنے دنیا میں شاد و مسرور اور عقبیٰ یا حیات بعد الموت میں بامراد ہو

لیکن مختلف اقوام کی مقدس حضرات اس پر نشاط و سرور حقیقت کو ابھی تک نہیں سمجھ سکے کہ اسلام نے اپنا نصب العین کسقدر ممتاز بالا و بلند اور رفیع الشان صداقت پر رکھا ہے اور بے شبہ اس عالیشان صداقت کو لایزال بزرگ و محترم انسان نوع انسانی کا سچا رہنما یعنے بانی اسلام علیہ التحیات والسلام جیسے اوس ہمہ گیر ضلالت کی دور ان ایام میں اوس حقیقت کو سمجھا اور پہچانا خود بھی نہایت بالا و بلند اور عظیم الشان سرو پیرایہ تھا جسکی اعتدال آموز شوکت معانی کی نصب العین پر غور کرنے سے عاقل و فرزانہ خیال انسانوں کی زہد دراز کی داستانوں کے قصہ ہائے قدیم کوتہ ہو گئے اور وہ بزرگ مصلح عالم ان فنون کو اوس راہ سلامت پر ڈال گیا جس میں انسان اپنی فطرت کی تمام علمی عملی اخلاقی سیاسی معاشرتی تمدنی اور روحانی برکات سے بہرہ اندوز ہوتا ہوا سیدھا منزل مقصود پر پہنچ جائے عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نے لغت سعی کا انداز بیان اپنے خاص انداز مستانہ رنگ میں کھینچکر کیا خوب کہا ہے

بالا بلند و عشوہ گر سرو ناز من کوتاہ کرد قصۂ زہد دراز من

عرصہ دراز سے دنیا کی قوموں میں ایک مذہبی اور سیاسی تمدنی اور اقتصادی جنگ برپا ہے ایک قوم دوسری قوم کو اپنی سرمکش کوشش سے نکل جانا چاہتی ہے سمجھا جاتا تھا کہ تعلیم ان تمام انسانی مصایب کو دور کرکے تہذیب

Marfat.com

سی انسانون کی رشتۂ اتحاد کو باہم مضبوط کردیگی ایک حد تک اگرچہ اس بات کی باور کرنے مین تامل نہین ہو سکتا کہ تعلیم انسان کی ساری مشکلات حیات کا حلّ ہی لیکن جن ممالک مین تہذیب اور تعلیم کے مقدس نور نے گویا ہر طرف جگمگاہٹ پیدا کر رکھی ہی بغور دیکھنی سے معلوم ہوتا ہی کہ وہی ممالک بسیط نوع انسان کی سب سے زیادہ حریف وحاسد ہو رہی ہین اور دنیاوی امور و اسباب کی حرص کے باعث اون مین حقیقتاً باہمی رشتۂ اتحاد و اخلاص بھی اسقدر مضبوط نہین جسقدر کہ تعلیم و تہذیب کی خاص فیض کو دیکھتی ہوئی قابل لحاظ ہونا چاہئی عیسائیت کی صدیون سی آسمانی بادشاہت مین داخل ہونے کے اعلان سے دنیا مین بظاہر امن کی منادی شروع کر رکھتی ہی لیکن باطناً امن و آرام کی یہ دلفریب ندائین یورپ کے طلسم سیاست اور شکوہ حکومت کا پُر اسرار اعلان ہین جسکا نتیجہ یہی کہ خود حاملین عیسائیت بجمال خونین تعلیم و تہذیب کے انتہائی درجون پر پہنچکر بھی خلوص و اتحاد کی اصلی نشان شرف اور معیار اخلاق و عمل سے بہت دور جا پڑی ہین بل الذین لا یؤمنون بالاخرۃ فی العذاب والضلٰل البعید ۝ اور یہ سب کچھ صرف اسلیئے ہی کہ عیسائی دنیا زندگی کی سچے اور صحیح نصب العین کو ارتکاب عزوجاہ و مال اور تعصب مذہبی کے باعث سمجھنے سی معذور رہی ہے ورنہ رومی اور زنگی گورے اور کالے کا خیال ہی کہان پیدا ہو سکتا تھا

اگرچہ یورپ کی تمدن و تمول اور اوسکی مادی ترقیات کی سلسلہ نے ایک عالم کو محیط و محصور کر لیا ہی اور وہ اسوقت دنیا کی تمام دوسری حصّون سی زیادہ دولت مند ذی حیثیت اور مالک اقتدار و شوکت ہی باین ہمہ وہ سکون قلب اور امن روح وجان جو انسانی نفس ناطقہ کا خاص حصّہ ہی اب تک یورپ کی دسترس سی بالا ہی مادیات کی اشاعت کثیرہ نے روحانیات کی اسباب کو مغلوب کر لیا سچا سکون و امن وہان زار و قطیر کو بھی نصیب نہین وہ ساری کا سارا ملک گویا دولت کی مندر کی پوجا مین مصروف ہی فی الحقیقت اگر انسان کی تمام راحتین اور روحانی یا اندرونی آسائشین محض دولت و حشمت اور کثرت زر و مال پر موقوف ہوتین تو مفلس اور غریب لوگ کبھی جنتیے سوی دیکھی نہ جاتے

ان الفاظ سی ہمارا مقصد یہ نہین کہ افلاس و فلاکت بہتر چیز ہین نہین ہرگز نہین اور نہ مقدس دین اسلام ہی کا یہ منشا ہی کہ انسان مفلسی اور فلاکت محتاجی اور خستہ کا شکار بنا رہی بلکہ اسلام کی تعلیم الہی حالتون سی انسان کو نکالکر اوس بلندی پر پہنچانا چاہتی ہی جہان خوشحالون اور برتریافتون کو رسائی حاصل نہین اسلیئے کہ اوسکا ممتاز و مقدس نصب العین جسکی نسبت ہم کچھ بیان کرنا چاہتے ہین ایسا ہی ارفع و اعلیٰ بلند و بالا اور نہایت اونچا ہی جسکے معلوم ہو جانے سی انسان کی عقلی اور علمی کمزوریون دماغی اور دلی ناتوانیون روحانی اور جسمانی پریشانیون سی آسودہ ہو کر مطمئن اور مسرور جیتا ہی

Marfat.com

ہان اِس مین کلام ہنین کہ اگران ن کو کوئی صحیح نصب العین معلوم نہ ہو علم وعقل اور اخلاق وعمل کا کوئی درست معیار اوسکے پاس نہ ہو تو وہ تمول وحشمت کی انتہائی درجون پر پہنچکر بھی مسرور و مامون ہنین ہوسکتا حتی کہ اوسی تمام دنیا کی حکومت ہاتھ کیون نہ آجائی وہ ایک قلاش مفلس ثابت ہوگا بالفاظ دیگر یہ کہ اسلام کی سچی نصب العین کا عاقل راز دان اسقدر عالی ہمت اور بلند حوصلہ ہوجاتا ہی کہ اوسی ساری کائنات اپنی چشم بصیرت سی ایک ذرۂ بی مقدار معلوم ہونی لگتی ہے دنیائی اسلام کی ایک زی ہوش حافظ قرآن خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے اسلامی نصب العین کی اسی شوکت و رفعت کو سمجھکر کبھی سلطان غیاث الدین کی طلبی پر اوسکے بھیجے ہوئی وفد کو نہایت استغنا کیساتھ یہ کہتے ہوئی "الدیا" دیا کہ

دیے باغم بسر بردن جہان یکسر نمے ارزد — بمی نفروشش دلق ما کہ زین بہتر نمے ارزد
شکوہ تاج سلطانی کہ بیم جان درو درج است — کلاہ دلکش است اما بدرد سر نمے ارزد

یہ بی اسلام کی ممتاز نصب العین کی سمجھ کا نتیجہ تہا کہ حضرت عمرؓ جیسا غیور اور غصہ ور شخص حلقہ اسلام مین داخل ہوکر جب قوم کیطرف سی خلافت کی جلیل منصب پر معین ہوتا ہی تو حق ترسی اور خدا شناسی سی اپنی وقار امارت کو اسلام کی سکھائی ہوئی مساوات اور حریت مین گم کردیتا ہی ایک دن بستی سی باہر کسی جھونپڑی کی پاس کسیکے کراہنے کی آواز سنکر از راہ ہمدردی ٹہر جاتا ہی لیکن جب معلوم کرتا ہی کہ کسی فرد رعایا کی بی بی وضع حمل کی تکلیف مین مبتلا ہی اور اوسکا خاوند گہر مین ہنین تو سب سی پہلے دوڑا ہوا اپنی حرم سرا مین آتا ہی اور حرم خاص کو ہمراہ لیکر وہان واپس پہنچتا ہی بادشہ بیگم تو اندر پہنچکر اوس عورت کی پاس بیٹھتی اور اوسکی مدد کرتی ہین اور وہ خود اوس عورت کیواسطے چولہا پھونکنی لگ جاتا ہی پھونکین ماری سوی ڈاڑہی زمین پر لگتی ہی مگر وہ اپنی ہمدردی کی خیال مین اپنی شخصیت کو بالکل بھولا ہوا ہی اگر خیال ہی تو یہ کہ اس عورت کیواسطے جلد سی جلد کوئی کھانی پینے کی چیز تیار ہوجائی تو بہتر ہی تاکہ اس کٹھن تکلیف کی بعد اوسی فوری آسائش پہنچ سکے ۔ اللہ اکبر

آہ یہ بی اسلام کی نصب العین کی عاقلانہ فہمیدی کا فیض وجد انگیز تہا کہ بڑی بڑی امیر الامرا مسلمان اور نازونعمت مین رہنی والی توحید پرست کسی معاوضہ اور تنخواہ کی بغیر اشاعت اسلام کیلئے کمبل اوڑہی گہرون سی نکلکر دنیا کی ہر گوشہ مین پھیل گئی حکومت اگر آج مسیح کی مقدس مبشرین کی مالی امداد اور ماہوار تنخواہون سی ہاتہ روک لی تو بلا مبالغہ تمام پاپاؤن کی روحین سنائی مین رہ جائین اور وہ سب انجیلین پھینک کر گہرون کو چلدین

بلاشبہ اسلام کی مقدس نصب العین نی اپنی ہمت افزائیون اور سرور انگیزیون سی عاقل مسلمانون کو وہ عیش بی پایان عطا فرمایا کہ جسکی مقابلہ مین عیش تمول وحکومت ایک بی مایہ چیز ہی مسلمانون کی فتوحات گذشتہ کا راز بہی اسی نصب العین کی سمجھنے اور جاننے مین مستور تہا مگر حیف ہی وہ نمود و نمائش اور عیش ونشاط کی گرویدہ

Marfat.com

بنیے اور انہون نی اپنی دینی بلکہ فطری حقیقت سی بی نیازیان اختیار کرلین اور اوس ٹھکانی کی بات کو بہلا دیا جیسے اسلام نے اپنی تعلیم توحید کی صورت مین خاص طور پر پیش کیا تہا وہ بہی پس وپیش اور آوارہ وسرگردان ہوکر رہ گیئے اور اون کی حالت شامت اعمال سی بالکل ایسی گھسناونی اور ناکارہ ہوگئی کہ وہ کرتے کچہہ ہین تو ہوتا کچہہ ہی پانی کیطرف لپکتے ہین تو پانی آگ کیصورت مین متبدل ہوجاتا ہی اور انہن اپنے معبودان باطل کی دلفریبیون نے ایسے خطرناک دہوکہ مین ڈال رکہا ہی کہ وہ اپنا نفع و ضرر کچہہ بہی اچہی طرح سمجہہ نہن سکتے جس زمین کی نسبت اللہ نے والارض واسعۃ للناس فرمایا ہی وہ ہر جگہ ان کیواسطے سکڑتی بلکہ شکنجہ بنتی جاتی ہے ھل تجزون الا بما کنتم تکسبون ہ۔

ای عزیزان ملت اپنی پاک دین کی مقدس نصب العین کی گم کردینے سی جو کچہہ تمہاری سابقہ گذر رہا ہی یہ سب اعمال فاسد ہی کی سزا ہے کیونکہ خدای برتر کے آئین نظام عالم اور ضوابط فطرت کو بھلا دینی والی انجام کار سزاون سے بچ نہن سکتے اور یہی بہول بہت بڑا کفر ہے جسکی نسبت خدا کی پاک کتاب کا یہ ناطق فیصلہ ہے

ولا یزال الذین کفروا تصیبہم بما صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارہم حتی یاتی وعد اللہ ان اللہ لا یخلف المیعاد ہ

اور جو لوگ (آئین ربانی سے) منکر ہین (یعنے اون کی عملی حالت ضوابط الہیہ کی خلاف ہی) ان کو ان کی اعمال غلط کی سزائین کبی نہ کبی مصیبت وصعوبت کی صورت مین ملتی رہن گی جو (مروقت) ان سبکو کھڑکھڑاتی رہی گی اور اگر مصیبت ان تک نہ پہنچی گی تو ان کی بستی کے آس پاس آنازل ہوگی یہان تک کہ خدا کا وعدہ پورا ہو بیشک اللہ اپنی قایم کردہ ضابطون کی خلاف نہن کرتا اور یہی محکم ضابطے اللہ کے وعدے ہین۔

ای عزیزان قوم کہن ہم وہی لوگ تو نہن جنکی تمام کوششین محال اندیشون اور غلط کوششون کی سبب نیست و اکارت ہوجایا کرتی ہن اور وہ اپنے حسابون مین سمجہتے رہتے ہن کہ ہم ہی خدا کی محبوب ہن اور ہم جو کام کرتے ہن وہ دوسری لوگون کی مقابلہ مین کبی طرح برا نہن لیکن یہی تو وہ جہالت ہی جسکا نام اسلام نے اپنی اصطلاح کلام مین کفر رکہا ہی کاش ہم خدا کی اس فرمان کو سمجہین

قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا ہ الذین ضل سعیہم فی الحیوۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا ہ اولئک الذین کفروا بایت ربہم ولقایہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیمۃ وزنا

(ای پیغمبر مخالفین سے کہو) کہ کہو تو ہم تمہین وہ لوگ بتائین جو زندگی کے عملی اعتبار سے بڑی گمراہی مین ہین (ہان) تو یہ وہ لوگ ہین جنکی تمام جہد الحیات گئی گذری ہوگئی اور وہ اپنی حسابون اسی گمان مین ہین کہ وہ اچہے کام کر رہی ہین (مگر) یہی وہ لوگ ہین اپنے پروردگار کی نمایان قاعدون اور ضابطون کو جہٹلایا اور حیات

Marfat.com

بعد للموت کی حالت مین خدائی حضوری کو نہ مانا سو اِن کی اعمال اکارت ہوگئے تو قیامت کی روز ہم
اِن کے اعمالِ نیک کا بھی ذرہ بھر وزن حساب مین نہ لینگے (یعنے) بھولی چوکی اِن لوگون نے جو
کوئی اچھا کام بھی کیا ہی - اوسکے صلہ سی بھی محروم مین کیونکہ دانائیون سی اِن کی حماقتون کا بدلا بھاری ہی
ایک اور مقام پر خداوند برتر اِنہن حالتون کی نسبت ارشاد ذیل فرماتا ہی کاش ہم مسلمان قرآن پاک کے
مطالب و معانی اور اوسکے مفہومات کو سمجھتے رہنے کیطرف سی بے نیاز نہ ہو جاتی

والذین کذّبوا بآیٰتنا سنستدرجھم من حیث لا یعلمون

اور جن لوگون نے ہماری نظار و نمایان قاعدون کو جھٹلایا ہم اِنہن ایسی حیثیت سی آہستہ آہستہ جہنم
کیطرف گھسیٹینگے کہ اِنہن معلوم بھی نہ ہونے پائیگا

بہرکیف آج ہم مسلمانان عالم جس جس قسم کی مصایب و نوایب مین متبلا ہین یہ تمام بلائین ہم پر مقدس اسلام کے پُر
شکوہ نصب العین وحدت پرستی کو بھلا دینی سے ٹوٹ پڑی ہین لیکن باین ہمہ حالات اگر ہم اپنی خوش فہمیون سے
اب بھی یہی سمجھتے رہی کہ اللہ رحیم و کریم ہی وہ خود بخود ہماری دُکھ دور کردیگا کیونکہ ہم مسلمان ہین تو ای یارانِ
قوم اور برادرانِ ملت یہ وہ علمی عقلی اور ادراکی مغالطہ ہی جو دین برحق اسلام کی مقدس تعلیم کے سراسر
خلاف محض غافلون اور جاہلون کا مفروضہ ہے خدای برتر ہمین اس قسم کی اوہام سی نکلنے کی توفیق بخشے مگر
قطع نظر ازین اب ہم یہ بتلانا چاہتے ہین کہ اسلام کا نصب العین کس قسم کی عملی اور اخلاقی برکتون تمدنی اور
روحانی دولتون علمی اور عقلی نعمتون کا گویا دامان پر زر ہے جسکے ہوتے ہوی ہم بوجہ جہالت شکار
مصایب و ذلت ہو رہی ہین اپنی گھر کے گنج شایگان سے بے خبر ہوکر پامال ہین

ایدل بکوئے یار گذارے نہ میکنی — اسباب جمع داری و کارے نمیکنی
چوگانِ کام در کف و گوئی نہ میزنی — بازی چنین بدست و نشکارے نمیکنی
در آستین کام تو صد نامہ مندرج — آن را فدای طرّۂ یارے نمیکنی

یہ امر کسی تشریح اور تفحص کا محتاج نہین کہ دنیا مین صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب اور دین ہی کہ جو انسان کو
آب و آتش مہر و ماہ اور روح و مادّہ کی دلفریبیون سی ہٹا کر بلا واسطہ براہ راست خداوند مطلق و واحد
کے سامنے سر جبکانی کی بے لاگ اور پُر زور ہدایت کرتا ہی خدا کو ایک ماننے کی ضرورت کی متعلق ہم اپنے مضمون
"توحید و اہمیت" مین بہت کچھ عرض کر چکے ہین حقیقتاً خداوند برتر و واحد کی پرستش و ستایش کا دستور العمل
انسان کی تمام شعبہ ہای فطرت کی تکمیل کیواسطے علماً عقلاً عملاً اور اخلاقاً لب ضروری ہی - اصولی طور پر سمجھا جاے
تو اوس ہستی مطلق خالق کائنات خداوند حیّ القیوم کی ذات بے ہمتا کو اس یکتا و بے مثل تعلیم توحید کی اہمیت کسیاتہ
دنیا کی سامنے پیش کرنا ہی اسلام کا وہ رفیع الشان اور ممتاز و مقدس نصب العین ہی جسکے ساتھ انسان کی تمام

Marfat.com

علمی عملی سعادتون عقلی اور تمدنی برکتون دلی اور دماغی فرحتون اور نیز آزادیون کی دولتین پیوستہ ہین
ہم جانتی ہین کہ خدا کو تمام قومین مانتی ہین اور کسی مذہب کو بھی اوسکی خدائی سے انکار نہین لیکن جن راہون
اور واسطون سے گذرتے ہوے دوسری مذاہب کے لوگ اوس نور مجرد تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہین
یہی وہ غلط خیال یا ایک اصولی غلطی ہے جسکی مضرتون اور دنایت آفرینیون کو دنیا کی ایام تاریک
مین تاییدالہی بانی اسلام علیہ التحیات والسلام نے محسوس کیا صدقت یارسول اللہ
بیشک تمام انواع اور جملہ اقسام کی جبرآفرین اور کمزور خیالات جنکے باعث صدہا انسانون کی
روحین اب تک بازادی صحیح مسلمات علمیہ اور حقایق عقلیہ تک نہین پہنچ سکین وہ سب کے سب خدا
کی سوا اور چیزون کیطرف جھکنے اور اربابا من دون اللہ کے سامنے گردنین رکھنے کا نتیجہ ہین اسلام نے
اس طرز عمل کو شرک و بطلان قرار دیا اور مذاہب قدیم کی مقدس لوگون نے اپنی خود غرضیون اور جاہ طلبیون
سے جس جس قسم کی پراسرار پھندی روحانیات کی دلفریب ڈورین کیا ہتہ انسانی گردنون مین ڈال رکھی تھے اون
سبکو مقدس اسلام نے اپنی ممتاز لضب العین کی رفعتون کو دیکھتی ہوئی توحید مطلق کی پر صداقت تلوار سے
کاٹ کر سبکو آزاد کر دیا اور انسان کو اپنی ہی قوت علم وعقل سے بلاواسطہ اوس خدای واحد کے سامنے
پہنچا دیا جسکے دربار دربار تک انسان عقلی علمی اور اخلاقی و ادراکی کمزوریون کے سبب راہبون اور کاہنون
یا احبارون اور پاپاؤن کی مدد کے بغیر پہنچنا سخت مشکل بلکہ ناممکن سمجھی بیٹھے تھے اور یہ آواز حق سنائی
الم ترو ان اللہ سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ
ظاہرۃ وباطنۃ ط ومن الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ھدی
ولا کتاب منیر ۝ پ ۲۱ ع ۸ -
لوگو کیا تم نے اس بات پر نظر نہین کی ؟ کہ جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین ہے سبکو اللہ نے تمہارے واسطے
(اپنی اپنی جگہ) پکڑ رکھا ہی اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتین پوری کی ہین (باین ہمہ) لوگون مین کچھ ایسے لوگ ہی
ہین جو خدا کی باری مین کسی علم اور حقیقت شناسی کے بغیر جھگڑتے ہین نہ تو انہین ذاتی طور پر معلومات علمیہ حاصل
ہین اور نہ خدا کیطرف سے ہدایت و بصیرت اور نہ ہی اون کے پاس پوری اور روشن قوانین الہی کی کتاب ہی ہے
مدعا یہ کہ ای لوگو وہی خدای واحد و برحق لایق پرستش وستایش ہے جسنے کائنات کی تمام ظاہری اور باطنی
چیزون اور دولتون کو تمہاری جسمانی اور روحانی آسایشون کیواسطے مہیا کر رکھا ہی نہ کہ وہ احبار اور
راہب یا بت اور کاہن جنہین تم نے اپنی جہالتون سے اپنا مشکلکشا اور حاجت روا سمجھ رکھا ہی یہ تو سب کے
سب معبودان باطل ہین مگر لوگون مین کچھ ایسے لوگ بھی ہین جنہین اللہ کی ذات کا کچھ احساس ہی لیکن خدا
کی صفات عالیہ اور کمالات سے وہ جاہل ہین اور خواہ مخواہ موجودات کی چیزون کو اللہ کی صفات جلیلہ کا

Marfat.com

حصہ دار اور شریک ٹہراتی ہین اور اُنسین لڑتے جھگڑتے ہین اگر انہین ذات باری کی یکتائی اور وحدت کا صحیح علم ہو تو کبھی ایسا نہ کرین مگر مشکل تو یہ ہی کہ نہ تو اُون کی حس ہی ہدایت یافتہ ہین اور نہ کوئی معقول و مستند آسمانی کتاب ہی اُون کے پاس ہے جو انہین جہالت و لاعلمی کی اس ضلالت سے نکالے

لیکن حاصل یہ ہی کہ ان حالون یہ لوگ علماً عقلاً مذہباً اور اخلاقاً زندگی کے کسی صحیح نصب العین کو ہرگز معلوم نہین کر سکتے کیونکہ انہین کوئی سچا اور علم آموز نصب العین حیات بتایا ہی نہین گیا مگر جب اِن کم بختون سے یہ کہا جاتا ہی کہ تم اب اس نازل شدہ کتاب ہدایت (قرآن) کی پیروی کرو جو تمہین علم و عقل اخلاق و عمل کی ہر سعادت و برکت کیبانتہ زندگی کے نہایت شاندار نصب العین سے باخبر کر سکتی ہی تو یہ ناعاقبت بین یہی جواب دیتی ہین کہ نہین ہم تو اوسی طریقہ پر چلینگے جس پر ہم نے اپنی بڑی بوڑھیون کو پایا اور دیکھا ہی بھلا شیطان خناس اگر اِن کے اسلاف کو مشرکانہ طرز عمل کی تعلیم دی دی کر دوزخ ہی کیطرف بلاتا رہا ہو تو بھی یہ نادان اوسی طریقہ پر رہینگے جسے اسلاف کی دیکھا دیکھی یہ درست اور صحیح سمجھتے ہین حالانکہ اللہ نے سوچنے اور سمجھنے کیواسطے سبکو الگ الگ دل اور دماغ عطا فرمادیا ہی اور ہر ایک سے جداگانہ ہی پرسش اعمال ہی ہوگی کما قال اللہ تعالیٰ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ
اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝

اعادہ

اس آیت کریمہ کی مفصل مضمون کو ہم الفاظ بالا ہی مین بسلسلۂ بیان عرض کر چکے ہین لہذا اب اوسکا تحصیل حاصل ہے لیکن خالص خدا پرستی کیلئے توحید مطلق کا نصب العین قایم کرنے کیلئے اسلام کو ایک تو احیائے حقیقت مقصود تھا دوسرا نہایت ضروری اور بلند و بالا یہ مقصد جلیل ہی پیش نظر تھا کہ انسان اپنی فطرت شریف کی شرافتون اور اللہ کی دی ہوئی پوری علمی عقلی برکتون اور آزادیون کیساتھ وہان تک بلند اور اونچا ہوسکے جہان تک کہ اونچا ہونے کی اہلیت اوس مین خداوند نے اپنی خلافت عظمیٰ کا ممتاز منصب دیکر رکھدی ہی ورنہ یہ اشرف مخلوق اِنسان بتون اور بندون راہبون اور کاہنون ہی کی قدم بوسیان کرکر کے گھستا رہیگا چنانچہ خدائی برتر نے تعلیمات توحید کیساتھ عنایات مزید کی طور پر شرک و کفر کی ہولناک حالتون کو کھول کھول کر بیان فرمایا اور ہر ممکن البیان انداز کلام اور طریقہ سے انسان کو شرک و جہل کی ابلہانہ زندگی سے بچنے کی ہدایت کی کہ میرا نایب اور خلیفہ الارض انسان دنیا کی کسی دور مین بھی اپنے استحقاق شرف و فضل سے محروم نہ ہونے پائے کیونکہ اب ہونے مین انسان کی بہت بڑی تذلیل اور تحقیر ہے جو اللہ کو کسی طرح گوارا نہین

قرآن پاک کی ذی ہوش ناظرین سے یہ بات مخفی نہین کہ کتاب حق نے جس جوش و زور سے جلال وحدت کی بیانات سنائی ہین اوسی صراحت اور تدقیق سے شرک و بطلان کی فرومایگی اور ذلت آفرین کیفیتین ظاہر فرمائی ہین اور شرک کو شر الاشرار ناپاکی اور جہالت قرار دیا ہی جو بالکل صحیح اور صحیح ہے جو لوگ خدا کو مانتے ہوئے موجودات و مخلوقات کی ستایشین بھی کرتے ہین بتون اور اوتارون یا اگنی اور دایو

Marfat.com

کو ذات الٰہی کا مظہر جلال سمجھکر ہی جکلیتے ہین اونہن یہ حقیقت معلوم ہی ہنہن ہوئی کہ دین برحق اسلام کا اصل مدعا اور نصب العین کس قدر اونچا اور بلند وبالا پاک ومقدس ہے حافظ سچ لکہتا ہے

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند — نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند
ہزار نکتۂ باریک تر ز مو این جاست — نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند
نہ ہر کہ طرفِ کلہ کج نہاد و تند نشست — کلاہ داری و آئین سروری داند
غلام ہمتِ آن رندِ عافیت سوزم — کہ در گدا صفتی کیمیا گری داند

یہ ظاہر ہی کہ اگر کوئی شخص خدا کی ذات برحق کو سرے سی مانی ہی ہنہن تو اس جہالت سی اوسے ہستی مطلق کا کچہہ بگڑ ہنہن سکتا اور اگر اوسی ایک مانی کے عوض پندرہ یا بیس بلکہ اس سی ہی زیادہ تعداد مین متعین اور منقسم کر لیا جائے تو ہی الٰہی ذات واحد وبرتر اس اعتقاد غلط کی مضر نتایج واثرات سی بالکل پاک ومنزہ اور بالا رہیگی وہ نور مجرد ذات برحق حی الذی لایموت رب خالق الارض والسموات معبود اور محیط کاینات ہستی ان تمام جہگڑون سی پاک وبرتر ہے اوسکی مقدس تعلیم توحید کو مانی مین ان ن کا اپنا بھلا ہی اور شرک وجہالت کے اختیار کرنے مین صدہا قسم کی ذلتین نحوستین اور پریشانیان پنہان ہین اگر غور سی دیکہا سمجہا جائے تو قومون کی عروج وزوال کی حقیقی علت ہی موحدانہ یا مشرکانہ طرز عمل ہے ان ن دنیا مین خواہ کسی جگہ رہی مگر وہ ذلیل وخوار اوسی وقت ہوگا جبکہ خدا کی سچی آئین ونظام کی حدود سی باہر قدم رکہیگا اور اوسی نظام الٰہی یا قوانین ربانی کی واجب التعمیل مجموعہ کا نام قرآن پاک ہے اور وہی سرچشمہ جلال توحید و وحدت ہی صحا خالص اور مقدس وممتاز نصب العین ہی ہی کہ ان ن خدا کو واحد ویکتا مانتے ہوی موجودات اور مخلوقات کی کسی چیز کو پرستش وستائش کی قابل نہ سمجہی اور اپنا سر نیاز اوسی معبود حقیقی کی سمنے جہکائی جو کل کاینات کا اکیلا خالق وآفریندہ ہی اور اوسکے ہر جگہ حاضر وناظر ہونی ہوئی ہمین کسی چیز کو بی واسطہ قرار دینی کی ضرورت ہنہن یہی وہ پرشکوہ اور نہایت شاندار نصب العین ہی جسکو سمجہ لینے اور پیش نظر رکہنے سی ان ن تمام قسم کی علمی اور عقلی سعادتون تمدنی اور روحانی برکتون فطری اور خلقی شرافتون ازلی اور ابدی نعمتون سی بہرہ اندوز ہوکر دین ودنیا کی سچی مسرتون اور کامیابیون کا وارث بن سکتا ہی

ما شیخ وزاہد کمتر شناسیم — یا جام وبادہ یا قصہ کوتاہ
تشویش خشت بردار از یاد حافظ — ورد شبانہ درس سحرگاہ

ادہر توحید الٰہی کی ہمت افزا تعلیم ان ن کیلئے اگر تمام مقاصد حیات اور اغراض فطرت کی تکمیل کا سچا ذریعہ ہی تو دوسری طرف شرک جو ضد توحید ہی آدمی کیواسطے جملہ ناتوانیون علمی اور عقلی فرومایگیون پستیون

Marfat.com

حماقتون غلط اندیشیون۔ باطل کوشیون اور جہالتون کا سنگ بنیاد ہی جسپر ٹیکا اور سہارا لگا لینے سی ان ن کا اپنی فطری اقتدار و شرف اور حُرّیت و سیادت کی درجون سی گر جانا بالکل یقینی اور لازمی ہے چنانچہ کتاب پاک قرآن نے نہی مطلق توحید کا پرشکوہ نصب العین دنیا کی سامنے پیش کرکے ان ن کو جس عاقلانہ مردانہ اور اولوالعزمانہ زندگی کی راہ دکہائی ہی اوسکے اس احسان عظیم سی اغماز کرنا بڑے درجہ کا کفران نعمت ہی اور اسی لیئے محامد توحید کیساتہ خدا کی اُس پر صداقت کتاب نے شرک کی شرمناک تباہیون اور کیفیتون کو بیان کرکے اوس اوج عروج کیطرف اٹہایا اور ابہارا ہی جو شرف انسانی کا خاص حصّہ اور مخصوص استحقاق ہی اگر ان ن بہمہ ہوش و حواس آیات ذیل کی معنوی فیضان سی اپنی جہالت کی سبب بہرہ اندوز سعادت نہ ہوسکے تو بلاشبہ اوس سیے بدبخت اور بڑھکر لغو کوئی شخص نہ ہوگا چنانچہ ارشاد ہوتا ہی

ومن یشرک باللہ فکانما خرّ من السماء فتخطفه الطیر او تهوی به الریح فی مکان سحیق ۰ پ ۱۷ ع

جس نے غیراللہ کسی چیز کو بی ذاتی اور صفاتی طور پر اللہ کی جلال الوہیت و وحدت کا شریک بنایا اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کہ وہ آسمان سی گر پڑا اب یا تو گرتے ہی مین وہ خونخوار پرندون کا طعمہ بن جائی یا ہوا اوسکی کسی دور دراز پر تکلیف مقام پر لیجاکر ڈال دی گی

مردم پرستی یا پرپرستی

ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوهم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین ۰ پ ۹ ع

واتیئی ای نادان لوگو جن لوگون یعنے (کاہنون راهبون اور شائخون) کو تم اپنی مدد کیواسطے بلاتی ہو وہ بی تو تمہن جیسے بندی ہن (مگر خیر) تم اُنہن بلا دیکہو اور اگر تم اپنی دعوئی شرک مین سچی ہو تو دیکہین وہ تمہاری مدد و استعانت کو پہنچین (یعنے وہ بی چونکہ ان ن ہی ہن وہ درحقیقت تمہاری کچہہ مدد نہن کرسکتے)

ان ایات کی بعد خدای برتر کفار و جہلاء کو بتون کی حالت سی بی آگاہ فرماتی ہوئی ارشاد فرماتا ہے کہ

ان ولی اللہ الذی نزّل الکتٰب وهو یتولی الصالحین ۰

بیشک اللہ ہی سچا اور حقیقی معاون و مددگار ہی جسنے قرآن جیسی پرحکمت و علم کتاب نازل فرمائی ہی اور وہی تمام سمجہدارون عاقلون اور پرہیزگارون کا معاون و حامی ہے

ان اللہ لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء ط ومن یشرک باللہ فقد ضلّ ضلٰلا بعیدا ۰ پ ۵ ع

اگر شرک کیا جائی تو اللہ اس گناہ کو معاف نہن کرنیکا (ہان) اس سی کم درجہ کی گناہ وہ جسے چاہی بخشدی اور جسنے اللہ کیساتہ کسیکو شریک گردانا وہ راہ راست سی بہت دور جا پڑا

اسیکے بعد خداوند واحد اپنی نعمت توحید اور برکات قرآن کی نسبت یاد دلاتی ہوی ارشاد فرماتا ہے کہ ای لوگو

Marfat.com

يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم وانزلنا اليكم نورا مبينا ٥ پ ٦

اي لوگو تمهارے پاس تمهارے پروردگار کيطرف سے (ہمارا پيغمبر برکات توحيد کيا ہے) اتمام حجت کي طور پر آچکا ہے اور ہم نے اوسکے ذريعہ سے تمهارے طرف جگمگاتا ہوا نور ہدايت (قرآن پاک) بهيج چکے ہين

پهر شرک و بطلان يا خدا کے سوا دوسري چيزون بندون ديوتاون اوتارون قدرت کي مرتبون يا جوگيون اور راهبون کو اپنا کارساز سمجهني والے حاملون کو ان آيات مقدسہ مين يون ہدايت ہوتي ہے

مثل الذين اتخذوا من دون الله اولياء كمثل العنكبوت اتخذت بيتا ط و ان اوهن البيوت لبيت العنكبوت لو كانوا يعلمون ٥ ان الله يعلم ما يدعون من دونه من شيء وهو العزيز الحكيم ٥ وتلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا العلمون ٥ خلق الله السموات والارض بالحق ط ان في ذالك لاية للمؤمنين ٥ پ ٢١ ع ١٤

جن لوگون نے خدا کے سوا دوسري دوسري کارساز بنا رکهي هين اون کي مثال مکڑي کي سي ہے کہ اوسنے بهي اپني زعم مين ايک گهر بنايا اور کچهہ شک نهين کہ گهرون مين بودي سے بودا گهر مکڑي کا ہے کاش يہ لوگ (شرک کرنيوالے) کچهہ سمجهتے بيشک يہ (نادان) لوگ جن جن چيزون کو خدا کے سوا پکارتے هين خدا اون سبکي حقيقت سے واقف ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے اور (اي سمجهنے) هم يہ چند مثالين لوگون کے سمجهانے کے لئے بيان فرماتے هين اور سمجهدار هي انهين سمجهتے هين خدا نے آسمان و زمين کو کسي مصلحت و غرض سے بنا رکها ہے واقعي ايمان والون کيواسطے (آثار قدرت اور خلاء و فضا) مين جلال الوہيت کي بڑي نشاني موجود ہے

ايک مقام پر يون ارشاد ہوتا ہے کہ

يا عبادي الذين آمنوا ان ارضي واسعة فاياي فاعبدون

اي ہمارے بندو جو ايمان لا چکے ہو ہماري زمين (تمهارے لئے طرح فراخ ہے) تو (جہان بهي رہو بلا شرکت غيري اور بلا واسطہ ديگر ہماري ہي اطاعت اور فرمانبرداري کرو

ايک جگہ شرک اور توحيد پر تبصرہ کرتے ہوے بحالات لقمان خدا ئے برتر ارشاد ذيل فرماتا ہے

واذ قال لقمان لابنه وهو يعظه يبني لا تشرك بالله ط ان الشرك لظلم عظيم ٥

اور ايک وہ وقت بهي تها جبکہ لقمان نے اپنے بيٹے کو نصيحت کرتے ہوے کہا تها کہ اي بيٹے کسي چيز کو خدا کا شريک نہ بنانا اس مين کچهہ شک نهين کہ شرک بڑي هي ظلم و ستم کي بات ہے

الحاصل ان تمام آيات بالا کي مضمومات اور اون کي نفس مطالب پر غور کرنے سے بصراحت معلوم ہوجاتا ہے کہ اسلام اپني مقدس نصب العين توحيد سے انسان کو کس قدر عالي ہمت بلند نظر غيور جري دوربين اور اپني مدد آپ

Marfat.com

کرینوالا بابہوش انسان بنانا چاہتا ہی تاکہ یہ کمالات الہیہ کا بہترین مظہر (انسان) ماؤشمائی کمزور سہارون سیے
الگ ہوکر تمام مشکلات حیات کا مردانہ وار مقابلہ خود کرسکے اور ہر حالت مین اوسکی نگاہ نہایت بلند اور وہ
اپنی شرف نفس سیے واقف رہی اور کبھی نہ گھبرائیے اور جب وہ اسرار توحید سی آگاہ ہوکر ایک حد تک کچھ
معرفت حاصل کرلے تو خوش ہوہوکر کہے

ہزار دشمنم ار میکنند قصد ہلاک — گر تو دوستی از دشمنان ندارم باک
اگر تو زخم نہی بہ کہ دیگرے مرہم — وگر تو زہر دہی بہ کہ دیگران تریاک

(حافظ)

ادیان مختلفہ کی مقابلہ مین اسلام کا یہ فخر بالکل بجا اور درست ہی کہ اوسنے اپنی پاکیزہ اور بے لاگ تعلیم توحید سیے انسان
کو وہ پرشکوہ اور مستحکم بنیان نصب العین حیات و ممات دیا ہی جسکو علماً عملاً اور اخلاقاً پیش نظر رکھنے سیے
انسان دنیا اور عقبیٰ مین کبھی ہرگز ذلیل اور رسوا نہین ہوسکتا کیونکہ تمام ذلتین اور پستیان رسوائیان اور
خواریان کمزوریان اور غلط اندیشیان شرک و بطلان ہی کی سوا اون مین پرورش پاتی ہین جنکا استیصال بے حد
دین برحق اسلام نے ہر ممکن طریقہ سیی فرمادیا ہی مگر آہ ہم مسلم شامت اعمال سیے آج اگرچہ طرح طرح کی جاہلانہ
اور مشرکانہ لغویات مین مبتلا ہین اور دین مقدس کے سعادت آفرین نصب العین کو گم کرکے محض حشرات الارض
کیطرح بی اصول و آئین زندگی گذار رہی ہین لیکن اسلام کی دانش افزا اور ہمت بخش نصب العین کو دیکھتے ہوئی
قوم کی ہر صحیح الفہم ذی ہوش اور مہذب شخص کا یہ خاص منش ہونا چاہی کہ وہ ہر ممکن کوشش سیے قوم کی خیالات
باطلہ کی اصلاح کرے اور ان مساعی جمیلہ کا اجر اللہ ہی کی پاس ہی جو بہترین اجر دینی والا ہے

تو بندگی چو گدایان بہ شکر مزد مکن — کہ دوست خود روش بندہ پروری داند

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا ۝ یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم
ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما ۝ پ ۲۲

مسلمانو! اللہ سی ڈرتے رہو اور بات بھی کہو تو سیدھی سچی (ایسا کروگے) تو خدا تمہین اعمال نیک کی توفیق دیگا
اور تمہاری گناہ بھی بخش دیگا اور جس نے اللہ اور اوس کے رسول کا کہا مانا تو اوسنے بڑی کامیابی حاصل کی

اگر یہ بات سچ ہی کہ کائنات کو پیدا کرنیوالا خالق مطلق خداوند ہی وہ عظیم الشان ہستی ہی جسکے سامنے کل کائنات سرنگونہ
ہی اگر یہ درست ہی کہ انسان تمام مخلوقات عالم سی ایک ممتاز اور شریف شخصیت رکھتا ہی تو بے شبہ تمام نوع
انسان کی تمدن و تہذیب کمال و فضل اور شائستگی کی بنیاد اسی ایک اصول پر قایم رہ سکتی ہی کہ وہ اللہ کے
سوا کسی ارضی اور سماوی چیز کے سامنے سرنگون نہ ہو چہ جائی کہ ہم مٹی کی مورتون انسان قبرون یا بالشت اور
کاغذ کی صنم کدون کو جھک جھک کر بوسی دین اسلام کی مقدس نصب العین کو ایک عاقل مسلمان کیطرح اگر
سمجھین تو ای عزیزان وطن و ملت یہی تو وہ گمراہی اور جہالت ہی جسکا نام شرک ہی اور جس مین ملوث ہونے سیے
انسان رفتہ رفتہ نامحسوس طریقہ سیی ذلت و ضلالت فرومایگی اور کمزوری نامردی اور پستدلی کی اون درجون

Marfat.com

پر آرہتا ہی حسن کے آگی ہلاکت ہی اور وہان تاریکی ہی تاریکی کا تسلط ہی

پس اسی لیئے یہ بات بآورز دھل کہی جاتی ہی کہ دین برحق "اسلام" نے توحید مطلق کی تعلیمات عالیہ کو اپنا طرۂ امتیاز بناکر خدا پرستی کی ازلی اور ابدی نصب العین کے قرار دینی مین نوع انسان کیساتہ بڑا ہی بیاری احسان کیا ہی اور خلق خدا کی رہنمائی مین اس عظیم الشان اور ممتاز مقصد رفعت و عزت کو الفاظ لا الہ الا اللہ کی صورت مین پیش کرکے وہ صداقت اور حقیقت طاہر کی ہی جسکا جواب قیامت تک کسی انسان کا دماغ اور دل (بشرطیکہ وہ صحیح الحس اور سلیم الفہم ہو) نگر پیدا نہین کرسکتا ہان اگر کوئی بات کچھہ بن سکتی ہی تو وہ صرف یہی کہ انسان اپنی فطرت شریف کی مدارج و فضائل کو سمجھکر جب لا الہ الا اللہ کی شاندار علمی عقلی ازلی اور ابدی مفہوم سے آگاہ ہو تو مخلوص قلب اس مفہوم مقدس کی سکہانی اور نصب العین کی دکہانی والی بزرگ و محتشم ہادی پیغمبر عرب روحی فداہ کی رسالت عظمی کا اعتراف و اقرار کرتے ہوی کہ انہی کہ محمد رسول اللہ"

حافظ خباب پیر مغان مامن وفاست من ترک خاک بوسی این در نمے کنم

اہل یورپ جو اب تک محض یک طرفہ اور متعصبانہ خیالات کے باعث اسلام کی حقیقی مشن اور ممتاز نصب العین کو سمجھنے سے عام طور پر معذور ہین اونکا یہ قول کہ اسلام مانع ترقی ہی اسلامی نصب العین کی حقیقت خصوصیت اور شوکت و عظمت کی مقابلہ مین کسقدر حقیر اور مضحکہ خیز ثابت ہوتا ہی مگر اس امر مین ہمین ایک حد تک معذور سمجھتے ہین کیونکہ وہ صرف مسلمانون کی موجودہ جمود اور سکون و انحطاط کو دیکہکر ایسا کہتے ہین لیکن ایک مبصر اور ذی فہم انسان سمجھ سکتا ہی کہ عرب کے جن مٹی بھر بادیہ نشینون نے صحراے عرب سے نکلکر یورپ اور ایشیا مین فتوحات کا سلسلہ قایم کیا علمی اور عقلی برکات کے سربمہر خزانون کو کھولکر پھیلایا برہات کو حکمت و دانش کی کسوٹی پر رکہکر پرکہا توہمات اور مفروضات واہیہ کی پابندون کو بندون اور بیڑیون سے جکڑنے کی جہالت افزا ذلت و ضلالت سے نکالکر انکی فطرت کی پوری شرف و اقتدر سے آگاہ کیا راہبون احبارون کاہنون اور مقدس پاپاؤن کا طلسم کربائی توڑا اور اونکی جبر آفرین کی استیصال کرتے ہوی ندای کلمۃ اللہ سے حریت نفوس اور مساوات کی سطح پیدا کی حرمان روایی کی آہن اور جہان بانی کی اصول قایم کیئے آقا اور غلام کو ایک مسند پر بٹہایا باطل معبودون کی طرف سے مٹاکر سبکو ایک خدای برحق کی سامنے سرنگون ہونیکا ہمت بخشی اور دانش آفرین راز حقیقت سکہایا آخر وہ بھی تو مسلمان ہی تھے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

مگر خدای واحد کی ارشادات مقدسہ کبھی غلط نہین ہو سکتے اوسکے باندھی ہوی ضابطون اور قاعدون مین ذرہ بھر

Marfat.com

تبدیلی کا ہونا بھی محالات میں ہے اور سچ پوچھو تو اوسکے اٹل قوانین اور نہایت پایدار ضوابط کو سمجھنے اغراض فطرت کی جاننے اور اوسکی عطا کردہ تمام ظاہری اور باطنی قوتوں کو ہوشمندانہ طریقوں سے برمحل کام میں لگانے یا لگائے رہنے کا نام ہی اسلام ہے اور یہی اوسکا نصب العین ہے کہ اشرف المخلوقات انسان خدا کی زمین پر تمام قسم کی علمی۔عقلی اخلاقی۔عملی، تمدنی اور سیاسی روحانی برکاتِ حیات حاصل کرتا ہوا کبھی نہ تھکنے زندگی کی تمام حاجتوں کا آپ حاجت روا اور جملہ مشکلاتِ ہستی کا خود مشکلکشا بنے یہی شرافت ان الفاظ کی ذریعہ سکھائی گئی تھی کہ کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین اور یہی وہ سیدھی راہ تھی جس پر چلنے یا چلتے رہنے کیلئے ذاتِ باری نے عنایاتِ بے حد کے طور پر ہمیں یہ کہنا سکھایا تھا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ۝ ایسی پتہ کی بات کو بمبئی قدیم طالبانِ نجات کے مقابلہ میں ایران کے ذہین حافظِ قرآن خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نے اپنی مستانہ ادا سے یوں کہا تھا خیالات کو ان اشعار میں بیان کیا

خیز تا خرقۂ صوفی بخرابات بریم — زرق و طامات بہ بازار خرافات بریم
ور نہ در رہ ما خار ملامت زاہد — از گلستانش نرنجد مگر از بہر مکافات بریم
در بیابان فنا گم شدن آخر تا چند — رہ بپرسیم و مگر رہ بہمہات بریم
شرم می آید م از خرقۂ آلودہ خویش — کہ بابن فضل و ہنر نام کرامات بریم

حافظ آب رخ خود بر در سفلہ مریز — حاجت آن بہ کہ بر قاضی حاجات بریم

مگر آہ آج مسلمان عام طور پر اسی سفاہت میں خود مبتلا ہیں انہوں نے اصول کی پابندی کو عملاً فراموش کر دیا اور دین برحق اسلام کا وہ ممتاز نصب العین توحید جسپر کاربند رہنے سے انسان اونچے سے اونچے مقامات عالیہ علمیہ تک پہنچ سکتا ہے بالکل بھلا دیا جسکے بعد اونکا تمام ہجوم خدا کی وسیع و فراخ زمین پر ہر جگہ محض دعاؤں التجاؤں اور منا جاتوں کی سہارے زندگی گذارنے کیلئے رہ گیا اسوقت وہ بر خود غلط اور گم کردہ راہ جہال کیطرح دیوروں خاک کی ڈہیروں بندوں اور درختوں تاک کے سامنے گڑگڑاتے اور سجدے کرتے دیکھے جاتے ہیں اور یہ نظارہ نہایت المناک اور عبرت انگیز ہے جو ہمیں بھی کبھی ذہبی سوسائٹی اور مہذب مسلم سوسائٹی میں واقعی دیکھنا ہیں جا سکتا صد افسوس کہ جس قسم کی ابلہانہ یا مشرکانہ خیالات کی متعفن دلدل سے اسلام پاک نے انکو نکالا تھا آج وہ اوسی سنڈاس میں پڑی سوری کروٹیں بدل رہی ہیں اور طرح طرح کی ارضی و سماوی آفتیں دینی اور دنیوی بلائیں انہیں چاروں طرف سے گھیرے پڑی ہیں مگر انہیں خبر تک نہیں لیکن ہیں آج ہے

اولئک الذین کفروا بایات ربھم ولقائہ فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا ۝ پ ۱۶

Marfat.com

یہی وہ (نافہم) لوگ ہین جنہون نے (جاہلون کی پیچھے لگ کر) خدا کی نمایان نشانات علم و جلال کو جھٹلایا
اور (حقیقی طور پر) اوسکے حضور مین حاظر ہونیکو بھی نہ مانا تو ان کی سب اعمال برباد ہوگئے فردائے
محشر مین اِن کی بعض نیک کامون کا وزن بھی حساب مین قائم نہ رکھا جائیگا

جسطرح دن کی مقابلہ مین رات اور سچ کی مقابلہ مین جھوٹ ہی ایسے ہی توحید کی تقابل مین شرک اور نور اسلام
کو چھوڑ کر اوسکے خلاف چلنے والون کیواسطے ظلمت کفر ہے اگرچہ لفظ کافر کا استعمال عام طور پر محض
مشرک اقوام یا اون اقوام کی افراد کیلیے مخصوص سمجھا جاتا ہی اور اسکے معنے لغوی طور پر خواہ کیسے ہی بسیط
ہون لیکن صاف یہ ہی کہ کافر جاہل ہی کا مرادف ہی اور جہالت ہی کا دوسرا نام اصطلاح اسلام مین
کفر ہے جس سے بچنے اور نکلنے کیواسطے مقدس اسلام نے توحید الہی کا نہایت درخشان اور نمایان
لقب العین مینار لوز کیطرح دنیا مین قایم کر کے سکے سامنے رکھا ہی لیکن جو لوگ ایسی صداقت اور ہدایت
کی ہوتی بھی جہالت یا کفر مین مبتلا رہین اور اپنی ہر کام کیواسطے غیرون کی مدد یا دوسرون کی سہارون کے
طالب ہون اون کی نادانیان اور جہالتین ذلت و ندامت محرومی اور ناکامی کی مختلف صورتون
مین انہین پر ماردی جاتی ہین یہ اللہ کا باندھا ہوا قانون عمل اور نظام کردار ہے کما قال اللہ تعالی

فمن کفر فعلیہ کفرہ ط ولا یزید الکٰفرین کفرھم عند ربھم الا مقتًا و لا
یزید الکٰفرین الا خسارا ۝ پ۲۲

(ہر چند کہ خدا کی (انتہا نشانات علم و عقل نمایان ہین) پھر اسپر بھی جو شخص جہالت اور کفر اختیار کرتا ہی (سو) اوسکے کفر کا
وبال اوسی پر ہے اور جو لوگ کفر و جہالت ہی کرتے ہین اون کی باطلانہ کردار کی باعث خدا کی حضور مین اُن
سے ناراضگی ہی بڑھتی چلی جاتی ہی اور کفر کی وجہ سے ایسے کفر پسند لوگون کو گھاٹا اور ٹوٹا ہوتا ہے)

اس امر کو ہم صدہا مقامات پر عرض کر چکے ہین کہ اسلام کا طرۂ امتیاز اور ممتاز مسلک اگر ہے تو وہ خالص
توحید پرستی کی تعلیم پاک ہے اور اسی نصب العین کو پیش نظر رکھکر قرآن حکیم نے تمام اقوام سلف اور باطل پرست
نسلون کی واقعات حیات سنایی ہین ہر ممکن طریقہ سے انسان کو انسان بننے کی ہدایات پہنچائی ہین شرک کی گندی
اور مذلت آفرین کیفیتون اور انتہائی حالتون کو کئی کئی مرتبہ بیان فرمایا ہی نزاہا انواع و ترکیب کی امثال سے
اسی ایک بات کو ان قومون کی ذہن مین بٹھانے کی کوشش تمام کی ہی کہ انسان شرک و جہالت کی زندگی نہ اختیار کرے
یا مشرک بنکر کبھی اپنی وقار و اقتدار حریت نفس اور فطری فضیلت کو برباد نہ کردے چنانچہ آیات بالا کی بعد
سلسلہ کلام پھر شرک اور کفر ہی کی نسبت مفصل ارشاد حق یون ہوتا ہے

قل ارءیتم شرکاءکم الذین تدعون من دون اللہ ط ارونی ماذا خلقوا
من الارض ام لھم شرک فی السموٰت ام اتینٰھم کتابا فھم علی بینتٍ منہ

Marfat.com

بل ان یعد الظلمون بعضهم بعضاً الا غرورا ۝ پ ۲۲

ای سجز ان لوگون سی کهو که تمهن اپنی ان شریکون اور باطل معبودون کی حالکا کچه خبر هی جنکو تم خدا کی سوا پکاری بلایا کرتے هو ذرا ایک نظر تهی تو دکهاؤ که انهون نے کونسی زمین پیدا کی هی یا آسمانون کی بنانی مین انکا کچه ساجها هی - یا (ای رسول) هم نے ان جاهلون کو ایسا کر دیا هی کوئی (آسمانی) سند دی هی ان مین سی کوئی سی بات بهی نهین بلکه یه ظالم لوگ اپنی مشرکانه طرز عمل کیا ته (اور رهبان واحبار وغیره) جو ایک دوسری سی برگشتون کی وعدی کرتے هین بس نرے دهوکے کی ٹٹیان هین (کیونکه یهان تو انبیا تک کو بهی اپنی ذاتی سود وضرر کا اختیار نهین دیا گیا)

الغرض کتاب پاک قرآن نے اپنی مهتم بالشان نصب العین توحید کی تعلیم وهدایت ابلاغ فرماتی سوی مسلمانون کو ایک نهایت هی شاندار بارعب پرشکوه اور قابل متثال زندگی کا طریقه سکهایا تها اور هر ایک قسم کی متثال وتمثیل سی خدای برتر نے اپنی قوانین اور قایم کرده نظام عالم کی حقیقت ظاهر فرماکر حجت تمام کردی هی که قرآن کو پڑهنے مانینی والا کوئی شخص ان براهین وحقایق کی هوتی علمی عقلی عملی تمدنی سیاسی - روحانی اور معاشرتی حد وجهد کیطرف سی شکوک وشبهات مین پڑا نه رهجاے اور یه خیال که عملی سعی کی بغیر کسیکو کسی دوسری کے کهی سنے سی کما حقه مفاد پهنچ سکتے هین یا یه که الله کی اٹل نظام کائنات مین کسی کی کیے سی کوئی تغیر وتبدل هوسکتا هی ان فی دلون سی همت کیواسطے نکل جاے اور وه اوس محکم اور پایدار نظام حیات وعمل کو سمجهتی سوی کسی گمراه نه هون جو الله تعالی نے قایم فرماکر قرآن کی ذریعه واضح کردیا هی تاکه بندی پایم زندم مسلمان عملی کوششون کو ترک کرکے محض دعاؤن اور التجاؤن هی پر نه آرهین کیونکه دنیا دار الاعمال هی نه که دار الاعتقاد وخیال - یهان کسی کام کا صرف اراده کرنے سی کوئی کام هرگز انجام نهین پاسکتا - یا کسی امر کو محض نظری طور پر مان لینے سی اوسکی تکمیل ایمانی هرگز نهین هوتی جب تک علماً عقلاً اوسکے لیئے جایز ذرایع تکمیل کی تلاش نه کی جاے اور مزید برآن جب وه وسایل بهی مهیا هو جایین تو سرانجام کار کیواسطے پوری پوری جد وجهد جاری رکهنے کی ضرورت هی کیونکه خداوند کی ضابطون اور اوسکی عادتون مین کسی بزرگ سی بزرگ شخص کے کهنے سی کوئی تبدیلی نهین هوسکتی اگر ایسا هوسکتا تو اصفیا وعرفا اور صلحا کی هدایات کا انجام راضی برضا نهی کی غایت پر نه هوتا اور قطع نظر ازین اگر ایسا مان بهی لیا جاے که کوئی بزرگ الله کی ضابطون کو تبدیل کرسکتا هی تو یه عقیده دین برحق اسلام خدای اسلام اور اوس مصلح انام علیه التحیات والسلام کی پاکیزه نصب العین کی سراسر خلاف هوگا اور ایک مسلم جسنے صحیح معنون مین اسلام اور اوسکے پرشکوه نصب العین تعلیم کو سمجها لیا هو ایسے باطل خیال کو گهڑی بهر کیلیے بهی دل ودماغ مین رکهنا هرگز پسند نه کریگا وه الله کی اس همایان حکم کی سنے کے قول کو مان سکتا هی که

فلن تجد لسنت الله تبدیلا ولن تجد لسنت الله تحویلا ۝ أولم یسیروا
فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم وکانوا اشد
منهم قوة وما کان الله لیعجزه من شیء فی السموات والارض انه کان علیما قدیرا

Marfat.com

(ای پیغمبر) تم خدا کی قاعدہ کو بدلتا ہوا ہرگز نہ پاؤگی اور نہ خدا کی آئین کو ٹلتا ہوا دیکھوگے کیا (یہ لوگ)
(مشرک) زمین پر پھری چلے ہیں کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ (نظام الٰہی کی خلاف چلنے والی) ان سی
پہلے ہوگذری ہیں انکا کیسا بُرا انجام ہوا حالانکہ وہ قوت و حشمت میں کہیں ان سی بڑھکر تھے اور اللہ
ایسی ہستی نہیں ہی کہ آسمان و زمین کی کوئی چیز اوسی عاجز کرسکے بیشک وہ سبکی حال ہی واقف بڑی قوت والا ہے

یہی وہ اسلام کا علمی اور عقلی مسئلہ ہے جسکے سامنے کسی کی تیغی چل نہیں سکتی بلکہ خود آن حضرت روحی فداہ نے بارشاد
حق اپنی ذاتِ عالی صفات کی متعلق ہی یہ حکم الٰہی سنا کر تمام شکوک کا خاتمہ فرمادیا کہ لوگو میرا تو ذاتی
نفع اور نقصان بھی میرے اختیار اور بس میں نہیں اگر ایسا ہوتا تو میں اپنا بہت سا فایدہ کرلیتا ہاں میں
تو اللہ کے ضابطوں کا پابند اور اوسکے ارشاداتِ مقدسہ کا مطیع و منقاد ہوں سبحان اللہ کیسی صاف
بے لاگ اور کھری کھری تعلیم ہی مگر افسوس کہ آج بوجہ جہالت مسلمانوں نے صدہا اللہ نوں کو اللہ کی عظمت اور
اوسکے جلال کا حصہ دار سمجھ رکھا ہی ۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

عکسِ روئی تو چو در آئینہ جام افتاد — عارف از پرتوِ مے در طمعِ خام افتاد
غیرتِ عشق زبانِ ہمہ خاصان ببرید — از کجا سرِ غمش در دہنِ عام افتاد

تصوف اور درویشی کا پاک مسلک بجائے خود ایک بڑا پاکیزہ دستور العمل ہی لیکن پرستی اور مریدبازی کی عام روش سی بعض
نااہلوں نی خود فروشی کا جو شیم طریق شروع کر رکھا ہی وہ نہایت قابل نفرت ہی حسن آقائی نامداری نی فقر ہی
لنبت الفقر فخری فرمایا اوسنے اسی قسم کی متبذل درویشی اور رسم و غلہ اندوختن کی فقر کو بلا تامل
الفقر سواد الوجہ فی الدارین بھی فرمایا ہی مسلمان درویزہ گردن اور مفت خور نفس پرستوں کی
جماعت نہیں بلکہ وہ بڑی مستعد جفاکش محنتی با ہمت غیور صالح ۔ حق شناس ۔ بردبار عاقل اور انجام بین
لوگ ہوئی ہیں آج شامت اعمال سی حالت بالکل اسکے برعکس ہے جسکی وجہ اسکے سوا کچھ نہیں کہ ہم لوگوں نے
بوجہ جہالت اپنی علمی عملی عقلی اور دینی نصب العین کو گم کردیا ہی اور اب جدہر سی کسی کی صدائے امداد آتی ہی ادھر
ہی سجدی کرنے لگ جاتی ہیں اور یہ سب نتیجہ ہماری علمی عقلی کمزوریوں اخلاقی اور عملی ناتوانیوں بلکہ ایمانی سستیوں کا
فسادی ورنہ حاجت آن بہ کہ برقعہ نی حاجات بریم کا اسلامی طریقہ ہیں آج بھی یاد ہی

اسلام نی اپنی پاکیزہ لتجام بوجید میں ان نی فلاح و بہبود کیلئے جن اغراض و مقاصد کو ملحوظ رکھا ہی بے شبہ
ان کی تکمیل غیر اللہ کسی چیز کی پرستش ہی پر گز نہیں ہوتی اس نکتہ کو اصنام اور عناصر کی پوجنے والی کہاں
سمجھ سکتے ہیں جبکہ خود مسلمان ہی سمجھ بوجھکر نادان و جاہل ہورہی ہیں ہاں وہ سعید روحیں اور سلیم الفطرت
بندی جنہیں احساسِ حق کی دولت نصیب ہوئی ہی وہ ہر جگہ اس صداقت اور حقیقت کو تھوڑی ہی تشریح
کیساتھ بھی سمجھکر علم بردار اسلام بن سکتے ہیں اور یہ صلاحیت سبکے حصہ میں نہیں ہوتی

Marfat.com

حسن ز بصره بلال از حبش صهیب از شام ز خاک مکه ابوجهل این چه بوالعجبیت

ای عزیزان ملت اپنی جانون اور روحون پر خود رحم کرنیکا آسان طریقه پھر سیکھو آؤ اوس مفروضات اور باطل اوہام کی دفتر بے معنی کو جسکے غلط تخیل نے علم و عقل اور اخلاق و عمل کی مسلمات حقہ کی جگہ گھیر رکھی ہی اٹھا کر خم حقیقت کی مئے ناب مین غرق کردین اور اوس مہتم بالشان نصب العین کو کسی وقت بھی اپنی سامنے سی سرکنے نہ دین جو ہمین آسمانی برکت اور ربانی نعمت کی طور پر الفاظ لا الہ الا اللہ کیصورت مین سمجھایا اور دکھایا جا چکا ہی ورنہ یہ یاد رکھو کہ ہمارا محمد رسول اللہ کہنا ہمین حقیقی طور پر کچھ فایدہ نہین دی سکتا مشکلات اور مصایب کے وقت اگر چہ افسردہ خاطر ہوکر سہارون اور آسرون کا تلاش کرنا ان کا ایک غیر اختیاری یعنی اضطراری فعل ہی لیکن ہم مسلمان ہین اور ہمین تمام قسم کی تکالیف حیات اور مشکلات ہستی الہی زبردست سچا اور صحیح حل بتایا گیا ہی جس سے بہتر اور کوئی حل ہی ہی نہین یعنے لا الہ الا اللہ بیشک اوس خدای برتر کی ذات ہی بڑھکر اور کون سارا اور آسرا ہوسکتا ہی ان کی جس پر بھروسہ کرسکے دنیا مین مشکلین ان ہی کیواسطے ہین اور ان مشکلات پر غالب آنے کیلئے ہی ان کی شرافت اور اوسکا شرف پہلے افتادہ مشکلون کو خود حل کرنے مین رکھا ہی نہ کہ اون سی بھاگنے اور گریز کرنے مین سچ پوچھو تو مشکلین اور تکلیفین انہین لوگون کی دشمن ہین جو اپنی غافلانہ اور جاہلانہ طرز زندگی سی اون کی دور کرنے کی اہلیت کھو بیٹھے ہین ورنہ مشکلات حیات سی کون محفوظ رہ سکا ہی

درین چمن گل بے خار کس نچید آرے چراغ مصطفوی با شرار بولہبیست

ہمین دین برحق اسلام اور رہنمای اسلام (روحی فداہ) نے اغراض فطرت کی تکمیلات کیلئے علمی عقلی عملی تمدنی روحانی سیاسی اور معاشرتی ترقیات کا وہ رفیع ان نصب العین حیات تعلیم کیا ہی جس سے بڑھکر بہتر اور سودمند اور کوئی متمع نظر ہو نہین سکتا ایک مسلمان کی انتہای رفعت و کمال مشینری بنانی اور مریخ و زحل تک پہنچ جانے سی بہت بالا اور ارفع ہی ایک مسلم کا فرض کہ وہ ہر قسم کی مادی اور روحانی علمی اور عقلی ترقیان کرتا ہوا کہین نہ ٹھہکے وہ غلط قسم کی قناعت اور بیکار کردینی والی توکل کی خیال عجیب سے کبھی مانوس نہ ہو کیونکہ اوسی سکھایا گیا ہی کہ لا الہ الا اللہ یہ مقدس مسلمہ اپنی ہمہ گیر کیفیات معنی کی مفہوم سی بجای خود علیحدہ طور پر قابل بیان ہی جسے ہم اب دوسری جلد کیواسطے اٹھا رکھتے ہین لیکن اسقدر سمع خراشی کی بعد اگر کم از کم ہم دین برحق اسلام کی بتلای ہوی نصب العین کو سمجھنے کیطرف رجوع کرین تو خدای برتر کی رحمتین ہم پر سایہ ڈالی کیواسطے ابہی موجود ہو جائین وہ اسوقت یہان موجود ہین مگر افسوس کہ ہم خود ہی اپنی شامت اعمال سی محروم و ناکام ہو رہی ہین اور احساس ہی قدرست بلکہ مردہ ہو چکی ہین کہ حق و باطل کا نمایان مابہ الامتیاز بھی ہماری نظرون سی مخفی ہو رہا ہی

آہ آہ از دست صرافان کور ناشناس کاین سہ خر مہرہ را با دُر برابر میکنند

کہان حق اور کہان باطل کہان توحید اور کہان شرک کہان اسلام اور کہان کفر کہان علم اور کہان جہالت کہان تاریکی اور کہان روشنی کہان اندھے اور کہان آنکھ والی کیا اس بداہت کو ہم سمجھ نہین سکتے بہتر ہے کہ اب

Marfat.com

چند باتین ہم احساسِ حقیقت" کی عنوان سی عرض کرکے کتاب کو ختم کردین عجب نہین کہ انہین کلمات مین سی کوئی کلمہ اور انہین الفاظ مین سی کوئی لفظ کسی ذکی الحس اور صحیح الفہم ان کی کام آجاے ورنہ یہ بالکل سچ ہی کہ

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ پ ۲۱

اگر زمین کی تمام درختون کی قلمین بنادی جائین اور سمندرون کی سیاہی اور وہ بھی اس طور پر کہ اوسکے ہو چکی بھی ویسے ہی سات سمندر اور ہون تو بھی لکھی سی اللہ کی باتین ختم نہ ہون بیشک اللہ زبردست اور حکمت والا ہی

برنیامد از تمنای لبت کامم ہنوز
برامید جام لعلت دردی آشامم ہنوز

روز اول رفت دینم بر سر زلفین تو
تا چہ خواہد شد درین سودا سرانجامم ہنوز

ساقیا یک جرعہ دہ زان آب آتش گون کہ من
در میان پختگان عشق او خامم ہنوز

در قلم آورد حافظ قصہ لعل لبش
آب حیوان میچکد ہر دم ز اقلامم ہنوز

احساسِ حقیقت

کسیکہ حسن رخ دوست در نظر دارد
محقق است کہ او حاصل بصر دارد

اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ۝

خدا کی پیدا کردہ کائنات اور اس کائنات کی ساز و سامان سی بڑھکر کوئی ایسی موثر چیز نہین جسے دیکھکر انسان حق و باطل کے صحیح احساس کو پیدا کرسکے یہان تک کہ اوس ذات برحق ہستی برتر قادر ذوالجلال کے موجود ہونے کا علم الیقین بھی انسان قدرت کی مہیا کردہ اسباب ہی دیکھکر حاصل کرتا ہی اور اسی لیئے مشاہدات قدرت کے علم الیقین کو حق الیقین کی درجہ تک پہنچاکر ایک نہایت محکم اور پایدار ایمان کی دولت حاصل کرنیکی واسطے خدای بزرگ نے کتاب پاک قرآن کی ذریعہ عقلی اور علمی طور پر اسباب عالم پر غور و فکر کرنے کی نہایت سود مند ہدایات فرمائی ہین ۔ واقعی رات دن کی پھیر پھیر اور دنیا کی آثار و مظاہر مین ذی احساس انسان کیواسطے صلاح و فلاح کا بہت سا سامان سرور مہیا ہی لہذا

کسیکہ حسن رخ دوست در نظر دارد
محقق است کہ او حاصل بصر دارد

یہ انسان کی فطرت کا ایک صحیح مقتضا ہی کہ وہ خارجی اشیا کی اثرات اور آس پاس کی مظاہر و آثار ہی

Marfat.com

اثر پذیر ہو اور حاشہ اس صورت مین آدمی کو علیٰ قدر علم وفہم حقائق ومعارف سی ہوسیتہ کردی

پرتس نہ شناسندۂ راز است وگرنہ این ہا ہمہ راز است کہ مشہود عوام است

تاہم یہ بات مسلم ہی کہ دنیا مین انسان عموماً دنیا اور دنیا کی اسباب وسامان ہی کو دیکہکر کسی نہ کسی حد تک ہوشیار وخبردار ہوسکتا ہی سچ پوچھو تو صحیہ معلومات کیلیے خدائی برتری اپنی کاملہ قدرتون اور بالغہ حکمتون سی خود ہی ایوان کائنات مین اسقدر سامان ووسایل مہیا کر رکہے ہین کہ انسان اونکا شمار وحساب کرنے سی عاجز ہے حقیقۃً تسلسل لیل ونہار کیساتہ خدا کی پیدا کردہ موجودات کو دیکہکر انسان نے بہت کچہ پایا اور بہت کچہ سیکہا جسکا سلسلۂ علم تا ہنوز جاری ہی اور ایک خاص مدت تک جسکا علم اللہ ہی کو ہے جاری رہیگا گردش عالم کی ہر مکمل دور پر نوع انسان علمی اور عقلی تحریکات سے حقیقت کی ایک صحیہ احساس اور سلجہے ہوئی ادراک کی حدود تک پہنچتی رہی گی وہ تمام قومین جو آنحضرت مبعث اسلام اور محقق فطرت کی وقت اصنام موجودات اور عناصر وغیرہ کی پرستشون کے دلفریب طلسم شرک مین مبتلا تہین آج حقائق اسلامیہ کو وجدانی طور پر مان کر اپنی عقائد قدیمہ کے گوشے بہر طریق اسلام کی ازلی اور ابدی تعلیم توحید کی کعبۂ وحدت سی ملا رہی ہین اور انسانون کو اکثر بت پرست یا مشرک کہلانی سی ایک قسم کی ندامت اور قلبی تکلیف محسوس ہوتی ہی مگر تماشا یہ ہی کہ مسلمان کہلانے سے ڈرتی اور سخت گہبراتے ہین بقول حافظ

لاف عشق وگاہ یار زدن ہے لاف خلاف عشقبازان حبیبن مستحق ہجر اند

بہر کیف احساس حقیقت کی ایک باطنی قوت کسی نہ کسی طرح کارفرمائی کر رہی ہے اور سمجہدار نفوس کبہی نہ کبہی بالآخر خدائی برحق کے اس سچے اور ابدی فیصلہ کو ہی ضرور سمجہ لینگے

قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۝

(ای محمد) ان لوگون سی کہدو کہ تم اللہ کو (اگر) محبت کرتے ہو تو میری پیروی ہی کرو کہ اللہ ہی محبت کریگے اور تمہاری گناہ معاف کردیگے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

مگر قطع نظر ازین ہم جب قوم کی رہنماؤن اور ضرورت سی زیادہ مشہور شدہ بزرگون کو عام طور پر دیکہتے ہین تو احساس حقیقت یا امتیاز حق وباطل کی صحیہ اور علمی اعتبارات سی وہ سخت پریشانی مین مبتلا نظر آتے ہین توحید حق اور شرک کی کیفیت ایسی کہلی حقیقت ہی کہ ایک مسلم اعتقادی طور پر اسی اچہی طرحسے مانتا بلکہ اسقدر جانتا بہی ہی کہ توحید الٰہی اور شرک دو متضاد چیزین ہین جو ایک جگہ کبہی جمع نہین ہوسکتین مگر افسوس! کہ جب مسلمانون کی عملی زندگی

Marfat.com

کیطرف دیکھا جاتا ہی تو صغار و کبار کسی نہ کسی صورت مین انہی اضداد کو جمع کرنے کی ابلہانہ کوششون مین مصروف ملتی ہین نہین معلوم کہ ہم مسلمانون کی دلون سی احساس حقیقت کی شریف و ممتاز قوت کو کون دیوتا اُچک کر لیگیا ہی

آہ! آہ از دستِ صرّافانِ گوہر ناشناس کاین ہمہ خرمہرہ را با دُر برابر میکنند

برو ای طبیب کہ خبر ز سر ندارم بگذار تا کنم جان کہ ز جان خبر ندارم
غم ار خوری ازین پس نہ کنم ز غم خوری بس نظری بجز تو با کس بہ کسی دگر ندارم
ز زرت کنند زیور بزرت کشند در بر من بینوای مضطر چکنم کہ زر ندارم
دگرم مگو کہ خواهم کہ ز درگہت برانم تو برین و من برآنم کہ دل از تو بر ندارم

انسان خواہ کیسا ہی بی نیاز اور غافل بنے مگر واقعات اور تجربات کو بھلا نہین سکتا اوسکا ضمیر ایک بولتا ہوا حاضر گواہ ہی جو بر بنائی احساس حق اوسی پر حالت مین خبردار اور ہوشیار رکھنے کی باطنی کوشش جاری رکھتا ہی مگر جو شخص ضمیر کی حقیقت نما کیفیتون کو اپنی غافلانہ طرز زندگی سی معدوم و مغلوب کرنی کی عادت اختیار کر لے وہ خود طرح طرح کی علمی عملی - اخلاقی اور عقلی محرومیون سی بالاخر معدوم و مغلوب اور ہلاک و پامال ہوکر رہ جائیگا یہی مفہوم خدای واحد کی اس مقدس فرمان کا ہی

ختم اللہ علیٰ قلوبہم و علیٰ سمعہم و علیٰ ابصارہم غشاوۃ و لہم عذاب عظیم

کچھ اگی چلکر تشریح مزید کی طور پر خداوند اپنی قانون فطرت کو بالفاظ ذیل ارشاد فرماتا ہی - کہ

فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا و لہم

ایک زمانہ تھا کہ دنیا علمی اور عقلی حیثیت سی نہایت متبذل درجہ پر آرہی تھی یورپ جو آج مادی اور علمی ترقیات کے بل پر تمام عالم کو مرفوع القلم سمجھتا ہی خاص طور پر ظلمت اور تاریکی کی گھٹاؤن مین محصور تہا عام طور پر دنیا کی ہر حصہ مین انسانون اور بتون کی طلسم جلال نے نوع انسان کی گردنین ابلہانہ نیازمندیون کیساتھ جھکا رکھی تھین نسل ساسان و کیان اور روم و یونان کی تمام گوری چٹے مقننون اور فلاسفرون تک کی شخصیتین آب و آتش کی چمکارون اور مسیح و مریم کی بتون کی سامنے جبہ سائیان کرتی گھسیے جا رہا تھی اشرف المخلوق انسان جو اب قوت علمیہ کی بدولت فلک الافلاک سی گذر کر فضای نامتناہی کی بہی انتہائی مقام کو دریافت کرنی کی کوششون مین محو اور مصروف ہی ضلالت اور خود فراموشی کی ایام قدیم مین شرافت نفس اور فضائل فطرت کی خیال تک سیے بی خبر اور غافل ہو چکا تہا جبر و استبداد اوس زمانہ کی ایسی خصوصیتین تھین کہ بڑی بڑی فرمان روایان ممالک کاہنون - راہبون اور احبارون کی ایمای انگشت کی خلاف فتوای علم و عقل کی مطابق چلنے سی معذور و عاجز تھی

Marfat.com

ھندوستان مین بہی غالباً وہی زمانہ تھا جبکہ ہندو غریزان ملک کو مقتدایان مذہب احساس حقیقت سی دور کر کی
بت پرستی کی شرمناک ضلالت مین مبتلا کر چکے تہی اور قوم کی قوم اپنی اجتماعی بلکہ انفرادی درجہ اقتدار سی گر کر برہمن ستودر
ویشش اور چھتری کی چار درجون پر تقسیم ہو چکی تہی نرک اور سرگ کی کنجیان علم اور عقل نجات اور امن کی وراثتین
بخیال خویش پانڈون برہمنون اور مندرون کی پجاریون نی نہائیت دلفریب طریقون سی اپنی قبضہ اقتدار مین کر
رکہی تہین حریت نفوس اور مساوات فطرت ایک وہم سی زیادہ وقعت نہ رکہتے تہی

اَلَہُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِہَا اَمْ لَہُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِہَا اَمْ لَہُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِہَا اَمْ لَہُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِہَا قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَہُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَکُمْ وَلَآ اَنْفُسَہُمْ یَنْصُرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَدْعُوْہُمْ اِلَی الْہُدٰی لَا یَسْمَعُوْا وَتَرٰىہُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَہُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰہِلِیْنَ ۝ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّہُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ہُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُہُمْ یَمُدُّوْنَہُمْ فِی الْغَیِّ ثُمَّ لَا یُقْصِرُوْنَ ۝ وَاِذَا لَمْ تَاْتِہِمْ بِاٰیَۃٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَیْتَہَا قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ہٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ وَہُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَۃً وَّدُوْنَ الْجَہْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ ۝ ع ۱۳ پ ۹

ای محمد کیا یہ لوگ ایسے فرضی معبودون یعنے بتون اور بندون کو خدا کا شریک ٹہراتے ہین جو کسی چیز کو پیدا نہین کر
سکتے اور (حال انکہ) ان سبکو ہمنی نی پیدا کیا ہی اور نہ وہ ان شرک کرنیوالون کی قوت امداد رکہتے ہین اور
نہ ہی آپ اپنی مدد کر سکتے ہین اور اگر تم انہین راہ راست (دین فطرت) کیطرف بلاؤ تو تمہاری ہدایت پر نہی
چل نہ سکین چاہی تم ان کو بلاؤ یا خاموش رہو (انکی ناتوانی اور بے حسی کی باعث یہ دونون باتین) تمہاری لیئے برابر ہین
سبحان اللہ اس وحشت انگیز اور روح فرسا زمانۂ استبداد و ضلالت مین معبود برحق خداوند واحد نی اپنی
فیض فضل سی احساس حق اور امتیاز علم و جہل کی بے نظیر قوت بینش و بصیرت اعزاز نبوت اور وقار رسالت
کیصورت مین مکہ کی ایک نہایت نجیب النسب خاندان بنی ہاشم کی اوس بزرگ و محسن اور حقیقت شناس انسان
کو عطا فرمائی جسکا واجب الادب اور محترم نام نامی محمدؐ (روحی فداہ) ہی

امام رسل پیشوائی سبیل ،، امین خدا مہبط جبرئیل
فرازندۂ پرچم فیض عام علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

اوس مولائی محتشم اور خداوند کی نہائیت برگزیدہ بندہ نی جو نوع انسان کا حقیقی محسن اور خیر اندیش تہا احساس حقیقت
سی اثر پذیر ہوکر بمنشائی ربانی دنیا پر توحید پرستی کی تعلیم پر صداقت سی اخلاقی۔ عملی۔ علمی عقلی روحانی۔ سیاسی
اور تمدنی برکات کی صورتون مین جس کامرانی اور مرادمندی کی آباد و بارونق راہین کھولین اون کی
ناممکن البیان علمی اور وجدانی لذتون کو کچہ جاننی والی ہی جانتی اور سمجہنی والی اہل بصیرت ہی سمجہتی ہین
یہ بالکل ممکن ہی کہ ایک شخص خواہ وہ کسی قوم کا ہو سچائی اور صداقت کو برنای معتقدات راسخہ اپنا حصہ سمجہی
نہائیت یقینی ہی کہ ہر ایک انسان جو علم و عقل سی بہرہ اندوز ہو چکا ہو دانش مندی کی باتون اور علمی رازون کو
نہائیت دلپذیر طریقہ سی بیان کر سکے اور لوگ عام طور پر اوسکی تعظیم و عزت بہی کرین کیونکہ یہ دراصل اوس
انسان کی عزت نہین بلکہ یہ عزت خدا کی اوس نور علم و عقل کی عزت ہی جسکا احترام بزم عالم مین ضروری اور فطری ہی
لیکن یہان یہ بات بیان کرنا بہی مبنی بر حقیقت ہی کہ کسی انسان کی عقلی اور علمی قابلیت کی صحیح تکمیل اوس رسول

Marfat.com

محترم اور نبیٔ محتشم (روحی فداہ) کی رسالت کاملہ کا اعتراف کئی بغیر برگزنہ ہوگی یہی مفہوم شیخ شیراز سعدی
علیہ الرحمہ کی اس مشہور شعر کا ہی جو اوسکی ایک معروف عام چھوٹی سی مگر مقبول کتاب کریما کا چوتھا شعر ہے

زبان تا بود در دہان جای گیر ثنائ محمدؐ بود دلپذیر

مگر یہ ایک نہایت ہی لطیف رمز اور حسّی راز ہی جو ملولاکی پر شور بحثون لاطائل تقریرون اور تحریرون سی
عام طور پر سبکی سمجھ مین نہین آسکتا عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ خوب فرماتی ہین

حسن زلہجہ بلال از حبش صہیب از شام ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست

امتیاز حق و باطل اور احساس حقیقت کی تشریف خیال سی متاثر ہوکر کاملون عارفون صوفیون اور دوسری
ذی فہم بزرگون نی "گویا" زبان تا بود در دہان جا بگیرد" کی کیفیتون کو سمجھکر اوصاف رسالت محمدی اور کمالات
فیضان تعلیم مصطفوی کی نسبت جس جس قسم کی ترنّم ریزیان فرمائی ہین وہ اپنی اپنی جگہ سب دلپذیر ہین مگر عارف
شیراز اور دنیای اسلام کی اس فرزانہ خیال حافظ قرآن یعنے خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نی اعتراف رسالت
کیساتھہ رسول صلعم کی دانش افزا ذوق محبت مین جس بلند آہنگی اور عالی خیالی سی جو جو کچھہ لکھا صاحبان صداقت
و ارادت پر ظاہر ہے مگر غزل ذیل کو ذوقیہ ہم یہان درج کرتی ہین ارباب ذوق اسکے ہر شعر کو پوری توجہ سی
پڑہین۔ سمجھین اور سوچین پھر دیکھین کہ اہنین عالم وجدانیات مین کیا کیا حاصل ہوتا ہی؟

تاب نفشہ میدہد طرّۂ مشکسای تو پردۂ غنچہ میدرد خندۂ دلکشای تو
ای گل خوشنسیم من بلبل خویش را مسوز کاز سر صدق میکند نیمشب ہمہ شب دعای تو
خرقۂ زہد و جام می گرچہ نہ در خور ہمند این ہمہ نقش میزنم در طلب وفای تو
شور شراب و سوز عشق آن نفسم رود ز یاد کاین سر پر ہوس شود خاک درسرای تو
دشمن و دوست گو بگو هر غرضی کہ ممکن است جور ہمہ جہانیان میکشم از برای تو
مہر رخت سرشت من خاک درت بہشت من عشق تو سرنوشت من راحت من رضای تو
شاہ نشین چشم من تکیہ گہ خیال تست جای دعاست شاہ من بی تو مباد جای تو
دلق گدای عشق را گنج بود در آستین زود بہ سلطنت رسد سر کہ بود گدای تو
خوش چمنیست عارضت خاصہ کہ در بہار حسن حافظ خوشسخن شدہ مدح سرای تو

بہرکیف قابل غور و لحاظ یہ امر ہے کہ اوس مصلح اعظم اور منجی محتشم کی خدا کی عطا کردہ مخصوص انعام و فضل اور
احساس حقیقت کی انتہائی شرف و کمال سی جسکا دوسرا نام بالفاظ دگر رسالت اور نبوت بہی ہوسکتا ہی مشرف
ہوکر نوع انسان کی بے حد ابتدال اور خود فراموشی کی زمانہ تاریک مین معلوم کیا تو کیا اور اگر بندگان خدا
کو سمجہایا تو کیا سمجہایا؟ آن حضرت کو بانی اسلام کہنا اور سمجہنا ایک قسم کا مغالطہ حسّی ہی ہوگا ورنہ یہ صاف ظاہر
ہی کہ دین برحق اسلام اوس رسولؐ کا کوئی ایجاد کردہ یا بنایا ہوا دین نہین بلکہ اسکی منادی تمام مصلحین عالم نے

Marfat.com

وقتاً فوقتاً اپنی اپنی زمانہ ظہور مین فرمائی ہی اور یہی اطلاع قرآن پاک نے بھی ہم تک پہنچائی ہی اور یہی حقیقت برسرعام لانیکے لئی رسول محترم کی مقدس نصب العین کا دوسرا پہلو ہی یعنی کہ ہم کیسی ہی اور انکو کھی دین کی تعلیم دینی نہس آئی ہین ہر ملک و ملت مین انبیاؤ مصلحین کا ظہور ہوا ہی مگر افسوس کہ لوگون نی اپنی خوش اعتقادیون اور خوش فہمیون یی حق مین باطل کی آمیزش کردین توحید پرستی کی دین برحق کو بگاڑ کر اصنام و عناصر اور ارضی سماوی مخلوقات بلکہ بندون تک کو اپنی عبادات و پرستش مین داخل کرلیا اور یہی جاہلانہ روش بالآخر قومون کی علمی اخلاقی زوال سیاسی اور تمدنی انحطاط کا موجب ہوتی ہی چنانچہ ان لطایف علمیہ کو تائید الہی سمجھکر اوس محی اسلام اور مصلح عالم رسول نی اس عقلی مسلمہ کو معلوم کیا کہ اشرف المخلوق انسان ہی خدا کی زمین پر اون فضایل و برکات کا وارث ہی جو فرشتون کو بھی نصیب نہین ہوسکتین اور نیز اسکا باوقار سرنشان عجز و خلوص کیساتہ بلا واسطہ اوسی ہستی برتر کے سامنے جھکنے کی لایق ہی جسنے اسی ہمہ ہوش و اقتدار بنایا اور پیدا کیا ہی فتبارک اللہ احسن الخالقین ط ۔ "عاقل ہین ایسوا سطے شیدای محمدؐ"

میکدہ کاینات کی اوس محترم پیمغان نی انسان کی سچی روحانی اور وجدانی سرور کی اسباب عقلی اور علمی معلوم کرکے انسانی زندگی کی مہتم بالشان فرائض عظیمہ کو محسوس کیا اور اپنی عہد کی غلط اندیش لوگون کی بنائی ہوئی قبلون اور فرضی سجدہ گاہون سے منہ پھیر کر اوسنے اپنا رُخ ارادت و عقیدت اوسی خدای واحد و برتر کیطرف کرلیا جو تمام کمالات و فضایل اور جلال و وقار الوہیت کا واحد مالک ہی برق و باد آب و آتش اور اجرام و عناصر کی شوکتون اور ستائشون کا غلط عقیدہ اوسی بیاض عالم پر حرف غلط کیطرح نظر آنی لگا حافظ علیہ الرحمہ نی سچ لکہا ہی اون پرانی مسجدون کی مقابلہ مین یہ نیا میخانہ وحدت سمجھدارون کو کیونکر پسند نہ آتا

دوش از مسجد سوی میخانہ آمد پیر ما چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما

ایک مسلم جو اوس آقای نامدار میکدہ عالم کی باوقار پیر محتشم کا حلقہ بگوش فیضان ہو انسانون اور بتون بندون اور ستارون یا نار و برق کی چمکارون کی قبلہ ہای قدیم و غلط کیطرف اپنا منہ کیونکر پھرا سکتا ہی جبکہ وہ واجب الاحترام ہادی برحق خدای واحد کی عظمت و وحدت کا پیرو رہنما میکدہ مقصود کھلے طور پر بتا چکا ہو اور وہ خود بھی اپنا روی روح و روان اوسی قبلہ حق کیطرف کیی رہا ہو

ما مریدان رو بسوی قبلہ چون آریم چون رو بسوی خانہ خمار دارد پیر ما

انی توکلت علی اللہ ربی و ربکم ط ما من دآبۃ الا ھو اخذ بناصیتھا ط
ان ربی علی صراط مستقیم ۰ پ ۱۲ ع

(اے محمد کہو) مین تو اللہ ہی پر بھروسہ رکہتا ہون کہ وہ میرا بھی پروردگار ہی اور تمہارا بھی پروردگار ہے
بیشک وہ میرا اور تمہارا پروردگار (اپنی توحید کی اشاعت و تعلیم کی تحریکات ہی) عدل و علم کی سیدہی راستہ پر ہی

یہ تو سب کچہ سچ ہی اور اپنی احساس حقیقت سے جو کام عملی طور پر اوسی مبصر فطرت رسول نی انجام دیا وہ دنیا مین ایک نمایان حیثیت

Marfat.com

رکھتا ہی مگر آج ہم جملہ مسلمانانِ عالم عام طور پر احساسِ حق و باطل کی سچی حوصلہ افزائیون سی محروم ہوکر جو اکھڑی
اُکھڑی دلون کیساتھ سراسیمہ و حیران ادھر اودھر بھٹک رہی ہین آئین خودداری ۔ اسرارِ سیاست اور شرافتِ نفس کی
قیام و ثبات کی ضرورتون سی بے نیاز ہوکر محض یاہو کا وظیفہ رٹ رہی ہین اور دین و دنیا کی نہایت اہم اسلامی تعلقات کو اپنی
خوش فہمیون کی نذر کر کی یہ سمجھتی ہین کہ ہم منظم کارگاہِ عالم انہین حالتون کیساتھ دنیا کو ہر وقت کوسنے روٹی دھونی اور
زید و بکر کی سامنے گڑگڑائی ہی کیواسطے آئی ہین

مگر یہ خیالِ عجیب خدای واحد کی قایم کردہ نظام اور رسولِ برحق کی سمجھائی ہوئی حقیقت کی سراسر خلاف ہی بے شبہ
ذلیل و پریشان رہنا ایک سچے مسلمان ایماندار انسان اور مومن بندی کی شان سی بالکل دور ہی پریشانیان اور ذلتین
قوانین الہیہ کی منکرون جاہلون اور سرکشون کیواسطے ہمیشہ کیواسطے مخصوص ہین نہ کہ فرمان دارانِ حق کیلئے چہ
جائیکہ ایک مسلم اور مومن دنیا مین کبھی ایسی بُری طرح یا درہو اخیالاتِ غلط کیساتھ شکارِ صد آفات ہوتا رہے مگر
آہ !!! ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا ۔ حق یہ ہی کہ احساسِ حقیقت ہم مین نہین رہا ورنہ ہم اپنی عملی حالت کو سمجھ سکتے

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ط وَ
اُولٰٓئِکَ ھُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ہ کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ط کَذَّبُوْا
بِاٰیٰتِنَا فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ بِذُنُوْبِھِمْ ط وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ہ

بیشک جن لوگون نی دینِ حق اسلام سی عملاً روگردانی کی اور حقیقت کی منکر رہی اللہ کی ہان نہ تو اون کی مال ہی کچھ کام آئیگی
اور نہ اون کی اولاد ہی اُن کی کچھ کام آئی گی اور یہی لوگ ہین جو دوزخ کا ایندھن ہونگی آلِ فرعون کیطرح اور وہ ان سی
پہلے ہو گذری ہی (جب) انہون نی اللہ کی فطری بداہتون (آیاتِ بیّنات) اور اسکے اٹل ضابطون کو جھٹلایا تو اللہ نی
ان کی اعمالِ غلط کی پاداش عمل مین انہین آخر پکڑ لیا اور اللہ کی مار (واقعی) بڑی سخت ہی

بنا برین ای برادرانِ ملت اور افرادِ قوم ہم اوس پیاری رسول اور محسن و شفیق ہادی کی ذاتِ عالی صفات بلکہ اوسکے
واجب الاحترام نام پر اپنی جانین نثار کرنیکو کیون افتخار نہ سمجھین جو ہمین دنیا مین ابدی طور پر علمی ۔ اخلاقی
تمدنی ۔ روحانی سیاسی اور معاشرتی غرضیکہ انسانی فطرت کی ہر شعبہ علم و عمل کی تکمیل کی اسرار سے خدا
کی پاک و مقدس کتاب قرآن کی ذریعہ آگاہ و خبردار فرما گیا ہی

خوش آن کہ تو باز آئی و من بای تو بوسم — ہر ذرہ خاکِ در والائے تو بوسم
روی بہ تصور کنم و لالہ و گل ..... را — در حسرتِ رخسار دل آرائی تو بوسم
ہر جا کہ غزال است چو مجنون سر و چشمش — در ولولہ نرگسِ شہلائے تو بوسم
آن جا بای کہ روزی نفسے جائی گرفتی — من خندہ کنان روم و جائی تو بوسم

(اہلی تبریزی)

یہ کسکو معلوم نہ ہوگا کہ اسلام کی بابرکت ظہورِ مصطفوی سی پہلے خلفۂ روحانیات کی لہرین ایسے اندازون سی محیط

Marfat.com

عالم ہو رہی ہین کہ انسان قدرت کی تمام مطالبات اور اپنی فطرت شریف کی ساری فرائض کو پھینک کر محض فرشتہ بننے کو کمال انسانیت سمجھتا تھا اور وہ مقدس قسم کی انہین اوہام عجیبہ مین پڑکر ترک و تجرید کی زندگی پر مٹا جا رہا تھا جسکے ذیری آن عجیب الاثر خیالات قدیم کی آویزشون کی باعث اتنا لکھے کھا جٹا دھارلون جوگیون برہم چریون اور ناگون کی صورت مین بڑی ہوئی نظر آتی ہن اور مختلف اقوام کی فلسفہ قدیم کی آمیزشون سی مسلمان بہی اسلام کا خمیر صافی بچانہ سکے حرکت اور چستی کی عوض طبائع مین انجماد و سکون پیدا ہوگیا اور افسوس کہ تا ہنوز بہی ہم لوگ اس مصروف کار۔ کارگاہ عالم مین اسی قسم کی ملکوتی زندگی کو عین اسلام سمجھی سوئی دنیا و مافیہا سی بے خبر ایک بہاؤ مین بڑی بہے چلی جا رہی ہن اور کوئی انکہ اٹھا کر اتنا سہن دیکہتا کہ جا کدھر کو رہی ہن

دوستان عیب من بدیل حیران مکنید　　گوہری دارم و صاحب نظری میجویم
خندہ و گریہ عشاق ز جائی دگر است　　میروائم لب و وقت سحر میے مویم

جہان تک سمجھا دیکہا اور سوچا جاتا ہی ہم مسلمانون کا موجودہ انداز حیات قرآن پاک کی صحیح نصب العین اسلام کی صحیح منشا اور اوس رسول محترم آقای مختشم کی اسوۂ حسنہ کی سراسر خلاف ہی کیا کسی دل مین احساس حقیقت" نہین رہا؟ کیا قرآن پاک کی روز و شبانہ تلاوتون کا یہی ثمرہ دانش و علم حاصل ہونا چاہی تھا؟ کاش ہم اس غافلانہ زندگی پر کچہ غور کرین

خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ جنہین عام طور پر مست و مخمور بادہ پرست اور رند لاابالی سمجھا جاتا ہی اگر یار لوگ ایسا خیال کرتی ہین کہ گو ہر وقت وہ کچی گھڑی کی پی جسکے رتبی تھی افسوس اتنا نہین سمجھا جاتا کہ قوم کی اس ہوشیار حافظ قرآن مطیع رسول اور احساس حقیقت" کی سچی رکہنی والی بزرگ کو اس الزام سی کس صف مین کھڑا کر رہی ہن

آنحضرت صلعم (روحی فداہ) کی انتہائی تاریکی اور بوالعجبی کی زمانہ مین نوع انسان کو جس نور مبین سی روشناس کرایا اور خانقاہ نشین تارکون جوگیون راہبون اور تن آسان گداگرون کو افراط تفریط سی نکالکر جس قسم کی عملی علمی اور فطری زندگی کا راستہ دکہایا یہ حقیقت اب کوئی راز مخفی نہین دیکہی ایک مسلم طالب عرفان و معرفت کو حافظ تعلیم رسولی کا خیال فرماتی ہوی اپنی مستانہ انداز بیان کیساتہ افراط تفریط سی بچنے ہادی برحق کی تعلیم کردہ اعتدال کو سمجہنے اور نیز دنیی دنیوی معاملات و مسایل مین معتدل بننے کی تحریک کرتی ہن

صوفی ار بادہ باندازہ خورد نوشش باد　　ورنہ اندیشۂ این کار فراموشش باد

بیشک ہماری تمام موجودہ حالتین اپنی لی نیازیون سی احساس حقیقت کو گم کر دینے کا ہولناک نتیجہ ہن خداوند سچا ہی

ذالک بما قدمت ایدیکم وان اللہ لیس بظلام للعبید　　بیشک جو لوگ خدای برحق پر ایمان لائی اور اعتراف رسالت کرنی کے بعد اپنی زندگی کو عملی طور پر قوانین الہیہ اسلامیہ کا پابند نہین رکہہ سکی اقرار توحید محض اون کی زبان تک رہ دنیا مین کبہی سرور و کامیاب زندگی کا منہ نہین دیکہہ سکتے اور آخرت کی تکالیف شدیدہ اُن پر المضاعف ہن ان الذین کفروا بعد ایمانہم ثم ازدادوا کفرا لن تقبل توبتہم واولئک ہم الضالون

Marfat.com

بہرکیف قرآنِ پاک نے ملکوتی اور راہبانہ قسم کی زندگی کی مقدّس طلسم کو جس اثر انداز حقیقت کی بنایات سی توڑا ہی وہ قابلِ غور و فکر ہی اور ان حقائق فطرت کو اسی لئی کتاب پاک کی پہلی ہی پارہ مین رکہنا گیا تاکہ مسلم اور طالب حقیقت اس وہم سی نجات پاکر دنیا مین ایک صحیحہ - سچّی اور عقلمندانہ زندگی کی راز کو ہمیشہ سمجہتا رہی اور وہ فرشتہ بننے کی قدیم ہیولائی خیالی کو چھوڑ کر اپنی صورتِ حال کو خود درست رکہہ سکے نیز دین و دنیا کی برکتون سی بہرہ اندوز ہونیکی واسطے ایک ذی ہوش انسان بنے کیونکہ انسان کی فضیلت و شرافت انسان ہی بننے مین ہی نہ کہ فرشتہ بننی اور رہنے کی وہم مین ان جملہ معارفِ علمیہ کو آفرینش آدم کی اظہارِ حالات مین خداوندی نہایت واضح طور پر بیان فرمادیا ہی

واذ قال ربّك للملائكة انّی جاعل فی الارض خلیفه ط قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفك الدّماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انّی اعلم ما لا تعلمون

(ای پیغمبر لوگون سی اوسوقت کا ذکر کرو) جبکہ تمہاری پروردگار نی فرشتون سی کہا کہ مین زمین پر اپنا ایک نائب خلیفۃ الارض بنانی والا ہون تو فرشتے بولی کہ ایخداوند کیا تو زمین پر ایسی ہستی یعنے انسان کو اپنا قائم مقام بنانا چاہتا ہی جو اوس مین فساد پہیلائی اور خون ریزیان کری (بنا تا ہی تو ہم مین سی بنا) کہ ہم تی خور و خواب تیری حمد و ثنا کیساتھہ ہر وقت تیری تسبیح مین لگی رہتی ہین (مگر خداوندنی انسانی شرافت و کرامت کا لحاظ فرماتی ہوئی فرمایا) کہ ای فرشتو جو کچہ مین جانتا ہون وہ تم نہین جانتے

ان آیات مقدسہ سی صاف ظاہر ہوتا ہی کہ گویا فرشتون نی بخیال خویش اپنا دعوای برتری محض بر بنای تسبیح و تقدیس پیش کیا لیکن وہ اپنی خاص اسلوب تخلیق اور محدود فطرت کی باعث اس ربانی حقیقت اور مصلحت کو کہان سمجہہ سکتے تہے کہ شرف و کمال کی سچّی شانون کو من کل الوجوہ قائم رکہنی کیواسطے دنیا مین محض تسبیح و تقدیس یا ہلاکت انگیز جسمانی مجاہدی کافی نہین ہوسکتے بلکہ ان فضایل و مکارم فطریہ کی محافظت کیلئے صدہا قسم کی علوم و فنون کیساتھہ ہزارہا طرح کی امتحانات حیات مین پڑکر عقلاً علماً عملاً اور اخلاقاً کامیاب ہونی کی ضرورت ہی اور یہ قابلیت بی شبہ خداوند عزوجل نے اپنی مصلحت کبریائی سی حضرتِ انسان ہی کو عطا فرمائی ہی چنانچہ ارشاد بالا کی بعد یون گذرا کہ

وعلّم آدم الاسماء كلّها ثمّ عرضهم على الملئكة فقال انبئونی باسماء هؤلاء ان كنتم صادقين

اور اللہ نی (اپنی عنایت سی) عالم موجودات کی کل چیزون کی نام آدم کو سکہادئی یعنے یہ کہ انسان مین یہ جوہر قابل اور اہلیت و بزرگی رکہہ دی کہ وہ بتدریج علمی اور عقلی ترقیات کرتا ہوا تحت و فوق کی تمام دولتون کو معلوم کرسکے مگر اس خاص کیفیت سینہائی کو چونکہ اللہ ہی کی ذات جانتی تہی پھر فرشتون سی فرمایا گیا کہ ای فرشتو اگر تم صرف تسبیح بحمدك کی بنا پر انسان کی مقابلہ مین اپنا دعوی برتری پیش کرتی ہو تو جو کچہہ ہم نی انسان کو بخشا اور سکہایا ہی اگر سچی ہو تو تم ہی ہمین اون چیزون کی نام بتاؤ (صرف دعاوی تو کافی نہین ہوسکتے)

اس ارشاد الہی پر فرشتون متفقہ آواز اور حسرت آمیز لہجہ مین عرض کیا سبحانك لا علم لنا الّا ما علّمتنا انّك انت العلیم الحكیم یعنی ایخداوند تری ذات پاک ہی جتنا اور جسقدر تو نی ہمین سکہادیا ہی اوسکے

Marfat.com

سوا تو ہمین کچہ معلوم ہنن بیشک تو ہی اپنی حکمتون اور مصلحتون کا بہتر جاننی والا ہی - حاصل مقصد یہ کہ فرشتون کی
انسان کی مقابلۂ شرف و اقتدار پر خداوند کی حضور مین بالاعلان اپنا عجز علم و فطرت تسلیم کیا اور سمجہہ گئیے کہ ہمارا ادعائے
فضیلت غلط ہی اسکے بعد خدا نی آدم کو فرمایا کہ تم ہی فرشتون کو سب چیزون کی نام لیکر بتادو پھر جب انسان نی
فرشتون کو گن گن کر سب اشیای عالم کی نام اللہ کی عطا کردہ اہلیت سی بتادی تو خداوند نے عزور تقدس کی شکار شدہ ملکوت کو
مخاطب ہوکر فرمایا کہ الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم
تکتمون ۝ یعنے کیون ای فرشتو! ہم نی تم سی کہا نہ تہا ؟ کہ آسمانون کی اور زمین کی سب مخفی چیزین اور دولتین ہمکو معلوم ہنن
اور انکا نشان و علم ہم آدم ہی کو دینا چاہتی تھے جو کچہ تم اب ظاہر کرتی ہو وہ اور نیز جو کچہ تم ہم سی چھپاتی تہی وہ سب ہمکو معلوم ہی
مگر ہم نی اپنا نایب بنانی کی وجہ سی اپنا راز دار و محرم بہی انسان ہی کو بنایا لہذا وہی تم سی بہتر و اشرف ہی نہ کہ تم
اس اتمام حجت کی بعد الدنی فرشتون کو آدم کی سامنے سر جہکانیکا حکم دیا سب جہکی اور شرف انسانی کو تمام ملائیکہ نی
تسلیم کیا لیکن افسوس کہ ابلیس نے اس راز کو نہ سمجہا ملعون بنا اور مردود بارگاہ ہوکر اوسنے آدم اور اوسکی نسل سی گہری
مخالفت پر کمر باندہی مگر در اصل وہ معلم الملکوت کیا بلکہ جاہل ہی تہا کہ شیخی مین آکر نافرمانی اور سرکشی کی انجام کو نہ سمجہہ سکا
عارف شیراز خواجہ حافظ علیہ الرحمہ نی انہی حقایق قرآنیہ کو اپنی مستانہ انداز بیان مین یون لکہا ہی

در ازل پرتو حسنش بہ تجلی دم زد — عشق پیدا شد آتش بہ ہمہ عالم زد
ناظر کرد بہ بیند بجہان صورت خویش — خیمہ در آب و گل مزرعۂ آدم زد

شیطان کی انکار سجدہ اور اوسکی سرکشانہ حالت پر عروز کو کس عمدگی سی بیان فرماتی ہین - سبحان اللہ وبحمدہ

مدعی خواست کہ آید بہ تماشاگہ راز — دست غیب آمد و بر سینۂ نامحرم زد

فی الحقیقت ابلیس ہمہ ادعای فضل و وقار مغرورانہ شانون کیساتہ آسمان کی بزم اسرار و حقایق مین "احساس حقیقت"
کا راز دار کیونکر بن سکتا تہا اوسکے غرور نارواکی پاداش مین خدا کا عینی تہا تہا اوسکے لئی ابدی لعنت اور محرومی کی
صورت مین اٹہا اور اوسکے سینہ پر پڑا کیونکہ بصارت اور بصیرت در اصل آدم ہی کی حصہ مین آئی تہین

جلوہ کرد در رخش دید ملک عشق نداشت — عین آتش شد ازین غیرت و بر آدم زد

الحاصل "احساس حقیقت" کی چشم بصیرت سی اسلام کی نہایت سچی اور اعتدال آموز تعلیم پر حق کو دیکہا جائی تو نمایان طور پر حقیقت
آشکارا ہو جاتی ہی کہ فطرت انسانی کی کمالات اور تکمیل شرف و اقتدار کا صحیح منفذ روحانی اور مادی اسباب و وسائل کی
بین بین ہی اس احساس حق کو دوسری قومون نی بصراحت محسوس ہی نہن کیا ورنہ اسلامی تعلیمات کی تقریراً یا تحریراً کبہی
مخالفت کرنا گوارا نہ کرین محض مادیت اور کوری روحانیت انسانی مقاصد حیات کی تکمیلات کیواسطی ہرگز مفید نہین
"لارھبانیت فی الاسلام" لیکن افسوس ہی کہ آج مسلمان ہی اس حقیقت کو بہولی سوی ادہر ادہر بھٹک رہی ہین
ہندوستان مین آج بھی خصوصیت سی جسقدر جوگی - اتیت - برہم چرجی - ناگی - جتی اور ستی وغیرہ گنگا اور جمنا کی کنارون
ریت پر لوٹتی نظر آتی ہین بہت سی طالبان نجات بھبوت رمائی سمادھیان بھری بیٹہی ہین یہ سب مقتضیات فطرت کی خلاف

Marfat.com

اِسی مقدّس غلط فہمی کا شکار کیں مین کہ ہم بروقت عالم ملکوت ہی مین براجمان رہین مسلمانون مین صدہا گیسو دراز انگارہ شاہ کشف القلوب کیمیا گر اور لنگوٹ بند فلسفہ ویدانت ہی پگڑ سی پیدا ہوکر آج تمام دنیای اسلام پر مسلّط ہین اور اون کی زندگی کا اہم ترین کام یہی ہی کہ کچھ کام نہ کیا جای حالانکہ اسلام اِس قسم کی زندگی کو انہی علم برداروں کیواسطے سخت معیوب اور دور از علم و عمل سمجھتا ہی ہر مسلم ہر حالت مین صوفی اور عارف بنکر کامیاب و مسرور جی سکتا ہی" آزمودہ را آزمودن جہل است" کیا ہم مسلمانون اُمّی ہو نہین چکا ؟ کیا توحید پرستون مین ایسے مقدّس لغوس اپنی علمی اور عملی معاشرتی اور تمدّنی زندگی کو دکھلانہین گئی مین جو باوجود اپنی مستحسن اور مختلف مشاغل معاش کی عرفان و حقیقت کی مدارج عالیہ مین بھی ممتاز و بلند درجے رکھتی تھے ؟ اور جہان جاتی تہی ایک دھن کو ساتھ لیکر رہتی تھے اون پاکیزہ نفس مسلمانون کی اوصاف و محاسن خدای برتر گویا بارشاد ذیل بیان فرماتا ہی

للذین آمنوا وعلی ربّھم یتوکّلون ٥ والذین یجتنبون کبٰئر الاثم والفواحش
واذا ما غضبوا ھم یغفرون ٥ والذین استجابوا لربّھم واقاموا الصلوٰۃ ص
وامرھم شوریٰ بینھم ومما رزقنٰھم ینفقون والذین اذا اصابھم
البغی ھم ینتصرون ٥ وجزٰؤا سیّئۃ سیّئۃ مثلھا فمن عفا واصلح
فاجرہ علی اللہ انہ لا یحبّ الظٰلمین ٥ پ ۲۵ ع ۴

اون لوگون کیلیئے جو ایمان لائی اور اپنی پروردگار پر بھروسہ بھی رکھتی ہین اور جو بڑی بڑی گناہون اور بی شرمی کی باتون سی کنارہ کش رہتی ہین اور جب انہین غصہ آتا ہی تو (لوگون کی خطاؤن سی درگذر کرتی ہین اور جو اپنی پروردگار کا حکم مانتی اور اوسکی اطاعت کرتی ہین اور اُون کی جتینے کام ہین آپس کی مشوری سی ہوتی ہین اور جو کچھ ہمنے انہین دی رکھا ہی اوس مین سی خدا کی راہ مین خرچ کرتے ہین اور جو ایسے غیرتمند ہین کہ جب اون پر کسیکی طرف سی بے جا زیادتی ہوتی ہی تو وہ واجبی بدلہ لیتے ہین (کیونکہ) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہی اِس پر بھی جو معاف کردی اور صلح کرلی تو اِسکا ثواب اللہ کی ذمّہ ہی بیشک وہ خداوند ظلم و جبر کرنیوالون کو پسند نہین فرماتا (کیونکہ جبر و ظلم سی اِن لوگون کی فطری آزادیون مین خلل واقع ہوتا ہی)

جملۂ معترضہ کی طور پر اِس مقام پر ایک ایسی بات سامنے آگئی ہی جو واجب البیان ہی یعنی صفات مسلم کا بیان فرماتی ہوی خدا نے قانون انتقام و عفو بھی سنا دیا ہی جو عین فطرت انسانی کی مطابق ہی کوئی شخص اپنی ذلّت اور تحقیر طبعاً پسند نہین کرتا کسیکو اگر ایک گالی دیجای تو وہ شخص فطرتاً یہ چاہتا ہی کہ مین گالی دینی والی کو چار گالیان دون یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہی جسکی حقیقت عین مطابق فطرت خدا نی جزاء سیّئۃ سیّئۃ مثلھا مین بیان فرمائی ہی مگر اوسکے آگی صلاح کار کی مزید بہتری کیلیئے فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ کی الفاظ مقدسہ ایک سلیم القلب اور صحیح الحس انسان کیواسطے نہایت قابل غور ہین لیکن پھر اوسپر انّہ لا یحبّ الظالمین کو مدّ نظر رکھکر شریعت اسلام کی کمال جامعیّت کو دیکھنا چاہی ۔ برخلاف شریعت عیسوی کی جو ایک گال پر دھپڑ کھاکر دوسرا بھی اُدھر پھیرا نکلی ناممکن العمل تعلیم دیتی ہی اور اِسی واسطے قانون اسلام اور حقائق قرآن کی سامنے تمام ادیان سابقہ

Marfat.com

کی مذہبی معرکہ آرائیون - شریعتون اور قانونی موشگافیون کا رنگ پھیکا ہوجاتا ہی چنانچہ قانون انتقام وعنایت کی تشریحات مین آیات ذیل پر بھی ایک نظر تدبر ضروری ہی

وَلَمَنِ انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل ط انما السبيل على الذين يظلمون الناس ويبغون في الارض بغير الحق ط اولئك لهم عذاب اليم ۝

مگر آخر مین یہان بھی پہر یہ بات سنائی گئی ہی کہ ولمن صبر وغفر ان ذالك لمن عزم الامور

اور ہان کسی پر اگر ظلم ہوا ہو اور وہ اسکے بعد بدلہ لی تو وہ معذور ہی) ایسے لوگون پر چندان الزام نہین الزام تو بے شبہ انہین پر ہی جو لوگون پر ظلم کرتی اور ناحق بلاوجہ لوگون کو دباتی اور ان پر زیادتی کرتی ہین یہی لوگ ہین جنکو آخر کار دردناک تکالیف حیات کا سامنا ہوگا - اور البتہ جو شخص صبر کری اور دوسری کے ظلم وجبر کو بخش دی تو بی شک بڑی ہمت کی کام ہی (یعنے ایسا ہر ایک نہین کرسکتا)

اسلام نی واقعی یہ نہین سکہایا کہ تم کرتہ مانگنی والی کو کوٹ بھی اتار دو دین برحق نی یہ تعلیم نہین دی کہ تم موزیون اور شریرون کی پرورش کرو سانپون کو دودھ پلاؤ یا منہ پر پٹی باندھکر چلو اور پھرو تاکہ ہوا مین اڑنیوالی بھنگے تمہاری تنفس کی صدمہ سی ہلاک نہ ہون یہ تمام باتین اگر "احساس حقیقت" سمجھی جائین تو مدنیت پسند انسان اشرف المخلوق نسل آدم کی فطری تکمیلات کی راہ مین سخت رکاوٹ اور دراصل دشوار العمل بلکہ خلاف عقل معلوم ہونگی سمجھدارون کیواسطے ان حقائق اسلامیہ مین بہت کچھ رکہا ہی

مگر قطع نظر ازین یہ سوال کہ مسلمان کتاب اللہ کی ہوتی "احساس حقیقت" کی بابرکت دولتون سی محرومی اور ناکامی کا شکار کیونکر ہوئی ہین ایک پر درد فسانہ اور الم انگیز داستان غم ہی جسے ہر ممکن طریقہ سی موقع موقع پر اس کتاب کے مضامین مین بیان کیا گیا ہی لیکن یہ قصہ ایسا نہین جو ختم ہو جہان حقایق اسلام اور قوانین الہیہ کا ذکر ہوگا وہان ایک حساس دل رکہنی والا مسلم معذور ہی کہ مسلمانون کی موجودہ نکبت افلاس غافلانہ طرز عمل اور محرومی علم وعقل کے درد انگیز منظر پر ضرور رویگا قوم کی مشایخ وعلما اور پیران طریقت کی حسی - علمی اور عملی بلکہ روحانی اور اخلاقی بے بضاعتی پر دامن وگریبان پھاڑ پھاڑ کر فریاد کریے فاعتبروا یا اولی الابصار"

آنست در شہر نگاریے کہ دل ما برد — بختم ار یار شود ورختم ازین جا برد
کو حریفے خوش وسرمست کہ پیش کرمش — عاشق سوختہ دل نام تمنا ببرد
سحر با معجزہ پہلو نزند دل خوش دار — سامری کیست کہ دست از ید بیضا برد
باغبانا - ند خزان بی خبرت میے بینم — آہ از ان روز کہ بادت گل رعنا ببرد

(حافظ)

واقعی جو کچہ گذرا اور گذر رہا ہی یہ سب ہماری شامت اعمال کا ظہور ہی اور اپنی قومی تمدنی عملی علمی اور معاشرتی فروگذاشتون سی "تذبذم سلطان البود من سلطانم" کی زعم باطل مین اغماز کرتی رہنا ایک قومی اور اسلامی گناہ بلکہ جرم ہوگا جسکی تلافی آئندہ کسی حالت مین ہونا محالات سی ہوگی - اور قوم کی سمجھدار افراد اس حقیقت کو کچہ عرصہ سی سمجھ گئے ہین افسوس اور حسرت ہی اوننا پر

Marfat.com

جو تا ہنوز محض اپنی حنائی شرف اور فرضی دینداری پر عملی جد وجہد سی غافل اور کرنے کی تمام کامون کو توکل کی ~~غلط~~ مدعا
مین ملاکر غلط طریقون سی متوکل بنی ہوی سرمست و بی نیاز ہو رہی ہن لیکن قطع نظر ازین بیان ان آیات مقدسہ سی جو آفرینش
آدم کی ذکر مین بیان ہوئی ہن ایک صحیحہ الدماغ اور حق شناس انسان کہی زیادہ تکلف کی بغیر اس "احساس حقیقت"
کو محسوس کر سکتا ہی کہ آیا فرشتے بہترین مخلوق ہین یا کہ انسان ؟ ترک و تجرد کی زندگی صحیحہ انسانی زندگی ہی یا کہ
اسی جلوت کثرت مین موحدانہ طریقہ سی خلوت بنا کر تمام فرائض فطرت کو ادا کرتے رہنا انسانی زندگی کا نمایان
امتیاز ہی ؟ بی شبہ اسلامی نکتہ خیال سی اپنی فرائض حیات کو پوری ہمت و محنت سی انجام دیتی رہنا الہی کی عبادت
ہی نماز پنجگانہ اور تہجد و اشراق کو ان تمام عبادات مدنیت پر صلاح و فلاح کیلئی خدا کی عنایات مزید سمجھنا چاہی
دنیا مین اسلام اور محض اسلام ہی ایک ایسا مقدس مذہب ہے جسکا مقصد خاص دنیا کی ہر دور مین ذی ہوش مستعد
خود دار جفاکش محنتی اور ہر حالت ہمت نہ ہارنیوالی کام کی مندی پیدا کرنا ہی

در مذہب طریقت خامی نشان کفر است آری طریق رندان چالاکی است و چستی

خدا کی توحید جس پر تمام تعلیمات اسلامیہ کا مدار ہی نفس مدعا اور شکوہ شرف کی اعتبار سی علمی اور سیاسی قوانین اخلاقی
اور عملی حقائق ۔ تمدنی اور روحانی اسرار کو سمجھنی اور پا جانیکا وہ شاندار پھاٹک ہے جسکے جگمگاتی ہوئی دروازہ پر
کوئی انسانی چالاکی تاریک پردہ ڈالکر قفل نہین لگا سکتی خدا کا جلال وحدت کسیکے معدوم کئی مٹ نہین سکتا بلکہ اسی
کوئی تیرہ دل اپنی مشرکانہ طرز عمل و اعتقاد سی جسقدر دبانی اور مٹانی کی سعی باطل کریگا اوسیقدر وہ زیادہ صاف مجلا
اور نمایان ہو ہو کر نکہریگا اس صداقت کو خدای واحد و برتر نی آجسے کئی صدیان پہلی بالفاظ ذیل فرمادیا ہی لیکن افسوس
کہ "احساس حقیقت" کو سمجھنی اور رکھنی والی سعید الفطرت روحین تا ہنوز دنیا مین کمیاب ہین بیشک

اسرار الہی را سر نشود ہرگز در سر صدفے دریا گوہر نشود ہرگز

بہرکیف ان ربانی حقائق اور آسمانی معارف الہیہ کو بخلوص و التفات سننے ۔ سمجھنے اور انپر غور کرنیکی ضرورت ہی

یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون ۝

نادان لوگ چاہتی ہین کہ (اس حقیقت اور صداقت کی شمع نور) اسلام کو منہ کی پھونکون سی بجھا دین اور
(حالانکہ) خدا کو یہ منظور ہی کہ وہ اپنی اس نور کی روشنی (وحدت پرستی) کو پورا اور تمام و کمال کر کے رہی خواہ
جاہلون یا باپ دادا کی بنا پی ہوئی لکیر کے فقیرون کو برا ہی کیون نہ لگی ۔ "حق تو آخر حق ہی"

الغرض احکام اسلام اور آیات قرآن پر نظر ڈالنی سی یہ امر آفتاب کیطرح روشن ہو جاتا ہی کہ راہبانہ یا جوگیانہ زندگی کی جسقدر
بھی خیالات ہم مسلمانون مین رسوخ پا گئی ہین اور قوم کی صدہا افراد جو عیسی مریم بنی ہوئی دلفریبیان کرتے ہوئی دیکھی
جاتی ہین یہ تمام جاہلیتین فلسفہ اسلام مین ان خطرناک آمیزشون کا نتیجہ ہین جو بسبب ماضیہ رفتہ رفتہ عوام کالانعام
مین محبوب بن بن کر روحانیات کی دلچسپیون سی خواص مین بھی باریاب ہو گئین ورنہ ان ہو کر فرشتہ نبی کی آرزو

Marfat.com

کوئی اعلیٰ قسم کی آرزو نہین بقول شخصی "انسان ہونا تو فرشتون کو بھی میسّر نہ ہوا" انسان کا شرف و کمال انسانیت ہی مین ہی
مگر ہم کسی اور کو کیا کہین کاسنون راھبون یا جوگیون اور جٹا دھاریون کو کیا سنائین جبکہ کتاب پاک
قرآن ہی کی بغل مین رکھنے اور پڑھنے والی اقوام قدیم یہود و نصاریٰ اور ھنود کی فلسفہ روحانیات سے رنگین ہوکر آج
اس اسلامی مابہ الامتیاز کو بھولی ہوئی بیٹھی ہین اور محض دعاؤن یا منا جاتون کی سہارون پر دنیا مین جینا اپنے
عقاید مین معیار اسلام سمجھی ہین عجب ثم العجب اس مین ذرا شک نہین کہ اگر ہم مسلمان بوجوہ مختلفہ روحانیات
کی ملکوتی آویزش مین پڑکر زید و بکر کی قایم کردہ دلفریب (تھیوریز) پر قانع نہ ہوجاتی اور کتاب اللہ کے
علمی عملی مطالب تمدّنی اور معاشرتی مفہومات کی سمجھنے کا مبارک احساس حقیقت" کھو نہ دیتی تو آج یہ موجودہ
پریشانیان ذلتین جہالتین اور آفتین ہمین چار و نظرف سے اٹھ اٹھ کر برگز نہ گھیرتین

اپنی مدد یا اپنی اصلاح اخلاق و اعمال کیواسطے ہر انسان کا مستعدی سے خود کھڑی ہونا تعلیم اسلام کا اصولی
رکن ہی توحید پرستی کی رفیع الشان اور پر اسرار شوکت معنی یہی ہی کہ انسان ماؤ شمائی کمزور سہارون سے الگ ہوکر
اپنی مشکلات حیات پر غالب آنیکلئی اپنی پیرون پر مردانہ وار خود کھڑی ہونا سیکھے لیکن کسقدر افسوس امیز حیرت
اس امر پر ہونی چاہیے کہ آج ہم مسلمانون کی عملی اخلاقی علمی بلکہ اعتقادی حالت بھی بالکل اسکے برعکس ہی اور
یہ احساس حق صحیحہ طور پر گویا کبھی دلون مین پیدا نہین ہوتا کہ توریت زبور انجیل یا اور دوسرے آسمانی صحائف
کی قرآن پاک کا نزول حق کس غرض اور مقصد کیواسطے ہوا ہی

افلم یروا الی ما بین ایدیھم وما خلفھم من السماء والارض ان نشا نخسف بھم الارض او نسقط علیھم کسفا من السماء ان فی ذالک لایۃ لکل عبد منیب ۰ پ ۲۲ ع ۶

کیا ان لوگون نے آسمان اور زمین کی (وسعت) طرف نظر نہین کی جو ان کو آگے اور پیچھے (ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہی)
ہم چاہین تو انہین زمین کے اندر دھنسا دین یا ان پر آسمان کی ٹکڑے گرادین ہر ایک الیسا انسان جو خدا کیطرف کا
کچھ بھی خیال رکھتا ہی اوسکے لئے تو ان تمام مظاہر عالم مین بڑی عبرت ہی

بیشک خدای برتر نے کائنات اور جملہ ما فیہا کو ایک پر اسرار حقیقت سے پیدا کیا ہی اور ان تمام چیزون سے برکات حیات حاصل
کرنے کی اہلیت کا اہل بھی انسان کو بنایا ہی اسی اہلیت اور قابلیت کی بنا پر انسان اشرف المخلوق اور مسجود ملایک ہوا
اب یہ انسان کا اپنا فرض منصبی ہی کہ وہ حق و باطل نیک اور بد کو سمجھنے سوچنے علمی عملی اخلاقی روحانی اور تمدّنی مساعی
حسنہ کیلئے خدا کی دی اہلیت اور اوسکے عطا کردہ شرف آفرینش ثابت کرکے دکھائے۔ سامان تو یہان سب مہیا ہی
یہ شرم سے ہی بیان کوتاہ دستی مین ہی محرومی ۔ جو بڑھکر خود اٹھالے ہاتھ مین مینا اسیکا ہی

"سیلف ہیلپ"۔ (Self help) یا خود مدد ی جس پر آج یورپ کو تمام ایشیائی اقوام کی مقابلہ مین زیادہ ناز ہی
اور بجا ناز ہی بہت سے علمای یورپ نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہی لیکن مقدس دین برحق اسلام نے تو تعلیم توحید کے

Marfat.com

خصوصی نصب العین سی گویا اپنی ایوانِ صداقت کا مرکزِ ثقل ہی اسی بات کو قرار دیا ہی کہ ہر مسلم اپنی مدد آپ کری اپنی جسم اپنی جان اپنی دل اور اپنی دماغ کی پوری قوت سی کام لیکر اپنی تمام مشکلاتِ ہستی پر غالب آئی ورنہ شرک کرنے یا ایک خدا کی جگہ دو ۔ چار اور دس بیس خدا مان لینے سی اوس خالقِ عالم خدائی واحد کی شانِ خلاقی اور کبریائی کچھ کمی نہیں ہو سکتی ہاں ایسا کرنی سی جس قسم کی عملی علمی اخلاقی اور عقلی نقصانات پیدا ہونگی اور ضرور ہونگے اُن سی انسان ہی اپنی فطری برکات کا فیض شرف و کمال حاصل کرنی مین ناکام و محروم اور نامراد رہی گا

فرض کرو کہ ایک شخص کسی مصیبت تکلیف اور سختی کی وقت اپنی کسی بھائی یا دوست یا باپ کی بھروسہ پر خود اوس تکلیف کی غافلانہ مدافعت سی غافل و بی نیاز رہی اور بہت ممکن ہی کہ اوسکا باپ بھائی یا دوست اوسکی مدد کرکے اوس پر نتیجہ سی اوسی نجات بھی دلادی لیکن یہان ایک نہایت باریک اور اہم سوال یہ پیدا ہوگا کہ بحیثیت انسان ہونی کے خدا کی عطا کردہ قوتون سی اوس شخص نے ذاتی طور پر عقلی علمی عملی اور اخلاقی کونسا فایدہ حاصل کیا سچ تو یہ ہی کہ ایسا کرنی سی اوسنے اپنا اور اپنی فطرتِ شریف کا بہت کچھ کھویا اور ایک شخص سہل انگاری یا نادانی سی مشکلون اور تکلیفون کی وقت جون جون ایسا ہی کرتا چلا جائیگا آخر کار وہ نہایت کم ہمتا بزدل اور آسرون سہارون کو ڈھونڈنی والا ایک قسم کا معذور اور اپاہج ہوکر رہ جائیگا جسکا انجام تباہی اور ہلاکت ایک یقینی انجام ہی بس یہی ایک بہت بڑا راز اصولِ توحید کی رفعت و صداقت اور شرک کی مذلت و جہالت مین ہی اور اسی غرض سی اسلام نی اپنی سچی تعلیمات سی بر ممکن البیان طریقہ کسی ساتھہ شرک کی بیخ کنی فرمائی ہی مشرکانہ اعمال و اعمال تو ایک طرف اسلام نے مشرکانہ خیال کی ادنی سی شایبہ کو بھی ان ن کیواسطے زہر ہلاہل سمجھا ہی اور اس بات کو سمجھنی والی ہی سمجھتی ہین

مگر کیا خود مددی کو صرف علمای یورپ ہی جانتی ہین ؟ کیا اپنی مدد آپ کرنیکا زرین اصول اور یہ احساسِ حق محض اہل یورپ ہی کی پاس سمجھا جا سکیگا آیئے ہم ایک مسلمان کی قول کو سنائین اور دیکھین کہ اوسنے خود مددی اور "سیلف ہیلپ" کی شاندار موضوع کو صرف دو مصرعون مین کس بلاغت اور جامعیت کیساتھہ بیان کر دیا ہی

حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است رفتن بہ پای مردی ہمسایہ در بہشت

سعدی

حقیقتاً غیر اللہ زید و بکر یا جوگی آور راہب پر سہارا لگانی اور بھروسہ کرنی کو جسقدر دین حق اسلام نی برا سمجھا ہی دنیا کا کوئی مذہب اس حقیقت فہمی کی مثال ہرگز نہین پیش کر سکتا اور نہ دوسری مذاہب کی مقدس لوگ اسلام کی غرض و غایت اور اس پر شکوہ اصولِ توحید پرستی کی راز کو سمجھ سکے ہین

شمہ از داستانِ عشق شور انگیز ماست آن حکایتہا کہ از فرہاد و شیرین کردہ اند

آہ یہی احساسِ حقیقت تھا جسنے اوس ہادیِ برحق معلمِ فطرت رسول منجی اعظم آقا روحی فداہ کو بالقای وحی تمام دنیا کی اہل مذہب و کتاب کے سامنے اس ربانی صداقت کو محض انسانون کی تبری اور فلاح دارین کیواسطے علی الاعلان سنانی پر مجبور کیا یہود و نصاری کی مقدس احبار و رہبون کو بالخصوص اسوقت

Marfat.com

تا این دم اس آسمانی صداقت کی تسلیم کرنی سی بوجہ تعصب گریز ہی مگر کون سمجھدار اور مہذب انسان ہوگا جو منصفانہ غور و فکر کے بعد شرک کی خوفناک بربادیون کو سمجھکر ان احکام اسلام کی برحقیقت سچائی سی انکار کی گنجائش سمجھی

یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم "الا نعبد الا اللہ" "ولا نشرک بہ شیئ" ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ۝

ای اہل کتاب لوگو یہودیو اور عیسائیو آؤ اوس حق بات کیطرف رجوع کرو جو ہم مین اور تم مین یکسان طور پر مان لینے کی قابل ہی یعنے اللہ کی ذات برحق کی سوا ہم تم اور کسیکو معبود نہ بنائین اور کسی دوسری چیز کو (کیا بلحاظ صفات اور کیا باعتبار ذات اللہ کا شریک و ثانی نہ ٹھہرائین) اور اللہ کی سوا ہم تم مین سی کوئی اپنا یاور اور مددگار نہ سمجھی اور اگر تم لوگ علم و عقل کی ایسی سیدھی سچی بات سی منہ پھیرو (تو تم جانو) مگر پھر اس بات کی گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین ہم ایک خدائی واحد و برتر کو مانتی ہین اور کسی ایری غیری کی پروا نہین کرتی

اس حقیقت کی علاوہ اگر عمیق نگاہ سی قرآن پاک کا مطالعہ کیا جاے تو ثابت ہوگا کہ جسقدر امتثال و اذکار کتاب اللہ مین مذکور ہوی ہین ان سب کی غائت بیان یہی حقیقت ہی کہ انسان غیر اللہ کسی چیز کسی انسان اور کسی آسمانی یا زمینی شئی کو اپنا یاور و ممد یا مسجود و معبود نہ بنالی کیونکہ ایسا کرنی سیے وہ اپنی فطری شرف و اقتدار سے درجون سی گرکر سخت ذلیل کمزور اور ناتوان و معذور ہوجائیگا مگر اللہ کو اپنی نائب کی عزت اور اوسکی صلاح و فلاح منظور ہیے کیونکہ خداوند اسی اپنی غائت عنایت سی خلیفۃ الارض بناکر مسجود ملکوت کرچکا ہی

ہر کہ را با سر توحید تو سودا باشد — پای ازین دایرہ بیرون ننہد تا باشد
در قیامت کہ سر از خاک لحد بر گیرم — داغ سودای تو ام سر سویدا باشد
ظل مقبول خم زلف تو ام بر سر باد — عاذرین سایہ قرار دل شیدا باشد

افسوس اور نہایت افسوس و حیرت کا مقام ہی کہ آج ہم مسلم دنیا و مافیہا سی بے خبر ہوکر بلینی تانی پڑی ہین اور خداوند کی زندہ و پایندہ کلام حق قرآن پاک کے ہوتی اس "احساس حقیقت" کی سمجھنے اور محسوس کرنے سی معذور ہین کہ ہماری تمام کامیابیان مرادین حسنین سعادتین اور برکتین اللہ کی ذات پر کامل بھروسہ کرکی اپنی ہی ذاتی کوششون علمی اور عملی استواریون پر منحصر ہین قرآن پاک پکار پکار کر شرک و جہالت کی دنایت آفرین ضلالت سی بچنے لیوا سیطے ہمکو کس قسم کی پرشکوہ ارشادات حق سنا رہا ہی

(۱) انہ من یشرک باللہ فقد حرم علیہ الجنۃ وماوٰہ النار وما للظالمین من انصار ۝
(۲) قل اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضرا ولا نفعا واللہ ھو السمیع العلیم ۝
(۳) وما یتبع الذین یدعون من دون اللہ شرکاء ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون

Marfat.com

معارف قرآن اور حقایق اسلام کی برکات توحید کو بیان کرنیکے لئی ایک دفتر عظیم کی ضرورت ہی مگر مبارک ہین وہ لوگ جو دین اور دنیا روح اور جسم تمدن اور اخلاق کی ہر کیفیت کو نظر غور و حقیقت سی دیکھنے اپنی حال و قال کی نیک و بد کو سمجھنی اور حال و مستقبل کی پیش آنیوالی حالتون کو معلوم کرلینی کے احساس حقیقت سی بہرہ ور ہین

کسیکہ حسن رخ دوست در نظر دارد محقق است کہ او حاصل بصر دارد

مسلمان بی شبہ مسلمان تو ہین لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا طرۂ امتیاز اُن کی سرون پر نظر آتا ہی مگر وہ غور کرین تو انہین خود تسلیم کرنا پڑیگا کہ ان کی موجودہ پرشتابیون مین اُن کی علمی عملی زوال اخلاقی اور تمدنی انحطاط کا باعث ایک یہی دلفریب عقیدت ہوئی ہی کہ وہ عملی طور پر اللہ کی ذات سی دور ہوکر خدا کی ہدایات صادقہ کی خلاف قبرون دیوارون درختون اور انسانون تک کو اپنا معین و یاور بلکہ مسجود بنا کر رفتہ رفتہ اپنی تمام جسمی اور روحانی قوتون کو بیکار و معدوم کر چکی ہین

ذرا سی تکلیف ان پر آجائی تو وہ گھبراکر مشکلکشاون کو ڈہونڈہتی پھرتی ہین اور مدافعت شدایدکے عملی علمی اور عقلی جد و جہد کرنیکی عوض وہ محض فرضی حاجت رواون کی سکہایی ہوئی منترون کا جپ کرنی بیٹھ جاتی ہین اور اپنی مدد آپ کرنیکی عاقلانہ اصول اسلام کی انہین مطلق پروا نہین ہوتی بی شبہ افراد قوم کو اس موجودہ باطل خیالیون کی ہولناک اندھیری سے نکلکر روشنی مین آنی کی سخت ضرورت ہی تاکہ وہ اپنی آقای محترم مولای محتشم کی محاسن اخلاق و عمل اور توحید پرستی کی اسرار علم و فضل کو پوری طرح سمجھہ سکین آمین یا رب العالمین

الحمد اللہ تعالی کہ اس مبسوط اور طویل داستان حق کا کام جسکے لئی ۱۹۱۳ء کی قیام ہلاک جانکاہ محض ذات خدا پر بھروسہ کرکی نہایت بی سروسامانی اور سخت عدیم الفرصتی کی حالت مین قلم اٹہایا تھا وہ آج ۸ فروری ۱۹۱۵ء کی قیام فیروزپور کی زمانہ مین کسی حد تک انجام کو پہنچا کتاب کی یہ ایک جلد جو دو حصون مین رکھی گئی ہی فضایل اسلام اور برکات فطرت کی تفصیلی بیانات کیواسطے یقیناً کافی نہین اسلئے اس کتاب کی دوسری جلد کو بعض نہایت ضروری اور مہتم بالشان عنوانات کیساتھہ شروع کرنیکا خیال ہی السعی منی و اتمام من اللہ

لیکن ہم بیان خواجہ حافظ علیہ الرحمہ کی اوس شعر کو جسپر کتاب کی ٹائیٹل پیج پر رکہا گیا ہی کسی قدر لفظی تبدیلی کیساتھہ اب اس آخری صفحہ پر لکہتے ہین تاکہ عارف شیراز اور اس منبر حافظ قرآن خواجہ شمس الدین محمد کے مفہوم کلام اور مدعای شعر کی پوری تصریح کسی اضافی عبارت کی بغیر ہوجای وما علینا الا البلاغ

طالب لعل و گہر نیست وگرنہ قرآن ہمچنان در عمل معدن جان است کہ بود

تمام شد

کتاب "الحیات بالاسلام"
جلد اول

ربیع الاول

خاکسار
حمید الدین احمد حمید
Hamiduddin.

Marfat.com

"پیامِ ہوش"

نثر کیا تھہ نظم کا الحاق اگرچہ کسی قدر غیر ضروری سا معلوم ہوتا ہی لیکن ہمین امید ہی کہ ہماری محترم ناظرین کتاب نثر کے ایک لگاتار مطالعہ کے بعد اس نظم سی وہ سرورِ قلب کسی نہ کسی حد تک ضرور حاصل کرین گی جو اسلامی جذباتِ مقدسہ سے متاثر ہونیوالی حساس دلکو حاصل ہوتا ہی اور یہ نظم بھی کسی وقت کی اپنی خیالات کا نتیجہ ہی جنہون نی بہ صورتِ نثر یہ کچہ لکھوایا ہی "احقر حمید"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہوئی جب دانش افزای میری نادانی ،، تو ہی بہتر پیام ہوش سی یارونکی مہمانی
بدل ڈالا ہی نیرنگِ جہان وحدتکی کثرت نے تلاشِ ہوش مین مصروف ہین چینی وجاپانی
نہین ہین اب لبِ عیسیٰ بہی کافی زندہ کرنیکو بڑی مشکل سی اب سمجہی ہین اس نکتہ کو نصرانی

تہی دامن تہا یورپ اور مفلس تہا جہان سارا مگر اللہ رے دستِ محمدؐ کی زرافشانی
مین صدقے تری دامانِ رسالت واہ کیا کہنا کہ ڈہانکی تو نی سائی مین سمرقندی و ایرانی
ترا نام مقدس ای محمدؐ جانِ ایمان ہے تری تعلیم ہی ساری جہان کی ہمدم جانی
تری فیضِ سخن نی بھر دئی جوہر زبانون مین تری باتون کو دہرائے ہی شامی و یونانی
تری نغمہ نی لوہر کی دلِ بیتاب کو چھیڑا اوسی کی گونج نی پیدا کئی سعدی و قاآنی
تری تعلیم برحق پر زمانہ مرنے والا ہی کبہی ہوگی رہِ توحید مین روحون کی قربانی
ترا بچپن جہان پیر کی شانِ فضیلت تہا کہ گئی جبرئیل نی آکر تری گہوارہ جنبانی

مسلمہا یا تو نی جز اللہ کی جہکنا نہ اون کو مبارک ہی بشر کو خلعتِ اعزاز ربانی
سمجہکر نشوکت توحید حق کو سرگہ انسان بڑی خوبی سی کر سکتا ہی قایم شانِ انسانی
یہ وہ نغمہ تہا جس سے جاگ اٹہی جاگنے والے اسی لیئے مین نہان تہین سب نوازشہائے پنہانی
زبانین کھل گئین آوازہ اللہ اکبر سے عجم نے نغمۂ توحید سی پائی سخندانی
اسی آواز سی جونکی بتون کو پوجنے والے خدا کو پالیا جب پا گئے اسرارِ سلطانی
پڑی تہین منہ لپیٹے دالنین اغوشِ فطرت مین صدای لاالہ سے کھلگئے سب رازِ پنہانی
بتون کی سامنے جہکنا بشر کا اک جہالت ہی نہ بہولیگی زبانِ مصطفےٰ کی گوہر افشانی
عرب یہ دولتِ بیدار گر دیتا نہ ایران کو تو مشکل تہا کہ ہوتی حافظ و خیام و خاقانی
نوای لاالہ مین دستِ حق نی بھر دیا کیا کیا دلون مین اب تلک ہی جوش زن اک ذوقِ پنہانی

Marfat.com

اُسی ساز کہن کا سوز ہے میرے ترنم مین
سمجھنے والون مین اب تک جسکی موتی ہی غزلخوانی

پیام ہوش کا نغمہ صدای ساز فطرت ہے
ہوا ہی بیکسی مین جوش زن کچھ فضل رحمانی

مرے دل کو کسی نے بھر دیا ہی گنج لاکین سے
برابر بوریا کی ہے مجھی تخت سلیمانی

نہ خواہش ہی مجھے زر کی نہ دولت کی ہوس مجھکو
کہ شاہ عشق نے بخشی ہی مجھکو شان سلطانی

مری آہنگری مین شوکت داؤد پنہان ہی
شرار نغمہ در آتش کی دیکھی کوئی رخشانی

سناؤن مین جگر کو تھام کر اک نالۂ دلکش
کیسی نے میری رسوائی بڑی مدت سے ہی ٹھانی

مجھی اقلیم جان مین ملگئی ہین دولتین ساری
مرا دل تھا کہ تھا پہلو مین میرے گنج پنہانی

سریر آرای ملک کن فکان ہی دل مرا اپنا
مگر ہونے کو ہی پھر نور دانش کی نگہبانی

ہوا حب سے مینے آئینہ انوار حقیقت کا
تو مین نے "لی مع اللہ" کہکے اپنی شکل پہچانی

قیامت کی تڑپ آفت کی کاہش ہوگئی پیدا
دل پر درد نی دیکھی ہی جب یارون کی عریانی

عزیزو انتظار مہدی آخر زمان کب تک
کہ گنج دولت جاوید ہین آیات قرآنی

رسالت ختم ہی لاریب و شک ذات محمد پر
کریگا علم دنیا مین نبوت اور جہانبانی

نہین منظور جانان دوستو یہ خود فراموشی
نہین بھاتی انہین ہرگز دلون کی خانہ ویرانی

زہی تردستی دست محمد تیری فیاضی
تری برکت نے کی ہی مفلسی مین دولت ارزانی

حمید آخر مین اس مستانگی کی لغزشین کب تک
سنا دو نرم یارون مین نوای ساز وجدانی

تماشا ہو کہ پردے سے ابھی وہ دلربا نکلے
تو شرماتا ہوا خلوت سے پیر پارسا نکلے

مبارک ہو تجھی اے نور وحدت عالم آرائی
جھلک تیری مجھے یہان ذرہ ذرہ مین نظر آئی

رہیگی تا ابد حسن ازل کی دلبری قائم
کہ ہے یہ چشم حیران شان تجلی کی تماشائی

موذن مسجدون مین مندرون مین بھی ہین گھڑیالی
مگر سب کے ترانے ہین تری صورت کی سودائی

تری شوکت سزاوار ستائش اور پرستش ہے
ترے حصہ مین ہی لاریب سب خوبی و زیبائی

تری شان خدا پرور کو جب دیکھا بصیرت سے
برہمن بھول جائینگے بتون کی چہرہ آرائی

پیمبر بھی ترے انوار سے محو تحیر ہین
لبان دیلمی ہے تیغ خودستانی تری یلتائی

فنا فی الشیخ افسون لبی ہے دیر والون کا
فنا فی اللہ ہی پیر حرم کی دانش افزائی

جمال حسن بے پایان قدرت ہوگیا ظاہر
کسیکی زلف جب رخسارہ امکان پہ لہرائی

Marfat.com

بڑی مدت میں کروٹ لی گدازِ عشقِ جاناں نے — نمودِ حق رہِ وحدت میں تھی مصروفِ رعنائی
لگی ہے آگ یہی سینہ میں اور اک درد ہی دل میں — خیالِ یار میں قربان کہاں تو نے جگہ پائی
حیات و موت دونوں ہیں فرازِ روحِ کاذبہ — کہ ان راہوں میں جانیں کر رہی ہیں جادہ پیمائی
نچلکر پردۂ فطرت سے جب عشقِ ابد نکلا ..... — کہاں شیدائیاں تھی پھر حسنِ ازل کو قیدِ تنہائی

چھپی ہی رونقِ ہستی حدوثِ جسم و پیکر میں — ہے مرگِ ناگہانی بھی کسی کی رونق افزائی
بہت اچھی رہی کثرت نمائیشہائے وحدت میں — حجاباتِ مظاہر میں انہوں نے شکل دکھلائی
ہمیں دے ڈالی یہ نورِ حقیقت اپنی تنویریں — کہ جانیں کر رہی ہیں ظلمتوں میں سینہ فرسائی

بیا تا بنگریم از شانِ روئیت حسنِ معنیٰ را
کہ عشق از پردۂ صورت برون انداخت دلہا را

ذرا آکر تو بیٹھو آج اپنے بیقراروں میں — گذاری ہیں کئی صدیاں تمہارے انتظاروں میں
تنفر اسقدر ہم سے کہ دنیا ہم پہ ہنستی ہے — کبھی ہم بھی تھے شاملِ آپ ہی کے رازداروں میں
دکھا دو برہمن کو چہرہ دانش فروز اپنا — نہ رکھو شیخ کو بھی حشر تک امیدواروں میں
یہ سچ ہے سینکڑوں ہیں آج ہم کو گھورنے والے — کبھی یکتائے عالم تھے مگر ہم بھی ہزاروں میں
ہزاروں آفتیں جھیلیں اٹھائیں سختیاں کیا کیا — مگر یہ دل ہے اب تک آپ ہی کی جاں نثاروں میں
کہیں کیا سے کھلی ہوئی ہیں آپ نے جتنے — ہمارا غنچۂ دل بھی ہے ان پھولوں کی ہاروں میں
نشانِ اک اوسی پیشانی پہ چھوڑا اہلالی ہے — رہا ہے مدتوں وہ آپ کے خنجر گذاروں میں
صدیوں لا الہ کی دل میں لاکھوں مستیاں بھر دیں — یہ مئے وہ ہے کہ جو رہتی ہے اکثر سو شیاروں میں
دلِ بیتاب کیا سیماب ہے سینہ کی محجر میں — رکھا ہے دانۂ بارود کو ہم نے شراروں میں
ہم اپنی صورتِ حیران بنا لیں گے بہتیرا — ہماری مستعدی اب تلک ہے یادگاروں میں
نہیں حاجت دلِ ناداں فنا فی اللہ کہنے کی — فنا فی اللہ کافی ہے حرم کی رازداروں میں
فلک پر ہی مہ نو لوگ کہتے ہیں ہلال اسکو — مگر اپنے معاون کا یہ خنجر ہے ستاروں میں

زبانوں پر ہمارے نعرۂ اللہ اکبر ہے
اوسی یادوں کی یہ تکبیر ہے جس کا وہ خنجر ہے

مگر حالت یہ کیا ہی قوم غم میں مبتلا کیوں ہے؟ — مسلمانوں کی ہستی موردِ قہر و بلا کیوں ہے؟
کبھی ہم حاملِ اسرارِ رحمت تھے خدا میں — خدا جانے کہ رحمت آجکل ہم سے خفا کیوں ہے؟
بلا دیتی تھے ہم عرشِ برین کو اپنی نالوں سے — الٰہی! اندنوں سہمی ہوئی آہِ رسا کیوں ہے؟
کبھی القوم تیری ہر ادا میں دلپذیری تھی — بتا تو کچھ کہ اب تو ہر ادا تیری جفا کیوں ہے؟

Marfat.com

دبایا روس نے انکہین دکھائین ہمکو اٹلی نے ہمین پر ہر جگہ دنیا کا جور نارو اکیون ہے؟
جہان مین زندہ رہنے کیلیئے مرتی ہین سب قومین خدائی سیے جدا لیکن ہمارا مدعا کیون ہے؟
نہ آہون مین اثر ہے اور نہ نالون مین ہی تاثیر مین خدایا اسقدر بیکار اب دست دعا کیون ہے؟
سمجہہ مین بس یہی آتا ہے راز اپنی تباہی کا کہ پامال مصایب ہم مین ہر چھوٹا بڑا کیون ہے؟

چھپایا ہم نے حب توحید کو باطل پرستی مین
تو ہم جیتے ہی جی خود مر گیئے دنیائے ہستی مین

تقاضا ہی "فنا فی الشیخ" پر کیون شیخ نادان کا بھلایا ہی سبق کیون اسنے اوس ہادیٔ دوران کا
فنا فی اللہ ہونا ہمکو سکہلایا پیمبر نے زمانہ ہی مقر جسکی نواز شہای سبحان کا
نوید لا الہ مین دی ہے وہ دولت محمد نے ابہی تک یاد ہے ہمکو یہ نغمہ بزم جانان کا
مگر جب سے ہوی توحید حق مین شیخ جی حائل گئی دل چیر کر دیکہی عقیدہ ہر مسلمان کا"
خدا و مصطفے اور شیخ ملکر ایک ہین تینون عجب تثلیث فی التوحید مین ہی راز عرفان کا
مسلمانون سمجہکر کچہہ ذرا کہنا خدا لگتی سکہایا ایسی رستہ نبی نے دین و ایمان کا
وہ ترکیب مثلث ہی ہے جہان مین یادگار انکی جہونی نی کچہہ پتا پایا نہین اعزاز انسان کا

تصور شیخ کا سچ ہی تو کیا شکوہ برہمن سیے جو ہیے گرویدہ و شیدا ہتون کی روئی خندان کا
ملک سجدہ کرین ہم کو تو ہم پتھر کو کیا چومین نثار شیخ بہی کیون ہون تجاہل یہ انسان کا
برا ہرگز نہ مانون اس "پیام ہوش" پر یارو اگر سمجہو تو ہے پیغام عرفان کا
کمر کس لو محاسن پر قسم کہالو گناہون سیے ابہی ہوتا ہے سایہ تم پہ ہمتہایے رحمان کا
مسلمان ہو تو پھر ترک معاصی مین ہے کیا مشکل سنبہالہ دامن دلکو گلا کیا ہور خوبان کا
محمد رہنما ہین اور معاون ہے خدا اپنا نظارہ کیا تجلی دیکہو گے اپنی چاک دامان کا
خم تند و مصفا جوش زن ہی بزم رندان مین الہی نشہ کبہی ساغر لو دیکہو خیض قرآن کا

بیا تا گل برافشانیم و مے در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرحی نو در اندازیم

پڑی رہنی دی الساقی مے گلنار ساغر مین ملا لیگی ہے قطرون ہی مے کوثر مین
یہی خواہش کہ ہر انسان ترے قدم بوسی کرے میری بڑا انسان بنتا ہی تری الدے کمر مین
ہزارون جنتین پنہا ہین گر دیکہے تو اے زاہد نثار نغمہ توحید کو اللہ اکبر مین"
ضرورت ہی اپنی متکلمون کو خود کرین آسان یہ ویسا حال ہی انکہین جبلی ہین دہی سر مین
لرو خلاق خود ہی معائب اپنے خود تجہو یہی نکتہ ہے ہر قوم ہیے جانان کی دفتر مین

احقر حمید الدین احمد حمید"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وذھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

اَلحَیّاتُ بالاِسلام

یعنی

اِسلام کي تعلیمات حقّہ اور اس کي علمي، اخلاقي، روحاني و تمدّني
اغراضِ مقدسّہ پر بآیاتِ قُرآني و بَراہین ربّاني ایک مَحاکمہ

طالبِ لعل و گہر نیست وگرنہ خورشید
ہمچناں در عملِ معدن و کان است کہ بود

از خاکسار

قاضی حمید الدین احمد حمید

(کوٹلوی) سیالکوٹی

۱۵ اگست ۱۳ء ہانگ کانگ

Marfat.com